یادِ شیخ قصاب

آپ میرزا شاہ کے باکمال مرید اور صاحب حال خلیفہ ہین - شہر بخارا مین صاحب خانقاہ اور صاحب خانوادہ تہے - آپ کا اکثر زمانہ جذبہ اور جلال مین گزرتا تہا - آپ کی عجیب عجیب خوارق عادات بہت سی تہین - رفتار مین اور نیز قیام مین تنہائی کو پسند کیا کرتے تہے - اگرچند دوست اور مرید - سیر کے واسطے آپ کے جانے کے وقت پیچہے سے ہوپنچ جاتے تہے - تو دور سے ہی لوٹ کر غصہ سے پکارتے تہے " تم لوگ واہی تباہی آوارہ گرد ہو - اس شکل رفتار سے تم یہ بات جتاتے ہو - کہ جو کچہہ تمہاری آرزو ہے - وہ مجہہ مین نہین ہے - اور جو کچہہ تم چاہتے ہو - وہ مجکو نہین ملا ہے " کہتے ہین - ہجری سنہ نوسواسی مین نمود کا حرف موہوم ہستی کی تختی سے دہو ڈالا بیت

اگرچہ او درہشتصد وہشتاد رفت	لیکن از قید جہان آزاد رفت

یادِ شیخ راجی محمد[۳] عینی

آپ شیخ خان کے بیٹے تہے - جو دو پشت سے شیخ محمد ہمدانی کو ہوپنچتے ہین - رسمی اور حقیقی دونون طرح کے علوم آپ مین جمع تہے - اندرونی فروغ - آزادگی - بیخودی - فیض رسانی - سلامت روی - بردباری نہان دانی - اور مشکل کشائی - یہ صفات حد بیان سے زیادہ آپ مین پائی جاتی تہین - کہتے ہین - گیارہ سال کی آپ کی عمر تہی - کہ وطن سے پیر اور اُستاد کی تلاش مین حیران اور سرگردان نکل بہاگے - تلاش کرتے کرتے برہان پور خاندیس مین آپہونچے - دو سال تک رسمی علم کی تحصیل مین مشغول رہے - اندرونی جوش فرو نہین ہوا - لہذا وہان سے دکن کی جانب سفر اختیار کرکے شہر بیدر مین ہوپنچے اور وہان شیخ محمد ملتانی کی خدمت مین شرف یاب اور مرید ہو گئے - بارہ سال ایک حجرہ مین اپنے مخدوم زادہ شیخ مخدوم کے ساتہہ - اشغال صوفیہ مین گزارے اور پیر کی پرورش اور حضوری سے - کسبی دانش - اور وہبی بینش مین کمال اور تکمیل کے درجہ کو ہوپنچے مصرع خوب رو را اگر بیارایند زیبا تر شود -

آپ فرماتے تہے - ایک رات مجکو مکاشفہ مین معلوم ہوا - کہ اکمل الاولیا شیخ محی الدین جیلانی قدس سرہ مصلی پر بیٹہے ہوئے ہین اور بے انتہا آدمی اور بے شمار وحوش وطیور آپ کے گرد محو جمال ہین - اِن سب مین سے آپ نے میرا نام لیکر بلایا - اور مصلے کے نیچے جو خس وخاشاک تہا اُس کو اپنے دست مبارک

سے جہاڑ دیا - اور فرمایا جو دوئی کی زنگ - عنصری آثار سے تمہارے آئینہ دل پر تہی وہ صاف ہوگئی اب مصلے پر بیٹھو - اور یکتائے بے نیاز کی نماز پڑہو - اور قطبی ولایت کی خوشخبری بے منت اُس ہجوم مین مجکو دی - اس کے بعد پیر نے بہی خرقہ خلافت عطا فرماکر اُجین مین رہنے - اور لوگون کی رہنمائی اور تعلیم کرنے کی اجازت فرمائی -

ہجری سنہ نوسو تیس تہا - کہ آپ اُجین مین آئے - چند روز چہرہ پر برقع رکہا - اِس خیال سے کہ کسی جگہہ چشم ہوس نہ جا پڑے اور کسی جال مین نہ پہنسا دیوے - اخیر مین ایک صاحب سید صفی سلاطین خلج کے امرائے اعظم مین سے تہے - اور اُن کو شریف خانی خطاب بہی تہا - سید صاحب نے دانشمند لوگون کو درمیان مین ڈال کر اپنی لڑکی کا نکاح شیخ سے کردیا - اِس کے بعد خانہ داری کے سازو سامان کی فکر کا آغاز ہوا - خانقاہ - جامع مسجد - اور مقبرہ تینون چیزین تیار ہوگیین - پچاس برس تک درس دیا - اور طریقت کی تلقین کرکے بہت سے درویشون کو - رسیدہ لوگون کے عالی درجہ پر پہونچایا اور بہ ستائیسوین رمضان ہجری سنہ نوسو بیاسی کو ملکوتی ملک کی فتح کے واسطے عنصری ملک سے کوچ کا نقارہ بجا دیا - قطعہ -

شیخ راجی از محمد آنکہ بود		شاہد مشہود در چشم شہود	
رفت از کوئے ہوا در ملک ہو		در شمار عنصر و ہشتاد دود سنہ ۹۸۲ھ	

آپ کے چہہ بیٹے تہے - عبدالرحمن - عبدالرحیم - عبدالکریم - یہ تین ایک مان سے - اور عبدالحلیم - عبدالحمید - عبدالمجید - یہ تین دوسری منکوحہ سے تہے -

عبدالرحمن باپ سے پہلے ہی کوچ کرگئے - ان کے دو بیٹے رہے - محمد - اور محمود - پچھلے بیٹے محمود کو ہجری سنہ ایکہزار دس مین جذبہ ہوگیا - اور مفقود الخبر ہوگئے - بہائیون کو دہوکہ دیکر ایک روز رات کو نکل گئے مصرع یوسفی از برادران گم شدہ آنے والے حجاز مین بتلاتے ہین -

شیخ عبدالکریم پدر بزرگوار کے بعد اُن کی جگہہ سجادہ نشین ہوئے - اپنے صاحب ولایت بزرگون کی روش کو زندہ کیا - اخلاق مین پسندیدگی اور اوصاف مین سنجیدگی بہت تہی - جوان مرد - پرہیزگار حق شناس - خدا پرست - پاکیزہ باطن - مہمان دوست - زندہ دل - اور فارغ البال یہ جملہ صفات آپ مین موجود تہین - ہجری سنہ ایکہزار پانچ مین عالم دنیا کو رخصت کیا - پدر بزرگوار کے گنبد کے

باہر جنوبی سمت مین دفن کئے گیے - دو فرزند چھوڑے - ایک شیخ عبد العزیز - جو علوم متداولہ سے آراستہ ہین - انہون نے اولاً رسمی علوم کا اکتساب شیخ عبد الکریم نہروالہ کی خدمت سے کیا تہا - پہر بعد ہین وجیہ الملۃ والدین علوی احمد آبادی کے درس مین بالالتزام بیٹہکر کتب مبسوطہ کی تصحیح کی - آپ بحکم لہ کو مِنْ نَبِيٍّ تخدم الملوک اس غرض سے کہ مستحق بیکسون کی مہمات باآسانی انجام پا دین - ابطاہر نواب کامگار سپہ سالار عبد الرحیم خان خانخانان ابن بیرم خان خانخانان کے جاگیری ملک کی صدارت کا منصب - اور نیز نواب کی مجلس کی مصاحبت قبول کر لی ہے - مگر باطن مین سر سودا بستگی خاطر کو پاس پہٹکنے نہین دیا ہے - راقم زمانہ ہوش سے ان کے حالات کا محرم ہے - شیخ عبد الکریم کے دوسرے فرزند عبد القادر ہین - جو اپنے آباے کرام کے وطن مین خانہ اور خانقاہ کا چراغ جلاتے ہین سلمہما اللہ

یاد حافظ عبد الکریم بصیر

آپ شیخ عبد الملک قاری کے شاگرد ہین - قدس سرہما ساتون قرات مع چودہ روایتون کے ازبر تہین اور قصیدہ شاطبیہ مع معنی اداے اُس اشکال کے جو اُس پر وارد ہے - بالکل حفظ تہا - آپ کی قرآن خوانی مین بہت کچھہ تاثیر اور دل ربائی پائی جاتی تہی - آپ کی بینائی - آنکہون کی سیاہی سے کم کر کے سویداے دل مین زیادہ کر دی گئی تہی - آپ کا باطن - قرآنی نور سے ایسا منور تہا کہ ہمیشہ ہم نشینون کے ضمیر کی باتین آیات کے پردہ مین ظاہر کر دیا کرتے تہے - آپ کی خوابگاہ آگرہ مین ہے -

حافظ جی کے حالات کا بیان کرتے ہوئے - یہ خرق عادت یاد آگئی - کہ ہجری سنہ ایک ہزار چودہ تہا - شاہزادہ شاہ مراد اکبر شاہ نے دکن فتح کرنے کے واسطے چڑہائی کی تہی - راقم کو بہی اس یورش کی سیر کا خیال ہوا - جب قلعہ احمد نگر کا محاصرہ ہو گیا - تو معلوم ہوا - کہ اُس زمین مین شریف نامی ایک مجذوب اس طرح پر مشہور ہین - کہ زائرین کے حالات - آیات قرآن کے مضامین مین ظاہر کرتے ہین - ایک روز فقیر - مولانا محمد رضا شکیبی تخلص - اور فصیح البیان انیسی جن کا نام بویقلی بیگ تہا - ہم تینون شخص ملکر - مجذوب صاحب کی خدمت مین گئے - جواب سلام کے بعد آپنے آیہ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا پڑہی - جب آپ کے نزدیک سے ہم لوگ اُٹھہ آئے تو بویقلی بیگ نے فرمایا - کہ مجکو احتیاج غسل تہی آپ لوگون کے مضطربانہ آنے سے فرصت نہ ملی - وگرنہ غسل کے واسطے تیار تہا -

لہ اکثر نبی ایسے ہین جو ملوک کی خدمت کرتے ہین ۱۲ ٭ ۵۲ اگر تم ناپاک ہو - تو پاک ہو جاؤ ۱۲

یاد میرزا شاہ نقشبندی

آپ کے پیر بیعت مولانا خواجگی ہین - آپ اپنی بخشش سے مال کی گوشمالی کرتے تے - اور دل ریش درویش کے ریش پر مرہم رکہتے تے - سخاوت کو فقر کا سرمایہ کیا تہا - اور الفقر فخری کی سیڑہی سے وحدت کے عالی شان محل پر چڑہ گئے تہے - آپ فرماتے تہے - مین پانچوین پشت مین حضرت خواجہ بزرگ سے جاملتا ہون اور اُن کے باطن سے مینے فیض وکمال پایا ہے - البتہ ظاہر مین ارادت مولانا سے ضرور رکہتا ہون - ہجری سنہ کچہ اوپر نوسو اسی تہا - کہ منزل خاک کے سقیمون کو خیرباد کہکر روحانیون کے پاک مقام کو روانہ ہوگئے -

یاد شیخ حسن محمد

آپ میانجی احمد کے بیٹے ہین - عالم - عارف - عاشق - عابد - اور اپنے عم مکرم شیخ جمال چشتی کے مرید تے - شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کی نسل سے ہین - زاد بوم اور خوابگاہ دونون احمد آباد ہین - آپ کے حالات کے روزنامچہ کی فہرست اس طور پر ہے - اول نماز صبح کے فرض پڑہنے کے بعد سے بلا فصل دوپہر تک تلاوت اور رسمی درس مین مشغول رہتے تہے - اس کے بعد درویشان خانقاہ کے ساتہہ کسی قدر کہانا کہاتے تہے قیلولہ کے بعد نماز ظہر ادا کرتے تے - اس کے بعد وعظ ونصیحت کی مجلس شروع ہوجاتی تہی - تو وہ عصر تک رہتی تہی - عصر کے بعد ورد اور دعا مین شام تک مشغول رہتے تہے - پہر نماز مغرب پڑہتے تہے - ذکر جہر شروع کرکے وقت عشا تک جاری رکہتے تہے پہر نماز عشا ادا کرکے - حجرہ کے اندر چلے جاتے تہے - نماز کمال نیاز کے ساتہہ ادا کرتے تہے - رات مین تنہا بیدار رہتے تہے - جب صبح کی سفیدی نمودار ہوجاتی تہی - تو پہر وہی معمولی کام ازسرنو شروع کردیتے تہے - القصہ ایک پلک مارنے کی برابر بہی زندگی کو بیکار نہین جانے دیتے تہے ہجری سنہ نوسو بیاسی کے شوال مہینے مین رحلت کے وقت وصیت کی - کہ عبادت کی زمین درویش کے کالبد سے آشنا ہے - مجکو اسی خاک کے سپرد کردینا - آپ کے بڑے بیٹے شیخ محمد - جن مین زیادہ تر بزرگوار باپ کی خوبو پائی جاتی ہے - آج کے روز آپ کے جانشین ہین مصرع نور ایمان باد شمع تربتش ؛

یاد شیخ جویباری

خواجہ جویباری جویبار وحدت کے سرو تہے - اور خضر صورت تشنہ لبون کے واسطے حکم چشمہ کا رکہتے تہے - کان مین حلقہ مولانا خواجگی کی بیعت کا تہا - قاسم شیخ کے ہم عصر ہین - کہتے ہین - جو شخص قاسم شیخ کی ملازمت مین جاتا تہا - تو قاسم شیخ اولاً اُس کی ازلی استعداد پر نظر ڈالتے تہے - اگر وہ شخص سعادتمندون

بین سے ہوتا تھا - تو خواجہ جوئباری کی خدمت کی طرف متوجہ کردیتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - طالبانِ خدا کی کشائش کی کنجی - خواجہ جوئباری کے ہاتھ میں دیدی گئی ہے - اور اگر طالب ایسا نہیں ہوتا تھا - تو دعا دیکر رخصت کردیتے تھے - ایک ناظم نے یہ بیت لکھی ہے جو آپ کے ہم عہد تھا -

مرید خواجہ جوبار باش و شاہی کن		بر دل بشہر بخارا و ہرچہ خواہی کن	

ہجری سنہ نوسو اسی میں ناسوتی سرائے سے ملکوتی گلشن آباد کو کوچ فرما گئے -

یاد شیخ لہرہ

آپ کا نام عبدالرزاق تھا شیخ عبدالفتح تکی کے چھوٹے بیٹے ہیں - صاحب کمالات اور بخشایش شعار تھے - نان دہی - آپ کے ہاتھ میں تھی - کہتے ہیں - ایک شخص سے ایک کام میں کچھ خیانت ہوگئی تھی - آپنے از روے نصیحت خائن سے کہا - ایسے نالائق کام کی تہمت تمنے کیوں گوارا کی - اُس نے آپ کے بابرکت سر پر چھوتا ہاتھ رکھکر قسم کھائی - کہ اگر مینے یہ کام کیا ہو - تو کرنے والہ کی آنکھیں کور ہوجاوین دو ہفتہ سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا - کہ بدون بہانہ کسی تکلیف کے آفت نابینائی اُس کی آنکھون کو پہونچ گئی - شب جمعہ بیسوین جمادی الآخری ہجری سنہ نوسو چوراسی مین منزل فنا سے مقام بقا کو رحلت فرمائی - ایک اہل سخن نے یہ فذلکہ آپ کی وفات کی تاریخ مین لکھا ہے قطعہ

بزرگ دین و دنیا شیخ لہرہ		کہ سوے جنۃ المساوی گزر کرد	
شب جمعہ سفر چون کرد تاریخ		ازان روشد شب جمعہ سفر کرد ۹۸۴ھ	

یاد شیخ محمد ابن طاہر نہروالہ

آپ کی ذات سے ورع اور تقوی کی مفلون کی مسند کو زینت تھی - اور کتاب و سنت کے نقد کا امتحان ہوجاتا تھا - حدیث مین شیخ علی متقی کے شاگرد ہین - اس فن مین ایک بے نظیر کمال حاصل کیا تھا - مجمع البحار نام ایک مشکل کشا شرح - احادیث کی صحاح ستہ پر جو ہے - وہ آپ ہی کے قدم تالیف کی لکھی ہوئی ہے - کہتے ہین - آپ فرمایا کرتے تھے - میرے اُستاد اپنے وقت کے افضل البشر - اور خدا وند ولایت - صدیق اکبر تھے - وہ فرماتے تھے - میرے بعد تم بھی اس رفیع الشان درجہ کو پہونچ گئے - مہدویہ گروہ جو سید محمد جونپوری کا پیرو ہے - اس گروہ کی شکست دینے مین آپ اپنے اُستاد کی طرح ہمیشہ کوشش کیا کرتے تھے - ہجری سنہ نوسو ہیاسی مین اُجین اور سارنگ پور مالوہ کے درمیان ایک جماعت

اثناے راہ مین آپ پر آگری - اور شہید کردیا۔

اس واقعہ کا آغاز اور انجام اس طور پر ہے - بوہرون کا گروہ آپ کے ہم قوم تہا - آپنے عہد کیا تہا - کہ جب تک بوہرہ قوم کی پیشانی اور دل سے تشیع اور بدعت کی سیاہی - تلقین سنت کے آب زمزم سے دہو نہ ڈالون گا - سر پر دستار نہین باندہون گا - جب ہجری سنہ نوسو اسی مین بادشاہ زمانہ اکبر شاہ نے ملک گجرات فتح کیا - اور نہروالہ مین شیخ سے ملاقات ہوئی - تو بادشاہ نے اپنے ہاتہہ سے آپ کے سر پر پگڑی باندہی - اور کہا - مینے آپکے پگڑی چہوڑدینے کا سبب سُن لیا ہے - اور اس ذہنی صورت کا خارج مین ظہور - والی زمانہ کی امداد اور دستگیری پر موقوف ہے - اب اس سراپا خیر نیت پر عمل کرنا - میرے ذمہ لازم ہے - چونکہ صوبہ گجرات اور دار الخلافہ احمد آباد کی حکومت - اُن ایام مین نواب مستطاب خان اعظم میرزا عزیز کوکہ کے نام نامی پر نام زد تہی - اس سبب سے نواب صاحب کی امداد کی بدولت - اس قوم کی گمراہی اور کج رفتاری کی بہت سی رسمین بیخ وبنیاد سے اُکہڑ گیئن - لیکن صاحب تاج کو اپنی محفل سے خان اعظم کی جدائی بہت کم پسند تہی - لہذا شہنشاہ نے نواب صاحب کو اپنے حضور مین طلب فرمالیا اور امراے اعظم مین سے ایک اور صاحب ایران زمین کے باشندہ تہے صوبہ؛ کو ان کی جاگیر مین دیدیا - بس اب کیا تہا - اس جماعت نے بیے تامل - جدید جاگیردار کے ساتہہ مخفی طور پر موافقت پیدا کرکے - سنت کی راہ راست سے انحراف کیا - یہ حالت دیکہکر شیخ نے سر سے دستار کہول دی - اور دار السلطنت آگرہ کو جانے کا عزم کیا - اس خیال سے کہ پیشگاہ حضور مین جاکر پیش آمدہ واقعات عرض کرون گا - اُستادی شیخ وجیہ الدین احمد آبادی کی ملازمت مین پہنچکر - وداعی مراسم ادا کیے اُستادی شیخ وجیہ الدین اس عزم سے مانع تہے اور فسخ عزم کے واسطے تحریک فرماتے تہے - مگر جو شخص سفر کے واسطے بالکل مہیا ہو - چونکہ اس کو صریح طور پر باز رکہنا عوام کے نزدیک مبارک نہین ہوتا ہے - لہذا اس قاعدہ کے موافق اُنہون نے اس طرح پر یہ بات کان مین ڈالی -

"گرامی برادر کے حقیقت شناس ضمیر کو اچہی طرح معلوم ہے - کہ اس نظم ونسق سے ساتہہ جو کارخانہ عالم کی آفرینش ہوئی ہے - اس کا باعث یہ ہے - کہ اسمائی کمالات کا اظہار ہو - اور یہ اظہار جمالی اور جلالی مظاہر کے ساتہہ وابستہ ہے - اور اپنے مربی کے آثار واحکام کی طرز پر ہر ایک اسم کے مظہر کی جو کچہہ رفتار ہے وہی

رفتار اُس کے واسطے صراط مستقیم ہے۔ گو اُس کے تقابل پر نظر کر کے وہ رفتار مخالف اور منحرف معلوم ہوتی ہو۔ اور اس مقام پر ہر روشنی کو اپنے فرعون کے ساتھ آشتی رکھنی چاہیئے۔

واضح ہو۔ کہ صراط مستقیم۔ حقیقت شناس مفسرون کے نزدیک دو طرح پر ہے۔ (ایک سلبی) ایجابی (دوسرے) ایجادی۔ قرآن مجید مین صراط مستقیم کا ذکر جہان کہین بہ لفظ نکرہ نازل ہوا ہے۔ وہان پر اکثر مراد ایجادی ہے۔ اور جس آیۃ مین بہ لفظ معرفہ وارد ہوا ہے۔ وہان پر زیادہ تر مقصود ایجابی ہے۔ **فافہم**۔

دوسری یہ بات ہے کہ انسان جو عالم کبیر کا نمونہ ہے اس کی عنصری پیکر سے۔ دقیقہ شناس شخص یہ عبرت کیون حاصل نہین کرتا ہے۔ کہ اس کی ہستی۔ اس بندوبست اور ستارہ اعتدال کے ساتھ چند لطیف اور کثیف اعضا پر موقوف ہے۔ چنانچہ اگر امعا جیسے کثیف عضو کو بھی کوئی تکلیف پہونچ جاوے تو باغچہ بدن کی شگفتگی مین سراسر آشفتگی اور پژمردگی نمایان ہو جاوے

اب برادر من۔ سیاست ذات کی بات نہین ہے۔ اور مشغولی حق کے ساتھ ہی ہونا ہے بایں خلق کے ساتھ[۱] ھٰذِہٖ اَوَانُ السُّکُوْتِ وَ اِلْتِزَامِ الْبُیُوْتِ ؕ

اُستاد شیخ وجیہ الدین نے گو آپ کو فہمائش کی۔ لیکن بنیاد تعصب بہت استحکام کے ساتھ قائم تھی۔ اسواسطے اس نصیحت کو آپ کے گوش قبول مین جگہ نہین ملی۔ اور جو سفر دل مین قرار دے رکھا تھا۔ اُس کے راستہ پر چل نکلے۔ پھر راستہ مین پیش آیا جو کچھ پیش آیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آپ کی بہن کے بیٹے شیخ نور محمد آپ کے تابوت کو مالوہ سے نہروالہ مین لے گئے۔ اور آباے کرام کے تکیہ مین سپرد زمین کر دیا۔

یاد سید عبد اللہ اندھی ملتانی

آپ کو ایزدی توفیق کی بدولت۔ تعلقات کے بار سے سبک دوشی ہو کر آزادی اور فارغ البالی کے حضور مین باریابی حاصل ہوئی تھی۔ آپ کے حالات کا کسی قدر بیان اس طرح پر ہے۔ کہ آپ کو آب و خورش کی کشش سلطان محمود خرد کے زمانہ مین زاد بوم سے گجرات کی طرف کھینچ لائی۔ چند روز بعد آپ نے مناسب سمجھکر سید مبارک بخاری کی ملازمت اختیار کر لی۔ اور نوکری کے طور پر بسر کرنے لگے۔ سید مبارک بخاری جلال الاولیا مخدوم جہانیان کی نسل سے ہین۔ جو حاکم صوبہ مالوہ کے امراے اعظم مین سے تھے جب آپ کے مخدوم سید مبارک

---

[۱] یہ زمانہ سکوت اور مکانون مین بیٹھنے کا ہے ؕ

کی عمر کا زمانہ آخر ہوا - تو نوکری اور سپاہگری کا خیال - آپنے خاطر عاطر سے قطعی باہر نکال پھینکا - اور آپ کے چشم اعتبار
مین - دوسرے امیرون کی ملازمت پوچ اور بے حقیقت معلوم ہوئی - ایک روز آپ ایک دور و دراز غم مین پڑے
ہوئے تھے اپنی فراغت وان ہمخوابہ سے بطریق استصواب دریافت کیا - کہ معاش کی ضروریات اب کون سے
سبب اور کون سے حیلہ سے ہم پہنچانی چاہئین - ہمخوابہ نے یہ رائے دی - کہ سپاہیانہ وضع ترک کرکے - بینوا درویشون
کے حلقہ مین شامل ہو جانا چاہیئے - اس کو دوسرے الفاظ مین اس طرح کہہ سکتے ہین - کہ ہمت کے ہاتھ سے
فقر اختیار کرنے کا پٹکا (دوپٹہ) سید کی کمر مین باندھ دیا - اور آپ کے بیقرار دل کو تسلی دیکر شاد کام کیا - اس کے
بعد دونون کی رائے یہ ہوئی - کہ اس ملک سے کسی دوسرے ملک کو چل دینا چاہیئے - کہین ایسا نہ ہو - کہ اس جگہہ
کا رہنا دل مین ننگ و ناموس کا خیال پیدا کرے - اور فقر کی نئی قایم کی ہوئی بنیاد کو جڑ سے کھود پھینکے - پس گجرات
سے مالوہ کی طرف روانہ ہوئے - اور ایک موضع بنفریہ نام ہے جس کو مقامات مالوہ کا بہشت کہنا زیبا ہے - اس موضع
کے تالاب کے کنارہ بود و باش کے واسطے ایک گوشہ اختیار کیا - اور توکل و تسلیم کا عادی ہو کر بہت برسون تک
خوش وقتی کے ساتھہ زندگی بسر کی - چونکہ موضع مذکور آنے جانے والون کے عین راستہ پر واقع ہے - اسواسطے آپ کا
گھر ہر دن مہمان کے بغیر نہین رہتا تھا - راقم ہی جب کبھی منڈو (مانڈو) سے عزیزان اُجین کے دیدار کے واسطے
جایا کرتا تھا - تو ایک روز آپ کی بافیض صحبت مین ہی قیام کیا کرتا تھا - بہت کچھہ محبت اور مہمان دوستی کے
مراسم ادا ہوا کرتے تھے - اور ایزدی معرفت کی صفائی اور وجدان حقیقت کی روشنی سے معنوی ضیافت ہی
فرمایا کرتے تھے - القصہ جبتک آپ کی زندگی رہی - تب تک جاگیردارون سے وظیفہ کے طور پر کبھی ایک
درم ہی قبول نہین کیا - اور آسمانی روزی پر شاکر و قانع رہے آپ کو **آنندی** اس بنیاد پر کہا کرتے تھے کہ ہمیشہ
شگفتہ رو - اور خوش دل رہتے تھے **آنند** ہندی زبان مین خوشی کو کہتے ہین - ہجری سنہ نوسونے
مین عالم قدس کو رحلت فرما کر اسی مقام مین خوابگاہ اختیار کی جہان زندگی مین رہتے تھے -

یاد نقیہ علی

آپ کی زاد بوم - باہم کیلی - اور خوابگاہ بندر سورت ہے - جو گجرات کے پرگنات مین سے ہے - کہتے ہین
درسی کتابین کمانبغی تحصیل کی تہین - اور کماحقہ پڑہاتے تھے - اکثر کنار ہائے دریا کے رہنے والے آپ کی
شاگردی سے علمی حصہ رکھتے ہین - دسوین صدی کے چوتھے ربع مین عالم صورت سے جہان معنی
کو روانہ ہو گئے

یاد قاضی عبد القادر بن علی

آپ میانجی چشتی منڈوی کے روضہ مین مجاور تھے - رسمی علوم سے کسی قدر آشنا تھے - قرأۃ کو اچھا جانتے تھے - اور تلاوت بہت کیا کرتے تھے چند جریب کی کھیتی - موضع کاتھامین کر رکھی تھی - جو مضافات دیپال پور مین ہے - اور دیپال پور منڈو (مانڈو) سے اُجین کے عین راستہ پر واقع ہے - مکان بھی اُس موضع مین بنالیا تھا - کھیتی سے جو کچھہ حاصل ہوتا تھا - اُس کو آنے جانے والون کی میزبانی مین صرف کیا کرتے تھے واپسین سفر کے وقت سے چودہ روز پیشتر آگاہ ہو گئے تھے - کوچ کا سامان کر لیا - اور کہا - بس اسی قدر زندگی اب باقی رہی ہے - آٹھوین شعبان ہجری سنہ نو سو چوراسی کو گزر گئے - آپ کے پانچ بیٹے - اور ایک لڑکی رہی - قطب الدین - عزیز اللہ - موسیٰ - حسن - عائشہ - اور شرف جہان - اولین صاحب زادہ اپنا دل لوگون سے توڑ کر اور خدا سے جوڑ کر درویشی مین پدر بزرگوار کے جانشین تھے - اور دوسرے صاحبزادہ قضا کے کام مین باپ کی طرح مشہور تھے - وہ جوان مرے - اور انہون نے کچھہ اوپر تیس سال منصب قضا کی نگہداشت اچھی کی - تاریخ بیسوین شعبان ہجری سنہ ایک ہزار نو کو اجل کی گہری نیند مین سو رہے - اب موسی ہاتھہ پانون مارتے ہین - اور حسن حسرت کرتے ہین - عائشہ جوانی مین بیوہ ہو گیئن - بیوہ ہونے کے بعد انہون نے اپنی زندگی مین شوہر کی خدمت کو آفریدگار کی بندگی کے ساتھہ شریک نہین کیا - وہ مردانہ زندگانی گزارتی ہین مصرع دلاوردانگی زین زن بیاموز - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین وہ بھی انجہانی ہو گئے

یاد شیخ نجم الحق

آپ کا نام جایلدہ ہے - عزیز الحق کے بڑے خلیفہ ہین - قصبہ سہنہ مین جو مضافات دہلی مین سے ہے - مکان تھا - آپ - ریاضت کے دریا مین ڈوبے ہوئے - اور مجاہدہ کی آگ مین پگھلے ہوئے تھے - بہت سے ریاضت والون نے آپ کی خدمت سے فائدہ اُٹھایا تھا -

یاد خواجہ محمد عبد اللہ

آپ - خواجہ کا خواجہ کر کے مشہور ہین - آپ کے بزرگوار باپ کا نام خواجہ ناصر الدین عبید اللہ ہے جو خواجہ احرار کے لقب سے مشہور ہین - ظاہری علم اور معنوی کشف سے آپ کا ظاہر و باطن دونون آراستہ اور پیراستہ تھے - باوجود کمالات کے جو آپ کو حاصل تھے - اپنی حقیقت شناس نظر سے - آداب شریعت و طریقت کے ہر ایک - دقیقہ کا لحاظ مدنظر رکھتے تھے - اور اپنے جسم و جان کو فروگزاشت کی اجازت

نہین دیتے تے - آپ کے دادا چار واسطہ سے حضرت بابا ماچین کو پہونچتے ہین - کہتے ہین - خواجہ احرار الاولیا کے ساتھ سلطان ابو سعید مرزا کو حسن عقیدت تہی - لہذا اُس نے ان کو نہایت خواہش - آداب - اور خدمت گزاری کے ساتھ تاشقند سے باستدعاے اقامت سمرقند طلب کیا تھا - خواجہ احرار الاولیا نے قبول التماس کو داخل مروت سمجھکر ... سمرقند مین آکر بساط اقامت بچھادی - اِس قصہ کی تفصیل مع تقریبات کے کتاب رشحات مین لکھی ہوئی ہے - خدا کرے - شایقین کو دیکھنا نصیب ہو -

کہتے ہین اس عرصہ مین سیادت و نقابت دستگاہ میر تقی الدین محمد کے ساتھ خسر اور داماد ہونے کی نسبت طرفین سے ہوگئی - یعنی خواجہ احرار الاولیا نے اپنی صبیہ عزیزہ کی نسبت میر کے فرزند کلان امیر ... امام کے ساتھ کی - اور میر کی صبیہ کا عقد اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ کیا - کہتے ہین - میر کی لڑکی سے تین لڑکے اور دو لڑکیان ہوئین - جن کے نامی نام یہ ہین - خواجہ عبد الهادی - خواجہ خاوند محمود خواجہ عبد الحق - محبوبہ سلطان بیگم - زینت سلطان بیگم - جب دختر میر کی ہستی کے چہرہ کو فنا کے برقع نے چھپا لیا - تو خواجہ احرار الاولیا نے اپنے پسر کلان کا عقد خواجہ نظام الدین کی لڑکی کے ساتھ کیا خواجہ نظام الدین - خواجہ عصام الدین شیخ الاسلام کے بہائی - اور صاحب ہدایہ فقہ کی اولاد سے ہین اِن کا کرسی نامہ اس طرح پر ہے - نظام الدین ابن خواجہ عبد الملک - ابن خواجہ عماد الدین - ابن خواجہ جلال الدین محمد - ابن مولانا زین الدین عبد الرحیم ابن مولانا برہان الدین علی مصنف ہدایہ - اس دختر سے بہی تین فرزند اور دو لڑکیان پیدا ہوئین - خواجہ عبد العلیم - خواجہ عبد الشہید - خواجہ ابو الفیض مہہ کلان بیگم - خانزادہ بیگم - سواے اس کے ایک اور ہمخوابہ تہی - جس سے ایک لڑکا تہا خواجہ محمد یوسف -

چونکہ خواجہ کے خواجہ نے اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد پدر بزرگوار کی اجازت اور خوشی سے محلہ درسین مین عبادت خانہ اور بود و باش کا مکان تجویز کرلیا تہا - لہذا خواجہ احرار الاولیا کی خدمت مین وہان سے مقررہ اوقات مین ہی آنا ہوتا تہا - خواجہ احرار الاولیا آپ کے ساتھ کمال مہربانی کے ساتھ بالکل اعزاز کے طریقہ پر سلوک فرماتے تہے - باپ اور بیٹے کے برتاؤ کی طرح پیش نہین آتے تہے یعنی بیٹے کی عزت بہت زیادہ کرتے تہے - مولانا علی صفی مصنف رشحات لکہتے ہین -

" ایک روز مین آپ کی خدمت مین محلہ درسین میں بیٹھا تہا - ایک تقریب سے آیۂ کریمہ

یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ کی تفسیر کا ذکر تھا - تو آپ نے علماء ظاہر و باطن کے بہت سے اقوال عمدہ تقریرین بیان کیے - اور حکما سے جو یہ تاویل کی ہے - کہ نار سے مراد - نمرود کی آتش غضب - اور برد سے مراد شعلہ غضب کا فرو ہونا ہے - اس تاویل کے رد مین معقول اور حکمی دلائل سے ثابت کر دیا - کہ وہ نار عنصری نار تھی - اور برودت اُس کی ماہیت پر عارض ہوئی"۔

ایک ہدایتی فرمان جس مین بزرگوار نے آپ کو تلقین فرمائی ہے - یہ ہے -

فرزند نور چشم - تم کو ایسی ہمت رکھنی چاہیے - کہ جن باتون کا جاننا تمہارے اوپر فرض ہے - اور جن کے بدون قطعاً ممکن ہی نہین ہے - جیسے اعتقاد صحیح رکھنا - اور علم کا اور احکام آلہی کا جاننا - ان باتون سے تم جلد اپنے تیئن فارغ کر لو - اور ظاہری و باطنی دائمی عبادت مین مشغول ہو جاؤ - اس امید پر - کہ حق سبحانہ و تعالی تمہارے دل سے اپنے غیر کا اعتبار تعظیم اور دید دور کر کے - تم کو ہمہ تن اُنھین تمام امور مین مشغول کر دیوے - جو تم سے مقصود ہین - خداوندا جن اصحاب کو تو نے محض اپنی عنایت سے اپنی غیر کے اعتبار تعظیم - اور دید سے نجات دی ہے - اُن اصحاب کے قرب کے طفیل مین - حقیر اور ضعیف بندہ زادہ کو جس کے لیے تیری عنایت - رافت - اور رحمت کے سوا - کوئی امید کی جگہہ نہین ہے - تمام گرفتاریون سے رہائی عطا فرما - بمنہ و کرمہ - بیتھا -

غیر حق ہر ذرہ کان مقصود تست	تیغ لا برکش کہ آن معبود تست"	

آپ کے حالات کا بیان مجملاً اس طرح پر ہے - جب شاہ بیگ خان کا تسلط اور ظہور ہو گیا تھا - تو آپ لوگون کے آثار اور اطوار سے زمانہ کی تباہی معلوم کر کے - اپنے وطن سے بحکم لے الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین اندجان کی طرف ہجرت فرما گئے - اور اُس جگہہ کو بھی آپ کی طبیعت نے پسند نہین کیا - اسواسطے جلدی سے عالم فردوس کو جانے کے لیے - آخرین سفر کا سامان باندھ لیا - آپ کی نعش کو لوگون نے اوس ملک سے شہر تاشقند مین لاکر - آپ کی والدہ ماجدہ - کے مزار کے پہلو مین دفن کیا -

لے - جن تکالیف کی برداشت کی طاقت نہ ہو - اون سے بھاگنا - رسولون کی سنت ہے - ۱۲ -

انجمن فرزندان خواجہ محمد عبید اللہ

خواجہ عبد الہادی آپ ہمت اور نظرت مین دریا کی طرح فیاض۔ اور بخشش و بخشایش مین ابر کی طرح با ہمت تھے۔ فقر و تجرید مین خزان دیدہ شاخ کی شکل۔ اور حقائق و معارف کا بیان کرنے مین پر بہار نوجوان درخت کی صورت رکھتے تھے۔ جدِ امجد یعنی خواجہ احرار الاولیا کی زندگی مین ہی۔ آپ کو سفر حجاز کی توفیق ہوئی تھی۔ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کے ارکان سے فارغ ہونے کے بعد روم اور شام کی زمین مین بحکم سِیْرُوا فِی الْاَرْضِ۔ چلے گئے۔ جو قدم رکھا۔ آگاہی اور عبرت کے ساتھ رکھا۔ اور اُن اطراف کے سلاطین اور حکام کے ساتھ صحبت اور مجالست کا کئی دفعہ اتفاق ہوا۔ ہمیشہ خواجہ کی طرف سے برتاؤ مین اور کلام کرنے مین بہت کچھ بے نیازی اور وقار پایا گیا۔ اور کسی بڑے دولت والہ کی طرف سے تھوڑا سا نقد و جنس ہی نذر اور سوغات کے طور پر آپنے قبول نہین کیا۔ بلکہ جو لوگ ملازمت مین آتے جاتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ طرفین کی مناسبت دیکھکر مردمی کا برتاؤ فرمایا۔ روم کی قلمرو کا ٹیکس تمام تاجرون پر معاف کرا دیا۔ اور بزرگان دین اور امتیان ملت اسلامیہ سے ملاقات کر کے فیض یابی کے بوجہ سے گران بار ہوئے۔ کہتے ہین۔ حقائق پناہی مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی نے آپ کی سیر و سلوک کی روش اور سفر و حضر کا طریق بہت پسند کیا تھا۔ اور جب تقریب ہوتی تھی۔ تو تعریف کیا کرتے تھے۔ جب آپنے سفر مذکور سے بازگشت فرما کر اپنے وطن مین خواجہ احرار الاولیا کی قدم بوسی کی۔ تو خواجہ احرار الاولیا نے کاربردازون کو حکم دیا۔ کہ دو لاکھ اسی ہزار مثقال جو مدت سفر مین خواجہ عبد الہادی نے لوگون سے بطور قرض لیکر ضروری اور شرعی مصارف مین صرف کر دئے ہین۔ قرض خواہون کو فوراً ادا کر دئے جاوین۔ کیونکہ اِس فرزند نے دور و دراز ملکون مین ہماری درویشی اور خواجگی کے ننگ و ناموس کی نگہبانی کامل طور پر کی ہے۔ خواجہ عبد الہادی کے دو بیٹے تھے۔ خواجہ عبد الکافی اور خواجہ قاسم۔ دونون فرزند عالی ہمت۔ بلند فطرت۔ صاحب شجاعت۔ اور اہل کرم تھے۔ جنت آشیانی ہمایون شاہ تیموری کی ملازمت مین تھے۔ جنگ خوشاب مین تیر کھا کر پانی مین ڈوب گئے۔ دوسرے فرزند کو زیارت حرمین کی توفیق ہوئی۔ جس قدر عمر باقی رہی تھی۔ اُسی جگہہ ریاضت اور عبادت مین گزار دی۔ اور یمن اور روم کی زمین مین چل پھر کر ان شہرون مین جو اولیاء اللہ زندہ یا آسودہ تھے۔ ان کے قلوب کی اور قبور کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ مولوی اسمٰعیل شروانی۔ خواجہ احرار الاولیا کے بزرگ خلیفہ صاحب کرامات و مقامات۔ اور اہل علم و معاملات تھے۔ ان کی خدمت مین آپنے رسم بیعت ادا کر کے طریقہ رابطہ

کی تلقین سے اپنے باطن مین صفائی بہم پہونچائی لیکن اپنی نسبت اور نسل کی حقیقت مولانا کی ملازمت مین مخفی رکھی - مدت کے بعد اور مبالغہ کرنے سے آپ نے فرمایا - مین خواجہ عبد الہادی کا فرزند ہون - جب مولانا اسمعیل عالم ارواح کو کوچ فرما گئے - اور مخدوم خواجہ محی الدین عبد الحق - مکہ معظمہ مین تشریف لائے - تو خواجہ قاسم نے اپنے عم مکرم کی خدمت مین تجدید بیعت کی - ان کی اولاد کرام مکہ معظمہ مین تہی -

خواجہ خاوند محمود - آپ خواجہ محمد عبد اللہ - کے دوسرے صاحبزادہ تہے - شہاب الدین آپ کا لقب ہے ظاہری علم اور معنوی بصیرت سے آراستہ اور صاحب منازل و مقامات تہے - آپ کا جذبہ سلوک کے ساتہہ ملا ہوا تہا - آپ کو طریقت کی تلقین سے - اور نیز اپنے جد بزرگوار کی دعا سے بہت کچہہ فیض حاصل ہوا تہا - سفر حجاز کی سعادت - اور حج و عمرہ کی دولت سے دو دفعہ مشرف ہوئے تہے - اصحاب حجاز کی قبور کی زیارت سے - اور اُن کے قلوب کے قبول سے اپنا باطن منور کیا تہا - حقائق پناہی مولانا عبد الرحمن جامی اور جلال دقائق و کشاف حقائق - مولانا جلال دوانی کی خدمت سے درسی علوم تحصیل کئے تہے - علم طب کے اندر رئیس الاطبا مولانا عماد الدین محمود کے شاگرد ہین - اِس باب مین مسیحائی اعجاز - آپ کی حذاقت سے نمایان تہا - اہل تصوف کے اقوال کی شرح کرنے مین - آپ کی زبان - اہل زمانہ کے نفس ناطقہ کو حقیقت گوئی سکہاتی تہی - ہند کی فتح کے بعد - آپ دہلی مین تشریف لائے - جنت آشیانی نے لائق و فائق ارادت اور عزت کے ساتہہ پیش آکر اظہار اخلاص کیا - آپ کے تین فرزند تہے خواجہ نور الدین - خواجہ جلال الدین قاسم - خواجہ معین الدین - اولین فرزند درویش سیرت - فقیر دوست - غریب پرور - اور شکستہ نواز تہے - دوسرے فرزند کو جذبہ - استغراق - خرق عادات اور سنجیدہ حالات حاصل تہے - اِس گروہ کے باعرفان اقوال کی حقیقت کو اچہی طرح پہونچتی تہی - جب آپ کے بیان سے گوہر فشانی ہوتی تہی - تو اہل زمانہ کے کان - حقائق اور معارف کے موتیون سے بہر جاتے تہے - گو اپنے عالم قدس کو رحلت ہندوستان مین فرمائی تہی - مگر آپ کی نعش مبارک آبائے کرام کے مزار مین سمرقند کو پہونچائی گئی - تیسرے فرزند کو جاہ و جلال - مال و حال - اور بخشش و بخشائش یہ سب کچہہ حاصل تہا - باپ اور بیٹے کے درمیان مین یعقوبی اور یوسفی معاملہ رہتا تہا - ہمیشہ سفر و حضر مین باہم شریک رہتے تہے - آپ کو تلقین طریقت باپ سے ہی تہی - میرزا شرف الدین حسین آپ کے ہی بیٹے ہین - ہند کے اندر خلافت پناہی اکبر شاہ ابن ہمایون شاہ تیموری کی ملازمت مین میرزا کے طالع کا ستارہ - شہنشاہی عنایت کے آفتاب سے شرف

سعادت کو پہونچا تھا - اِن کے حق مین رعایت کی گئی - کہ دولت کے بڑے درجہ کو پہونچے - اِن ایام مین میرزا کے پدر بزرگوار نے کاشغر سے خانہ مبارک کے طواف کا ارادہ کرکے - عبدالرشید خان والی نواح کاشغر سے رخصت لی تھی - رخصت لیکر ہند مین تشریف لائے - خلافت دستگاہ - خلائق پناہ نے شہ آستانی نے پدر میرزا کی تشریف آوری کو غنیمت سمجھا - اس عرصہ مین حاسد کوتاہ نظرون کے افترا پردازی سے سلطان کے دل مین میرزا کی طرف سے غبار کدورت پیدا ہوگیا - جب میرزا کو اس کارسازی پر آگاہی ہوئی - تو پانون اُکھڑ گئے - اور راے مین استحکام نہین رہا - اپنی جاگیر کو جانے کے نام سے رخصت کی - اور یہ بہانہ کرکے دارالسلطنۃ سے علیحدگی اختیار کی - میرزا کی جاگیر کا محال گجرات کے آس پاس تھا - لہٰذا گجرات کی سرحد مین پہونچے - باایں ہمہ خلافت پناہ نے خواجہ کے ادب اور رعایت سے اپنے تئین باز نہین رکھا - خواجہ نے چندروز تو خجالت وانفعال کے ساتھ اوقات گزاری کی - لیکن بعد مین سفر حجاز کے لئے رخصت لے لی جب خواجہ بندرگنبایت کے نزدیک پہونچے - تو فرمان طلب حضرت رب العزۃ سے صادر ہوا - خواجہ قبول کرکے اخروی سفر کا سامان باندھ روانہ ہوگئے - لوگون نے آپ کی نعش کو انواع واقسام کے بیش بہا عطرون سے معطر کرکے ایک صندوق مین رکھا اور صندوق کو نیچی جہاز مین روانہ کیا - جہاز مذکور ہنوز تھوڑا سا راستہ ہی طے کرنے نہین پایا تھا کہ ڈوب گیا لہ فَوَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ یہ بالکل سچ ہے - مصرع بحر معنی را بود دریاے صورت خوابگاہ -

خواجہ عبدالحق - آپ کا لقب محی الدین ہے - آپ خواجہ محمد عبداللہ کے تیسرے فرزند ہین قدس اللہ اسرارہما - آپ کا ظاہر بہت سے کمالی اطوار اور پسندیدہ آثار کے ساتھ آراستہ - اور آپ کا باطن - معرفت اور آلہی تجلیات کے انوار سے پیراستہ تھا - آپ نے خواجہ احرار الاولیا سے بلاتوسط احدے باطنی سبق لیا تھا - اور طریقت کی تلقین پائی تھی - اور اس ذریعہ سے کمال وتکمیل کے درجہ کو پہونچے تھے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے ایک روز خواجہ احرار الاولیا نے سمرقند سے باغ بایزید کی سیر کا عزم فرمایا - آپ سے کہا - تم ہمارے ہمراہ باغ مین چلو - آپ نے عرض کیا کہ مینے ہنوز سبق نہین پڑھا ہے - خواجہ نے فرمایا - آج سبق ہم تم کو پڑھا دینگے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ اُس روز سبق کے عوض - اس مضمون کا تفویض نامہ لکھکر حوالہ کردیا -

فرزند نورچشم - (۱) اپنی تمام ہمت اس طرح پر رکھنا - کہ تمہارے دل مین حق سبحانہ کے سوا دوسری کوئی خواہش نہ ہو - (۲) حق سبحانہ کے سوا جو چیز تمہارے دل کو اپنی طرف متوجہ کرے لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے سے اُس چیز کو دل سے دور کردینا - اور ایسا کرنا - کہ تم اُس چیز کو

لہ پس آپ کا اجر اللہ تعالیٰ جل شانہ پر جا پڑا ۱۲-

اپنا دشمن جانو (٣) ہمیشہ حق سبحانہ سے نہایت نیاز اور انکسار کے ساتھ یہ طلب کرتا - کہ وہ اپنے سوا کسی چیز مین تم کو نہ پھنساوے (٤) پاکی کے ساتھ طہارت کرنا - اور خلوت مین نماز پڑھنا - زمین پر سر رکھکر حق سبحانہ سے یہ دعا مانگنا - کہ وہ اپنے خاص بندون کے دل مین تمہاری محبت پیدا کرے - اور اس کے سوا کسی اور چیز مین سعادت نہ سمجھنا - کہ حق سبحانہ کے خاص بندے اپنے دل مین تمہاری جگہہ دیکر حق سبحانہ سے یہ چاہین - کہ اُس کی محبت تمہارے دل مین جگہہ کرے قطعہ

ترا یک بند بس در ہر دو عالم ؛ کہ بر ناید ز جانت بے خدا دم
اگر تو پاس داری پاسِ انفاس ؛ بسلطانی رسانندت ازین پاس

آپ بھی فتح ہند کے بعد جنت[*] آشیانی کی ملازمت مین تشریف لائے تھے - میرزا کامران آپ کے ہی مرید ہین - خطوط کے اندر جو سوال و جواب جنت آشیانی سے ہوا ہے - یہ کسی قدر میر عبد الحی کی کتاب جمع مین لکھا ہوا ہے - اکثر آپ کی عمر کا حصہ ضعف - رمد - درد سر اور کہالنسی کے مرض مین گزرا ہے - باوجود اس قدر ناتوانی کے تمام عبادات نفل کے ادا کرنے مین خواہ سفر ہو - یا حضر ہو - کمال چستی - چالاکی اور توانائی کام مین لاتے تھے حتی کہ آپ کے افعال مین - کسی مستحب کا بھی ترک نظر نہین آیا - کہتے ہین - جس وقت آپ کو واپسین غسل دیاجاتا تہا اُس وقت مولانا مسعود رومی فرماتے تھے - کہ اِس سے زیادہ بزرگ اور کونسی کرامت ہوگی - کہ جسم کی ایسی لاغری اور کمزوری پر بھی آخرین سفر کے وقت تک اپنی کسی عبادت اور ریاضت مین مسامحت نہین کی - حرمین شریفین کی زیارت کی توفیق ہوئی - اور ازراہ مردمی دونون شریف مقامات کے اکابر موالی - اور فقرا کی عمدہ خدمت اور نذر و نیاز کا انتفاد کیا - فرماتے تھے - جب مین مکہ کے اندر طواف کے واسطے حرم شریف مین جایا کرتا تھا جب کو آٹھون بہشت کی صورتون کا ہیولیٰ کہنا زیبا ہے - تو وہان کے خادمون کی طرف سے ناہمواریان اور بے ادبیان دیکھنے مین آیا کرتی تہین - یہ دیکھکر دل پر خراش ہوتی تہی - کہ ایسے مقدس مکانون کے اہل - ان خادمون سے زیادہ شایستہ ہونے چاہئین - اور یہ کانٹہ کی سی کھٹک ہمیشہ دل کے پالون کو زخمی رکھتی تہی - ایک روز رات کے وقت طواف مین کسی قدر خلوت اور فرصت نصیب ہوگئی - تو یکایک کان مین ایک آواز آئی - اور کندہے پر ہاتھ کے رکھے جانے کا احساس ہوا - آواز کا مضمون یہ تھا - کہ اس جماعت کے لوگ ہماری درگاہ کے خانہ زاد ہین - اعتراض کرنے سے احتراز کرنا بہتر ہے - یہ مضمون سنتے ہی خاطر فاتر کی تشویش بالکل رفع ہوگئی - اور تمام

[*] جنت آشیانی - شاہ ہمایون کا خطاب ہے ۱۲ -

اعضا اور حواس - تواضع اور فرمان برداری کی طرف متوجہ ہو گئے۔

غوثی - اس واقعہ سے یہ سند ہاتھ آئی - کہ خوبان روزگار کی بارگاہ مین جو خدام حاضر رہتے ہین - اُن کے ساتھ اپنے معاملات اور حقوق مین - مروت کو کام مین لانا چاہیے - قاضی کے حکم اور مفتی کے فتوی پر نظر نہین ڈالنی چاہیے - کیونکہ جرم معاف - اور اپنا حق ساقط کر دینا جائز ہے -

خواجہ عبد العلیم - آپ خواجہ محمد عبد اللہ کے چوتھے فرزند تھے - آپ کی صورت اور سیرت بالکل اپنے بزرگ باپ کی مانند تھی - والدین شریفین اور برادران مکرم کی خدمت گزاری مین اور ذوی الارحام کے حقوق ادا کرنے مین بہت کچھ کوشش اور اہتمام رکھتے تھے - ضرور اپنے کامون کو پس انداز کر کے دوسرون کی مہمات انجام دینے مین مصروف ہو جایا کرتے تھے - بیکسون کی حاجتین پوری کرنے مین جاڑا - گرمی - سفر - اور حضر - خیال مین نہ لا کر رات دن مشغول رہتے تھے - خواجہ محی الدین عبد الحق فرمایا کرتے تھے - برادر عبد العلیم خواجون کے خاندان مین راسخ پہاڑ اور ثابت قطب کی مثل ہین ان کے کامون مین تردد اور تزلزل کو دخل نہین ہے - اور ان کی حسنات حمیدہ دشمار حساب سے زیادہ ہین - جب شاہ بیگ خان کی لڑائی کے سبب سے اس خانوادہ کے درویشون اور فقرا کو فقر اور درماندگی کی تکالیف اُٹھانی پڑین - تو آپ کو آشناؤن کے حالات دیکھنے کی برداشت نہین ہوئی - ناچار سفر کاشغر کا ارادہ کیا - جو دو تین سال عمر کے باقی تھے - وہ وہان بسر کر کے - عالم ملکوت کی منزل کو روانہ ہوئے -

یاد خواجہ عبد الشہید

آپ خواجہ محمد عبد اللہ کے بیٹے ہین - جو خواجہ کے خواجہ کر کے مشہور تھے - اخلاق الٰہی کے ساتھ آراستگی اور حقائق اشیا کی تحقیق جیسی چاہیے - رکھتے تھے - کبھی اور لدنی علم تحقیقی اور ظاہری البصیرت سلوک مین یہ دونون آپ کے ذاتی تھے - جب آپ کی ولادت سے محلہ درسین مین بلکہ تمام سمرقند مین خوشی مانی گئی - تو خواجہ احرار الاولیا نے بھی یہ خوشخبری سنی - اور اُس محلہ مین تشریف لے گئے - پدر بزرگوار نے نوزاد بچہ کو اپنے والد ماجد (خواجہ احرار الاولیا) کی خدمت مین پیش کیا - دین اور دُنیا کی دولت خواجہ احرار الاولیا کی آستین مین تھی اُنہون نے اُس باغ ولایت کے پودہ کو اپنے دونون ہاتھون سے از روئے محبت اُٹھا لیا - اور اُس گوہر عرفان کے کان مین اذان کہی - اور منہ مین شہد چٹایا اور نام رکھا - جب دوسری بار خواجہ کی نظر اُس عالی فطرت لڑکے کے چہرہ پر پڑی - تو فرمایا - اس فرزند کے گوشہ چشم مین عرفان کا فیض اور حضور الٰہی کا نور عیان ہے

لوگون کا بیان ہے - کہ حضرت خواجہ عبد الشہید کے کمالات جب ترقی پر تھے - تو یہ فرمایا کرتے تھے - کہ جس حضور اور شہود کی خوشخبری جد بزرگوار نے دی تھی - اُس کا کچھ اثر ابھی تک تو فقیر کے ادراک مین آیا نہین ہے - لیکن چونکہ خواجہ احرار الاولیا کی بشارت ہے - اسواسطے واپسین سفر تک بھی اُس کی امیدواری ضرور باقی رہے گی - لراقمہ

ہر آرزو کہ دلم داشت خیمہ بیرون زد
جز آرزوے وصالت کہ پاے او لنگ است

بیشک یہی امیدواری تو ہے - جس سے بہت کچھہ کشایش اور کامگاری ہوتی ہے کہتے ہین - آپ کے اوقات چار قسمون پر تقسیم تھے (ایک حصہ) قرآن مجید کی تلاوت اور احادیث نبوی علیہ السلام کے ذکر مین گزرتا تھا (دوسرا حصہ) کتب فنون کے مطالعہ مین (تیسرا حصہ) فوائد اور رسالون کی کتابت مین (اور چوتھا حصہ) شب کی نماز اور شغل باطنی مین - اور باقی وقت اگر کچھہ رہ جاتا تھا - تو وہ مراقبہ مین گزرتا تھا - خلاصہ کلام یہہ کہ ہجری سنہ نوسو چھیاسٹھہ مین تقدیری کرشمہ - اور ہندوالے ارباب سعادت کا جذبہ - آپ کو ہندوستان کی طرف کھینچ لایا - اُن ایام مین فرمان رواے زمانہ اکبر شاہ دار السلطنتہ آگرہ مین سلطنت اور کامرانی کا حظ اُٹھا رہا تھا - بہت کچھہ عجز و نیاز اور کمال تعظیم و تکریم کا اظہار آپ کے استقبال مین کیا - اور اس طریقہ سے سلوک کے ساتھہ پیش آیا - کہ با اعتقاد مرید بھی اپنے روشن ضمیر پیر کے ساتھہ اس طرح پیش نہین آسکتا ہے - آپنے کم و بیش پندرہ سال تک اپنی تکمیل سے اس ملک کے لوگون کو رہنمائی کا فیض بخشا - کہتے ہین - ایک رات آپ کے جد بزرگوار نے معاملہ کی حالت مین ایک جزدان آپ کے سپرد کیا - جو رقعون سے بھرا ہوا تھا - تعبیر اس واقعہ کی اس طرح پر ظاہر ہوئی - کہ اخیر مین صاحب قیاس اور خدا شناس لوگون نے جو تعداد مین دس ہزار سے زیادہ تھے - بیعت کے ذریعہ سے آپ کی کلاہ قبول اپنے سرون پر رکھی - اور توبہ و دعا کی توفیق پاکر سلوک مین داخل ہوئے - معلوم ہوا - کہ وہ پرچہاے کاغذ اس جماعت کے نامہاے طریقت تھے - قصہ کوتاہ چونکہ پیری عالم روحانی کی بازگشت کا مقدمہ ہے - لہذا پیری نے آکر آبا ے کرام کا اُخروی وطن یاد دلایا ہجری سنہ نوسو بیاسی مین واپسی کا عزم - اور سفر کی تیاری کر کے ہند سے روانہ سمرقند ہوئے - منزلون پر قیام کرنے - اور سامان و اسباب کھولنے مین دیر پر دیر پیدا ہوتی تھی - اور سواری اور سفر کا اہتمام فرمانے مین - آپ رفتار اور گفتار سے نہایت عجلت ظاہر فرماتے تھے - خلاصہ کر جب قافلہ دریاے آمو کے کنارہ پہونچا - تو آپ خلاف عادت سب لوگون سے پہلے اُتر گئے - جس سے پایا گیا کہ کوئی اندرونی

سرحسنت باعث اس کا ہے۔ جو خادم اور ہمراہی محرم خاص تھے۔ انہون نے بیتابانہ کئی دفعہ اس صورت کا باعث
دریافت کیا۔ اور اصلی حقیقت معلوم کرنے کے واسطے آپ کا جواب چاہا۔ لیکن آپنے سواے اس کے کوئی
جواب نہین دیا۔ کہ مجکو اِن ایام مین ہر لحظہ شوق کے سبب سے ایسی حالت پیش آتی ہے۔ جس کا مخاطب کو مجہانا
لفظہ اور زبان کے امکان مین نہین ہے۔ اور منجملہ اُس کے جو کچھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہ بہی سنکر سننے والون
کو حیرت ہوگی۔ لراقمہ

زبانِ حال دارد نالۂ من فہم مے باید
چہ شد گر آرزوہا را زبان گفتن نمی داند

اور نیز فرمایا۔ کہ واپسین سفر کا آغاز اِس ظاہری سفر کے انجام کے ساتھہ مجکو ملا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور غالب گمان
یہ ہے کہ ان دونون سفرون کے درمیان مین مدت اقامت سے تخلخل پیدا نہین ہوگا۔ اور با اینہمہ ہنوز
میرے کان مین طلب کا مضمون میرے بزرگون کی طرف سے پہونچ رہا ہے۔ بلکہ ابہی انہین ایام مین حضرت
قطب الواصلین خواجہ بزرگ نے ایک شب عالم مثال مین صریح طور پر فرمایا ہے۔ صاحبزادہ۔ اب آیندہ
سستی اور درنگ نہ کرو۔ اور اپنے تئین نہایت تیزی کے ساتھہ ہمارے مقام مین پہونچاؤ۔ اِس سبب سے
مین چاہتا ہون۔ کہ جہان تک ہو سکے۔ اپنے تئین بہت ہی جلد اپنے آباے کرام کے بافیض مزار کے
نمونہ مین پہونچا دون۔ اور ان اصحاب کی ہمسائگی مین اُخروی آسائش گاہ اختیار کرون۔ کہتے ہین جب
سمرقند کی سرحد مین پہونچے۔ تو فرمایا۔ اسی جگہہ اپنے سر کے بال دور کر دینے چاہین۔ شاید سمرقند مین سر منڈانے
کی بلکہ سر کہجانے کی بہی فرصت نہ ملے۔ القصہ اپنے وطن مین پہونچنے کے بعد ایک مہینے سے کچھہ کم زندہ
رہے۔ اور یہ وقت کوچ کے انتظام مین گزرا۔ میر عبدالحی اپنی کتاب جمع مین لکہتے ہین۔ جمعہ کا دن تاریخ ساتوین
رمضان کی تہی۔ جامع مسجد سے لوٹ کر لوگ حضرت خواجہ کی خدمت مین آئے۔ تمام فرزند۔ خویش۔ متعلقین
اور اندرونی بیرونی خدام باری باری سے رخصت ہوکر آپ کی خوشنودی طلب کرتے تھے۔ یہان تک کہ شام کا
وقت آیا۔ آپنے تیمم فرماکر مغرب کی نماز اشارون سے ادا کی۔ اور مجکو اپنے نزدیک بلاکر اپنا دست مبارک
کمال مہربانی کے ساتہہ میرے سر منہہ۔ اور کندہے پر پہیرا۔ اسی اثنا مین طبیعت شریف پر ضعف غالب ہوا۔
خواجہ ہاشم سرہانے کی طرف تشریف رکہتے تہے۔ حافظون کو فرمایا۔ یٰسین ختم کیجیے۔ آپ نے آنکہین کہول کر
فرمایا۔ جب وقت آجاوے گا۔ تو اس کی طرف اشارہ کر دیا جاوے گا۔ اس پر ایک لحظہ نہین گزرا تہا کہ فرمایا۔
وقت ہو گیا ہے۔ خواجہ ہاشم سمجہے۔ کہ نماز عشا کا وقت دریافت فرماتے ہین۔ جواب دیا۔ کہ ہنوز شام ہے

پہر فرمایا۔ نہین۔ وقت ہوگیا۔ اُس وقت ذہن مین آیا۔ کہ آپ کیا فرماتے ہین۔ حافظون نے تلاوت یٰسین شروع کی۔ اور حاضرین اللہ اللہ کے ذکر مین مشغول ہوئے۔ تہوڑی دیر اِس حالت پر گزری تہی۔ کہ احساس حرکت موقوف ہوا۔ مینے خواجہ ہاشم سے عرض کیا کہ شاید حضرت نے جہان فانی کو رخصت فرمایا۔ جب ہمنے تحقیق کیا۔ تو ایسا ہی تہا۔ یعنی سنیچر کی رات تاریخ آٹہوین رمضان المبارک ہجری سنہ نوسو تراسی مین آپنے اپنا ظاہری نقش۔ زمانہ کے نمائشی صفحہ سے مٹاکر۔ علم آلہی کے صورت خانہ مین باطنی نقش جا جمایا[٥]۔ کما کان قبل ذلک کہتے ہین۔ جمعہ کے روز صبح کے وقت آپنے خواجہ ہاشم کو فرمایا۔ قلمدان منگا کر میری چند باتین لکہ لو۔ جو وصیت کے طور پر ہین۔

(اوّل یہ) کہ جو میرا جانشین میری پیروی کرنا چاہے۔ اُس کو چاہیئے۔ کہ میرے طریقہ کو اپنا پیشوا بنادے۔ اور لوگون کو چاہیئے۔ کہ وہ بہی اُس کے ساتہ اُسی طرح آداب اور خدمت سے پیش آوین۔ کہ جس طرح بالخصوص میرے ساتہ پیش آتے ہین۔ (دوسرے یہ) کہ تجہیز و تکفین مین تکلف نہ کیا جاوے۔ اُس پوست کو جو حرم شریف مین بچہایا جا چکا ہے۔ تہ مین بچہا دین۔ اور اگر کسی جگہہ سے کہلا رہ جاوے۔ تو اُس کو کسی ہم رنگ کپڑے سے ڈہک دین۔ اور میزان کے دالان مین مجکو دفن کرین۔ تاکہ روضہ احرار الاولیا کے زائرین کا پہلا قدم فقیر کی خاک پر پڑے میری یاد اُن کے دل مین آوے۔ اور میری روح پر فاتحہ پڑہکر آگے بڑہین۔ (تیسرے یہ) کہ دل کتابخانہ کے وقف کرنے مین لگا ہوا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ بلا تامل کتابخانہ وقف کردین (چوتہے یہ) کہ حفاظ کو تین دفعہ ختم قرآن کرنا چاہیئے (پانچوین یہ) کہ فرزندون۔ دوستون۔ اور ہمشائون کو چاہیئے۔ کہ صبر اور رضا کو پیشوا بناکر قطعًا نوحہ اور نالہ نہ کرین۔ جو ماتم داری کی بنیاد ہے کیونکہ اس سفر مین بہت سے مطالب اور مرادین میری رفیق ہین گے۔

جس وقت آپنے یہ فرمایا۔ کہ دالان میزان کے پائین مین درویش کی جگہہ ہے۔ تو فرزندون اور دلسوز دوستون نے عرض کیا۔ کہ خواجہ احرار الاولیا کے دالان مین ایک قبر کی جگہہ اور خالی ہے۔ جس بزرگ کی اس جگہہ قبر بن سکتی ہے۔ حضور کی بابرکات ذات کے سوا ایسا اور کوئی نہین ہے۔ چونکہ التماس کا قبول کرنا۔ مروت کا جزو ہے لہذا آپنے قبول کرکے فرمایا۔ کہ دالان کے اوپر کے حصہ مین قبر اِس طریق سے رکہنا۔ کہ اِس خاکسار کا سر تیرے بہائی خواجہ عبدالحق کے قدمون کی برابر مین آجاوے۔ چنانچہ اِسی طرز کے ساتہ آپ کی قبر کا صندوق تیار کیا گیا۔ اِس

[٥] جیسا اس سے پہلے تہا۔

درمیان مین بڑے بہائی کی لحد کی دیوار مین سے ایک اینٹ جدا ہوگئی - حاضرین نے ماہوالمطلوب کا تماشا کرکے اینٹ کو پہر اپنی جگہہ پر استوار کردیا -

جناب خواجہ عبدالشہید کے دو فرزند تہے - ایک تو خردسالی مین ہی رضوانی بارگاہ کو رخصت ہوئے دوسرے فرزند سعید خواجہ عبدالرشید تہے - جنہون نے پدر بزرگوار کی رحلت کے بعد خاندان کا چراغ جلایا تہا - خواجہ عبدالرحمن عرف بادشاہ خواجہ - خواجہ عبدالرشید کے ہی فرزند رشید ہین - بہت کچہہ آرام واطمینان کی علامتین اور درویشانہ اخلاق آپ کی عادات مین نمایان ہین - امید ہے - کہ اپنے آباواجداد کے درجات پر پہونچکر دونون جہان کی سرفرازی حاصل کرینگے -

یاد شیخ محمد بن شیخ عبدالملک قاری خالدی

کہتے ہین - کتب متداولہ پر آپنے عبور اپنے بزرگوار باپ کے درس مین کیا تہا - اور علم قرأۃ مین اُستاد زمانہ تہے - آپ فرماتے تہے مین اپنے پیر بزرگوار کے خرقہ خلافت پر دل شاد ہوکر نہین رہا - اور ہمیشہ غوث العرفا جیلانی قدس سرہ کے باطن سے پرورش کی تلاش رکہی - خانوادہ قادریہ کے ساتہہ بہت کچہہ دلبستگی پیدا ہوگئی تہی - اپنے پیر باطن کا نام مینے کبہی بے وضو نہین لیا - جب غوث العرفا کی روح مبارک کی طرف مین نصف توجہہ بہی کرتا تہا - تو تمام دشواریان آسان ہوجایا کرتی تہین - ہمیشہ پاس انفاس مین دل پہنسا ہوا رہتا تہا - اپنی تمام عمر مین کسی قسم کی کشود کار - اہل دنیا سے نہین چاہی - مولانا محمد بیان کرتے ہین - ہوکوال کی مسجد مین گوشہ نشین تہے - مینے ایک روز نماز کے اندر آپ کو شاہباز کی طرح اُڑتا ہوا - اور سلام کے بعد بدستور مصنف مین بیٹہا ہوا پایا - باوجودیکہ نو - نو روز کا علی الاتصال روزہ ہوتا تہا - مگر عبادت گذاری کی طاقت مین کمی نہین آتی تہی - اور تیراندازی کے بغیر ایک روز بہی نہین گذرتا تہا - چادر اور تہمد کے سوا دوختہ کئے ہوئے لباس کی طرف کبہی ہوس نہین ہوتی تہی - کہانا کہانے مین آپ کا ہاتہہ اپنے سامنے سے آگے نہین بڑہتا تہا - گو دسترخوان پر طرح طرح کے کہانے برابر والون کے سامنے ہوتے تہے - اگر گہر والون مین سے کوئی پوچہتا تہا آپنے آج کیا کہایا - تو جواب پاتا تہا جو کچہہ تم لوگون نے دیدیا - ایک روز آپ کی ہمخوابہ نے کہا - وظیفہ بادشاہ سے آپ لیتے نہین ہین - اور جو کچہہ فتوح کے طور پر آتا ہے - وہ تقسیم ہوجاتا ہے - بہر ضرورت کے وقت سوائے تکلیفات کے اور کیا پیش آویگا - آپ نے تبسم کرکے فرمایا - اس وقت مین کیا ضرورت ہے - جواب مین کسی قدر روپیہ کی ضرورت ظاہر کی گئی - ہنوز بات ختم نہین ہونے پائی تہی کہ دستک کی آواز

کان مین آئی ایک خردسال لڑکا دروازہ پر گیا - ایک شخص کھڑا ہوا تھا جس قدر ارگی ضرورت ظاہر کی تھی - وہی مقدار لڑکے کے ہاتھ مین دیکر خود جلدی سے چلا گیا - جب مطلوبہ شے بی بی کے سامنے آئی تو آپ نے فرمایا - تونگری سے درویشی زیادہ نشاط افزا ہے - خدا کی آمرزش کی طرف بازگشت کرنی چاہیئے - جب واپسین سفر کا وقت نزدیک ہوا - تو کہا کہ محمد کو ایک جگہہ مقرر کر دیا تھا - لیکن اب کہان جاؤن گا - یہ اطلاع نہین ہے - آٹھ روز بعد - کہ چودھوین ماہ رجب کی اور ہجری سنہ نوسو چوراسی تھا - رحلت فرمائی - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ محمد ابن ابی اللطف

آپ - شافعی المذہب - قدس خلیل کے شیخ الاسلام - اور جامع علوم عقلی و نقلی ہین - انوار شافعی پر ایک مبسوط شرح لکھی ہے - شیخ قطب الدین بنواری کہتے ہین - مین نے ایک روز شیخ کے نزدیک دردول کی شکایت کی - کہ مین نے ہرچند دعا کی - وظیفہ پڑھا - طومار اور تعویذ لکھے اس امید پر - کہ صاحب ختم نبوت علیہ السلام کو ایک بار خواب مین دیکھون - مگر نصیب نہین ہوا - جواب ملا کہ یہ سعادت اُس جانب کی عنایت سے وابستہ ہے - نہ اِس جانب کی افسون پردازی سے - **بیت**

چو سرنوشت نباشد وصال دوست چہ سود	اگر دل ہزار دعا خواند و صد نوشتہ بسوخت	

پھر مین نے دریافت کیا - کہ یا شیخ کیا آپ اس دولت سے مشرف ہوئے ہین - فرمایا - کئی دفعہ - اور بیان کیا - ایک رات خواب مین مجھکو خبر ملی - کہ نورانی شکل پیغمبر علیہ السلام نے مسجد اقصی کو اپنے قدمون سے منور فرمایا ہے - مین دوڑکر حاضر ہوا - تو بیٹھے ہوئے دیکھا - صلوۃ وسلام کا مجھکو جواب ملا - فرمایا[۵۱] یا شیخ محمد طبت قلت الان بروئیتك - جب مین نے حضور کے ہاتھ کو بوسہ لیا تو حضور نے دعا کی [۵۲] بارك اللہ فی علمك واولادك اور دوسری دفعہ جو مینے دیکھا - تو حضور نے شناسا جان کر فرمایا [۵۳] یا شیخ محمد حملنی الی ھناك فحملتہ علیہ السلام الی تلك الموضع فقمت بین یدیہ فقال سئل ماشئت فتاملت لحظۃ وقلت -

---

[۵۱] شیخ محمد تم خوش ہو؟ مینے عرض کیا - ہان اب جو حضور کا دیدار دیکھ لیا - ۱۲ [۵۲] اللہ تعالی تمہارے علم اور اولاد مین برکت دیوے ۱۲

[۵۳] اے شیخ محمد ہم کو اُس مقام پر اُٹھا لے چلو - چنانچہ مین آنحضرت صلعم کو اُس مقام پر اُٹھا لیگیا - اور اُن کے سامنے باادب کھڑا ہوا حضور نے ارشاد فرمایا - تم جو چاہو - دریافت کرو - مینے ایک لحظہ تامل کیا - اور کہا یا رسول اللہ - قیامت کب آویگی - حضور نے فرمایا میرے نزدیک آؤ - چنانچہ مین حضور کے قریب گیا - آنحضرت علیہ السلام نے اپنا دہن مبارک میرے کان کے قریب کیا - اور کہا جو کچھ کہا ۱۲

یا رسول اللہ متی تقوم الساعۃ فقال تعالی فقربتہ فوضع فمہ علیہ السلام الی اذنہ وقال ما قال آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ قدس خلیل ہین-

مصرع عذابش با نبی مشتاق وار او باد

یاد شیخ ابو النصر طبلاوی مصری

آپ- شافعی المذہب- اور اپنے وقت کے دانشمند تہے- آپ کی ذات سے علما کو جمال حاصل تہا- ازلی علم کی جہلک آپ مین پائی جاتی تہی- مہذب الاخلاق- خندہ رو- کشادہ پیشانی تہے- اور نیز دیگر بہت سے آثار بزرگی آپ مین موجود تہے- شیخ قطب الدین بنواری کہتے ہین- تاریخ ستائیسوین رجب شب معراج کو- مصر کی جامع الازہر مین شمالی حصہ کے اندر جہان آپ کی درگاہ ہے- آیۃ معراج کا بیان- نماز عشا کے بعد سے صبح تک طرح طرح کے معانی- اور عمدہ عمدہ تفسیر کے ساتہ کیا- اور ہر ایک سننے والے کو اُس کی سمجہہ کے موافق تعلیم دی- اور بیان مذکور تمام کرنے کا وعدہ دوسرے وقت پر موقوف رکہا- عجب علمی تبحر تہا- آپ کی خوابگاہ مصر مین ہے-

مصرع بمعراج معانی جاے اوباد

یاد شیخ علی قدسی

آپ حنفی المذہب تہے- مقدس سے مصر مین جاکر وطن کر لیا تہا- آپ کا درس کتب متداولہ کا بہت رونق پر تہا- علم سیمیا کا قانون بہی جانتے تہے- شیخ محمد ابن ابی اللطف مقدسی نے شیخ قطب الدین بنواری سے روایت کی- میرے بہائی ابو البرکات آپ کے درس مین جایا کرتے تہے- اُس درمیان مین آپ کی کسی قدر سیمیائی نمایش دیکہی تہی- شیخ قطب الدین نے اس قسم کی ایک بات لکہکر شیخ علی کے سامنے پیش کی آپ نے قسم کہائی- اور کہا- جس روز سیمیا کی مذمت مین امام ابو یوسف رح کی ایک روایت میری نظر سے گزری- اُسی روز اوراق نیرنجات آگ مین جلا دئے- اور اُس کی یاد بالکل بہول گیا- ورنہ آج اُس کے بتلانے سے کوئی امر مانع نہین ہے-

اس امر کے جاننے والون کو واضح ہو- علم سیمیا دو طرح پر ہوتا ہے- (ایک مجازی ہے) یعنی ایک ممکن کی صورت- دوسرے ممکن کی شکل مین نمایان کی جاوے- اور یہ بات عزیمتون اور افسونون کے ذریعہ سے پیدا ہو جاتی ہے- (دوسرے حقیقی) یعنی ممکنات کی صورت مین ایزدی صفات کا جلوہ دکہایا جاوے- اور یہ بات اشغال- اذکار- اور تصورات کے ذریعہ سے جو علم طریقت کے مبادی ہین- ہاتہ آتی ہے- **القصہ** عالم جو

جوہر واحد مین چند فراہم آمدہ اعراض سے عبارت ہے ایک سیمیائی صورت ہے اُس شخص کی نظر مین جو اہل بصیرت ہے مصرع بینش اہل دل نصیبش باد۔

یاد شیخ معروف و شیخ عثمان

یہ دونون اصحاب ذوق و وجدان کے خزانہ اور علوم و عرفان کے جواہر کی کان تھے - نیز دونون مسیح القلوب کی مان کے چچا اور شیخ طاہر یوسف کے چچازاد بھائی ہین - اِن کی زاد بوم موضع باتر ہے - لیکن کرشمہ تقدیر ان کو وطن سے نکال لایا - اور ایک مقام صیت پور ملتان اور بہکر کی سرحد پر واقع ہے - اُس سرزمین کے درویشون کی رہنمائی کے واسطے وہان پر ان دونون کو لے گیا - اُس مقام کے باشندون نے ان دونون بزرگ اشخاص کی تشریف آوری کو گنج باد آورد سمجھکر بہت غنیمت جانا - اور نیک اعتقادی کے ساتھ پیش آئے - یہ دونون بزرگ سب چھوٹون بڑون کے پشت پناہ اور مرشد ہو گئے - قاضی قاضن سندہی کے مصاحبون مین سے تھے شیخ طاہر یوسف فرمایا کرتے تھے مین ان دونون صاحبون سے سندہ مین وحدت وجود کی باتین سنا کرتا تھا - اور مرصاد العباد پڑھا کرتا تھا اور نہین سمجھتا تھا - جب تک غوث الاولیا کی ملازمت مین بمقام گجرات نہ پہونچ گیا - دونون بزرگون کی خوابگاہ صیت پور مین ہے - جہان نیازمند اور صاحب ارادت لوگون کی بازگشت ہے -

مصرع سواد باغ رضوان خاک شان باد

یاد شیخ محمد فقیہ تصبغیہ

نقیہ - تعزکہ مین ایک قصبہ ہے - جو دار الملک یمن مین داخل ہے - صلاحیت - صدق - صفا - بذل اور ضیافت یہ جملہ صفات حمیدہ آپ کامل درجہ رکھتے تھے - باوجودیکہ تنگی مین دالون سے کبھی جدا نہین ہوتی ہے مگر آپ - ہر روز دوپہر کو اور شام کو طرح طرح کے کہانے کہلواتے تھے - اور ایک معلم کو کچھہ حق دیتے تھے - تاکہ وہ لوگون کے لڑکون کو قرآن اور نماز یاد کراوے - دیکھنے والون کو یہ حال دیکہکر حیرت ہوا کرتی تھی - ایک بزرگ نے دریافت کیا - ایسی دستگاہ اس پُرانے گانون مین کس طرح حاصل ہوئی - آپ نے فرمایا - ایک ہندی النسل آدمی یہان آپہونچا - اور مجکو علم تکسیر سکہایا - اُس بزرگ نے پہر پوچھا - کونسا اسم - کس شکل مین - اور کس طرح ثبت کرتے ہو بیت

صیاد یکے مرا بیاموز	دولت بکدام دام گیرند

آپ نے فرمایا بیت

لیس تکسری[۵] مثل ما عرفتہ	بل ھو کسر الاشکال و محو الاشیاء

[۵] میرا تکسر ویسا نہین ہے جیسا تم سمجھے ہو - بلکہ میرا تکسر کسر اشکال اور محو اشیا ہے -

مصرع محو با نا نام او در نام حق ؛

یاد شیخ زائر اللہ

آپ شیخ عمر منڈو (مانڈو) والہ کے بیٹے ہین - آپکے دادا کے یہان قالین بننے کی کارگاہ تھی - سلاطین خلجیہ کا زمانہ تھا - کہ منڈو مین آ لے تھے - القصہ شیخ عمر نے بزرگون کا پیشہ ترک کر کے درویشی لباس اختیار کر لیا - بہت کچھہ کمالات حاصل کر کے - عالم دنیا سے رحلت فرمائی - شیخ عمر کے فرزند (آپ) نے بھی باپ کے داسم باپ سے زیادہ ادا کیے - پرہیز - توکل - خوشنودی - کوشش - سپاس - اور راستی یہ صفات آپ کے خمیر مین داخل تھین - اسی رفتار سے اپنی عمر اسی سال تک پہونچائی - ماہ رمضان ہجری سنہ نوسو پچاسی مین روزانہ رات کو راقم کی مسجد مین قرآن سننے - اور تراویح پڑہنے کے واسطے آیا کرتے تھے - چونکہ آپ کا گھر دور فاصلہ پر تھا - اسواسطے رات اسی جگہہ بسر کیا کرتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - کہ یہ ہماری آخرین تراویح ہین - اگلے سال ماہ رمضان سے پہلے عید وصال نصیب ہوگئی - خوابگاہ منڈو (مانڈو)

یاد میان میانجی بن داؤد

آپ راقم گلزار کے ماموں ہین - آپکی زاد بوم منڈو ہے - آپ کے پدر بزرگوار - سلطان ناصرالدین خلجی کے زمانہ مین نہروالہ سے منڈو مین آئے تھے - جب آپ کی عمر بارہ سال کی ہوئی - تو باپ عالم دنیا سے کوچ کر گئے - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ بہت سے مشائخ کے مقبول ہوئے - خاص کر کلاہ ارادت سید جلال ابن سید احمد خضر سے حاصل تھی - جو سیدی احمد کبیر رفاعی کی نسل سے ہین - آپکی قبر احمدآباد مین ہے - اور خلعت خلافت شیخ ... الدین ذاکر سے ملا تھا - جن کی خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) مین ہے - ہمیشہ تجارت کے ذریعہ سے قوت حاصل کیا کرتے تھے اور ہمسایہ درویشون کو تقسیم کر کے - اُس کو مقبولیت کے درجہ پر پہونچاتے تھے - اسی سال کی عمر ہوئی - منجملہ اس کے تیس سال سے زیادہ آپ کی نیم شبی نماز اور سحری نالہ مین فروگذاشت نہین ہوئی ہجری سنہ نوسو پچاسی مین خاکی کالبد کا بے اعتبار سرمایہ - منزل گور کے سپرد کر کے - امر ربانی کی لطیف جنس - دارالملک علیین مین پہونچائی - آپ کے دو فرزند ہین - بڑے تاج محمد - اُنہون نے تو عروس دہر کے مہر معجل مین اپنے تئین دیدیا تھا - اور سپاہگری اختیار کر لی تھی - بہت کچھہ ثروت حاصل ہوئی - چھوٹے شیخ حسین - صاحب حال وقال اہل رضا و تسلیم ہین - تصوف اور وحدت کی شان آپ کی ذات سے عیان ہے - نیاز و شکستگی - اور بردباری و فروتنی یہ اوصاف سر تا پا آپ مین بھرے ہوئے ہین - باپ کی

نزہت رہتے ہین - اور مکان کو ظاہری و باطنی چراغ سے روشن رکھتے ہین - خدا کرے - عمر مین ترقی ہو -

یاد شیخ برہان

آپ کی زادبوم احمدآباد گجرات ہے - ہجری سنہ نوسو بیاسی مین اپنے وطن سے شیخ صدرالدین محمد ذاکر کی ملازمت مین بمقام گوالیار گئے تھے - اور واپسی کے وقت شیخ ذاکر کے ہمراہ منڈو مین آئے - تصوف کا طریقہ اور ذکر و شغل کی سند شیخ ذاکر کی تلقین سے حاصل کی تھی - عقلی اور نقلی علوم مین قوت استعداد روان تھی - راقم کی دوستی کے سبب سے کہ نحو مین آپ کا شاگرد ہے - مرشد کی اجازت سے اور شیخ محمود جلال کی مصاحبت کے خیال سے منڈو مین اقامت اختیار کرلی تھی - جب مالک ملک اکبر شاہ - سیر و شکار کے طریقہ پر رعایا اور سپاہ کے حالات کو مخفی تلاش کرتا ہوا ہجری سنہ نوسو بچاسی مین بطرف مالوہ آیا - تو قطب الاقطاب غوث الاولیا - کے فرزند مخدوم زادہ گرامی دانائے رموز آفرینش شیخ ضیاءاللہ بھی شاہی لشکر مین تھے - شیخ محمود جلال - شیخ برہان حافظ صالح - اور فقیر غوثی حسن یہ چار اشخاص مخدوم زادہ کی ملازمت کا ارادہ کر کے منڈو سے دیپال پور کو روانہ ہوئے جہان شاہی خیمے نصب کئے گئے تھے - **القصہ** جب لشکر ہر دار السلطنت آگرہ کو لوٹا - تو شیخ برہان اور حافظ صالح - مخدوم زادہ کے ہم رکاب چلے گئے - راستہ اجمیر پر جا نکلا - وہان پر شیخ برہان نے جہان صورت کو رخصت کیا رحمہ اللہ آپ کی خوابگاہ اُسی مقام بزرگ مین ہے -

مصرع ع باد ہم آغوش با برہان وحدت جان او

یاد شیخ الوجیہ

آپ خضر کے بیٹے ہین - قدس سرھما زادبوم گجرات اور خوابگاہ آسیر جو برہان پور کا قلعہ ہے صاحب توکل اور صاحب ہمت تھے - پسندیدہ اخلاق کے ساتھ آپ کی زندگی گزرتی تھی - جو اصحاب گوناگون موجودات مین وحدت وجود کے ماننے والے اور بے شمار مظاہر مین واحد مطلق کے دیکھنے والے ہین - اُن اصحاب مین آپ بھی داخل تھے - شیخ فضل اللہ گجراتی کے مرید ہین - اور شیخ لقمان آسیری کے ساتھ خویشی کا بھی پیوند تھا - کلام کی بندش مین صوفیون کی طرز پر چلتے تھے - اور غزل قدما کی روش پر کہتے تھے - جیسے پیر تبریزی شیخ مغربی - اور شاہ انوار ہین - آپ کی نظم اکثر دردمندون کے حق مین حکم علاج رکھتی تھی -

مصرع ع زیور گوش دل او حلقۂ السلام باد

یاد شیخ ناہر بیابانی

آپ کی زاد بوم دھار ہے - جو منڈو (مانڈو) سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے - آپ کے بزرگ سہروردی ہیں - اس قصبہ مین آکر گوشہ گزین ہو گئے تھے - آپ کی چند کرسیان اُسی جگہہ ہوئین - کہتے ہین - خورد سالی مین آپ کو الٰہی جذبہ ہو گیا تھا - لیکن معینہ فرائض اور نوافل کے آپ کے اوقات محفوظ تھے - بالآخر سترہ سال کی عمر مین آپ وطن سے پیر طریقت کی جستجو مین اجمیر کی طرف روانہ ہوئے - اور وہان جا کر خواجہ حسین کی خدمت مین مرید ہو گئے - جن کو لوگ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی نسل سے سمجھتے ہین قدس سرہما پیر کی خدمت مین ایک چلہ کھینچا - اور دسور (مندسور) مین رہنے کی اجازت حاصل کی - قصبہ کو تال دسور کے کنارہ ایک بہت بڑا درخت ہے - اُس کا تنہ اندر سے خالی کر کے مکان بنا لیا - درخت کا خشک نہ ہونا - آپ کی کرامت ہے -

القصہ گیارہ چلے اُسی حجرہ مین بیٹھے نشین دشمن (نفس) کے ساتھہ لڑائی کرنے مین کھینچ کر فتح حاصل کی متواتر سترہ سال ریاضت مند درویشون کی طرح وہان گزارے - چونتیس سال کی عمر مین ہجری سنہ نو سو پچاس میں جہان فانی سے بوریا بہنا باندہ گئے - اور اُسی درخت کے تحت مین خوابگاہ اختیار کی - ہجری سنہ ایکہزار چودہ کے ختم پر شیخ ابوالخیر مبارک بارک اللہ فی علمہٖ وعملہٖ مالک اقلیم خداوند زمان نور الدین جہانگیر شاہ ابن اکبر شاہ کے حکم سے سلطان بدخشان میرزا شاہرخ کے پاس مالوہ مین آئے تھے - تاکہ میرزا شاہرخ کو حسب الارشاد چیتور کے قلعہ کی طرف رانا پر ہراول بنا کر بھجا دین - جب لشکر تیار ہو کر دسور مین پہونچا - تو ایک روز شیخ نے بیابانی کی قبر پر بھی جا کر زیارت کی تھی - اور درخت کے مکان مین بھی گھسے تھے - شیخ کے فرمانے سے اُس مکان کو اندر سے اور باہر سے پیمایش کیا - تو باہر سے تنہ کا دورہ شرعی چونتیس گز اور اندر سے اِس مقدار کا نصف ہوا - میرا آدمی اس کے اندر بآسودگی بیٹھہ سکتے تھے -

یاد شیخ فتح اللہ راج گڈھی

آپ - یگانہ وقت شیخ نظام امیٹھی کے مرید ہین - جب سماع مین آپ گرم ہو جاتے تھے تو حیرت اس قدر غالب ہوتی تھی - کہ زمین پر گر پڑتے تھے - یہان تک کہ ہاتھہ پاؤن مارنے کی بھی طاقت نہین رہتی تھی - ایک بار راج گڈھ سے سیر کے واسطے فتح پور کو آئے تھے - جو آگرہ سے بارہ کوس فاصلہ پر ہے اور انہین ایام مین قاضی ابراہیم بھی بنارس سے وہان جا پہونچے - اور آپ کے دیدار کے واسطے بھی

گئے۔ اندر گھسنے سے پہلے ہی گانے والون کو شیخ نے گانے سے روک دیا۔ خود زرنگار جامہ پہنا۔ جس پر بہت سا عطر چھڑکا تہا۔ اور کہا۔ اے جمال شریعت اپنی خواہشین چہوڑ دینا۔ اور بیخودانہ مشیت آلہی مین رہنا یہ بندگی ہے کبہی خسروانہ لباس سے آراستہ کرکے عزت کے صدر مقام پر بٹہاتا ہے۔ اور کبہی پرانے بالون کی میلی کچیلی۔ بے آستین وگریبان کی کفنی۔ گردن مین ڈال کر خاک ذلت پر لٹاتا ہے۔ ہم تماشائی ہونے اور حیرت کرنے کے سوا کیا فائدہ اٹہا سکتے ہین۔ اس کے بعد آیۃ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ[۱] پڑہی۔ اور آنکہون سے آنسو نکالے۔ اِسی دفعہ آپ شیخ عبد النبی صدر کی ملاقات کے واسطے بہی گئے تہے شیخ عبد النبی درس حدیث مین مشغول تہے آپ کی طرف متوجہ نہین ہوئے۔ فارغ ہونے کے بعد فرمایا۔ درس نے رسمی تواضع سے مجکو باز رکہا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ درویش مخدوم سے باعتبار حالات چہوٹا ہے مخدوم کی طرف سے بس مہربانی ہی کافی ہے۔ اور یہ حدیث پڑہی۔ من لم یرحم صغیرنا[۲] صدر الصدور یہ سنکر خوش ہوئے۔ اور دعا کی۔

مصرع خدا ے مہربانش مہربان باد؛

یاد شیخ موسیٰ

آپ باشندہ اجین ہین شیخ چندن مندسوری کے مرید اور بڑے خلیفہ ہین۔ ریاضت۔ تن گدازی۔ اور نفس کے ساتہہ لڑائی کرنے مین۔ تمام اہل زمانہ مین فرد تہے۔ کم کہاتے کہاتے یہ حال ہوگیا تہا۔ کہ آپ کے بدن کا پوست رگون اور ہڈیون کے شمار کرنے اور دیکہنے سے پردہ داری نہین کرتا تہا۔ سانس لیتے وقت آپ کی پسلیون کی ہڈیان۔ دو چیریون کی رگڑ کی طرح آواز دیتی تہین۔ جس سال دار السلطنۃ آگرہ سے مالک اقلیم اکبر شاہ نے مالوہ کو کوچ فرمایا تہا۔ اور دیپالپور سے ہی واپسی ہوگئی۔ اُس وقت مین خدا شناسان لشکر کی ملاقات کا خیال آپ کو سیر وسیاحت مین کہینچ لایا۔ شیخ ضیاء اللہ غوثی۔ قاضی صدر الدین لاہوری۔ قاضی جلال الدین۔ اور صدر الصدور شیخ عبد النبی اِن اصحاب کی ملاقات سے نشاط خاطر حاصل ہوا۔ صدر الصدور نے آپ کو متوکل اور مستحق سمجھکر۔ ایک مناسب وظیفہ مقرر کیا۔ لیکن آپنے اُسکا عذر کرکے قبول نہین فرمایا۔ اور واپسین نفس تک کہ ہجری سنہ نوسو چہیاسی تہا۔ زمانہ زندگی۔ مولیٰ کے کام مین گزارا۔ بیت

---

[۱] اللہ تعالیٰ جو کچہہ کرتا ہے۔ اُسکی بابت وہ پوچہا نہین جاسکتا ہے ۱۲

[۲] یہ اختصار حدیث ہے۔ پوری حدیث یہ ہے۔ من لم یرحم صغیرنا۔ ولم یوقر کبیرنا۔ فلیس منا۔ ترجمہ جس شخص نے ہمارے چہوٹون پر رحم نہین کہایا اور ہمارے بڑون کا وقار نہین کیا۔ وہ ہم مین سے نہین ہے ۱۲۔

ہست با محجوب زان سان نسبت موسیٰ من — رب ارنی گر بگوید لن ترانی بشنود

یادِ شیخ ولی محمد

آپ شیخ لشکر محمد عارف کے ماموں تھے - نادبوم قلعہ جانپانیر تھا - جو سابق فرمان روایان گجرات کا دارالخلافہ ہے - وحدت وجود کا جوش بہت کچھ تھا جس کے سبب آپ کائنات کے تمام ذرون مین ذات کا مشاہدہ صفات کے نقاب مین کیا کرتے تھے - آپ کے اولین پیر طریقت شیخ قطب جہان ناگر نہروالہ ہین بعدہ مین آپنے قطب الاولیا شیخ محمد غوث قدس اسرارہم کی خدمت سے ظاہری و باطنی کمالات کا حصہ لیا تھا - ہجری سنہ نوسو بیاسی تہا - کہ احمد آباد سے برہان پور مین آئے - کم وبیش پانچ برس اجل نے لوگون کی رہنمائی کی فرصت دی - پہر ہجری سنہ ستاسی مین فرمان طلب صادر ہوا - نہایت تازگی چہرہ کے ساتھ قبول فرماکر حضور قرب کو روانہ ہو گئے - سید حسین قدس سرہٗ کی نزہۃ الارواح پر آپنے ایک شرح لکھی ہے جس مین متن کی تمام عبارتون کو توجیہ اور تاویل کے ذریعہ سے وحدت وجود کی طرف پہیر دیا ہے - شرح نہایت دقیق لکھی ہے - حقیقت دان عالم کی نگاہ نہایت غور اور خوض کے ساتھ اس کے مقاصد کی تہ کو شاید دور سے پہونچیگی - شیخ لشکر محمد عارف کہتے ہین - آپنے ایک دفعہ رات کو مجہے اپنے مجازی معشوق کے بلانے کے لیے بہیجا - اُس نے آنے سے انکار کیا - مینے واپس آکر خدمت مین اطلاع کی - آپ رو پڑے - مین اپنی دستار کے کونہ سے آپ کے رخسار پر جو آنسو بہ رہے تھے - پونچہنے لگا - یکایک میری نظر جو گوشہ دستار پر جا پڑی - تو کیا دیکہتا ہون - سب جگہہ خون کے داغ لگے ہوئے ہین - شیخ ابراہیم قاری جو غوث الاولیا کے امام تھے - کہتے ہین - آپ کے بارہ مین مجکو کمال حیرت تہی - کہ مظاہر جمیلہ کے ساتھ اس قدر تعلق خاطر ہوتے ہوئے - آپ کا ایک مستحب بھی ضائع نہین ہوتا تہا - مصرع ع ہمیشہ حفظ ایزد روز پیش باد -

یادِ شیخ حمید لار

جو شخص بہ زمانہ خردسالی مکتب مین - بہ زمانہ جوانی مدرسہ مین - اور بہ زمانہ پیری خانقاہ مین عمر گزاری کرکے مالک ہر دو جہان ہو گیا - وہ غوث الاولیا کے خلیفہ ہین - جن کے باپ کا نام لار ہے - جن ایام مین علماے احمد آباد نے غوث الاولیا کی وجدانی باتون پر زبان اعتراض کہولی تہی - تو آپنے اور شیخ وجیہ الدین علوی احمد آبادی نے - اعتراض کرنے والون کے رو برو منقولی اور معقولی جوابات دیکر ظاہر بینون کی دراز نفسیان روکی تہین - آپ کی نزاد و بوم گجرات ہے - لیکن تقدیری کرشمہ گجرات سے آپ کو برہان پور مین

کھینچ لایا - حاکم برہان پور نے آپ کو عزت و توقیر کے ساتھ لیکر ضروریات کے بہم پہونچانے مین بہت عجلت کی - آپ کی عمر اسّی سے متجاوز ہو گئی تھی - بے سہارہ عصا کے آپ چلتے پھرتے تھے - یسیح القلوب کہتے ہین - ایک عرس مین اپنے پیر کے ہمراہ مین شیخ حمید کی ملازمت مین گیا تھا - مجلس سماع ختم ہونے کے بعد رخصت کے وقت میرے پیر نے شیخ کے قدمون پر سر رکھکر بہت کچھ عجز و نیاز کا اظہار کیا - مریدان ہمراہ نے بھی پیر کی پیروی کی - مگر عرض کیا - کہ اتنی زیادہ تواضع کا کیا سبب ہے - پیر نے فرمایا - ایسا درویش جس نے طفولیت سے لیکر زمانہ پیری تک حقیقی محبوب کے خیال مین دل - اور اُس کی یاد مین زبان مصروف رکھی ہو - اور اُس کے سوا کسی کے طرف متوجہ نہ ہوا ہو - آپ کی مانند نایاب ہے - جواب سننے والون کو ایک بڑا وجد ہوا - اور رقت پیدا ہوئی - آپ کی خوابگاہ - اسی اسلامی شہر مین ہے - مصرع عاقبۃ محمود باد شہ بود چون اول حمید -

یاد شیخ جمال ابن شیخ الاسلام

آپ کی زادبوم چندیری ہے - باپ کے ہمراہ رالیسین سے اُجین آئے تھے - تصوف کے فارسی رسالون کا درس محققانہ دیتے تھے بالخصوص سید حسین کی نزہۃ الارواح پر شیرین اور تازہ تاویلات سے بہت کچھ لطیفے - اور رموز بیان کیا کرتے تھے - آپ کا باطن گوناگون الہی معرفتون سے آراستہ - اور ظاہر بالکلیہ جسمانی کاروبار سے معطل تھا - یہان تک کہ سوئی کے اندر تاگا - بدون کسی بتانے والے کے آپ کے ہاتھ سے پڑ نہین سکتا تھا - سائل آپ کے سامنے سے خالی ہاتھ نہین پھرتا تھا - اور مہمانون کے ساتھ دوستی کرنے مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی عادت کام مین لاتے تھے - ایک روز گھر کی خادمہ کچھ کھانا آپ کے پاس لائی - آپ نے بھول سے چند لقمہ کھائے - خوش مزہ کھانا تنہا کھایا - اس خیال نے آپ کے دل نہ بہت کدر پیدا کیا - ناچار باقی ماندہ کھانا - ہاتھ پر رکھکر - باہر لے آئے - اور باہر والون سے کہا - اس کھانے مین ایسی لذت معلوم ہوئی ہے - کہ قیامت کے روز اس کی شکر گزاری یا عذر سوا اسکے خیال مین نہین آتا ہے - کہ یہ کھانا آپ لوگون کے ساتھ کھایا جاوے - بیت

	مرا مگو کہ حرام از حلال نشناسم		شراب با تو حلال ست و آب بے تو حرام	

شیخ تقی الدین محمد - آپ کی بہن کے بیٹے تھے - کہتے تھے - کہ ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین شہنشاہ زمان کی طرف سے شیخ منور صدر مالوہ تھے - ان کی خواہش پر اور نیز ان کی رفاقت مین شیخ جمال منڈو (مانڈو) کی سیر کے واسطے گئے تھے - وہان پر ایک روز صبح کے وقت آپ نے فرمایا - تقی - انسان کو بیمار کی طرح صحت کا عاشق نہین

ہونا چاہیے - تاکہ واپسین نفس کے وقت ناروا علاج اور کام مین لائی ہوئی تلخ دوا - بیمار کے حق مین زہر ہلی گہاس کا حکم نہ رکہے - بلکہ تسلیم کی عادت اچھی ہے - کہ ایزدی ثنا اور دعا کو توشہ اور تعویذ جانے اور کسی علاج کو صحت کی دست آویز نہ سمجھے - اِس نصیحت کے ذریعہ سے آپنے اپنے جلد جانے کی خبردی - اور نیز یہ طریقہ بہی تبلایا - کہ بیمارداری کس طرح کی جاوے -

نیز شیخ تقی الدین محمد کہتے ہتے - کہ جب آپ منڈو سے پہر اُجین مین آئے - تو غرہ رمضان کی صبح کو خانقاہ کے صحن مین سر زانو پر رکہے ہوئے - عالم استغراق مین تہے - میرے پانون کی آہٹ پاکر آگاہ ہوئے فرمایا - تم کون ہو - مینے عرض کیا - آپ کا فرزند تقی ارشاد فرمایا - بابا تقی - اس کہنے مین بہی میری جانشینی کی طرف اشارہ کیا - اس کے بعد وہان سے اُٹھہ کہڑے ہوئے - اور ایک پتہر کا پاٹ پڑا ہوا تہا - وہ مجکو دکہایا کہ اس پتہر کا نصف حصہ پیشتر چہوٹے بہائی عبدالقادر کی قبر کی لوح ہو چکا ہے - یہ دوسرا نصف حصہ منتظر ہے کہ فرزار جمال کی لوح بنے - اور قبر کی جگہہ بہی تجویز کی - اُس جگہہ انار کا ایک درخت تہا - اس کے سینچنے مین اہتمام فرمایا - اور اُسی روز مزاج مین دوسرا رنگ ہوگیا - شیخ منور صدر نے مژدہ سمجہکر پیغام دیا - مینے ایک خواب دیکہا ہے - کہ شیخ کا مزاج بہت جلد مائل بہ تن درستی ہو جاوے گا - آپنے سنا متعجب ہوئے - اور فرمایا - بیشک - صدر کی خبر درگاہ کی ہے - اور درویش کی بات بازاری ہے - یہ بہی فرمایا - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ صوفی - آخروی سفر کے وقت کو نہ پہچانے - اور اس سے بہی زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ آگاہ ہو جاوے - اور خوشحالی کے ساتھہ آمادہ نہ ہو - اور اس کو وصال نہ سمجہے - تاریخ ستائیسوین رمضان کی صبح کو ہجری سنہ نوسو ستاسی مین یہ مصرع پڑہا مصرع ع پردہ بردار - کہ من عارض زیبا نگرم ؛ اور فرمایا - کہ دوسرے مصرع کی گنجایش کیونکر ہو سکتی ہے - کہ وقت مین ہی گنجایش باقی نہین رہی جلدی سے دوسرا مصرع بہی پڑہا - مصرع ورنہ از آہ جگر پردۂ عالم بدرم ؛ حسرت کا ہاتہہ زمین پر دے ٹپکا - اور آنکہہ جہان سے بند کرلی -

مصرع ع گوارا باد جام وصل اورا -

یاد شیخ اولیا

آپ شیخ سراج کے بیٹے ہین - دنیا سے محویت - آپ کی عادت تہی - مالی فربہی کو ورم سمجہتے تہے - اور سخاوت کے سبب سے مال ومنال کو لاغر رکہتے تہے - اور جو شے ہاتہہ پڑجاتی تہی - وہ حاجتمندون کو دیدیا کرتے تہے - گردش زمانہ آپ کو کابل سے اُجین مین لے آئی - خاندان اور فرزند پیدا ہو گئے - ستر سال کی عمر مین

سفرِ حجاز کی توفیق ہوئی - اور آسودگانِ خاک مکہ کے ساتھ ہم خواب ہوئے - آپنے تین لڑکے چھوڑے شیخ قطب الدین شیخ مودود - اور شیخ نظام - درمیانی صاحبزادہ کو ظاہری فضیلت اور معنوی سعادت حاصل ہے حاجی الحرمین ہیں - شیخ علی متقی کے خلیفہ شیخ عبدالوہاب کی خدمت مین التزام کرکے - حدیث کی تصحیح کی - اور تلقین پائی - خدا کرے عمر دراز ہو - مصرع یاد اشمار وصف گرامی بنام او -

یادِ شیخ احمد ابن شیخ جلال جانپانیری

آپ شیخ محمود کے بڑے بھائی - اور شیخ صدرالدین ذاکر کے مرید ہیں - کلام ربانی مسلسل مع معانی حفظ تھا جب آپ تلاوت کیا کرتے تھے - تو سننے والون کو ہوش نہین رہتا تھا - اور مستانہ سماع کرنے لگتے تھے - آپکے چھوٹے بھائی (شیخ محمود) منڈو (مانڈو) مین تھے - اتفاقاً دونون طرف شوق دیدار کا ہجوم ہوا - اور دونون طرف طاقتِ ضبط نہین رہی - ایکبارگی منڈوی بھائی بعزم گجرات اور گجراتی بھائی بارادۂ منڈو سفر کو نکل کھڑے ہوئے چونکہ آنے والے اور جانے والے کا راستہ جداگانہ واقع ہوا - اس وجہ سے اس جگہہ والے اُس جگہہ جا پہونچے - اور اُس جگہہ والے اس جگہہ آپہونچے - کمال منت اور خدمت کرکے گجراتی بھائی کو جلدی لوٹ جانے سے ایک مہینے تک باز رکھا غوثی اس لطیفہ کو اپنی ازلی سعادت کا تم کرشمہ جانو - اور سمجھو - کہ خداوند تعالی جل شانہ نے تمہارا خالی رہنا پسند نہین کیا - ایک کو یہان سے روانہ کردیا - تو دوسرے کو یہان بھیج دیا - تاکہ کمالات کی تحصیل مین تم بیکار نہ رہو - القصہ ایک ہلالی دور کے بعد محمود والعاقبۃ گجرات سے لوٹ کر آئے - اور دونون بھائیون نے ایک دوسرے کا دیدار دیکھکر ایزدی شکر ادا کیا - چند روز بعد شیخ احمد کو اسہال کی بیماری ہوئی - حتی کہ زلیست کی اُمید کو موت کا ڈر پامال کئے دیتا تھا - اس اثنا مین شیخ شمس الدین زندہ دل شیرازی گوالیار سے مراجعت کرکے منڈو مین آپہونچے - یہ شیخ شمس الدین غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ ہین - اور بیجاپور دکن مین مکان بنالیا ہے ان کے قدوم کی برکت سے بیمار کو کسی قدر افاقہ ہوا شیخ شمس الدین نے فرمایا - محمود - اب بھائی احمد کو اُن کے فرزندون مین پہونچادینا چاہیئے - مین بھی اپنی زاد منقصد جیدرگران کا راہبر - اور تمہارے سفر کا رفیق ہون - چونکہ امسال مینے غوث الاولیا کے باطن سے اجازت لے لی ہے - کہ اب نے اور جانے سے مجکو پیری باز رکھتی ہے - یہ زیارت - درویش کی آخرین زیارت ہے - اور بہت روز ہوئے ہین کہ بھائی شیخ صدرالدین ذاکر سے نہین ملا ہون - اور شیخ وجیہ الدین علوی کو بھی نہین دیکھا ہے - عمر پوری ہونے کو آئی - لہذا اس بہانہ سے گجرات جانا چاہتا ہون - تاکہ ہم ایک دوسرے کو باہم وداع کرلین - تینون عزیز بالاتفاق روانہ

گجرات ہوئے۔ لیکن شیخ احمد کو کامل تندرستی کی صورت پیدا نہین ہوئی۔ دو سال کے اندر کسی قدر بیماری جسم مین باقی رہ ہی گئی۔ یہانتک کہ آپ موت کی خطرناک منزل سے۔ دائمی زندگی کے امین آباد شہر کو ہجری سنہ نوسو اٹھاسی مین روانہ ہو گئے۔ خوابگاہ برودرہ (بڑودہ)

یاد شیخ زکریا

آپ شیخ عبدالرزاق جنجہانوی کے مرید ہین۔ نورانی باطن۔ اور روحانی شکل تھی۔ ہجری سنہ نوسو چوراسی مین دہلی سے صوبہ مالوہ کا عزم کر کے چلے۔ جب قصبہ دہار مین ورود ہوا۔ تو یہان کی ہوا کی لطافت۔ لوگون کی ملنساری۔ اور عارف وقت شیخ معروف سعداللہ کی صحبت آپ کی دامنگیر ہوئی۔ شیخ ماہ رہبان کہتے ہین جب آغاز سلوک مین مجکو صرف ایک کرشمہ دکھا کر فیض کا دروازہ بند کر لیا۔ تو مجکو ایک عجب انقباض پیدا ہو گیا۔ جس کے بعد انبساط کی کوئی صورت تھی ہی نہین۔ القصہ جمعہ کے روز جامع مسجد مین آپ کی ملازمت مین حاضر ہوا۔ آپنے میری فردبستگی معلوم کر لی۔ ازراہ مہربانی۔ انقباض طبیعت مین کسی قدر کشایش فرمائی۔ اور کہا غمگین نہین ہونا چاہیے۔ کیونکہ معشوقی مذہب کا ڈہنگ اس طرح پر ہے۔ کہ اولاً ایک جھلک دکھا کر کسی مبتلا کو فریفتہ کر دیتے ہین۔ اور پہر بے نیازی کر کے اُس کے سینہ مین شوق کی پرورش کرتے ہین۔ اس وقت مین عاشق زبان حال سے یہ گاتا ہے۔ بیت ؎

بیک کرشمہ دلم راشکار خود کردی
اکنون کنارہ گرفتی چو کار خود کردی

آپ کی اس نہان دانی اور دل دہی پر مین سلوک سے باز نہین رہا۔ اور پہلے سے زیادہ گرم ہو گیا۔ کہتے ہین تمام عمر مجرد رہے۔ البتہ پیری کے زمانہ مین ایک مرید نے ایک کنیز پیش کی تہی۔ اُس کو چند روز خدمت مین رکہا تہا ہجری سنہ نوسو اٹھاسی مین آپ بہشت نشینون کے ہم نشین ہوئے۔ خوابگاہ دہار ہے مولانا غیاث کی تربت کے پہلو مین۔ مصرع ع بہشت جاودان ماوائے او باد۔

یاد شیخ صدرالدین ذاکر

آپ شیخ شمس کے بیٹے ہین۔ اور نام محمد ہے۔ زادبوم جانپانیر۔ اور خوابگاہ برودرہ (بڑودہ) آپ کے آبائے کرام سوداگری کے ذریعہ سے گزر اوقات کیا کرتے تہے۔ پچیس سال کی عمر تہی۔ کہ آپ کو ترک اور تجرید کی توفیق ہوئی۔ ہجری سنہ نوسو باون تہا۔ کہ قطب الاقطاب غوث الاولیا کی خدمت مین پہنچکر مرید ہو گئے اور ہمیشہ ملازمت مین رہنا اختیار کیا۔ جب آپ کے پیر بزرگوار نے گجرات سے گوالیار کو معاودت فرمائی

توآپ ہمراہ گئے - اور وہان پر جواہر خمسہ کو تمام وکمال عمل مین لائے - نفس کے ساتھہ جنگ کر کے - تقویٰ کو
لڑائی مین غلبہ دیا - اور نفس نافرجام کو ہموار اور فرمان بردار بنایا - بعدہٗ خلافت کا خرقہ - اور تمام مشہور سلسلون
کا اجازت نامہ حاصل کر کے اپنے وطن مین رہنے کی اجازت لی - علی ہٰذا القیاس تین دفعہ گجرات سے گوالیاَر
کو گئے اور آئے - ایک بار پیر کی حیات مین اور دو بار پیر کی رحلت کے بعد **قدس سرہٗ** ہر دفعہ کی بازگشت
مین منڈو (مانڈو) پر ہوکر گزر ہوا کرتا تھا - پچھلی مرتبہ کم وبیش ایک سال رہکر چلے کہینچے تہے - اور بہت سے
صاحب استعداد منڈو والون کو اپنی بعیت اور تلقین کے حلقہ مین لاکر عرفانی اور وجدانی کمالات کو
بہو نچایا تہا منجملہ اُن کے شیخ امان اللہ ابن شیخ کمال الدین کالپوی ہین - جو پرہیزگاران جہان کے سر گروہ تہے - نیز شیخ
عثمان ابن لادن قریشی - نیز سر دفتر متوکلان زمانہ شیخ کمنہ مجرد - جو بہت مدت تک شاہ میان جی مجذوب کے روضہ
مین حجرہ کے اندر رہے نیز شیخ جمال ابن شیخ بہکہاری - اور راقم گلزار کی عمر بہی اُس وقت مین پندرہ سال تہی - مینے
آپ کی ملازمت مین اہل زمانہ کے اسباب متعارفہ سے ہاتہہ دہوکر بالکل بیکارون کا سا طریقہ اختیار کرلیا تھا جب
آپ اپنے وطن کو تشریف لے گئے - تو خلفا مین سے شیخ محمود ابن جلال کو یہان والون کی پرورش اور رہنمائی
کے واسطے قیام کی اجازت ہوئی - شیخ محمود سلوک اور تصوف کی منزلین طے کرنے مین یگانہ روزگار تہے - تمام
گجرات آپ کے خلفا اور مریدون سے بہرا ہوا ہے - چند اشخاص کے حالات یادداشت مین لکہون گا - جو
صحیح صحیح معلوم ہوئے ہین - **انشاء اللہ العزیز** -

القصہ آپ کی نظر مین کیمیائی اثر - اور بات مین مقبولیت کی تاثیر تہی - آپ کا باطن شوق اور ولولے
لبریز اور ظاہر اتقا اور پرستش سے آراستہ تہا - آپ کے کرنے کے کام اتنے زیادہ تہے کہ رات دن مین بیکار ایک
سانس بہی نہین گزرتا تہا آپ کی ریاضت داخل سلسلہ ہونے کے اولین روز سے واپسین نفس تک دم بدم
زیادہ ہی ہوتی جاتی تہی - وجدان آپ کا جس قدر زیادہ ہوا - اُسی قدر خاموشی بڑہتی چلی گئی - **غوثی** خاموش ہو
آپ کی تعریف انجام پذیر نہین ہے - آگے چلو - تاکہ بات ختم ہو - بالآخر چانپانیر کے ویران ہونے کے بعد آپ نے
گہر اور خانقاہ - بڑودرہ (بڑودہ) مین بنالی - جو چانپانیر سے تین منزل دور ہے - آپ بہت سے ارباب بصیرت
کے پیشوا ہوئے ہین - ہجری سنہ نو سو نواسی مین حقیقی جمال کی تماشا گاہ کو رخصت ہو گئے -

مصرع درجہان بے او نداردمسند شیخی رونقے -

یادِ شیخ چاون ابن عمر چشتی

آپ کی زاد بوم اجمیر ہے۔ ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو پچاس مین اپنے وطن سے مالوہ کی سیر کے واسطے آئے تے۔ چند روز قصبہ نعلچہ مین قلعہ منڈو (مانڈو) کے نیچے بسر اوقات کی۔ پہر منڈو کی بڑی جامع مسجد مین جو ایک طاق ہے۔ اُس مین سکونت اختیار کر لی تہی۔ ایک ٹوکرہ بہر ریتی زمین پر پہیلاے رکہا کرتے تہے۔ اسی پر دن مین بیٹہتے تہے۔ اور اسی پر رات مین سویا کرتے تہے۔ ایک پرانی کملی پیوندون سے بہری ہوئی ہمراہ رکہا کرتے تہے۔ موسم سرما کے سوا اُس کو کبہی نہین اوڑہتے تہے۔ نہ کسی کے گہر جایا کرتے تہے۔ نہ کسی سے کچھہ مانگا کرتے تہے۔ اسی طریقہ پر تقریبا تیس سال اُس جگہہ توکل مین زندگانی گزاری۔ ہجری سنہ نوسو اڑسٹہہ مین جب کہ صوبہ مالوہ باز بہادر پسر سجاول خان افغان کے قبضہ سے نکل کر فرمان رواے اقلیم اکبر شاہ کے قبضہ مین آیا۔ اور وہ بد نصیب کوہستان بگلانہ مین بہاگ کر جا چہپا۔ تو بخشیان صوبہ نے سرکار منڈو کو پیر محمد خان کے نام سے جاگیر مین دیدیا۔ اور اُس کے متعلق تین ہزار سوار کی تنخواہ کر دی۔ اس کے دوسرے سال صاحب جاگیر شیخ کی ملازمت مین حاضر ہوا اور یہ کہ ملک خاندیس۔ ساتوین صدی کے نصف سے فاروقی طبقہ کے قبضہ مین ہے۔ اس کی فتح کے ارادہ کے متعلق کچھہ گزارش حال کیا۔ آپنے اجازت نہین دی۔ بلکہ فسخ ارادہ کے لئے اشارہ فرمایا۔ اُس نے گوشِ قبول سے نہین سنا۔ اور لشکر کشی کا اہتمام کیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ شکست کہا کر لوٹا۔ خاندیس کی فوج نے تعاقب کنان اس طرح آ ملایا۔ کہ اتنی گنجایش اور فرصت بہی نہین رہی۔ کہ کشتی کو ملاح لوگ اُس کنارہ سے اس کنارے پر لاتے۔ ناچار گہوڑا دریاے نربدا مین ڈال دیا۔ پانی ڈباؤ تہا۔ بہت سے سوارون کے ساتہہ ڈوب گیا[۱]

فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ۔

مذکورہ بالا خرق عادت دیکہنے کے بعد۔ اکبر شاہی اولیاے دولت۔ جو ملک مالوہ مین جاگیردار ہوئے آپ کے ساتہہ نہایت نیک اعتقادی سے پیش آتے تہے اور آپ کی باتون سے انجام حالات کا تفاول کیا کرتے تہے۔ ہجری سنہ نوسو نواسی تہا۔ کہ آپنے دریدہ اور بوسیدہ ناسوتی چادر جس کو کون و مکان کے نساجون نے خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ کے عنصری تانے بانے سے بنا تہا جان کے کاندہے پر سے اُتار دی۔ اور بجاے اسکے بیش بہا لاہوتی چادر جس کو اسماء و صفات کے ریشم بافون نے[۲] فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ

---

[۱]- یہ دریا کہ جیسا کچھہ (دریا) اُن پر آیا سو آیا ۱۲ [۲] دوپیدا کیا گیا ہے پانی (یعنی قطرہ منی) سے جو اُچہل کر نکلتا ہے ۱۲ [۳] پہر جب اُن کا پروردگار پہاڑ پر جلوہ فرما ہوا ۱۲-

کی تجلیات کے زرین تارون سے بُنا ہے - بغل مین داب لی - اور حضور وحدت کو روانہ ہو گئے - سلطان ہوشنگ غوری کے گنبد کے باہر جو صحن ہے - اس مین آپ کی قبر تیار ہوئی مصرع سیر گاہش گلشن دیدار باد -

یاد مولانا روح الدین

آپ کی زاد بوم لار - اور خوابگاہ برہان پور خاندیس ہے - مولانا عماد طاری کی بہن کے بیٹے ہین - لار سے براہ ہرمز آئے - اور دکن کے بندرون مین سے کسی ایک بندر مین ظہور فرمایا - احمد نگر کا فرمان روا برہان نظام الملک تھا - اُس نے شائستگی کے ساتھہ آپ کو نہین لیا - لہذا آپ نے وہان سے برہان پور کا عزم کیا - یہان کے سپہ سالار نے نہایت دلی توجہ سے آپ کی آؤ بھگت کی - اولاً آپ کے واسطے گھر اور مدرسہ قرار دیا - پھر چند روز بعد حاکم صوبہ نے کمال آرزو - اور عاجزی کے ساتھہ آپ کو اپنے علاقہ کا قاضی القضاۃ بنایا - آپ کئی برس تک عقلی و نقلی علوم کا درس دیتے رہے - بہت سے لوگون نے آپ کی ملازمت سے فضیلتین حاصل کین -

مصرع اوج روحش ذروۂ اعلیٰ بدان

یاد شیخ حسن محمد

آپ شیخ صدرالدین محمد ذاکر کی بہن کے بیٹے ہین - زاد بوم اور خوابگاہ دونون جانپانیر مین ہین - توکل اور تسلیم نے آپ کے باطن مین گھر بنالیا تھا - گدڑی اور پیراہن کو اپنی درویشی کا نشان نہین سمجھا - آپ قبا وغیرہ لباس پہنا کرتے تھے - جس سے فقر کا چہرہ چھپ جاتا تھا - احوال کے چھپانے مین آپ اس قدر کوشش کرتے تھے کہ برسون تک دوستانہ محرم کو آپ کی تہی دستی اور فاقہ کشی پر اطلاع نہین ہوتی تھی - جب آپ کے قطع اسباب کی حقیقت ظاہر ہوگئی تو ایک روز آپ کے مامون نے آپ سے کہا - کہ ظاہری اسباب کو ہاتھہ لگانا کچھہ حقیقی توکل کے منافی نہین ہے - آپ نے جواب دیا - کہ اسباب متعارفہ سے جو توسل قطع کیا گیا ہے - یہ توکل کی راہ سے نہین ہے - بلکہ ہمت کے سامنے دنیا اور مافیہا کی حیثیت دور بین نظر مین ایک رائی کے دانہ سے بھی کم معلوم ہوتی ہے - اور بے شمار شرکا اس مین دل اُلجھا کر تلاش مین پڑے ہوئے ہین - ناچار غیرت اور شرم نے مجکو اس بات پر مجبور کیا کہ اپنے تئین چند فرمان برداران ہوس کا شریک نہ بناؤن - اور ممتاز حیثیت سے زندگی بسر کرون بیت

با لشکرے شریک شدن ہست خردلی	در خردے کہ نیستی ہستیش یکے ست

مصرع دوستان را باد روزی شمۂ از ہمتش

یاد مولانا عبد الخلیل جونپوری

آپ عزیز الحق کے خلیفہ ہین - صاحب فضیلت اہل کمال - ریاضت شعار - اور باعرفان تھے - کتب متداولہ کا محققانہ درس دیا کرتے تھے - اکثر گرسنگی کا روزہ رکھا کرتے تھے - جب وجد ہوتا تھا - یا رقت ہوتی تھی تو فرمایا کرتے تھے - کہ اللہ تعالی جل شانہ - میرے اوپر علمیہ مسائل کی صورت مین تجلی فرماتا ہے - ہجری سنہ نوسو نواسی مین حجاز کے مبارک سفر کا عزم کیا تھا - ناگاہ آپ کے پیر کی خانقاہ مین بے باک بدمعاشون کی ایک جماعت گھس آئی اور آپ کو شہید کر دیا - اُسی جگہ قبر بنائی گئی - مصرع

شہید خنجر تسلیم عمر جاودان دارد

یاد شیخ حسن پور شیخ عبد اللہ قریشی

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ دونون کالپی مین ہین - شیخ برہان انصاری کے مریدین - فارسی شعر کا مذاق اور نظم کا رنگ قدیمانہ تھا - رسمی علوم سنجیدگی کے ساتھ تحصیل کئے تھے - گروہ وحدت کی اصطلاح پر عاقلانہ گفت وگو کیا کرتے تھے - اور سنا کرتے تھے - سماع کی مجلس مین کم ترجایا کرتے تھے - اور جو بساط متقیانہ ہوتی تھی اُس مین ہمیشہ جایا کرتے تھے - ملک الشعراء شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی نے آپ کی رحلت کا سال کلمہ فضائل پناہی سے نکالا ہے - جو ہجری سنہ نوسو نواسی ہے مصرع باد انزول او بمقام موعدان ؎

یاد راجی سید مصطفی

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید مبارک ابن سید محمود ابن سید نور ابن سید حامد شاہ ہے - اور سید حامد شاہ شیخ حسام الدین مانکپوری کے بڑے خلیفہ تھے - آپ کے درویشانہ اخلاق اور صوفیانہ اطوار تھے - آپ کی طبیعت - ناموافق چیزون کی برداشت نہین کر سکتی تھی - زندگی کمال ظریفانہ طور پر بسر کیا کرتے تھے - بیرونی پاکیزگی - اور اندرونی صفائی - آپ کے خمیر مین داخل تھی - سرود اور سماع کو بہت دوست رکھتے تھے - لیکن ہر ایک نغمہ پر آپ کا دل بے قابو نہین ہوتا تھا - جب تک گانے والا - اور بجانے والا - ایسے کامل ہنر سے راستہ نہین ہوتا تھا - جو علم موسیقی مین درکار ہے - تب تک آپ کو نہ وجد اور رقت کی حالت پیدا ہوتی تھی - اور نہ تقیید کی پستی سے اطلاق کے اوج کو پہونچتے تھے - اس صورت مین آپ کا معنوی سکر طول کھینچ جاتا تھا - غوث الاولیا کی خدمت مین دامادی کی نسبت تھی - اور قطب الاقطاب کی لڑکی سے کئی فرزند ہین - منجملہ اُن کے ایک راجے سید محمد ہین - جو اپنے بزرگوار باپ کے جانشین ہین - اللہ تعالی جل شانہ سب کو

اجداد کے کمالات پر پہونچاوے - جب ہجری سنہ نوسو چوراسی مین عرش آستانی اکبر شاہ کا لشکر دارالخلافہ آگرہ سے مالوہ کی طرف کوچ کر کے آیا - تو تمام مشائخ - فقرا - فضلا - قضات - اور شعرا لشکر کے ہمراہ تھے - راقم بزرگون کی ملازمت کا تشنہ ہی ہے - جب یہ خبر سنی - تو بیتاب ہو کر گھر مین نہ بیٹھ سکا - جو بزرگانِ شہر - سیر لشکر کے واسطے روانہ ہوئے تھے - اُن کے ہمراہ مینے بھی عزم کیا - اِس سلسلہ مین راجہ سید مصطفیٰ کے دیدار سے ظاہری اور باطنی آنکھین منور ہوئین - اور الٰہیات والون کی بزرگ انجمن مین - بارہا شامل ہوا یہ انجمنین ایسی بافیض تھین - کہ ایک چلہ ریاضت کا فیضان ہر ایک مجلس مین شرکاے مجلس پر نثار ہوتا تھا - بالخصوص اُس مجمع مین جو شیخ ضیاء اللہ ابن غوث الاولیا - **قدس اللہ اسرارہم** کے خیمہ مین فراہم ہوتا تھا - ہر ایک طرف سے **الحوصلہ الحوصلہ** کی آواز اور **الاستعداد - الاستعداد** کی فریاد - بلند ہوتی تھی - وہ شخص عجب سعادت مند مدہوش ہے - جس کی طلب کا پیالہ اس وحدت کی شراب سے مالامال ہو جاوے -

یاد شیخ شمس الدین

آپ کا لقب اور تخلص زندہ دل تھا - اور آپ شیرازی ہین - مرقد آپ کا بیجاپور دکن مین ہے - کسی قدر حالات آپ کے اس طرح پر ہین - چودہ سال کی عمر تھی - کہ آپنے علوم متداولہ تحصیل کر کے تفسیر بیضاوی شریف پر حاشیہ لکھا تھا - زبانی روایات پارس کی نسل سے ہین - جب سلطنت بنی اعمام (چچازاد بھائیون) کے ہاتھ مین پہونچی - تو آپ کے ساتھ بداخلاقی اور کوتہ نظری کا برتاؤ ہوا آپ کی والدہ ماجدہ نے فرزند کی سلامتی کے واسطے یہ رائے قایم کی - کہ تم کو اس ملک سے سفر کر جانے کے سوا - چارہ نہین ہے - جب حکومت زمین ہی نہین رہی - تو دوسرے بیٹون کے ساتھ توسل اختیار کرنے سے درویشی اچھی ہے - آپ نے مان کا فرمانا قبول کیا - مادر مہربان نے وقت روانگی دو نصیحتون کو آپ کی راہ کا توشہ بنایا (اول یہ) کہ اپنے دست بیعت سے ایسے بزرگ کا دامن پکڑنا جو زمانہ کا قطب اور نیز غوث ہو (دوسرے یہ) کہ جب تک زندہ رہو - اِس ملک مین واپس آنے کی خواہش نہ کرنا آپنے والدہ کی راے کے بموجب قلندری لباس مین آکر - عراق عرب کے راستہ سے ہر ایک شہر مین گزر کیا - اس سیر و سیاحت کے سلسلہ مین جہان کہین پہونچے - پیر کی تلاش نہین چھوڑی - لیکن تقدیر نے آپ کی خاطر مین یہ بات نہین آنے دی - کہ کسی بزرگ کے آمنے سامنے ہو کر بیعت ہو جاوین - یہان سے آپ جزیرہ دیو مین آئے - وہان پر ایک درویش صاحب سے ملاقات ہوئی - جن کا دیدار دیکھکر ایک قسم کا انجذاب پیدا ہوا - لہذا

آپ چند روز اُن کی صحبت مین رہکر آزمایش دل کے درپے رہے - اِس اثنا مین خبر ملی - کہ شیخ محمد غوث قدس سرہ جوان درویش صاحب کے پیر ہین - گوالیار کی طرف سے ہجرت فرماکر احمد آباد مین آئے ہین اور میدان مین سب سے سبقت لے گئے ہین - آپنے یہ الہامی پیام سنکر - خوشی کے ساتھہ آنکھون سے احمد آباد کا راستہ طے کیا - اور خانقاہ کا پتہ لگا کر حاضر دربار ہوئے - ایک اخروٹ ہاتھہ مین لیکر قلندرانہ سامنے گئے عقل اور خواہش جس قدر بھی تہی - تمام و کمال ایک ہی دیدار کے نذر ہو گئی - خیالات اور سوالات جو ذہن مین بھر رہے تھے - سب فراموش ہو گئے - اِس عالم بیہوشی مین قطب الاقطاب نے آپ کا ہاتھہ مع اخروٹ کے پکڑ لیا - اور فرمایا - تم میرے مرید ہوئے - آپنے جواب دیا - ہان بالآخر - چند سالہ خدمت اور ریاضت کی بدولت اپنے اخلاق اور اوصاف کی تہذیب و تبدیل کرکے مالک ہر دو عالم ہو گئے - باشندگان صوبہ دکن کی رہنمائی کی اجازت ملی - آپ فرمایا کرتے تھے - جب مین مالوہ سے چلا تہا - تو کئی سیر گیہون زنبیل مین رہ گئے تھے - جب بیجاپور مین پہونچا - تو آبادی سے پانچ کوس دور ایک خوش ہوا ٹیلہ تہا - وہان پر رہنے کا ٹھکانا کر لیا - اور وہ باقی ماندہ گیہون بلندی کے دامن مین بکھیر دیئے - ہر سال اُگ آتے تھے - مین بقدر صرف اُٹھا لیا کرتا تہا - اور باقی ماندہ زمین پر گر پڑتے تھے - پہر فصل پر اُگ آتے تھے - اُسی طرح ھلُمّ جرًّا جب گزر اوقات کے لائق قوت اس طور پر مقرر ہو گئی - تو مین کسی سے کچھہ نہین لیتا تہا - اور باوجودیکہ تمام مشہور خانوادون مین مجاز اجازت تہی - لیکن جب تک پیر نے اپنی صورت ظاہر ہونے ون کی آنکھہ سے نہین چہپالی - کبھی مرید کرنے کا خیال بہی نہین ہوا - بعد مین شیخ عبد الغفور نام ایک جوان صاحب استعداد تھے - ان کو اپنی خدمت مین قبول کیا - اور نیز ان کی تربیت مین ہمت بہی کام مین لائے - شیخ عبد الغفور کو اپنے مکان مین چہوڑکر - ایک سال درمیان آپ اپنے پیر کے روضہ کی زیارت کو گوالیار - جایا کرتے تھے - اور جانے مین اور آنے مین دونون دفعہ منڈو (مانڈو) پر سے گزرا کرتے تھے اور راقم کے محلہ مین اُترا کرتے تھے - راقم علم تکسیر و جفر جامع مین آپ کا شاگرد ہے - خلاصہ کلام یہ - کہ ایزدی اسرار کے ہنگامہ مین عجب رونق آئی تہی - ہجری سنہ نوسو چہیاسی مین زیارت کرنا چہوڑکر تین سال تک اپنے مکان مین حق پرستی کرتے رہے - پہر ہجری سنہ نوسو نوے مین اخروی سفر پیش آگیا - وہی مرید شیخ عبد الغفور تکیہ مین پیر بزرگوار کا طریقہ جاری رکھتے ہین - خدا اور زیادہ توفیق دیوے - مصرع

زندہ دل رفت و برو زندہ دلی ؟

یاد شیخ عبد الوہاب افغان

آپ شیخ فضل اللہ - ابن حسین ملتانی چشتی کے مرید ہین - خوابگاہ اور زاد بوم دونون منڈو مین ہین جوان سپاہی تہے - یکایک آلہی جذبہ پیدا ہو گیا - اور اُس کی جہاڑو نے آپ کے باطن کو انانیت کے خس و خاشاک سے جہاڑ بوہار کر پاک و صاف کر دیا - اپنی وضع اور طرز چہوڑ دی اس خیال سے کہ مجہ مین یعنی مردانگی نہین ہے اور بظاہر عورت بہی نہین ہون - پس بہتر یہ ہے کہ اپنے تئین عورت اور مرد دونون کے لباس اور زیور مین تقسیم کردون اس بنیاد پر آپ اپنے نصف حصہ جسم کو زنانہ لباس اور زیور سے آراستہ رکہتے تہے - اور دوسرے نصف حصہ کو مردانہ لباس اور روش مین رکہتے تہے - مدتون تک اسی طرز کے ساتہہ بسر کی - بالآخر جب جذبہ کا جوش فرو ہوا - گدڑی پہن کر سیر و سلوک مین داخل ہوئے - کشود کار کی شعاعین آپ کی پیشانی سے نمایان تہین - کسی آدمی سے تمام فقر کے اوقات مین فتوحات کے طور پر کچہہ نہین لیا - لیکن لکڑیون کا گٹہہ جنگل سے لاکر بازار مین بیچ آیا کرتے تہے - اُس کی قیمت کے تین حصہ کرتے تہے - ایک حصہ عیال پر صرف کیا کرتے تہے - دوسرا حصہ اپنی خوراک کے خرچ مین رکہا کرتے تہے - اور تیسرا حصہ بیچارون اور یتیمون کو تقسیم کر دیا کرتے تہے - اس طریقہ سے وجہ معاش بہم پہنچایا کرتے تہے - اور کہایا کرتے تہے - ہجری سنہ نوسو نوے مین اپنا ظاہری چہرہ عالم خاکی سے چہپا کر روحانیون کی بزم مین جا کہولا -

یاد شیخ منور

آپ شیخ نور اللہ ابن قاضی معز الدین ابن قاضی المداد - ابن قاضی محمد شرعی کے فرزند ہین - قریغ گروہ مین سے ہین - آپ کے چوتہے باپ کا وطن زمین توران مین تہا - اُن کو حادثات زمانہ سے ویرانی نے آگہیرا - ناچار ہند کی طرف آنے کا اتفاق ہوا - سرکار میوات مین ایک قصبہ جہراوت نامی ہے - صاحب موصوف سیر کنان - اس قصبہ مین آپہونچے - اور رسمی علم کی تحصیل پر دل نہاد ہوئے - بالآخر انہین اطراف کے کوہستان مین کہین گوشہ اختیار کر لیا - اور اندرونی آلایش اور بیرونی پوشش کی شست و شو مین مصروف ہوئے - چند روز نہین گزرنے پائے تہے - کہ اُس ملک کے چہوٹون بڑون کی اُنگلیان قاضی محمد کی طرف اٹہنے لگین - اور نیک کرداری مین نامور ہوئے - اتنے مین قاضی قصبہ کی قضا آگئی - گانون کے مقدم اور نیز دیگر بڑے بڑے لوگون کے ذہن نشین یہ بات ہوئی - کہ قصبہ کے قضیون کے تصفیہ کا اختیار قاضی محمد کے قبضہ اقتدار مین دیا جاوے - اس تجویز پر سب کا قرارداد ہو کر قاضی محمد کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور

اس قرارداد کے متعلق گزارش کو منت اور سماجت کے ساتھ شامل کر کے بہت کچھ کوشش کی - مگر قبولیت کا جواب نہین ملا - بااینہمہ بہت مدت تک اس گفت وگو کا سلسلہ منقطع نہین ہوا - یہان تک کہ ایک رات عالم مثال مین حضور خاتم النبوۃ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا - محمد - تمہاری نشست شریعت کی مسند پر ازل مین پسند کی گئی - اور شرعی لقب عنایت ہوا ہے - اس سبب سے قاضی محمد شرعی کر کے شہرت ہوئی - جب ایسا واقعہ پیش آیا - تو مجبور ہو کر اس بزرگ منصب کا بار اُٹھانا قبول کیا - دو فرزندون تک ایک کے بعد دوسرے اس مبارک مسند پر جانشین ہوتے رہے -

جب شیخ منور کی باری آئی - تو منصب قضا اختیار کرنے سے پہلے - آلہی جذبہ نے آپ کی ہستی کو سر سے پانون تک ایسا جکڑ بند کیا - کہ وطن سے نکلکر - رہنما پیر کی جستجو مین پاے تلاش آبلہ ناک ہوا - جہان کہین کسی درویش کا نام سنا - ضرور ملازمت مین پہونچکر فیض حاصل کیا - کہتے ہین - ایک رات عالم خواب مین ایک دلکشا میدان کے اندر ایک مزار نظر آیا - چاہتے تھے - کہ اُس عنبرین خاک کو بوسہ دین - یکایک اُس قبر کے اندر سے ایک ہاتھہ نکلا - آپنے مریدون کے طریقہ پر مصافحہ کیا - اور مجاورون سے دریافت کیا کہ یہ قبر کن خداشناس بزرگ کی ہے - جواب پایا - خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی - یہ خوشخبری پاکر دل باغ باغ ہوا - صبح ہوتے ہی شادان اور فرحان ناگور کی طرف چل نکلے - یہان پر خواجہ خانون کی خدمت مین آپ کو فیض ہدایت حاصل ہوا - پہلا ہی دیدار کرنے پائے تھے - کہ تن تمام وکمال دل ہو کر گرویدہ اعتقاد ہوا اور ارادہ بیعت خاطر مین استحکام کے ساتھہ جما - ہنوز اس مصمم عزم کو خانہ خیال سے میدان گفتار مین نہین لائے تھے - کہ ضمیر شناس خواجہ نے فرمایا - منور - مینے تم کو اپنی بیعت کے فروغ سے درجہ سعادت دیا - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ صرف اسی قدر بیان پر اکتفا کر کے بیعت کے طور پر خواجہ نے ہاتھہ نہین پکڑا - اور فرمایا - تم پیشتر ہی دست بوسی کی دولت سے کامیاب ہو چکے ہو - عالم خواب کا واقعہ یاد کر کے - اور زیادہ اعتقاد بڑہا - کیا سفر مین اور کیا حضر مین آپنے بہت مدت پیر کی ملازمت مین گزرانی اور ناگور رستے ساتھہ ہو کر چندیری مین - اور چندیری سے گوالیار مین آئے - پیر نے چند روز بعد گوالیار مین خرقہ خلافت آپ کو عطا فرمایا - اور اپنے ہمراہ آپ کو آگرہ مین لے گئے - اور جگہہ دکھلائی - کہ اس جگہہ اپنا تکیہ بنالو چنانچہ حسب ارشاد مرشد - واپسین سفر تک کہ تاریخ ستائیسوین ذی قعدہ ہجری سنہ نوسو نوے تھا - اُسی قیام کی زمین مین رہے جب تک جئے - اور اسی مین مر گئے -

کہتے ہین شیخ جنید ابن شیخ بہاء الدین مفتی - ایک روز ادہم خان کو شیخ منور کی خدمت مین لے کر آئے - ادہم خان دیر تک کہڑا رہا - جب عرض کیا گیا - کہ فلان خان کہڑا ہے - فرمایا - کیون نہین بیٹہتا ہے - اُسنے نذر پیش کی - آپنے قبول نہین فرمائی - اور فرمایا - شہر مین جو لوگ اِس کی خواہش رکہتے ہین - ان کو تقسیم کر دو - اس کے بعد ادہم خان نے دعا کے واسطے عرض کیا - تو آپ خاموش ہو رہے - آسنے والا پریشان حالی کے ساتھ خدمت سے اُٹہا - جب ہم نشینون نے دعا نہ کرنے کا سبب دریافت کیا - تو آپنے جواب دیا کہ اس کے سر مین فرمان روائی کی آرزو بہری ہوئی ہے - حالانکہ اس کے تن پر سر نہین ہے - پہر ہمت کیونکر امداد کرے کہتے ہین انہین ایام مین اتکہ خان نے اُس کو قلعہ آگرہ کے اوپر سے ڈال کر نیستی کے مکان کو روانہ کر دیا

یاد شیخ یوسف بنگالی رحمہ اللہ

قرطاسی علوم کے واسطے آپ کا دل - کتابون کا صندوق تہا - اور آپ کی زبان مجلد کتابون کی دکان تہی - آپ نے آغاز جوانی مین عرفی علم کی تحصیل کے واسطے اپنی زاد بوم سے غربت اختیار کی تہی - مہربان تعلیم دہندہ اُستاد کی تلاش مین ایک شہر سے دوسرے شہر کو - اور ایک دیہ سے دوسرے دیہ کو چلے پہرے - بالآخر ازلی ہدایت نے آپ کو احمد آباد گجرات مین خدا یو نشانین قطب مدار عالمین شیخ وجیہ الدین احمد علوی کی ملازمت مین پہونچایا - جب تمام نقلی اور عقلی فنون کو تحصیل کر لیا - تو شیخ علوی کی خدمت سے برہان پور کی اجازت ملی - آپنے اُس جگہہ پہونچکر شیخ سالم کی ہمسائگی مین گوشہ اختیار کیا - علم طب مین شیخ سالم کے بیان کے مطابق نوسی حکم اور نفس کو مسیحائی حکم حاصل تہا - چند روز بعد شیخ سالم نے اپنی لڑکی آپ کو دیدی - گہر اور سامان روزن ہم پہونچ گئے - بہت مدت تک آپنے درس دیا - لیکن تصوف کی تعلیم سے ہمیشہ احتراز کیا کرتے تہے اور اگر کوئی آرزومند صند کر بیٹہتا تہا - تو آپ اُسکو حقیقت آگاہ شیخ طاہر یوسف سندہی کے درس مین بہیج دیا کرتے تہے مسیح القلوب - بعض علوم مین - اور دریائے فضیلت و کمال شیخ پیر محمد حلیم - اکثر علوم مین آپ کے شاگرد ہین شیخ پیر محمد حلیم - آج کے روز اس درجہ کے آدمی ہین - کہ چہوٹے بڑے - اور مسافر و مقیم ان کے درس سے فیض حاصل کرتے ہین - ایک روز شیخ یوسف کے داماد شیخ سکہ جی نے جو حکیم عثمان بوبکانی کے شاگرد ہین - مسیح القلوب کی خدمت مین عرض کیا - میرے خسر نے واپسین سفر کے وقت وصیت کی تہی - کہ میرے فرزندون کو حقائق شعار حقیقت آگاہ شیخ طاہر ابن یوسف کے درس مین تبرکاً جا کر دو تین حرف پڑہ لینا چاہئے - اس پڑہنے کی برکت کا اثر اخیر مین ظاہر ہوگا - اب آپ کے دو فرزند عبداللہ اور عبدالرحمن نے چونکہ پدر بزرگوار کی وصیت پر عمل کیا -

اسواسطے اُن کو علم - نفسیات - حق شناسی - اور خداپرستی یہ جملہ صفات حاصل ہوگئے ہین - یوسفی خوابگاہ منبر بربانپور مین ہے - مصرع ع علوش رہنمائے عین حق باد -

یاد شیخ ابراہیم قاری شطاری

آپ کی زاد بوم سندہہ ہے شیخ لشکر محمد عارف کے مرید ہین - آپ کے افعال کا دامن رعونت کی گرد سے غبار آلودہ نہین ہوا تہا - اور آپ کے مراقبہ کا گریبان خود فروشی کے تکیہ سے خالی تہا - آپ کئی نوع کے خطوط اُستادانہ لکہنا جانتے تہے - علم قرأۃ مین اہل زمانہ کو جبرئیلی لہجہ سکہایا کرتے تہے - چنانچہ آپ کے پیر - اور مسیح القلوب دونون تجوید قرآنی مین آپ کے شاگرد ہین - آپ کے پیر نے چند روز فتوحات کی آمد اپنے اوپر حرام کر لی تہی - آپ پچیس سال تک لکڑیان جنگل سے لاکر فروخت کرتے رہے - اور اُس کی قیمت جو کچہہ آتی تہی وہ خوراک پیر مین صرف ہوا کرتی تہی - القصہ جب آپنے اپنے پیر کے ہمراہ احمد آباد مین غوث الاولیا قدس سرہ کی ملازمت کی - تو غوث الاولیا نے بہت کچہہ توجہ فرماکر آپ کو نماز مین اپنا امام بنایا - اس کے بعد آپنے گیارہ سال تک خاص غوث الاولیا کی امامت کی - اور لاہوتی مرغ لقب پایا - مسیح القلوب کے بحوالہ بیان پیر روایت ہے - کہ فرماتے تہے - آپ فرض عشا سے فارغ ہونے کے بعد آٹہہ رکن کا شغل شروع کردیا کرتے تہے اور صبح کی سفیدی نمودار ہونے تک جاری رکہتے تہے - اور استیلائے عشقیہ کے شغل کو ایک سانس مین چوبیس بار پورا کرتے تہے - لیکن آزادگی اور بیخودی کو زمانہ کی نیرنگیون کے ہاتہہ بیچتے نہین تہے - اِس قول کی تصدیق اس طرح پر ہے - کہ ایک روز مولانا حافظ صدر سندی نے آپ کی خدمت مین عرض کیا - ہمارے حاکم محمد شاہ فاروقی نے فرمایا ہے - ایک دیرینہ سال ضعیف شخص قرآن پڑہانے والا جو اصول قرأۃ جانتا ہو - پیدا کرو - تاکہ ہم اُس کو پردہ نشینان حرم کی تعلیم پر مقرر کرین - اب بہت کچہہ تلاش کے بعد مذکورہ بالا صفات کے ساتہہ موصوف آپ کو پایا ہے - اگر اجازت ہو - تو اس کی تجویز عمدگی کے ساتہہ کیجاوے - آپنے فرمایا مین نظر باز پیر ہون - میری سال خوردہ صورت پر نگاہ نہین کرنی چاہیئے - لراسمہ

بظاہر من نگہ روا نیست	گاہے کہ بپاک عذاریم
بگمار نظر اگر توانی	بر باطن ما کہ حسن ساریم

کیونکہ میری آنکہہ اور میرا دل ہنوز میرے قابو مین نہین ہین - لہذا بہتر یہی ہے - کہ اس خیال کو یہین چہوڑ دیجئے اور نیز خود کو خطرناک گرداب مین نہ ڈالو - تاکہ مین ہم عمرون کی خجالت کا باعث نہ بنون - اِس طرح کی بے قیدہ

گفت وگو سے اپنی وضع داری کو آپنے تبدیل نہین فرمایا - اور آزادی کا دامن سبز باغ دکھانے والے کے ہاتھ مین جانے نہین دیا - توکل اور تواضع مین استحکام کے ساتھ قدم جمائے رکھا لباس درویشی شمار کرتے تھے - ہرایک طرز کے ساتھ خواہ سلا ہوا ہوتا - یا بے سلا ہوا ہوتا - برہنگی کا علاج کر لیتے تھے - ایک روز آپنے سنا کہ ایک شخص ایسا کہتا ہے - کہانا کہانے کے وقت - روزی دینے والے خدا کا نام یاد کرنا چاہیئے - اِس کا جواب آپنے دیا - آفرین ہے - تم کو - لیکن ابراہیم کے نزدیک تو صوفی وہ ہے - جو حقیقی رازق کے مشاہدہ کے بدون کہانے پر ہاتھ ہی نہ بڑہاوے - ہجری سنہ نوسو اکیانوین مین آپ کی زندگی کی صبح - کوچ کی شام سے جا ملی - خوابگاہ برہان پور - مصرع صبح وشامش باد زلف وروی حور -

یاد شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ قدس سرہٗ

آپ نے تجرید کا پانون ہمّت کے کاندہے پر رکہہ چھوڑا تھا - اور تعلقات کی پابندی اور خواہشات کی دوستی سے انکاری سرہلاتے تہے - ایسی حالت کے ساتھ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی یاد - اور بندگی مین آپ کا ظاہر و باطن آراستہ تہا - آپ کے فرزند شیخ عابد کہتے ہین - میرے بزرگوار باپ کے گہر مین - پرانی چٹائی کے سوا - دیگر اساس البیت مین سے کچہہ نہین تہا - مگر ہمیشہ دہلیز کے کواڑون مین زنجیر لگی رہتی تہی - جب کوئی شخص آپ کی ملاقات کے واسطے دروازہ پر آتا تھا - اور آپ چاہتے - کہ اندر بلایا جاوے - تو خود باہر نکلکر دروازہ کہول دیا کرتے تہے - اور حجرہ تک ہمراہ آتے تہے - جب وہ شخص لوٹ کر جاتا تہا - تو مشایعت کے واسطے دروازہ تک جاتے تہے اور پہر بدستور زنجیر لگاکر خلوت خانہ مین چلے آتے تہے - الغرض ہمیشہ اسی طرح بے ریا لوگون کے ساتھ سلوک کیا کرتے تہے شیخ احمد یحییٰ منیری قدس سرہ کے مکتوبات کے مقابلہ مین آپ نے مکتوبات لکہے ہین - جداگانہ ہرایک مکتوب کے اندر آلہی اسرار اور معرفتین بہت کچہہ بہری ہین اُن کے دیکہنے سے اُن کی حقیقت معلوم ہوتی ہے - ورنہ بیان کے ذریعہ سے کوئی ہاتہ اُن کے کمال کے چہرہ پرسے نقاب کا ایک کونہ ہی نہین ہٹا سکتا ہے شیخ لشکر محمد عارف - اور اُن کے ماموں شیخ ولی محمد نے اوّلاً تلقین ذکر انہین سوحد بزرگوار کی ملازمت سے لی تہی - پہر اسکے بعد ان اصحاب نے قطب الاولیا شیخ محمد غوث کی خدمت مین اپنی استعداد کو ترقی دیکر - گروہ کے گروہ لوگون کو ہدایت اور ولایت کے درجہ پر پہونچایا -

مصرع گل بخشش راحت دیدار باد؛

یاد شیخ بایزید شروانی

آپ سید ولی چرتھا دلی کے مرید ہین - آزادہ ولی کے ساتھ زندگی گزارتے تھے - آپ کے شور و نغان سے مجلس سماع مین نمکینی پیدا ہو جاتی تھی - اور آپ کے رونے سے ہم نفس اور نظارہ کرنے والے اصحاب رقت و گریہ مین آکر اس طرح کا نغمہ گایا کرتے تھے - بیت -

	کاش غوثی رائمی دیدم درین آزردگی		رفتم از آسودگی تا دیدم این ازردہ را	

دسوین صدی کے اخیر مین دار الحضور کو روانہ ہو گئے - خوابگاہ دبایہ تخت آگرہ -

یاد شیخ لشکر محمد عارف قدس سرہ

آپ ملک راجن - ابن ملک بیر - ابن ملک رکن قریشی کے فرزند رشید ہین - زمانہ معنی کے اعتبار سے آپ کی نظیر آنہی علم کے عالم مین بتلاتا تھا - اور نظارہ کرنے والا - صورت کے اعتبار سے - آپ کی شبیہ - آئینہ فروش کی دوکان مین ظاہر کرتا تھا - چونکہ عبارت کا گھوڑا حقیقت گزاری کے میدان مین بالکل لنگڑا ہے - لہذا بہتر یہ ہے - کہ کسی قدر آپ کے پسندیدہ حالات بیان کر کے سرمایہ سعادت حاصل کرون - مضافات گجرات مین ایک قصبہ مہاسہ نام ہے - اس قصبہ مین آپ کا قدسی نفس - دسوین صدی کے آغاز مین علم (عدم) سے عیان (وجود) مین بھیجا گیا - آپ کی والدہ نے تیرہ روز بعد - اور پدر بزرگوار نے چھہ برس بعد فرمان طلب قبول کیا - لہذا آپ کی پرورش کی نوبت آپ کے دادا کو پہونچی - آپ کے آباے کرام سپاہی شعار تھے آپنے ابتدائے زمانہ ہوش مین قاضی محمود بیرپوری کا دامن رہنمائی - اپنے دست ارادت سے پکڑا تھا -

ایک روز آپنے فرمایا - قاضی محمود کو پیٹ کی بیماری تھی - ایک میدان مین پردہ کی ضرورت پیش آئی اسی اثنا مین میرے دادا کا اونٹ آپہونچا - مینے اُس کو بٹھایا - اور اسباب مین سے خیمہ نکال کر کھڑا کر دیا - میرے اس عمل سے پیر بہت خوش ہوئے اور اُن کی خوشی سے میرے حالات کی بہت کچھ درستی ہوئی - اور نیز یہی خوشی - میری صلاحیت - اور راست کرداری کی بنیاد ہوئی - شیوہ سپاہ گری - آبا و اجداد کا طریقہ تھا یہ طریقہ مینے سولہ برس کی عمر مین توفیق کی بدولت ترک کر دیا - اور حقیقی رہنمائی کی تلاش کرنے لگا - طلب صادق تھی - اِس نے مجکو بحر المعارف شیخ قطب جہان ذاکر نہروالہ کی خدمت مین پہونچایا - شیخ نے اولاً مجکو ذکر کا شغل تلقین فرمایا - تلقین کے بعد میرے باطن پر وہ ذکر کامل طرح سے غالب ہو گیا - یہان تک کہ دو سال تک میرے دل پر تمام اشیا کی آمد و رفت کا راستہ ہی بند رہا - مین رسالہ منہاج العابدین

بڑھا کرتا تھا۔ جب تک پڑھے ہوئے سبق کے مفہوم کے ساتھ متصف نہین ہو جاتا تھا۔ سبق آگے نہین پڑھتا تھا۔ اس کے بعد ہجری سنہ نوسو اکیاون تھا۔ کہ احمد آباد گجرات مین غوث الاولیا قدس سرہ کی خدمت مین ہو کر راہ حق شناسی کے پسندیدہ اسباب بہم پہونچائے۔ جب غوث الاولیانے گوالیار کو معاودت فرمائی تو مینے بھی ہمراہی کا عزم کیا۔ ارشاد ہوا۔ عارف۔ ہم تم کو اپنی جگہہ طالبان معرفت کی ہدایت کے واسطے اسی صوبہ مین چھوڑتے ہین۔ چنانچہ بتعمیل حکم مرشد کم وبیش تیس سال تک احمد آباد مین رہنے کی توفیق ہوئی۔ آخر کار ہجری سنہ نوسو بیاسی مین برہان پور خاندیس کی طرف ارادہ کر کے روانہ ہو گیا۔

ہجری سنہ نوسو ترانوین تک طالبان خدا کے چہرہ پر آپ کی ہدایت کا دروازہ کہلا رہا۔ بہت سے لوگون نے آپ کے موثر انفاس کے فیض سے امکان کے تیرہ و تاریک گہر کو شہود کے فروغ سے الٰہی نور کا محل بنایا۔ اور حقیقت کے ستارہ کو قید کے حضیض سے نکال کر اطلاق کے اوج پر پہونچایا۔ جو اصحاب آپ کے ساتھہ نسبت رکہتے ہین۔ اُن کے اذکار سے یہ حالات ناظرین کو معلوم ہونگے۔ **انشاء اللہ العزیز**۔ دوسری شوال سال مذکور کو عالم شہادت کے تنگ کوچہ سے چل کر عالم غیب کی وسیع آبادی مین جا پہونچے۔ آپ کا اسم شریف جو لشکر محمد عارف ہے۔ یہ سال رحلت بتاتا ہے۔

سنہ ۹۹۳ھ

مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ ایک روز آپنے فرمایا۔ عیسیٰ۔ اب کثرت اعتباری نے حقیقی لباس پہن لیا ہے اور حقیقی وحدت پردۂ اعتبار مین چہپ گئی ہے۔ کیونکہ عالم (بحیثیت موجودہ) ظاہر ہونے سے پہلے۔ عین حق تہا۔ اور ظاہر ہونے کے بعد حق عین عالم ہو گیا ہے۔ اور جب یہ حالت طاری ہوتی تہی۔ تو یہ جنیدی زمزمہ گایا کرتے تہے ؎

وَغَنّیٰ لِیْ مُنیٰ قَلْبِی ۔۔۔ وَغَنَّیْتُ کَمَا غَنّٰا
وَکُنَّا حَیْثُمَا کَانُوْا ۔۔۔ وَکَانُوْا حَیْثُمَا کُنَّا

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ آپ فرماتے تہے۔ خدا کو پہونچنا آسان ہے۔ لیکن حضور خاتم النبوۃ **علیہ السلام** کو پہونچنا دشوار بلکہ سخت دشوار ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام اشیا پر جداگانہ خاص خاص طریقون کے ساتھہ متجلی ہے۔ اور اپنے اپنے خاص طریقہ کے ساتھہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف ہر ایک کا راستہ لگا ہوا ہے۔ پس اُس خاص طریقہ کے ساتھہ وجود مطلق کے تعین اور تشخص کا ادراک یہی خدا کا پالینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** کی حقیقت جمیع الٰہی اور امکانی کمالات کی جامع ہے۔ اِس

حقیقت کی شناخت تمام اسمائی اور صفاتی کمالات کے ساتھہ متصف ہونے پر موقوف ہے۔ متفرق تعینات کے ساتھہ جو جو طریقے مخصوص ہین۔ جب تک اُن تمام طریقون کے ساتھہ۔ وجود کی معرفت اجمالاً اور تفصیلاً حاصل نہ ہو۔ تب تک طالب ذات بابرکات احمدی علیہ السلام کا عارف نہین ہوسکتا ہے۔

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ سید عبد الغفور سندہی نے۔ جب آپ کے حضور مین رسم بیعت ادا کی۔ تو آپنے فرمایا۔ عیسیٰ شیخ ابو العباس قصاب کہتے تہے۔ میرے باپ مجکو بزکشی کے سوا دوسرا کام سکہاتے ہی نہ تہے۔ اور استعداد کی تعلیم نے ولایت کے اس عالی مرتبہ کو پہنچایا۔ اور خود میرے آباو اجداد کا شعار مردم کشی (سپاہیانہ نوکری) تہا۔ دیکہو۔ استعداد نے مجکو کہان سے کہان لاکر اکابر اور سادات کی رہنمائی کے واسطے مامور کیا ہے۔

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ ایک روز رابعہ وقت بوبو راستی فرماتی تہین۔ ایک روز صبح کے وقت پدر بزرگوار نے مجہسے اور برادرم ملک محمد سے اولاً راز مخفی رکہنے کا عہد لیا۔ اور اس کے بعد یہ الہامی لطیفہ بیان کیا۔ کہ آج کی رات تاریک مکان مین مراقبہ کے واسطے مینے سر جہکا رکہا تہا۔ یا عبد الرحمن کی آواز تین دفعہ مینے سنی۔ تیسری دفعہ مینے لبیک کہا۔ آواز آئی۔ تم تاریکی مین بیٹہے ہوئے ہو۔ مین چراغ بہیجتا ہون ایکایک ایسی روشنی پہیلی۔ کہ اُس کی کیفیت کے خط سے سرہلاتے تہے۔ اور بوبو راستی نے یہ بہی کہا۔ کہ تیس سال بعد آپ کے دریافت کرنے پر مینے اس راز کی مہر کہولی ہے۔ اور نیز آپ فرمایا کرتے تہے اپنی قطبیت کو خطاب مین بہت برسون تک پوشیدہ رکہتا رہا۔ ایک روز قوال آیا۔ اور اُس نے وہ غزل گائی۔ جو درجہ قطبیت کی خبر دیتی تہی۔ مسکراتے ہوئے فرمایا۔ عیسیٰ۔ اس قوال کو میرے راز کی آگاہی کس نے دیدی۔ **بیت**۔

سرِ خدا کہ سالکِ عارف بہ کس نہ گفت	در حیرتم کہ بادفروش از کجا شنید

نیز مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ شعبان کا مہینا اور ہلالی سنہ ایک ہزار تیرہ تہا۔ کہ خدایو نشاتین۔ خداوند دولت وارین۔ خانخانان سپہ سالار اکبر شاہ۔ دانشور سنجیدہ اطوار۔ پسندیدہ اخلاق شیخ ابو الخیر مبارک۔ رکن فضیلت وعرفان مولانا صالح سندہی۔ اور صدر آرائے شریعت وعدالت قاضی عبد العزیز عیسیٰ قادری اجینی۔ یہ چارون اصحاب اس درویش کے مکان مین راز کی باتین کر رہے تہے۔ اسی اثنا مین بحر العلوم قاضی نصیر ابن شیخ سراج محمد بینانی دروازہ کے باہر سے جہومتے ہوئے آپہونچے۔ اور چند باتین بیان کین۔ منجملہ اُن کے ایک یہ بہی ہے۔ کہ رابعہ وقت بوبو راستی دختر شیخ لشکر محمد عارف ایک روز فرماتی تہین۔ بابا کے اوپر ایک عجیب حالت طاری تہی۔ جو تعبیر اور تقریر مین نہین آسکتی ہے۔ جب وہ

حالت موقوف ہوئی۔ تو اُس کی کیفیت دریافت کی گئی۔ فرمایا۔ بایزیدی مقام پر مجکو بے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا احسان ہے۔ کہ میری زبان سبحانی کہنے سے محفوظ رہی۔ اس کے بعد مسیح الاولیا سے روایت ہے۔ کہ اس مین شک نہین ایسا ہی ہے۔ مجکو بھی اُس وقت مین بلایا تھا۔ اور فرمایا۔ عیسیٰ سبحان ربی الاعلیٰ بہتر ہے یا سبحانی الاعلیٰ اور سبحانہ کہنا اچھا ہے۔ یا سبحانی کہنا بیٹے عرض کیا۔ نہین۔ سبحانہ ہی کہنا اچھا ہے۔

راقم۔ گلزار کے ذہن مین یہ بات آتی ہے۔ جب صوفی فنا کی امداد سے۔ عروجی سیر مین۔ امکانی خلعت جسم سے اُتار کر الٰہی لباس مین آگیا۔ اور اُسکی مراد اپنی تنزیہ ہوئی۔ تو اُس وقت مین سبحانہ کی آواز کا منہ سے نکلنا تاویل اور توجیہ کا محتاج ہے۔ اور سبحانی کی آواز اگر نکلے۔ تو بے محل نہین۔ کیونکہ یہی اُسکی مراد ہے۔ اِس بنیاد پر سبحانہ کے بہتر ہونے کے واسطے دو توجیہین درکار ہونگی۔ البتہ اُس وقت مین توجیہ کی ضرورت نہین ہے۔ جب مراد یہ ہو۔ کہ بایزیدی مرتبہ کو پہونچنے والا شخص اگر سبحانہ کہے گا۔ تو ظاہر ہوگا۔ کہ امکان اور وجوب کے دونون دریاؤن کو جذبات کی موجون نے درہم برہم نہین کر دیا ہے۔ اور شریعت کا برزخ کہ اسی کی رعایت کے اندر حفظ مراتب ہے۔ درمیان مین حائل ہے اور اس مقام کا کمال بھی اس کے سوا نہین ہے۔ یعنی بایزیدی مرتبہ کو پہونچکر سبحانی نہ کہے۔ بلکہ سبحانہ کہے۔ جیسے کہ نزولی سیر مین جب ذات مطلق۔ انسانی مظہر سے ظہور کرتی ہے۔ تو سبحانہ کہتی ہے نہ سبحانی۔

جو اصحاب مبدا اور معاد کا راستہ چلنے والے ہین۔ اور نیز جن صاحبون پر عروج اور نزول کی منزلون کے حالات منکشف ہین۔ اُن روشن ضمیر اصحاب کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ عنوان سوال یہ ہے۔ سبحانی کہنا بہتر ہے۔ یا سبحانہ۔ اس عنوان سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے۔ کہ جب سالک امکانی مراتب طے کر کے وجوب کے مرتبہ کو پہونچتا ہے۔ تو اُس وقت اِن دونون صیغون مین سے کون سے صیغہ کا کہنا بہتر ہے۔ ظاہر مین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سبحانی کہنا مناسب ہے نہ سبحانہ۔ پس اس حالت پر نظر کر کے اس اعتراض کو گنجایش ہے۔ کہ مجیب نے کس اعتبار سے سبحانہ کو اولیٰ کہا۔ لیکن جب سوال وجواب کی عبارت سے مراد یہ مفہوم نہ ہو جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ بلکہ مراد یہ ہو۔ کہ مقام سبحانی مقام سبحانہ سے بہتر ہے۔ یا سبحانی کہنے والا سبحانہ کہنے والے سے افضل ہے۔ یا اس کے خلاف ہے۔ تو اس صورت

بین جواب پر ہرگز اعتراض وارد نہین ہوتا ہے - کیونکہ اس تقدیر پر جواب کے معنی یہ ہو جاتے ہین - کہ سبحانہ کا مقام - اور سبحانہ کہنے والا - افضل اور اعلیٰ ہے -

ولا ریب فیہ خصوصًا لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید لان القائل بقولہ سبحانہ متصف بالکون بعد الاتصاف بالالوھیۃ کما اتصف الحق بہ بعد ما کان واجبًا والقائل بکلمۃ سبحانی ھو المتصف بالوجوب بلا اعتبار اتصافہ بالکون فالاول محقق والثانی مجذوب ومقام التحقیق اسنیٰ من مقام الجذبۃ

اس مین کچھ شک نہین ہے بالخصوص اُس شخص کے واسطے جو صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے - کیونکہ سبحانہ کہنے والا الوہیت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد امکان کے ساتھ متصف ہے جیسے کہ حق بعد اسکے کہ واجب تھا اب امکان کے ساتھ متصف ہو گیا - اور کلمہ سبحانی کہنے والا - وجوب کے ساتھ متصف ہوتا ہے جس کے اندر امکان کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار کو دخل نہین - پس سبحانہ کہنے والا محقق ہے - اور سبحانی کہنے والا مجذوب ہے - اور مقام تحقیق مقام جذبہ سے روشن تر ہوتا ہے -

اور اسی توجیہ پر مسیح الاولیا کے خط کی بھی نظر پڑی ہے - جو راقم کے عریضہ کے جواب مین صادر ہوا ہے - راقم کے عریضہ مین اسی قسم کا اعتراض تھا - حاصل خط یہ ہے - کہ جب سلطان العارفین ابو یزید بسطامی نے مقام سبحانی سے ترقی فرمائی - اور اپنے تئین - جس طرح الٰہیات کے ساتھ متجلی پایا تھا اُسی طرح ممکنات کے ساتھ متلبس پایا - تو بول اُٹھے -

ان قلت یومًا سبحانی ما اعظم شانی فانا مجوسی وانا کافر واقطع زناری واقول اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا رسول اللہ

اگر مینے کسی روز سبحانی ما اعظم شانی کہا - تو مین مجوسی اور کافر ہو گیا - اور اب مین زنار قطع کر کے کہتا ہون - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا رسول اللہ

کیونکہ انسان وجود مطلق کا خلیفہ ہے مرتبہ واحدیۃ کے اعتبار سے - اس واسطے کہ اُسنے مرتبہ واحدیۃ کے اندر ظاہر وجود مین بھی ظہور کیا ہے - جس کا خاص وصف وجوب ہے اور ظاہر علم مین بھی ظہور کیا ہے جس کے لوازم مین امکان داخل ہے -

ولذلک یقال فی حق ابن منصور لو کان

اسی واسطے ابن منصور کے حق کہا جاتا ہے - اگر ہمارے

فی زمانناالرقیناه عما کان علیه و ما ذلك الترقی الا الاتصاف بالکائنات بعد الاتصاف بالالهیات کما اتصف الحق بالکون بعد ما کان واجبًا۔

زمانہ مین ہوتے تو ہم اُن کو اُس حالت سے ترقی دیدیتے جو اُن کو حاصل تہی۔ اور یہ ترقی سوائے اسکے نہین ہے کہ کائنات کے ساتھ اتصاف پیدا کیا جاوے۔ بعد اسکے کہ الٰہیات کے ساتھ اتصاف پیدا ہوچکا ہے۔ جیسے کہ حق۔ امکان کے ساتھ متصف ہوا ہے۔ بعد اسکے کہ واجب تھا۔

پس سبحانہ۔ عبارت ترقی مراتب سے ہے۔ نہ سبحانی۔ پس اسی کو سمجھ لینا چاہئیے۔

واضح ہو۔ کہ اس مقدمہ کا قالب۔ صاحب فصوص الحکم کا کلام ہے۔ جس کو مصنف نے فص نوحی مین وارد فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ قوم کا نوح علیہ السلام سے بہاگنا اسواسطے تہا۔ کہ آپ کی دعوت مین تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان مین جامعیت نہین تہی۔

قال دعوت قومی لیلًا من حیث حقایقهم الباطنة الی التنزیه و نهارًا من حیث حقایقهم الظاهرة الی التشبیه۔ فلم یزدهم دعائی الا فرارًا۔ ای نفورًا۔ مما دعوتهم الیه

نوح علیہ السلام نے عرض کیا۔ مینے اپنی قوم کو بلایا راتون مین اُن کی باطنی حقیقتون کے اعتبار سے تنزیہ کی طرف اور دنون مین اُن کی ظاہری حقیقتون کے اعتبار سے تشبیہ کی طرف۔ مگر میری دعا نے فرار کے سوا کوئی اثر نہین کیا یعنی قوم کو جس امر کی طرف مین بلاتا تہا اُس سے نفرت ہوئی۔

ثم قال انما لم یجیبوا دعوته لما فیه من الفرقان بین التنزیه والتشبیه و فی الامر ای فی نفسه قرانٌ وجمع بینهما لا فرقان وتمیز بینهما۔

پہر مصنف فصوص لکھتے ہین۔ قوم نے جو نوح علیہ السلام کی دعوت کو قبول نہین کیا۔ تو اس کا سبب سوا اس کے نہین ہے کہ اس دعوت کے اندر تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان مین۔ فرقان (افتراق) ہے۔ اور نفس الامر مین تنزیہ اور تشبیہ کے درمیان قران (قرب) اور جمع چاہیے۔ نہ کہ ان دونون کے درمیان فرقان (افتراق) اور امتیاز۔

ثم قال فان القرآن يتضمن الفرقان تضمن الكل لاجزائه والفرقان لا يتضمن القرآن فان الجزء لا يتضمن الكل فالقرآن اكمل من الفرقان۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہین۔ کہ قرآن شامل ہے فرقان کو جیسے کہ کل اپنی اجزا کو شامل ہوتا ہے۔ اور فرقان قرآن کو شامل نہین ہے۔ کیونکہ جزء کل کو شامل نہین ہوتا ہے لہذا قرآن بہ نسبت فرقان کے زیادہ کامل ہے۔

ثم قال وهذا اى لكون القرآن اكمل من الفرقان ما اختص بالقرآن الا محمد صلى الله عليه وسلم بالاصالة وهذه امة التى هى خير امة اخرجت للناس بالمتابعة والمراد بالقرآن الذى اختص به النبى صلے الله عليه وسلم وامته انما هو بالحقيقة السوائية الاعتدالية الجامعة بين التنزيه والتشبيه وسائر المتقابلات بحيث لا يغلب احد المتقابلين على الآخر فى مرتبة من المراتب فليس كمثله شىء اى فقوله تعالى ليس كمثله شىء فجمع الامرين التنزيه والتشبيه فى امر واحد اى آية واحدة وهى مجموع تلك الآية او كلام واحد وهو كل من نصفيها۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہین چونکہ قرآن۔ فرقان کی بہ نسبت زیادہ کامل ہے۔ لہذا قرآن کے ساتھ جس کو خصوصیت دی گئی۔ وہ اصالۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ اور اتباعاً یا امت کے جو بہترین امم ہے۔ وہ امم جو لوگون کی رہنمائی کے لئے پیدا کی گئی ہین اور جس قرآن کے ساتھ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور آپ کی امت خاص کی گئی ہے۔ اس سے مراد وہ قرآن ہے۔ جو ایسی حقیقت کو شامل ہے۔ جو مساوات اور اعتدال کا درجہ رکھتی ہے۔ اور نیز تنزیہ و تشبیہ اور تمام متقابلات کو اس طور پر جامع ہے۔ کہ دونون متقابلون مین سے کوئی کسی پر کسی مرتبہ مین غالب نہ ہو۔ لہذا مثل اس قرآن کے کوئی شے نہین ہے یعنی خود قول اللہ تعالےٰ جل شانہ کا ہے **لیس کمثلہ شیء** پس تنزیہ و تشبیہ دونون آیۃ واحدہ مین جمع ہین۔ اور آیۃ سے مراد ساری یہ آیۃ ہے۔ یا تنزیہ و تشبیہ۔ دونون کلام واحد مین جمع ہین اور کلام سے عبارت منجملہ آیۃ کے دو لفظون کے کوئی سا بھی ایک نصف ہے۔

ثم قال فلو ان نوحا اتى بمثل هذه الآية اجابوه۔

پھر مصنف فصوص لکھتے ہین۔ اگر نوح علیہ السلام اس آیۃ کی ہدایت کے بموجب تعلیم فرماتے۔ تو قوم اس کو

ضرور قبول کرتی -

اور اسی طرز پر مسیح الاولیا کا بھی بیان ہے - جس کو صاحب موصوف انوار الاسرار کے دیباچہ مین جہان اقسام تفسیر لکھے ہین - لکھتے ہین -

قوله ومن فسره واوله على الباطن
ولم يلتفت الى ظاهره اصلا كاذهب
الى فرعون انه طغى يراد بها ان موسى
روحه وفرعون نفسه من غير ملاحظه
معنى الاصلى الذى نزل لاجله فهو باطنى
الطوية فى احد معانيه ومن فسره على
الظاهر الصرف من غير ايمان واقرار
بالاشارات والنكت التى هى عين البلاغة
الى ربه ومحض الفصاحة من نفسه فهو
حشوى خارجى ما راى من جلال قرآنه
الاسراوقات عزته ولم يظفر بدخوله
فى مجلس وقوف على جماله المندرج فيه
والمندمج تحته ومن جمع بينهما فهو
العارف الكامل الواقف بالكتاب
وبمراد نزوله -

مسیح الاولیا کا بیان ہے - جس شخص نے قرآن کی تفسیر
کی اور صرف باطن کی طرف تاویل کرکے کھینچ لے گیا - اور
ظاہر کی طرف قطعی ملتفت نہین ہوا - جیسے اذہب الی
فرعون انہ طغی سے یہ ارادہ کیا کہ موسی اُسکی روح ہے اور
فرعون اُس کا نفس ہے - بغیر اُن اصلی معنی کے لحاظ
کے جن کے واسطے خاص کر قرآن نازل ہوا ہے وہ
شخص باطنی ہے - کیونکہ قرآن کے دونون معانی مین سے
ایک کو چھوڑ کر ایک کے اندر گھس گیا ہے - اور جس
شخص نے قرآن کی تفسیر صرف ظاہر پر کی - اور جو اشارات
اور نکات اللہ تعالی اجل شانہ کی نسبت کرکے عین بلاغت
ہین - اور تفسیر کنندہ کی نسبت کرکے محض فصاحت ہین
اِن اشارات اور نکات کا یہ مفسر نہ ایمان رکھتا ہے - اور
نہ اقرار کرتا ہے - وہ شخص حشوی خارجی ہے جس کو جلال
قرآن مین سے بیرونی پردہای عزت کے سوا - کچھہ نظر
نہین آیا - اور اسکو محل قیام مین داخل ہوکر اس جمال
کا دیکھنا نصیب نہین ہوا جو اس کے اندر مندرج اور
پوشیدہ ہے - اور جس شخص نے ظاہری اور باطنی
دونون معانی کو جمع کیا - وہ شخص عارف کامل ہے
اور کتاب سے اور مراد نزول سے واقف ہے -

اور انہین ظاہری باتون کے طور پر وہ تحقیق بھی ہے - جو لفظ النفس کے متعلق مسیح الاولیا نے لکھی ہے

یعنی انسان کی عنصری ترکیب مین روح واجب کے مرتبہ مین ہے۔ کالب ممکن کے درجہ مین ہے۔ اور دل اُس مقام جو دونون کو جامع ہے لہ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ بیت۔

یک نکتہ بیش نیست غم عشق وین عجب	از ہر کسے کہ مے شنوم نامکرر است

خلاصہ اس طول وطویل منقولات کا سواے اس کے نہین ہے۔ کہ جامعیہ کا مرتبہ افضل ہے سبحانہ تنزیہ جامع ہے۔ اور سبحانی صرف تنزیہ واجب۔ ہے لہ فظہر المراد وزال الاعتراض۔

یاد قاضی محمود موربی

مورپ ایک موضع ہے مضافات گجرات مین۔ آپ شیخ لشکر محمد عارف قدس سرہ کے مریدین۔ رسمی علوم کی تحصیل نے آپ کو فضیلت کے درجہ پر پہونچایا تہا۔ حکیم عثمان بوبکانی اور مولانا موسیٰ بوبکانی جو عادل پور برہان پور کے مدرس تہے۔ بعض علوم مین مثل عربی اور نحو کے آپ کے شاگرد ہین آپ کے پیر سے روایت ہے۔ جن ایام مین راوی (مین) ہدایہ فقہ قاضی محمود سے اور قاضی محمود نقد النصوص اور مراۃ العارفین۔ اس درویش سے پڑہتے تہے۔ تو آپ کو ایک مسئلہ کلام مین سخت دشواری پیش آئی۔ کہ یہ تعلیل الفقہ رصفت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نسبت اس طرح کیون کر ثابت کی جاوے جو اعتراض سے سالم رہے۔ القصہ مسئلہ مذکور اس طرز سے دلنشین کیا گیا۔ کہ تردد کی خلش آپ کے ذہن مین باقی نہین رہی۔ اور عبارت والون کے جہگڑے سے آپ کے ضمیر کو نجات مل کر سکون حاصل ہوا۔ اُس وقت آپنے کہا۔ مردون کے واسطے یہ بڑی لغزش گاہ ہے۔ اس موقع کے واسطے ایک عصا ہاتہ آیا۔ اور نیز آپ فرماتے تہے۔ جس روز سے شیخ عارف کے ہاتہ پر مینے بیعت کی ہے۔ اُس روز سے علوم اور فنون کی بہت سی مشکل اور مخفی باتین میری طبیعت پر ملازمت پیر کے فیض سے بآسانی حل ہوجاتی ہین۔ اور بہت مدت سے ایسا ہوتا ہے۔ کہ حقائق پناہی مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ عالم خواب مین میری دشواریان حل کردیتے ہین۔

مصرع۔ باد آسان درطریقت انچہ دشوارش بود۔

یاد شیخ اولیا

آپ نے قدم فرسائی کی۔ تو صدق وصفا کے میدان مین۔ اور خانہ نشین ہوئے۔ تو فقر دنیا

لہ ہماری عبارتین متعدد ہین اور تیرا حسن صرف ایک ہے ۱۲ لہ مراد ظاہر ہوگئی اور اعتراض رفع ہوگیا ۱۲

کے کوچہ مین شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ تھے - اور شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری سے نسبت تھی - قدس اسرارہم - ایک روز آپ کے پاس خبر آئی - کہ آپ کا بیٹا اور داماد دونون - جان فرسا لڑائی کے معرکہ مین مارے گئے اس خبر کو آپنے کشادہ پیشانی کے ساتھہ سنا - ماتم اور تعزیت کا رنگ ڈھنگ آپ کے اوضاع اور اطوار سے قطعی پیدا نہین ہوا - اور ان دونون عزیزون کی خبر کا جان گزا خط اپنی بیوی کے پاس لیجا کر اس عنوان سے سنایا - کہ تمہارے واسطے ایزدی بارگاہ کا ہدیہ لایا ہون مصرع خدا بر صبر او باداش بخشاد -

یاد شیخ رکن الدین ابن محمود

آپ کی زاد بوم بیانہ ہے - جو دار السلطنۃ آگرہ سے دو منزل دور ہے - یہان کا نیل اور مہندی دونون چیزین بے مثل ہوتی ہین - اہل جہان سوغات سمجھکر ہر ایک ملک کو لیجاتے ہین - آپ فرماتے تھے - ہم تین شخص جو باہم برادر تھے - مراغہ تبریز سے ہند کی طرف آئے تھے - شرف الدین - داؤد - اور عبد المجید - پہلے بھائی نے بیانہ مین عقد کر لیا - اور دوسرے تجرد جو رہے - یہ مجرد اور حضوری مرے شیخ رکن الدین چودھوین پشت مین شرف الدین کو پہونچتے ہین - جس سال ہیمو نام بیکر پرست - جنت آشیانی کے لشکر سے بھڑ گیا تھا - آپ بیانہ سے چل کر دار الامان منڈو مالوہ مین چلے آئے تھے - صناعت خان کی بے ستون مسجد بادشاہان خلج کا جہان گنبد ہے - اوسکی جنوبی سمت مین واقع ہے - اسی مسجد مین آپ نے قیام فرمایا - اور خدا پرستی - اور بیدار دلی کے ساتھہ متوکلون کی طرح گزران کی - نحو اور فقہ کی کتابون سے آگاہ تھے - پرہیزگاری اور کم آزاری مین استحکام کے ساتھہ قدم جمائے ہوئے تھے کامل بائیس سال تک درویش زادون کو - بدون اُجرت لینے اور احسان رکہنے کے قرآن پڑہایا - اور عربی زبان مین استعداد پیدا کراتے رہے - اپنے حجرہ سے جامع مسجد اور جنازہ کی نماز کے سوا - کہین نہین گئے - تاریخ چوبیسوین جمادی الاول ہجری سنہ نوسو بانوین کو روانہ مکان قدس ہوئے - ایک لڑکے کو بیانہ سے ہمراہ لائے تھے - جس کا نام عبد الغفار ہے - یہ آج تک اُسی مسجد مین زندگی گزار رہے ہین - خوابگاہ منڈو - سید محمود کی مسجد کے صحن مین مصرع بادر گنبی ازارم باد اسے اُو -

یاد شیخ یوسف قادری

آپ سید اسمعیل کے مرید ہین - جو شیخ کمال الدین قریشی کے خلفا مین سے ہین - آگرہ کے نئے قلعہ مین سکونت رکہتے تھے - سرگشتہ طالبان خدا کی رہنمائی کے بارہ مین بہت کچھہ دلسوزی اور کوشش سے کام لیتے تھے - بالآخر پیر بزرگوار نے اپنی دامادی سے آپ کو سرفراز فرمایا - اِس ظاہری رشتہ کے ساتھہ معنوی نسبت کا رشتہ

اور پیدا ہو گیا۔ ان دونوں صدفوں کے شاہوار موتی دارالسلطنۃ میں موجود ہیں۔ خدا کرے۔ خداشناسی کا شرف نصیب ہو مصرع کو درخت سعی تا از وصل جانان برخوریم۔

یاد شیخ حسن چشتی

آپ کی زاد بوم قصبہ تھانیسر ہے۔ جو سلطان پور نذربار کے پرگنات میں سے ہے۔ آپ بہت پرانے ضعیف العمر مگر زندہ دل شخص تھے۔ ہمیشہ نمناک آنکھوں کے ساتھ زانو پر سر رکھے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے آپ کی صحبت میں دل ربائی کی صفت تھی۔ جو شخص ایکبار آپ کو دیکھ لیتا تھا۔ اُس کو پھر دوبارہ آپ کے دیکھے بدون آرام پانا ممکن نہیں ہوتا تھا مسیح القلوب سے روایت ہے باوجودیکہ آپ کے پانچ لڑکے تھے۔ جو دینداری اور علم سے آراستہ تھے۔ اور باارادت معتقدین کی ایک جماعت کی جماعت تھی۔ لیکن درویشوں اور عالموں کی ملازمت میں جب جایا کرتے تھے۔ تو تنہا جایا کرتے تھے۔ جب اس بارہ میں آپ سے دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا کہ مجکو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بزرگان دین کی ملاقات کے وقت ہمراہیوں کے دل۔ کسی اندیشہ باطل میں مبتلا ہو جاویں۔ یا میرے دل میں اپنے ہمراہی فرزندوں اور مریدوں کے واسطے کوئی ایسی خواہش پیدا ہووے جس میں مشائخ طریقت کی خوشنودی نہ ہو۔ اِس سبب سے خداشناس گروہ کی خدمت میں تنہا جانا بہتر معلوم ہوا بیت

چراغ مہر و خورشید محبت	شب تنہائیش را در کمین باد

یاد شیخ محمد

آپ علوم غریبہ بالخصوص اقسام جفر اور وفق اعداد اچھی طرح جانتے تھے۔ علم کو عمل کے ساتھ رفیق بنا کر اپنی مصاحبت سے لوگوں کو فیض پہونچاتے تھے۔ قرآنی تلاوت کے وقت بہت کچھ تاثیر اور ترتیل کام میں لا کر سننے والوں کو خدائی پیغام پہونچایا کرتے تھے۔ ہمیشہ مہمان خانہ میں مقیم اور مسافر ہم نشینوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے۔ محبت کا ولولہ۔ اور عشق کا شعلہ۔ ہمیشہ اور ہر وقت آپ کا حریف تھا۔ اور دائمی شگفتگی آپ کے مزاج کا جزو تھی۔ امام فضلا آپ کی رحلت کی تاریخ ہے۔
سنہ ۱۰۰۹ھ

یاد شاہ منجھن

آپ عبد اللہ ابن قاضی خیر الدین کے فرزند ہیں۔ شریف اور نجیب الطرفین تھے۔ آپ کے پدری دادا۔ خلاصۃ العلما قاضی تاج الدین نحوی۔ اور مادری دادا۔ زبدۃ السادات قاضی سماء الدین دہلوی ہیں۔ جو

فتویٰ نویسی کے عالی منصب پر سرفراز اور قتلغ خانی کے پاک خطاب کے ساتھہ مشہور تھے - آپ کے پیر بیعت تاج العرفا سید تاج الدین بخاری ہین - یہ سید صاحب - بہت کچھہ معرفت اور سیاحی کے ساتھہ روشناس ہین - اور ہر ایک ملک کے مشائخ سے ان کو خلافت حاصل ہے - جب سید صاحب ہند مین آئے - تو غوث الاولیا کی ملازمت حاصل کر کے خلعت اجازت پایا - پھر اس کے بعد - اسی شطاریہ سلسلہ مین اپنے تئین مشہور کیا - اپنے مرید شاہ بنجھن کی سفارش - حضور غوث الاولیا مین کر کے - خدمت مین چہوڑا - آپ اُس فرصت مین مرشد کی جملہ تصانیف مین سے جواہر خمسہ کو پیر کی خدمت مین پڑھکر - اپنے عمل مین لائے - جواہر خمسہ ایک کتاب ہے - جو زاہد کے اشغال - سالک کی رفتار - اور صوفی کے اعتقاد پر شامل ہے - خرقہ خاص جو کوہستان اچنار کی ریاضت کے وقت غوث الاولیا پہنے رہتے تھے - آپ کو عطا ہوا ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین آپ کے فرزند ارجمند شیخ عثمان کے ہاتھون - راقم نے بھی اُس خرقہ کی زیارت کی تھی -

اب مین کسی قدر حالات لکھتا ہون - شاہ بنجھن - خلاصہ علماے زمانہ شیخ احمدی کے ہمدرس تھے - تمام علوم متداولہ کا محققانہ درس فرمایا کرتے تھے - شرعی حدود اور اُس کے آداب کا لحاظ رکھنے مین - بہت کچھہ کوشش اور اہتمام کام مین لاتے تھے - آپ کے ایام زندگانی - درس - مطالعہ - مراقبہ - اور محاسبہ مین وقف تھی - جس سال مین شیر خان سور نے قلعہ راےسین فتح کر کے اسلام آباد نام رکھا - اس سال مین آپ اپنے وطن لکھنوتی سے چل کر اُس قلعہ مین آئے تھے - ایک عمر تک اُس قلعہ کی شیخ الاسلامی اور خانقاہ داری کا منصب آپ کے نام سے رہا - جب قلعہ مذکور کی سرداری کی نوبت ہنود کو پہونچی - تو آپ وہان سے بہ ترک - گونت سارنگ پور مالوہ مین چلے آئے - اور یہین مکان بنا لیا - ایسا عالم جو علوم کی فیض رسانی کا دروازہ لوگون پر کشادہ کرے - اُس زمانہ مین اور اُن اطراف مین نہین تھا - اور کتابین بھی حادثہ کے سبب سے لوٹ مین جاتی رہین تھین - ناچار آپ نے ہر ایک فن مین اپنی یاد سے ایک ایک رسالہ مرتب اور تحریر کر لیا - اور طالبان علم کو اس وقت تک کہ دوسری مبسوط کتابین ہاتھہ آدین - اُن مرتبہ رسالون کے ذریعہ سے فیض بخشی فرماتے رہے - بعدہٗ آپ کے گرامی قدوم کی برکت سے سارنگ پور شہر - شیراز کی طرح دار العلوم بن گیا - دوربت سے اہل کمال آدمیون کے واسطے وہان کی دامنگیر خاک - سکونت کا باعث ہوئی -

جب آپ کا وقت پیری آ پہونچا - تو آپنے دل کو فرزندون اور عزیزون کی نجست سے پاک کیا اور قصبہ اشٹہ مین جو سارنگ پور سے دو منزل دور ہے - گوشہ نشینی کے واسطے مکان اختیار فرمایا - ہر چند سال بعد ہجری

سنہ ایک ہزار ایک کے ماہ ربیع الاول مین آپ بمقام سارنگپور گئے - اور تمام چھوٹون بڑون سے خوشنودی حاصل کی - اور رخصت ہوکر وہان سے پہر اپنے گوشہ نشینی کے حجرہ مین واپس چلے آئے - اب اس وقت مین عمر شریف کا سال اسّی کے خانہ مین آگیا تہا - اِس مہینے مین آپنے ایک روز اُن اصحاب کے ساتہہ جو ذکر جہر کے ہنگامہ مین حاضر تہے - جہان فانی کے وداعی مراسم ادا کئے -

آپ کے جد بزرگوار قاضی تاج الدین نحوی شیخ محمود زندہ پوش قرشی عشقی کی نسل سے ہین - جن کی خانقاہ اسلامی شہر بلخ مین تہی - جس زمانہ مین اشرف دانشوران قاضی شہاب الدین صاحب بحر مواج اور تاتارخانیہ (؟) فخر الدین کی ذات مبارک سے ہندمین مجلس فیض عین رونق پر تہی - اُس زمانہ مین قاضی تاج الدین نحوی بلخ سے ہندوستان مین آئے تہے - اور شہر لکہنوتی مین قیام کی تجویز کی تہی - بہت سے طالبان علوم کو علوم اور فضیلت سے آشنا کردیا - جب ہجری سنہ نوسو چہیاسی مین مالک اقلیم اکبر شاہ نے مالوہ کی طرف کوچ فرمایا - تو صوبہ مالوہ کے تمام مشائخ ایک وجہ خاص سے لشکر مین فراہم کئے گئے - اِس مجمع مین راقم کو شاہجہن کی خدمت مین حاضری کا موقع ملا تہا - دیدار اور دست بوسی سے فیض پایا تہا - خدا کرے - آپ کی برکات دوام کے ساتہہ ہم آغوش رہین -

یاد خواجہ کلان پور خواجہ جوئباری

آپ - دینی سعادت مین - موحدان سابق کے ہم پایہ - اور دنیاوی تصرفات مین فرمان روایان زمانہ کے ہمسر تہے - باینہمہ طریقت - آزادگی بے تعلقی - اور درویشی کے قانون اور آئین مین - ایک شمہ بہی فروگزاشت نہین کرتے تہے - کہتے ہین - حاجتمندون کی معروضات اور ارباب ہوس کی خواہشات - سننے کے بعد - اسی حجرہ مین گہس جایا کرتے تہے - جو بنا رکہا تہا اور تن گدازی - اور روح پروری کے کام مین مشغول ہو جاتے تہے - اسی طریقہ سے تمام عمر گزار دی - جب ہجری سنہ نوسو بانوین مین - اپنے اعضا و جوارح عناصر کے سپرد کرکے عنصری مکان سے اصلی مقام کو کوچ فرمایا - تو گہر مین سے سوائے ایک شکستہ خشت اور ایک پرانی چٹائی کے کچہہ نہین نکلا -

یاد شیخ یوسف بن شیخ عبد اللہ تمیمی انصاری

آپ نے کتابی علم کی تحصیل - اپنے پدر بزرگوار کی تعلیم سے کی تہی - جب آپ امیر سید اسمعیل ابن سید ابدال قادری کی صحبت مین پہونچے - تو یہان نسبت دامادی پیدا ہوگئی - اور نیز ان کا دامن پکڑکر آلہی

معرفت کا سامان فراہم کیا۔ چند روز بعد سید اسمعیل نے خرقہ خلافت عطا فرماکر اپنا جانشین بنایا۔ دنیاوی داد وستد۔ ہر ایک کی ضرورت اور عدم ضرورت کے اعتبار سے لازمہ بشریت ہے۔ اس داد وستد کے اندر مکرو فریب کو آپ کے افعال مین اور ناراستی کو آپ کے اقوال مین دخل نہ تھا۔ ہجری سنہ نوسو چورانوین مین شوال مہینا گزر کر چاندرات کے دن نماز عصر مسجد مین پڑہنے کے بعد معمولی وظیفہ مین مشغول تہے۔ آفتاب ڈوب جانے کے بعد بعض مسجد نشینون نے ہلال ذی قعدہ کی رویت کے واسطے اُٹھکر باہم مبارکبادکہی آپ کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے۔ اور رو کر کہا۔ اگر چاند نظر آگیا ہے۔ تو درویش کو عنصری تعلقات کے بار سے سبک دوش کرکے۔ اپنے حضور مین کیون طلب نہین فرمالیا۔ شاید خداوندی بارگاہ کے لائق نہین جانا ہوگا۔ اسی قسم کی باتین کر رہے تہے کہ اتنے مین نماز مغرب کی تکبیر ہوئی۔ آپ نماز پڑہکر اپنے مکان کی طرف چلے آئے۔ اُسی دم تکیہ پر سر رکہکر۔ اپنی جان کو کلمہ شہادت کے ساتہہ۔ اصلی وطن مین پہونچادیا۔ خوابگاہ اگرہ

یاد مولانا کاسکرانی ابن امیر امین الدین خراسانی

آپ اپنے ماموں مولانا فخرالدین علی واعظ کے مرید ہین۔ آپ کے دل مین عشق اور عرفان کے جواہرات بہرے ہوئے تہے۔ اور آپ کی زبان کی کنجی سے عقل و نقل کے خزانے کہلتے تہے۔ کسی مقام مین بلکہ اپنے مکان کرامات مین بہی رہنا پسند نہین تہا۔ ہمیشہ آزروے فنا رہتی تہی۔ کہتے ہین۔ بہت سے لوگ آپ کے درس سے استادی اور مدرسی کے درجہ کو پہونچ گئے۔ نیز آپ فرماتے تہے۔ میرے ماموں ہمیشہ باغ مین تنہا جایا کرتے تہے۔ ایک روز مین نے عرض کیا۔ مجکو بہی اپنے ہمرکاب لے چلیے۔ فرمایا۔ تم کو باغ دیکہنے کی تاب نہین ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ مین دل شکستہ نہ ہون مجکو ہمراہ لے گئے۔ جب باغ کے اندر قدم رکہا۔ تو اُس کے درخت تمام دکمال قیام سے رکوع مین جہک گئے۔ مجکو حیرت اور حیرت کی وجہ سے بیہوشی ہونے لگی۔ آپ نے میری پیٹہہ پر ہاتہہ پہیرا۔ تب میرے دل مین اس حالت کے دیکہنے اور برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوئی۔ ہجری سنہ نوسو چورانوین مین جہان فانی کو وداع کیا۔

یاد مخدوم جعفر

آپ کی زاد بوم اور خوابگاہ۔ دونون بوبک گانون مین ہین۔ جو سیہوان کے نزدیک ہے۔ سیہوان کو سیستان سندہ بہی کہتے ہین۔ زبان کو رسمی فضیلت اور دل کو حقیقی معرفت حاصل تہی۔ آپ ضمیر کی باتون سے آگاہ و عموماً دلون کے دوست۔ اور نیز رموز النفس و آفاق[۵۱] سے واقف تہے۔ شیخ طاہر ابن یوسف سندہی

[۵۱] انفس یعنی عالم ارواح۔ اور آفاق یعنی عالم شہادت ۱۲

کے اُستادزادہ ہین - جو مجمع البحار طاہری - اور ریاض الصالحین کے مصنف تہے مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم مدظلہ سے روایت ہے - حکیم عثمان بوبکانی سے مینے سنا ہے - اُنہون نے فرمایا - مخدوم نے آخر عمر مین منطق کی کتابین دریا مین بہادی تہین - اور احیاء العلوم - عوارف - فصل الخطاب - اور نیز ان کتابون کی مثل جو دیگر کتب ہوتی تہین - اُن کے مطالعہ کے سوا کوئی شغل نہین تہا - مصرع باد بروحش مقام جنت فصل الخطاب -

یاد مخدوم بایزید لاکھہ

لاکہ - ایک قبیلہ ہے سندمین - عزت آمائے دارین - بہرہ مسند نشائین - مرزا عبدالرحیم خانخانان - ابددولتہ نے مسیح زمان کی خدمت مین بیان کیا تہا - کہ جب مین صوبہ تتہ فتح کرنے کے زمانہ مین - مخدوم کی خانقاہ مین پہونچا - تو صوفیون کی ایک جماعت دیکہنے مین آئی - کہ اُن کے ہاتہہ تو لازمی ضروریات بہم پہونچانے کے کام مین مصروف تہے - اُن کی زبانین تلاوت قرآن کے ساتہہ - ذکر الٰہی مین لگی ہوئی تہین - اور اُن کے قلوب - نفسانی خطرات دور کرنے کی فکر مین مشغول تہے - آپ کی گرامی صحبت سے بہت کچہہ باطنی فروغ حاصل ہوا -

مصرع آیۂ نور باد شمع شبش ؛

یاد مخدوم بلال سندھی

آپ - حق کے عارف - اور خلق کے معروف تہے - ہدایت سندہی سے روایت ہے - ایک رات کا ذکر ہے - مخدوم خلوتخانہ کے اندر - مطالعہ اور مشاہدہ مین مشغول تہے - پیاس کا زور یہان تک ہوا - کہ پانی کے واسطے باہر آنا پڑا - ناگاہ خواجہ خضر علیہ السلام موجود ملے - دیا جو کچہہ دیا - اور پایا جو کچہہ پایا بیت

آنچہ حق بہر بندگان آراست	آرزو آنچنان نداند خواست

یاد مولانا خرد دیوانہ

آپ کے ہاتہہ نے دامن مولانا خواجگی کاشانی کے ارشاد کا پکڑا تہا - آپ آگاہ دل - خداشناسون مین سے تہے ہمیشہ فیض رسانی کی مسند پر معرفت الٰہی کا بیان کرنے کے وقت جذبہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہوجایا کرتا تہا - اور معانی کا نشہ سر سے جوش مارا کرتا تہا - ایسی اونچی اونچی باتین بیان کیا کرتے تہے - کہ اندیشہ بہی اُن کے ادراک سے قاصر رہتا تہا - اور کوئی دانشمند - آپ کے بیان کی توجیہ نہین کرسکتا تہا - کہتے ہین - دارالاسلام بلخ کے فرمان روا پیر محمد خان اوزبک نے اپنے زمانہ حکمرانی مین ایسے خلیفہ کی درخواست کی تہی - جو نقشبندیہ سلسلہ پر لوگون کو تالیف قلوب کرکے کہینچ لاوے - چنانچہ مولانا نے اپنے

یارون سے استفسار فرمایا - ہرایک نے اس کام کے لئے - اپنے تئین تجویز کیا - اُس وقت مجلس مین مولانا خرد موجود نہین تھے - پیر بزرگوار نے سب کی راے کو نظر سے گرادیا - کیونکہ بڑے پندار آتی تھی - اور قلبی توجہ سے مولانا خرد کو مجمع کی طرف کھینچ بلایا - اور فرمایا - دیوانہ تم درویشان بلخ کے پیشوا کیئے گئے ہو - اُٹھو - اور روانگی کا سامان کرو - جب وہان پہونچ جاؤ تو طریقہ رہنمائی اختیار کرنا - اور طالبون کو اپنے مطلوب مین کامیاب کرنا - آپ نے تعمیل حکم کی - اور رہنمائی کا کام سنجیدہ روش کے ساتھہ انجام دیا - ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو نوے تھا - کہ آپ کے طلب - روحانی عالم مین ہوئی - آپ نے قبول فرماکر بلخ مین خوابگاہ اختیار کی -

یاد شیخ صدیق برودرہ (بڑودہ)

آپ عطار کے لڑکے تھے - جب توفیق کی بزم سے آپ کو کیفیت حاصل ہوا - تو باپ کی عطاری کی دوکان چھوڑکر - پیر کا شطاری طریقہ اختیار کیا - تھوڑے عرصہ مین ذاکر - شاغل - عابد - عارف - فانی - متوکل - اور نیز گوشہ نشین ہوگئے - خلافت کا خرقہ - اور بیعت کی کلاہ شیخ صدرالدین ذاکر سے ملی تھی - ہمیشہ جان توڑ کر کوشش کیا کرتے تھے - کہ پیر کی ہی ملازمت مین رہین - پیر کی اُخروی رحلت کے بعد ناچار ہوکر ایک مسجد کا گوشہ اختیار کر لیا تھا - اور اُسی مین رہے - جب تک کہ ناسوتی تلچھٹ کا پیالہ توڑ کر لاہوتی شراباً طہوراً کا پیمانہ منہ سے نہین لگالیا - اور بزم وحدت مین صاحب دور نہین ہوگئے - ہجری سنہ نوسو بانوین مین جو مظفر گجراتی کے خارج ہونے کا اور خانخانان کی فتح کا سال ہے - راقم رسمی علوم کی تحصیل کے ارادہ پر اپنے وطن سے احمدآباد گجرات کو جارہا تھا - جب شہر برودرہ (بڑودہ) ہوکر گزرہوا تو اپنے مرشد شیخ صدرالدین ذاکر کے روضہ کی زیارت کے واسطے - اور نیز اُس شہر کے مشایخ کی ملازمت کے قصد سے دو تین روز وہان پر مقام کیا - اور اپنی مشتاق آنکھین ان اصحاب کے دیدار سے منور کین - اس درمیان مین شیخ صدیق کی خدمت مین کئی دفعہ رازداری کی باتین ہوئین - پھر جب ہجری سنہ ایک ہزار تین مین استادی شیخ وجیہ الدین علوی کے روضہ مقدس کی خاک بوسی کے واسطے گجرات کو گیا - تو اس دفعہ آپ کو برودرہ (بڑودہ) کی اُس مسجد مین نہ پایا - مسجد کے ہمسایون سے آپ کے حالات تحقیق کئے - تو اونہون نے بیان کیا - کہ ہجری سنہ نوسو ستانوین مین آپ آنجہانی ہوگئے - بعض نے سنہ چھیانوین بیان کیا - العلم عنداللہ الملک العلام

یاد شیخ عبدالرحمن صوفی سرہندی

آپ بہترین گروہ مین سے ہین - عاشق منش - مبتلا سرشت - سوختہ دل - حسن پرست - فراخ مشرب

بهار, وجو بلند ہمت - ستودہ خو - گوشہ نشین - گرسنگی پرور - نیاز گزار - آرزو دشمن - قناعت دوست
اور اہل کشف تھے - آپ کو سید برہا بلگرامی کی خدمت مین ارادت تہی - جب اپنی زاد بوم سے آپ دار السلطنۃ
آگرہ مین آئے - تو غوث الاولیا کے صاحب زادہ مخدومی شیخ ضیا اللہ کی خانقاہ مین حجرہ تجویز کر لیا قیام کیا
اور چند روز مین ضیائی صحبتون نے زندگانی کا باغ پُر بہار کر دیا عایشہ نامی ایک عورت حسینہ اور جمیلہ تہی
یکایک آپ اُسپر عاشق ہوئے - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ عورت مذکورہ نے بہی - درویش اور نیز
درویشی پر دل دیدیا تہا - القصہ دونون طرف کی اجازت - اور خوشنودی سے عقد کی رسم ادا ہوئی بہت
برسون تک دونون ہم راز رہے - سید احمد قادری آپ کے ہم رازون مین سے ہین - ہمیشہ کہا کرتے تہے - کہ
شیخ اس عورت کے ساتہہ ایسا گہرا مراقبہ کیا کرتے تہے - کہ رات کو صبح کر دیا کرتے تہے - اور زُيِّنَ[۵۱] لِلنَّاسِ
حُبُّ الشَّهَوَاتِ کے گزیدہ لوگون سے مستثنیٰ تہے - کیونکہ آپ کی نظر بساط زمانہ کی رنگ آمیزی کو دیکہکر کبہی اپنی
جگہہ سے نہین سرکتی تہی - اور آپ کا دل - روزگار کے طلسمی ہنگامہ سے کبہی دہوکہ نہین کہاتا تہا - بلکہ نہایت
کم درجہ کی خورش اور پوشش سے بہوک کی دفع الوقتی - اور برہنگی کی دلاسا کشادہ پیشانی کے ساتہہ فرمایا
کرتے تہے - ہجری سنہ نو سو پچانوین مین اپنی عنصری صورت - سپرد خاک کر کے - اصلی وطن کو
رخصت ہوئے -

یاد شیخ طیب طاب ثراہ

آپ - حافظ - عالم - قاری - بے تکلف - شکستہ دل - اور نمناک چشم تہے - اپنے گہر کی ضروریات
خریدنے کے واسطے بازار کو جایا کرتے تہے - ایک روز آپنے ایک حسین کو جو معشوقی کے ساتہہ اُس ملک مین مشہور
تہا مسیح القلوب کے ہمراہ دیکہا تہا - اور مذاق کے طور پر کہا[۵۲] أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ اور یہ کہکر چل
دئے - مخدوم ہارون ایک بزرگ تہے سندہ کی تمام زمین ان کے وجود سے روشن تہی - اور ٹہٹہ کی تمام اطراف
ان کی با علم اولاد اور شاگردون سے منور ہین کہتے ہین شیخ طیب انہین مخدوم کے فرزندون مین سے ہین
ظاہری علم مین آپ کے اُستاد - ملا یونس مفتی سندہی ہین - تقدیر کے کرشمہ سے ناچار ہوکر آپ اپنے وطن
سے دل برداشتہ ہوئے - اور ایلچ پور برار کی طرف سفر اختیار کیا - اس زمانہ مین شیخ طاہر یوسف بیان

۵۱ لوگون کو (دنیا کی) مرغوب چیزون کے ساتہہ دل بستگی بہلی معلوم ہوتی ہے ۵۲ کیا یہی ہین - جو تمہارے معبودون کو
(بُری طرح) یاد کرتے ہین ۱۲-

تشریف رکھتے تے - ایک دوسرے کا دیدار دیکھکر خوش ہوئے - اور شکر الٰہی بجالائے - ان دونون صاحبون کے درمیان مین یہان تک محبت بڑہی - کہ شہر کے لوگ دونون بزرگوارون کو باہم بہائی بہائی سمجھتے تے لیکن یہ شیخ طیب - وہ شیخ طیب نہین ہین - جو اُن کے بہائی تے - اُن کا پیمانہ زندگی - ہجری سنہ نوسو پچاس مین لب ریز ہوچکا ہے - القصہ - آپنے ایک مفید شرح رسالہ غوثیہ پر لکہی ہے - اور آپ کے عمدہ عمدہ حاشیہ مشکوٰۃ حدیث پر بہی ہین - مسیح القلوب اصول فقہ اور کلام مین آپ کے شاگرد ہین - برار کے حادثہ معلوم مین شیخ طاہر کے ہمراہ آپ بہی حاکم کی التماس قبول کر کے برہان پور مین آ گئے تے - بہت کچھ فیض یہان کے لوگون کو پہونچایا اور دسوین صدی کے دسوین حصہ مین آپ نے اُس جہان کا عزم فرمایا - خوابگاہ - شیخ ابراہیم عمر سندہی کے حظیرہ مین ہے - مصرع - یاد طیب ہمچو نامش خاک او -

یاد شیخ عربی دیانہ سندھی

آپ کی ایسی عجیب وغریب ہوش رُبا خارق عادات - زمانہ کے لوگ بیان کرتے ہین - کہ اُن کو تحریر اپنے آغوش مین نہین لاسکتی ہے - منجملہ خارق عادات کے ذکر قربان کو کمال کے درجہ پر پہونچایا تہا جب آپ اُس کا شغل کیا کرتے تہے - تو تمام جسمانی اعضا بند بند کر کے جدا ہو جایا کرتے تہے - اور پہر مل جایا کرتے تہے - بعض کا یہ گمان ہے - کہ مخدوم نوح آپ کے مریدون مین سے ہین - واللہ اعلم -

مصرع - مظہر معجزات احمد بود ؎

یاد شیخ سعد اللہ دہلوی چشتی

آپ کا روزمرہ کا خرچ - دہقانی - سوداگری - یا سپاہگری پر منحصر نہین تہا - بلکہ [1] فی السماء رزقکم - کے جاگیردارون کے نام دیوان ازل سے فرمان وظیفہ جاری ہو گیا تہا - اس سبب سے آپنے زندگی - اُسی آسمانی روزی پر بسر کی - کسی متعارف سبب کو ہاتہ نہین لگایا - اور آزادگی اور گوشہ نشینی کا دامن ہمیشہ ہاتہ سے پکڑ کر واصلان قرب کی ملازمت سے فیض اُٹہایا - آپ اپنے تئین شیخ جاپلدہ دہلوی قدس سرہ کے خانقاہ نشینون مین سے بیان فرمایا کرتے تہے شیخ عبد العزیز یحییٰ مندری دہلوی کے ساتہہ نسبت خویشی رکہتے تہے - شیخ محی الدین ملیح الملک کو - عادل شاہ برہان پوری کے حضور مین عرض بیگی کا منصب حاصل تہا - یہ آپ کے بہی فرزند ہین - اور عادل شاہ کی التماس پر آپ براہ مہربانی - دہلی سے بہ ترک سکونت برہان پور چلے آئے تہے - چند سال بعد - اسی شہر کی

[1] تمہارا رزق آسمان مین ہے ۱۲

حدود مین شمالی سمت پر شیخ ابراہیم سنبھی کی تربت کی ہمسائگی مین خوابگاہ اختیار کی -

مصرع ہمسایہ اش رسول خدا باد در بہشت ؎

یاد سید حیدر قدس سرہ

آپ کا آغاز سلوک تھا - کہ شیخ بلال کی ملازمت مین پہونچے - اور ان کے موثر انفاس کی تلقین چاہی شیخ بلال نے فرمایا - سیادت خود فی نفسہ بڑا عالی شان درجہ ہے - یہ آپ کو حاصل ہے - آپ کا رہنما مجھ جیسا گودڑیا فقیر جو کچھ نہین سمجھتا ہے - زیبا نہین ہے - لہذا بہتر یہ ہے - کہ کسی ایسے بزرگ کی تلاش مین ہمت کا پانون غبار آلود کر کے اپنی مرادین کامیابی حاصل کیجئے - جو آپ کی نسبت کے ہم پلہ ہو - قصہ کوتاہ آپ نے جہان پیما قدم سے قید اٹھائی - اور سیاحی شروع کی - آپ فرماتے تھے - ایام سیاحی مین - جس صاحب کی خدمت مین پہونچتا تھا امید پوری نہین ہوتی تھی - جواب ملتا تھا - کہ تمہاری ہدایت شیخ بلال کے حصہ مین آچکی ہے - ناچار پھر پھرا کر شیخ بلال کے آستانہ پر حاضر آیا - اور بیعت ہو گیا - نیز فرمایا کرتے تھے - جب مین چھہ روز کا تھا اُس وقت کے حالات مجھے یاد ہین - کہ مین کس طرح اور کہان تھا مصرع بصارت با بصیرت روز بیش باد -

یاد شیخ کتین لاکہ

آپ کے پیر طریقت شیخ بلال ہین - کہتے ہین - آپ صاحب دولت اور صاحب سامان تھے حتی کہ چند گروہ آپ کے زیر فرمان رہتے تھے - یکایک اس ساز و سامان کے ترک کا خیال آپ کے دل مین پیدا ہوا سب کو چھوڑ چھاڑ کر کس کی کفنی گلے مین ڈال لی - اور پیر کی خدمت کا شغل اختیار کیا - ایک روز آپ سے دریافت کیا گیا - عز و جاہ کو چھوڑ کر - فقر و نیاز کی دوستی اور سوختگی کے ساتھ آشنائی کس حد تک پہونچ گئی ہے - آپ نے فرمایا - گدائی - اور ظاہری خواری کے ساتھ مجکو اس قدر آرام معلوم ہوتا ہے - کہ اگر مین فرمان بردارون کے سامنے پھا کر روٹی کا ٹکڑا بھیک مانگون - تو میری طبیعت پر گرانی پیدا نہ ہو - بلکہ آسودگی بڑھے - جب آپ نیند مین رکھے جاتے تھے - تب ذکر کی آواز سننے مین آتی تھی مصرع جز بہ ذکر حق زبان گویا مباد ؎

یاد شیخ محسن کھانہ

کہانہ ایک قصبہ ہے دہلی سے شرقی سمت مین چالیس کوس دور - توکل اور خاموشی یہ دو گواہ آپ کی ولایت کے تھے - ایک بزرگ روہتک سے لکھتے ہین - آپ اپنے گانون سے کہین نہین جایا کرتے تھے البتہ چند روز بعد درویشون کے دیدار کے واسطے ہمارے قصبہ مین آیا کرتے تھے - یہان کے باشندے

چھوٹے سے لیکر بڑے تک تمام آپ کی پیشوائی کے واسطے جاتے تھے - اور عمائد دل و جان سے آپ کو شہر مین لاکر ہر ایک شخص اپنے گھر مین اُترنے کی التماس کیا کرتا تھا - آپ سب سے عذر معذرت کرکے - جہان آپ کا دل چاہتا تھا وہان اُتر پڑتے تھے - سوائے ضروری بات کے زبان نہین کھولتے تھے - اور ایک شکم کی مقدار کے سوا کسی روپیہ پیسہ کو ہاتھہ نہین لگاتے تھے - اسی طرز کے ساتھہ ایک دو ہفتہ وہان رہکر اپنے وطن کو لوٹ جایا کرتے تھے - بہت برسون تک اسی طرح گزاری - خوابگاہ کہا : -

یاد شیخ ظہور الدین محمود بن جلال

آپ گجرات کے فرزند - قطب الاقطاب غوث الاولیا کے مرید شیخ صدرالدین ذاکر کے خلیفہ راقم گلزار کے مربی - ربانی کلام کے حافظ - بے یارون کے یار - اور کمزورون کے قوت بازو تھے - ہر ایک خانوادہ کے بیرون مین دعوت کا علم - اور اذکار کا طریقہ مختلف ہوتا ہے - اور علی ہذا مشہور سلسلون کے مشائخ مین اشغال اور اسرار کی طرزین گوناگون ہوتی ہین - ان سب امور مین آپ کو کمال فیض حاصل تھا مرشد کے ساتھہ بہت مدت تک سیر و سفر مین ہم قدم - اور خلا و ملا مین ہمدم رہے تھے - خلاصہ یہ ہے کہ پیر کے اسرار اور افعال کا آپ آئینہ تھے - یعنی پیر کی صورت سے رنگ اور پیر کے معنی سے بو بہم پہونچائی تھی جب مرشد کو گجرات جانے کا خیال پیدا ہوا - تو آپ کو اُنھون نے منڈو (مانڈو) والون کی ہدایت کے واسطے یہین چھوڑا - کم و بیش دس برس باشندگان شہر کی فیض رسانی کی بعد تاریخ اٹھارھوین شعبان کو ہجری سنہ نو سو چھیانوین مین منزل قدس کی طرف روانہ ہو گئے - خانقاہ مین ہی قبر بنائی گئی - شہر والے آپ کی عمر جو کوتاہ بتاتے تھے - اس کی وجہ اپنی کم واقفیت سمجھتے تھے - رنج و افسوس کی زیادتی کا حال کیا لکھون - کہ اس علامہ دہر کے نہ لکھے ہوئے واقعات کا ایک انبار ایسا ہے جسپر علم حاصل نہین ہے - رحلت کے وقت آپ کے چند کامگار خلفا حاضر تھے - آپ نے حاضرین مین سے شیخ داؤد کو منتخب کرکے اپنی جانشینی کے واسطے اجازت فرمائی - شیخ داؤد جیسے ظاہر مین برگزیدہ تھے ویسے ہی معنی مین بھی برگزیدہ تھے اُنھون نے شیخ عبداللہ اور شیخ ضیاء اللہ مخدوم زادون کی خدمت مین رہ کر فضیلتین اور صفائی وقت حاصل کی - اب ان دونون صاحب زادون کے بجانب گوالیار چلے جانے کے بعد - آپ ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین منڈو کی طرف لوٹ آئے ہین - اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کو قیام اور راستکاری کی توفیق عطا فرمادے - مصرع ع ہمچو آغاز انجام کار باد تو محمود باد :

یاد شیخ محبت

آپ بنی اسرائیل گروہ مین سے ہین - زاد بوم دہلی - اور خوابگاہ سارنگ پور مالوہ ہے - سپاہیانہ روش تہی - نستعلیق خط اُستادانہ لکہتے تہے - ہجری سنہ نوسو پچاسی تہا - کہ قصبہ دہار مالوہ مین ایک حسین منظر پر عاشق ہو گئے - خلعت کو گدڑی کی عوض - اور عقل کو دیوانگی کی عوض فروخت کر دیا - اِس درمیان مین سفر حجاز کا ولولہ اندرون باطن سے جوش کر اُٹہا - تو حرمین شریفین **زادھما اللہ شرفاً** کے طواف سے سرفراز ہوئے - بحر اعظم کے کنارون کی سیر کرتے ہوئے - مالوہ کو لوٹ آئے - ایک مدت دراز تک **راقم** گلزار کے ساتہ مصاحبت رہی - انہین ایام مین ایک دوست کے گہر خوشی کا جلسہ تہا دو قوال آپس مین بگڑ گئے آپ نے صفائی کرانی چاہی - تقدیر ناموافق تہی - آپ کی صلح کنان باتین - اُن دونون مین سے ایک کو ناگوار ہوئین - اُس نے کمر مین سے خنجر نکال کر آپ کے پہلو مین مارا - حاضرین محفل کو انصاف اور حمایت حق نے اُس بدکردار کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا - مگر آپ نے پکار کر کہا - کہ درویش کا خون سلسبیل ہے - دیت اور قصاص لئے جانے کے لائق نہین ہے - جو اصحاب میری خوشنودی چاہتے ہین - اُن کو چاہیے - کہ اپنی تکلیف اور دشمن کا آزار گوارا نہ کرین - کیونکہ ازلی دفتر مین خنجر مارنے والا - اور زخم کہانے والا دونون ایک ہی اصل کی فرع ہین - اور کسی کو تقدیر کا لکہا ہوا دگرگون کرنے کی طاقت نہین ہے - **القصہ** ہجوم غوغا کو شگفتگی کے ساتہ منتشر کیا - چند روز بعد زخم اچہا ہو گیا - تو آپ اُجین سے سارنگ پور چلے گئے اس جگہہ ایک سانپ کے کاٹنے سے آپ کی عنصری عمارت کے اندر - ہجری سنہ نوسو چہیانوین مین خرابی پیدا ہو گئی - عارف وقت محی قلوب سید محی الدین پسر سید چاند سارنگ پوری - جن کا ظاہر اور باطن دونون آراستہ ہین - بیان کرتے ہین ایک روز مین امیر سید علاء الدین کے روضہ مین شیخ محبت سے رازداری کی باتین کر رہا تہا - اتنے مین ایک طرف سے ایک نعش آتی ہوئی معلوم ہوئی - اور دوسری طرف ایک جمیل منظر نمایان ہوا - میری نظر تابوت پر پڑی جس سے مجکو حیرت اور عبرت زیادہ ہوئی - اور آپ کی نگاہ اُس محبوب کے چہرہ پر پڑی - جس سے آپ مشاہدہ مین مستغرق ہو گئے - مین نے کہا - تابوت کی طرف نگاہ کرنا عبرت پیدا کرتا ہے - اور جمیل صورت پر نظر ڈالنا - نفسانی خواہش بڑہاتا ہے - آپ نے فرمایا - درویش کی نظر مین یہ دونون باتین ہم پلہ ہین - اور جو شخص فنا ہو گیا ہو - موت اور زیست اُس کے اختیار مین ہے - چنانچہ اُسی شب کو آپ نے ہم نشینون کو یہ دہوکہ دیا - کہ مجہکو

سانپ نے کاٹا ہے۔ جب علاج اور جنتر منتر کرنا شروع ہوا۔ تو آپنے مسکرا کر فرمایا۔ درویش کو اس عمل کی ضرورت نہین ہے۔ پس یہی بہتر ہے کہ اپنے تئین خدا کے سپرد کر کے بالکل خواب راحت مین سو جاؤن۔ صبح کے وقت لوگون نے آپ کو رحمت حق مین آسودہ پایا۔ اور آپ کے کسی عضو پر سانپ کے کاٹنے کا نشان نہین تھا۔ اور آپ کے مراقبہ کے مکان مین ایک شرعی تہمد کے سوا۔ کوئی روپیہ پیسہ نہین نکلا۔ اس بیان سے معلوم ہوا۔ کہ سانپ کاٹنے کی روایت عام خلائق کی شہرت ہے درحاصل آپ کی رحلت فرمائی کی حقیقت اس طرح پر ہے۔ کہ جیسے بیان کی گئی۔ اس کے بعد آپ کے دیرینہ رازدار اور غمگسار شیخ صدر جہان نے آپ کو خواب مین دیکھا۔ تو آپ سے آلہی عالم کا ماجرا دریافت کیا۔ آپ ہنسے۔ اور فرمایا۔ **المومن مرآۃ المومن** اور سنہ بند کر لیا **مصرع** آئینۂ خداے نما باد جان او۔

یاد سید بدرالدین ابن سید جلال متوکل

آپ کی تمام و کمال ہمت۔ حدود شریعت کی نگاہبانی مین۔ اور تمام و کمال نیت۔ اسرار حقیقت کی پاسبانی مین مصروف تھی۔ آپ ہمیشہ رہنمائی اور نصیحت کے وقت۔ معرفت اور کشف کے انوار۔ شریعت کے لباس مین۔ پوشیدہ عبارت کے ذریعہ سے بیان کیا کرتے تھے۔ تصوف کی برہنہ باتین۔ بہت کم کیا کرتے تھے حقائق اور اسرار بیان کرتے وقت۔ دلچسپ اشارون۔ اور دل آویز نکتون کے جواہرات۔ نظم اور نثر کے تاگے مین پرو کر۔ سننے والون کے کان اور گردن کا ہار بناتے تھے۔ ظاہری علم کی تحصیل۔ شیخ ابوالفتح تھانیسری۔ اور شیخ جلال انصاری کی فیض بخشی سے۔ اور باطن کی پرورش۔ اپنے پدر بزرگوار کی توجہ سے کر کے ان کمالات اور حالات کو پہونچے تھے۔ آپ کی ولادت کا سال نو سو تینتالیس ہے۔ آغاز جوانی کے بعد فرائض سنن۔ اور نوافل کے ادا کرنے مین جان توڑ کر کوشش کرتے تھے۔ شیخ محمد صوفی سے روایت ہے۔ ایک روز مین جنگل مین جا رہا تھا۔ دو مرد عرب سامنے آئے۔ اور سلام کیا۔ مینے سلام کا جواب دیا۔ اُنھون نے دریافت کیا۔ سید بدرالدین ابن سید جلال متوکل کو آپ جانتے ہین۔ مینے کہا۔ مین آپ کے خانوادہ کا غلام ہون۔ اونھون نے کہا۔ ہم کو اُن سے ملنا ہے۔ مین اُن دونون شخصون کو سید کے نزدیک لے گیا۔ اُنھون نے قدم بوسی کے بعد عرض کیا۔ فرزند رسول اللہ **علیہ الصلوۃ والسلام** سے بیعت ہونے کی آرزو ہمارے دل مین تھی۔ معاملہ مین حضور نبوی نے ہم کو اجازت دی ہے۔ کہ ہندوستان مین جا کر آگرہ مین سید بدرالدین کے مرید ہو جاؤ۔ اگرچہ ہمارے فرزند اس ملک مین بھی ہین۔ لیکن۔ تمہارا حصہ ازل مین اُنہین کی تحویل سے ملنا

معین ہے - آپ نے ارشاد فرمایا - اس شہر مین اس تمہارے مطلوب نام کا شخص شاید کوئی اور ہو - تشخیص
وتحقیق کے بعد بیعت کرنا - انہون نے عرض کیا - جن دل ربا خصلتون کے ذریعہ سے علامتین ہم کو
بتائی گئی ہین - وہ تو آپ مین ہی پائی جاتی ہین - خیر - رسم بیعت بجا لا کر - اُسی رات کو اجازت معاودت
حاصل کی - راوی بھی دہلیز کے باہر تک اُنہون کی متابعت مین گیا تہا - اُنہون نے فرمایا - جس سال مین
کہ لمعان الشیب فی الاسلام لوزی سید کی ڈاڑہی مین فروغ پیدا کرے گا - وہی سال
سید کے کمال کا ہو گا - کہتے ہین - جب آپ کی عمر پچپن کو پہونچی - تو پیری کی سفیدی نمودار ہوئی - اور
اسی سال کی چھٹی ماہ صفر کو استسقا کی بیماری آپ کو عارض ہو کر - کامل دو مہینے لگاتار رہی - لیکن عبادات
کے وظیفون مین کسی قسم کا فتور واقع نہین ہوا - تاریخ چھبیسوین ربیع الاول ہجری سنہ نو سو اٹھانوین کو
آپ - نے بزرگان شہر کو بلا کر اُن کے روبرو خرقہ اور سجادہ اپنے فرزند سید بہاری کے حوالہ کیا - حاضرین
نے دعا کے واسطے ہاتھہ اُٹھا کر کہا - اللہ تعالیٰ جل شانہ اس وصیت کو مبارک کرے - آپ نے فرمایا
ہر ایک طریق سے مبارک ہے - بالآخر - اسی ربیع کی چاند رات کے دن دنیا کی ویرانہ جگہہ کو رخصت
فرما کر عالم غیب کی آباد عمارت کی طرف سفر کر گئے - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ راجی محمد بروودرہ (بڑودہ)

آپ رند تھے - مگر سادہ تہا - آزاد تھے - مگر سو زنجیرین پانون مین پڑی ہوئین دیوانہ تھے - مگر کام سب
عاقلانہ فنافی الشیخ کو فنافی اللہ سے زیادہ دوست رکھتے تھے - اور ترجیح کی وجوہ بیان کیا کرتے
تھے - تمام کردار گفتار - اور رفتار مین اپنا خاکی نقش لوح سے مٹا کر تمام کو شیخ کی طرف منسوب پاتے تھے
اسی اندیشہ مین اُنکی آمد و رفت رہتی تہی - اور بعدن مستانہ نعرہ مارنے کے کوئی قدم راستہ مین نہین رکھتے
تھے - ہجری سنہ کچھہ اوپر نو سو نوے تہا - کہ آپ کے نام الٰہی طالب کا پیغام پہونچا - آپ قبول کر کے
عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ کے حضور مین روانہ ہو گئے - آپ نے ایک بیٹا چھوڑا - شیخ ولی محمد نام تہا
ان کو سلوک سے پہلے آغاز ہوش مین ہی - توحید کے قوی جذبہ نے آ لیا - زیادہ تر تعجب کی یہ بات
ہے - کہ توحید کی بات کے سوا - آپ کی زبان - دوسرے حرفون کے واسطے حقیقتہً گونگی تہی - ہجری
سنہ ایک ہزار ایک مین احمد نگر دکن کے مقام پر نظر آئے تھے - پہر آپ کی کوئی خبر نہین آئی - آپ کے
برگزیدہ مریدون مین سے شیخ صدر الدین ذاکر ہین - یہ اپنے پیر کے ساتھہ ہمیشہ واپسین نفس تک سفر اور

حضر مین رفیق رہے۔

یاد شیخ میان آبا

آپ کا نام ابراہیم ہے - صاحب حال و قال - اور اہل مقامات و کرامات تھے - زاد بوم قاعہ بھروچ گجرات اور خوابگاہ برہان پور محمد شاہ فاروقی کے حظیرہ مین - کہتے ہین - یون تو آپنے بہت سے مشایخ زمانہ کی نظر دیکھی اور ملازمت کر کے فیض پایا تھا - لیکن خرقہ خلافت آپ کو غوث الاولیا قدس سرہ کی خدمت عالی سے ہی حاصل ہوا ہے - القصہ جب گجرات سے برہانپور مین آئے - اُس وقت مین محمد شاہ وہان کا حاکم تھا - اور سید زین الدین اُس کا وزیر اعظم تھا - جس نے غوث الاولیا کی خانقاہ مین ایک مدت تک رہ کر کام کیا تھا - یہ دونون اصحاب صفائی قلب سے آپ کے مرید ہوئے - جب حاکم اور وزیر مرید ہو گئے - تو آپ نے مرید کرنا ترک کر دیا - اِس کی وجہ دریافت کی گئی - تو جواب دیا - کہین ایسا نہ ہو - کہ اب جو لوگ میری طرف اظہار ارادت کرتے ہین - اس مین لوگون کا خیال یہ ہو - کہ اِس صوبہ کے حاکم کا مین پیر ہون پس یہی بہتر ہے کہ مین اپنے تئین اس خطرناک شیوہ سے باز رکھون - تاکہ جو لوگ ارادت کی استعداد رکھتے ہین مین اُن کی گمراہی کا سبب نہ ہون اور کسی کے خالص عمل کو ریا کی آلایش سے آلودہ نہ کرون - ہجری سنہ نوسو اٹھانوین یا ننیانوین مین اعلیٰ عالم ارواح کو رحلت فرمائی - خلیل الرحمٰن آپ کی تاریخ وفات ہے -

سنہ ۹۹۹

مصرع ملا ر اعلے باد جاے یا داود

یاد حاجی ابراہیم سرہندی

آپ کی رنگین طبیعت کا شاہد - علوم اور معرفتون کے زیور سے آراستہ تھا بشیخ المحدثین شیخ ابن حجر تیمی کی خدمت مین آپنے حرم محترم مین رہکر احادیث کی تصحیح کی تھی - حدیث اور تفسیر کی سند مین آپ کو نسبت عالی حاصل تھی - آپ کی قوت ناطقہ موثر اور واعظانہ اشعار کی زبان سے آشنا تھے - جس زمانہ مین تمام ملک ہندوستان کو شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ نے فتح کر لیا تھا - تو اُس کے دل مین یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یہ تمام علما - جو گرد کے گرد پاے تخت کے شہر مین فراہم ہین - ایک ایک کر کے تمام قلمرو کے ایک ایک حصہ مین مقرر کیے جاوین جس طرح ظاہری فوج اور امرا سے ملک مین امن و امان اور آرایش ہے - اسی طرح اس باطنی گروہ کے بابرکت انفاس کی برکات سے بھی - ہر ایک ملک کے باشندون کو اپنی اپنی استعداد کے موافق فیض پہونچے اور نیز ہر ایک شخص بقدر حوصلہ - اس جماعت کی ملازمت سے فروغ معرفت حاصل کرے - اِس

خیال کی بنیاد پر ہر ایک شخص - ایک جداگانہ سمت مین نامزد کیا گیا جس ملک مین آپ مامور تھے وہان سے آپ بدون حصول اجازت - دارالسلطنۃ مین لوٹ آئے - یہ بات شہنشاہ کو ناگوار گزری - اس ناخوشی کے سبب سے آپ کو قلعہ رنتھنبور[۵۱] مین بھیج دیا - یہان تنہائی اور اپنی حالت مین سختی دیکھکر بہت پریشان ہوے - ایک مدت تک تو یہ انتظار کیا - کہ کوئی سبب رہائی کا پیدا ہو - مگر پیدا نہین ہوا - پھر ایک رات رسی بہم پہونچا کر دیوار قلعہ پر لٹکائی - تاکہ اُس عالی شان قلعہ سے نیچے اُتر جاوین - اور فرار ہو کر چند روز گمنامی کے طریقہ پر بسر کرین آدھی دور تک اُتر آئے تھے - کہ یکایک رسی ٹوٹی - جس نے عمر کا بھی پیوند قطع کیا - جو ایک بال کے تار سے بندھا ہوا ہے - آپ کی روح نے درمیان ہی مین سے آسمان کا راستہ لیا - اور کالبد نے اپنا اسباب زمین کے حوالہ کیا - **بیت**

بیوند عمر بستہ بموئے ست ہوش دار	غمخوار خویش باش غم روزگار چیست

یہ واقعہ پیش آنے سے خردشناس حقیقت بین نظر کے سامنے آیۃ کریمہ[۵۲] اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم کی حکمت ظاہر ہوئی اور شکی طبیعتون کو اوامر و نواہی کے بارہ مین یقین پیدا ہو گیا -

یاد شیخ ودود اللہ شطاری

آپ شیخ معروف صدیقی کے بیٹے ہین - اور نام شیخ لاد ہے - ہمیشہ درویشی اور فقر مین زمانہ گزارا - آپ کے آبائے کرام مُعنعن شیخ عبدالرحمن کو پہونچتے ہین - جو حضرت صدیق اکبر کے پوتے ہین رضی اللہ عنہ غوث الاولیاء کے مرید اور نیز خلیفہ ہین - کم و بیش بارہ سال برابر اپنے پیر بزرگوار کی خدمت مین رہ کر شطاری مشرب کے اشغال اور اذکار کا طریقہ اور دعوت کی سند حاصل کی - اور سب کو عمل مین بھی لائے - حضرت غوث الاولیاء نے جب گوالیار سے گجرات کی طرف ہجرت فرمائی تھی - اور اس کا سبب ابھی ابھی اوپر گزارش ہو چکا ہے - تو آپ کو ایک مانع نے ہمراہی سے باز رکھا - اور آیۃ کریمہ[۵۳] لَا عَلَی الَّذِینَ اِذَا مَا اَتَوکَ لِتَحمِلَهُم قُلتَ لَا اَجِدُ مَا اَحمِلُکُم عَلَیهِ تَوَلَّوا وَّاَعیُنُهُم تَفِیضُ مِنَ الدَّمعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوا مَا یُنفِقُونَ

[۵۱] رنتھنبور مقام آگرہ اور جیپور کے درمیان مین واقع ہے ۱۲ [۵۲] اللہ کا حکم مانو - اور رسول کا حکم مانو - اور جو تم مین سے صاحب حکومت ہین اُن کا بھی ۔ [۵۳] نہ ان لوگون پر کسی طرح کا الزام ہے) کہ جس وقت تمہارے پاس آئے - کہ تم اُن کے لئے سواری بہم پہونچاؤ - تو تم نے جواب دیا - کہ میرے پاس تو کوئی سواری موجود نہین - کہ تم کو اوس پر سوار کر دون - وہ لوگ لوٹ گئے - اور غم کے مارے ان کی آنکھون سے آنسو جاری تھے -

کے مصداق معذورون مین سے ہوئے - ناچار آپ چند سال تک قصبہ آشٹہ مین گوشہ نشین رہے - یہ قصبہ مضافات مالوہ مین ہے - پھر جب باز بہادر افغان - اکبر شاہ کی افواج سے بھاگ کر بگلانہ کے اطراف مین آیا - اور ملک مالوہ کو دولت اکبری نے فتح کیا - اور افغانون کی جو جماعت از راہ اعتقاد آپ کی خدمت مین آمد و رفت رکھتی تھی - موقوف ہوئی - تو آپ ہجری سنہ نوسو چوہتر مین - اس قصبہ سے بترک سکونت ملک خاندیس کو چلے گئے - اور قصبہ جامود مین اقامت کا سامان کیا اُس زمانہ مین یہ قصبہ اُس صوبہ کے حاکم میران محمد شاہ فاروقی کے حکم سے سید میران لشکر کوٹھی کی جاگیر مین تہا - اس سال مین شیخ وددود اللہ کی عمر شریف سنو سے تجاوز کر گئی تھی - مسیح الاولیا فرماتے ہین - ایک دفعہ مجکو کسی تقریب سے اپنے مرشد شیخ لشکر محمد عارف کے ہمرکاب جامود کے میدان مین جانے کا اتفاق ہوا تہا - وہان پر شیخ ودود اللہ کی ملازمت بہی میسر ہوئی تہی - ہمنے ایک نورانی پیر دیکہا - جس کی پیشانی سے ولایت اور کرامت کے انوار دیکھنے والون کی نظر کے سامنے عیان تہے - ہجری سنہ نوسو ترانوین مین عالم خاک سے ملک پاک کو کوچ فرمایا - خوابگاہ جامود - آپنے ایک لڑکا چھوڑا ہے شیخ اسمعیل نام - اُنہون نے بیس سال تک مسیح الاولیا کی خدمت مین رہ کر اندرونی اور بیرونی شست و شو کی تہی - اور فقر و فاقہ کے ساتھہ اس طرح یگانگت پیدا کی تہی - کہ اگر تمام اہل جہان کی دولت سندیان اِن کی بے نیازی کے سر پر قربان ہو جاوین - تو زیبا ہے - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین مرشد کی اجازت سے بدر بزرگوار کے پرانے مقام کو جا رہے تہے جو قصبہ آشٹہ ہے - چونکہ آشٹہ جانے والہ کا گزر منڈو (مانڈو) مین ہونا ضرور ہے - لہذا شیخ اسمعیل کو منڈو مین آنا پڑا - اور راقم گنہگار کے غریب خانہ پر چند روز مہمان رہے بہت کچھہ تسلی دلاسا دی گئی - کہ فقرا سے باب اللہ کی گوشہ گزینی کے واسطے آشٹہ سے منڈو بہتر ہے - تو آپنے یہ عذر کیا - کہ مرشد کی اجازت آشٹہ مین ہی رہنے کے واسطے ہوئی ہے - اور راقم کی التماس کو قبول نہین فرمایا - تاریخ پندرہوین ربیع الثانی سنہ صدر کو روانہ آشٹہ ہوئے - مصرع

ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش ٭

یاد میان وجیہہ سندہی

آپ کی ولادت ایک گانون مین ہے تتہ سے نزدیک - ایک روز مسیح زمان کہتے تہے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین برگزیدہ صاحب دلان - مردم چشم کیمیا نظران - خانخانان ایدہ دولتہ نے جب برہان پور خاندیس مین نزول فرمایا تو اولاً خانخانان خیمہ گاہ مین اُترے - براہ راست جلو کے ساز و سامان کے ساتھہ فقیر

کی سجد مین چلے آئے۔ سب سے پہلے آپ کی بات یہ تھی۔ کہ جب میان وجیہ کے گانون کی حدود مین لشکر کے خیمے نصب ہوئے۔ تو باوجودیکہ میان کے ساتھہ میرا اعتقاد درست تھا۔ مگر نیند کا ایسا غلبہ ہوا کہ نا وقت غنودگی پیدا ہوئی۔ اس عرصہ مین میان کا گانون لوٹ مین آگیا۔ اس سبب سے میرا دل ہر وقت ایک عجیب انقباض مین ہے۔ اور اسی خیال اور خوف سے خیمہ گاہ مین نہ اُترکر آپ کے دیدار کے واسطے آیا ہون۔ اور میان وجیہ کے کچھہ حالات بیان کئے۔ جس کا اجمال یہ ہے۔ بیان کیا کہ ایک شخص تھے جن کا دل ہمیشہ درد طلب سے مالامال تھا۔ آنکھین اشک پشیمانی سے بھری ہوئی تھین۔ اور زبان یاد حق سے لبالب تھی۔ مصرع ع چشم و زبان و دلش باد پر از معرفت ؎

یاد شیخ احمد متوکل اُجینی

اجین۔ صوبہ مالوہ کا ایک شہر ہے۔ آپ کو خرقۂ خلافت غوث الاولیا سے حاصل ہے قدس سرہما آپ ہمیشہ زبانی اور نہانی ذکر کے ساتھہ پاس انفاس رکھتے تھے۔ امور کی باریک باریک تدابیر کو آپنے کبھی ایک جو کی برابر بھی نہین سمجھا۔ پیدائش ہندمین کسی مشرقی شہر کی ہے۔ شیر شاہ سور کا زمانہ تھا۔ کہ آپ وطن سے چل کر اجین مین آئے۔ اور سامان قیام کیا۔ کسی شخص سے روپیہ پیسہ۔ ایک روز کے خرچہ سے زیادہ کبھی نہین لیا۔ ہمیشہ واپسین نفس تک آپ کی روزی آسمان پر رہی۔ اہل روزگار کی دانائی پر نادانی کو ترجیح دیتے رہے۔ راقم کو آپ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھہ نہایت محرمیت اور دلبستگی تھی اور وہ بھی استمرار کے ساتھہ۔ ہجری سنہ نوسو اٹھانوین مین آپ کی نوبت زندگانی انجام کو پہونچی۔ خوابگاہ اس حوض کے کنارہ ہے۔ جو قلعہ اجین کے باہر کی طرف سے ملا ہوا ہے۔ ایک جانشین چھوڑا تھا شیخ عبد اللطیف نام تھا۔ انہون نے ریاضت کے ذریعہ سے خلافت کے چراغ مین بہت کچھہ روشنی بڑہائی تھی اور سیح القلوب کی خدمت مین برہان پور جاکر حقیقت اور معرفت کا سرمایہ بہم پہونچایا تھا۔ ہجری سنہ ایک ہزار سات مین عاریتی عالم کو ترک کیا۔ مصرع ع شد وزیش اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ

یاد شیخ معروف ابن قاضی سعد اللہ

آپ صدیقی النسل ہین۔ شیخ نظام نارنولی کے خلیفہ تھے۔ زادبوم دہار۔ خوابگاہ خاک مدینہ۔ آپ کے اجداد بغداد سے آئے تھے اور شرقی دیار ہندمین صوبہ جونپور کے متعلق ایک شہر بہار نام ہے۔ اُس کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ بہار سے آپ کے دادا شیخ محمود سلاطین خلجیہ کے عہد مین منڈو (مانڈو) مین آئے۔ اور یہین سامان

اقامت کیا چند روز بعد قصبہ انجیرہ کے قاضی ہو گئے - جو منڈو سے بارہ کوس - اور دہار سے پانچ کوس ہے۔
اس قصبہ کے پان ایسے خوشبو - اور عمدہ مزہ دار ہوتے ہین - کہ دوسرے صوبون مین لوگ سوغات
لیجاتے ہین - جب شیخ محمود کو آسمانی قضا آئی - تو اُن کے بیٹے شیخ سعد اللہ مسند شریعت پر بیٹھے - جب
انھون نے بہی عالم دنیا کو چہوڑا - تو اُس وقت مین شیخ معروف چہوٹے تھے - جب شیخ معروف کا
زمانہ ہوش آیا - تو پہر طریقت کی جستجو مین بہاگ دوڑ کرنے لگے - اس اثنا مین شیخ نظام نارنولی کی فیض رسانی
کا شہرہ سنا - دل سے صبر جاتا رہا - ناچار نارنول جاکر مرید ہوئے - اور چند سال خدمت حضور سے فیض پایا
فرماتے تھے - پیر کے ہم رکاب نارنول سے دہلی کو جاتا تہا - ایک سیاح شیخ عبد اللہ تھے - ان کو عالم
ارواح کی رموز اور عالم شہود کے حقائق مین اچھی واقفیت تہی - اثنائے راہ مین ایک گانون کے اندر
ان کی ملازمت مینے حاصل کی - ہر ایک قسم کی باتین کین - بالآخر مین اور وہ دونون ایک دوسرے کے ہمنشین
نکلے - بہت کچھ دلجوئی اور نوازش عمل مین آئی - اور مجکو ہر ایک خانوادہ کے پیرون کی خلافت کا خرقہ مرحمت
فرمایا - سوائے اجازت سلسلہ چشتیہ قادریہ کے - جو مجکو پیر سے حاصل تہی - چند سال بعد قصبہ دہار
مین لوٹ آئے - اور اُسی قصبہ کی حدود مین ایک کوٹہری پسند کی - جہان پر نفس کے ساتھ لڑائی مین
مشغول ہوئے - اور اس خانگی چور اور ہمنشین قزاق کی درآمد برآمد کے راستون پر چوکیدار مامور کئے -
تہوڑی تہوڑی غذا گہٹانے سے - نفس فربہ ہونے سے باز رہا اور اس طریقہ پر سونے اور کہانے کی
پابندیون سے رہائی پائی - سبحان اللہ اگر پانی یا شربت آپ پیتے نہ ہوتے تو لہ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ کی نفی مین شامل ہونے سے - آپ مستثنیٰ ہو جاتے - با این ہمہ
آہنی خار - ایک پرانی گوڑی کے اندر لپیٹا ہوا - پیراہن کے اندر ہمیشہ رکہتے تہے - اور تمام عمر نماز
معکوس مین راتون کو دن کرتے رہے -

ہجری سنہ نوسو چہیانوین مین صوبہ مالوہ کے حاکم نواب خان اعظم میرزا عزیز بزرگ کوکہ اکبر شاہ تہے
ابد دولتہ اس سال مین شیخ نے اُجین سے احرام عمرہ باندہا - اور راہ حجاز اس شکل کے ساتھ طے
کرنے کا عزم دل مین مصمم کیا - کہ سر کو نیچے لٹکائے ہوئے جاؤن گا - لیکن نواب سے دوستی تہی - نواب
نے آپ کو روکا - اور نیز دوستون اور عقیدت مندون نے بہی اسی طرح پر التماس کیا - لہذا آپ نے
مہربانی فرماکر اس سال مین توقف کیا - جب زیارت کعبہ کے شوق کا غلبہ ہوا - تو آپنے آنکھون پر

لہ اور ہم نے اون کے لئے ایسے جسم نہین بنائے تہے کہ کہانا نہ کہاتے ہون ۱۲

پٹی باندہ لی تاکہ دوسری دیکھنے کی چیزین دیکھنے مین نہ آوین - اور اپنے اوپر لازم کیا - کہ جب تک جمال کعبہ نہین دیکہہ لون گا - پٹی نہین کہولون گا دوسرے سال قرار داد کے موافق زاد راہ اور سفر خرچ کے واسطے جس قدر ضرورت تہی - اور وہ بہی صرف اس قدر - کہ درویشی مین بہی خلل انداز نہ ہو - نواب عزیز کے خزانہ سے لیکر انتظام سفر کیا - ایک آدمی کے قد کی برابر ایک حجرہ تیار کراکر دو اونٹون پر بندہوایا - اور اُس حجرہ کے اندر آپنے اپنے تئین اولٹا لٹکایا - اسی طریقہ سے سمندر کے کنارے پہونچے - بعدہ حجرہ کو جہاز مین کہڑا کردیا - اور آپ اُس مین بدستور آویزان تہے - کہتے ہین - کہ راستہ کے اندر آپ بہت روئے - آنسوؤن کی حرارت سے پٹی کے اوپر جلنے کا داغ لوگون نے دیکہا ہے - **القصہ** بیت الحرام کا دیدار آپ کو ہوا - جس کے سبب سے آپ کی آنکہون پر لذت نظارہ حلال ہوئی - عمرہ اور حج کے ارکان ادا کئے - اور مدینہ مقدسہ کا طواف کر کے روشن ضمیری حاصل کی پانچ مہینے کی فرصت ملی - جب تاریخ تیسری ربیع الاول ہجری سنہ نوسو اٹہانوین کو فرمان طلب نازل ہوا - تو کمال آرزو شگفتگی خاطر - اور خندہ پیشانی کے ساتہہ عالم قدس کو روانہ ہوئے -

مصرع بیشگاہ قرب بادا جاے او -

یاد مولانا اسمعیل سومرہ

سومرہ - سندہ مین ایک گروہ کا نام ہے - آپ اُس ملک کے نامور مشائخ مین سے ہین - آپ کی خانقاہ کیا تہی - ایک زاہدستان تہا - کئی ہزار گون غلہ - زراعتی تخم کا ہوتا تہا - جس کا حاصل خانقاہ نشینون کے مایحتاج مین صرف ہوا کرتا تہا - آپ کا خاص طریقہ - درویشون کی خدمتگاری کرنا تہا - ہجری سنہ نوسو اٹہانوین مین یا ننانوین مین رحمت حق سے جاملے - مصرع باد دلش غنچہ باغ صفا -

یاد شیخ عبد اللہ کہتواسن

آپ کے پیر بیعت اور مرشد طریقت - کہین بیان مین نہین آئے ہین - غالبًا آپ کا مشرب اویسیہ تہا - آپنے - توکل اور آزادگی کے محل کی بنیاد نہایت گہری اور مستحکم رکہی تہی - کبہی اہل زمانہ کے روبرو احتیاج کا منہ لیکر نہین گئے خوابگاہ دار الخلافہ آگرہ -

یاد ملا دوست صحاف

جو محرم ہم نشین تہے - وہ آپ کو کاکا کہا کرتے تہے - آپ مولانا خواجگی کاشانی کے خاص عقیدت مندون مین سے ہین - آپ کے دریا جیسے ضمیر کے عرفانی ڈبہ مین الٰہی اسرار اور تصوف کے بے شمار جواہرات اور

سوتی بہرے ہوئے تھے - ایک مدت تک بلخ مین لوگون کی رہنمائی کی - بہت سے طالب آپ کی ملازمت سے اپنے مطلوب کو پہونچے - ایک روز پرانے رازدار صوفی شادی آپکے عبادت خانہ مین آئے - اور کہا - کاکا آپ کو یاد ہوگا - جب تلاش مقصود مین آپ کی کوشش بڑہی ہوئی تہی - اور جلد سازی کی دوکان کیا کرتے تھے - اُن ایام مین آپ کیسے خوش وقت اور خوش دل رہا کرتے تھے - اب مجھے معلوم ہوگیا - کہ جو لوگ خانقاہ مین رہتے ہین - اُنھون نے آپ کو خلوت قرب سے دور پہینک دیا ہے - اور آپ کو پریشان خاطر رکھتے ہین آپ نے یہ بات سنی - آنکھون مین آنسو بہر آئے - اور جواب دیا - بیشک ایسا ہی ہے - جیسا آپنے فرمایا - کہتے ہین ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو نوے مین عنصری منزل چہوڑ کر علوی وطن کا عزم کیا - خوابگاہ بلخ -

یاد شیخ جنید مفتی

آپ شیخ بہاء الدین قریشی اسدی ہاشمی کے فرزند ہین - صاحب علم - درست احوال - پاکیزہ اخلاق ستودہ صفات اور زاہدانہ افعال تھے - علم کی تحصیل اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے کی تہی - بے مہمانون کے کہانا نہین کہایا کرتے تھے - اس طریقہ سے آپ نے خلیلی رسم زندہ کر رکہی تہی - صاحبان احتیاج کے حق مین آپ کی سفارش موثر ہوا کرتی تہی - اہل ضرورت کی ضرورت کا تعلق جہان ہوتا تہا وہ خواہ کتنا ہی نامہربان اور سیہ دل ہوتا تہا مگر کام بے تامل حسب دلخواہ انجام کو پہونچ جاتا تھا - علی ہذا القیاس آپ کی دعاؤن کا حال تہا - کہ آشنا اور بیگانہ کی مشکلات مین مقبول ہوا کرتی تہین - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ آپ کی گفتار کی پیشانی ناکامی کے داغ دہبے سے پاک صاف تہی - تاریخ چوتہی شعبان ہجری سنہ نوسو اٹہانوین کو آپ روحانی باغ کی سیر کو چلے گئے آگرہ مین مدفون ہین -

یاد شیخ نظام ابن عبدالکریم نارنولی

آپ حضرت فاروق اعظم کی نسل سے ہین - اور الہداد نام ہے - مولد اور مرقد دونون نارنول مین ہین آغاز شباب مین آپ محقق رہنما کی تلاش کے واسطے وطن سے غربت مین نکل کہڑے ہوئے - اور ہمدرد یار سید فیروز کی ہمراہی مین بہت کچہہ نشیب و فراز طے کیا - بہت سی آبادیان اور جنگل دیکہہ ڈالے - اور بہت سے سالکون اور مجذوبون کی ملازمت کی لیکن قفل کشا کنجی کوئی ہاتہہ نہین لگی - اس اثنا مین مین آپ گوالیار پہونچے اور چند روز غوث الاولیا قدس سرہ کی خانقاہ مین دیگر خانقاہ نشین صوفیون کے ساتہہ رہے - تقدیر مین لکہا تہا جس کے بموجب خواجہ خانون علا تاج ناگ[illegible] ملازمت سے

رہنی مرادین کامیاب ہوئے - اور نور خلافت سے - روشنی قلب حاصل کی - خواجہ کی صحبت اورخدمت کی برکات سے کمال اور تکمیل کے درجہ پر پہونچے - اور پیر کی اجازت سے اپنے وطن مین آکر رہنمائی کی مسند پر جلوس فرمایا - پاک ذات اور صاحب استعداد لوگ گروہ کے گروہ آپ کی پرورش اور فیض سے الٰہی معرفت کے عالی درجہ پر سرفراز ہوئے - اور ہر ایک صوبہ اور سرکار مین بڑے چہوٹے کی ہدایت کے واسطے آپ کے فیض یافتہ باخبر اصحاب مین سے ایک ایک صاحب نامزد کیے گئے - آپ کے صاحب ولایت خلفا کی فہرست بڑی لنبی چوڑی ہے اِس کتاب مین نہین آسکتی ہے -

القصہ آپ کی فیض رسانی - فورباشی - رہبری - اور رہنمائی کا شہرہ اس قدر ہوا کہ تمام اطراف ہندوستان مین پہیل گیا - آپ کے زمانہ مین بالکل سلطان مشائخ نظام الاولیا قدس سرہ کا عہد مبارک حاصل ہوگیا تھا - اور نارنول کی زمین سے مثل دہلی اشاعت فیض ہوئی تہی - تاریخ اٹھائیسوین صفر ہجری سنہ نوسو ستانوین کو عالم ناسوت سے عالم ملکوت کی سیر کو روانہ ہوگئے - **مصرع**

سیرگاہش منزل لاہوت باد

یاد شیخ بیارہ نور ظہور رحمہ اللہ

آپ ایک مجذوب تہے جمالی مظاہر سے عشق رکہتے تہے چندسال دیوانگی کا علم اُٹھایا - اندرونی بے آرامی بہت کچھہ رہتی تہی - اِس سبب سے ایک ساعت بہی ایک جگہہ نہین بیٹہتے تہے - اور زبان حال سے لوگون کو سناتے تہے - **بیت** -

بجسن از بس کہ بسیار یم مائل	بانند کہ حسن از جا بیبرد دل

اس مین شک نہین - کہ عشق اور دیوانگی یہ دونون جب دل مین جمع ہوجاتے ہین تو نظربازی کا شوق ابہر آتا ہے - اور دور اندیشی اور عقل و فہم - ملک باطن سے کوچ کرجاتے ہین - اِس سبب سے آپ کا پردہ فاش ہوا - اور آپ ہر ایک شمع پر - پروانہ کی طرح گرگر - تکلیف اور مصیبت جہیلا کرتے تہے - ایک روز راقم گلزار آپ کے ساتہہ ایک راستہ مین کہڑا ہوا باتین کر رہا تہا - اتنے مین عماری دار ہاتہی آپہونچا - آپ نے اُہیل کر ہاتہی کے دانت پر قدم جا جمایا - اور عماری کے پردہ سے لٹک کر ایک پردہ کشا نغمہ کی تان لی - عماری کے اندر جو عورتین بیٹہی ہوئی تہین - اُنہون نے بیتاب ہوکر پردہ اٹہادیا - اور دیوانہ کو اپنے نازو کرشمہ کا نشانہ بنا کر خود بہی اُس کے راز و نیاز پر فریفتہ ہوئین - القصہ طرفین کی حیرت یہان تک بڑہی - کہ

اُس حیرت کی بیہوشی نے ہاتھی مین بھی سرایت کی - بے اختیار ہو کر فیلبان نے پردہ عماری کا چھوڑا - اور غصہ سے آنکس مار کر ہاتھی کو راستہ پر لایا -

مختصر یہ ہے - کہ چند روز بعد آپ لوگون کی نظر سے مخفی ہو گئے - مصرع ؏ نمی یابم نشانِ او بجز آن - بیان تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین شیخ دولت کی زبانی جو نہر یہ دیپالپور کے تالاب کے کنارہ ایک کوٹھری مین رہتے ہین - کچھ حال سننے مین آیا - اُنھون نے بیان کیا - کہ ہجری سنہ نوسو ستانوین تھا - فقیر اُس وقت اُجین میں شیخ عبد الغفور داود کی مسجد نور نام کے اندر رہتا تھا - شیخ بیارہ بھی اُس مسجد مین آکر گوشہ نشین ہوئے - چند روز بعد آپ کو اسہال کی بیماری ہوئی - یہی بیماری اِس عالم سے آپ کے چلے جانے کا سبب ہوئی - اور اُسی مسجد کے صحن مین دفن کئے گئے -

یاد سید ابراہیم بھکری

آپ شیخ جلال متو کے خلیفہ ہین - جو شاہ شاہباز کے بزرگ جانشین تھے - قدس سرہم - پیر کی دوستی اور مہربانی - اور حاکم وقت کا آرزو اور نیاز کے ساتھ پیش آنا - آپ کے برہان پور رہنے کا سبب ہوا - بہت برسون تک اس دار الاسلام مین آپنے قیام فرمایا - اور بہت سے لوگ جو صحرائے تلاش مین بھٹکتے پھرتے تھے - عرفان اور وجدان کی آبادی مین پہونچ گئے - جمیع القلوب سے روایت ہے - ایک روز مین سید کی ملازمت مین بیٹھا تھا - آپنے فرمایا - شیخ شکر محمد عارف قدس سرہ سے مینے سنا ہے جس وقت وہ امر ایجادی کا تماشا کرکے زبان حال سے یہ ترانہ گایا کرتے تھے [۱] اطاعلک العاصی فی عصیانک وذکرلک الناسی فی نسیانک - حالانکہ اس بات کے سننے کو ایک زمانہ گزر گیا - لیکن ابھی تک دل کے اندر - اُس بات کا جو ذوق باقی ہے - یہ ذوق شکل نوازگی نہین چھوڑتا ہے - ایک روز ایک سپاہیانہ وضع کا آدمی عرس کی مجلس مین ایک گوشہ سے اُٹھا - اور دونون ہاتھ ادب کے ساتھ باندھ کر سامنے آکھڑا ہوا - اور رو کر فاتحہ اور دعائے خیر کی التماس کی - جواب پایا - ابراہیم کا باطن آتش نمرود سے بھی زیادہ پر دود ہے - اگر تم کو اسپر اطلاع ہو جاوے - تو سو دفعہ لاحول پڑھکر - اس کی صحبت سے گریز کرو - اور ہزارون مہربانی اور دلسوزی کے ساتھ - اُس کی بخشش کے واسطے دعا مانگو - یہ جواب سنکر انجمن مین جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُن مین ایک جوش و خروش پیدا ہوا - ہجری سنہ نوسو اٹھانوین مین آپ شش جہتی

---

[۱] نافرمان نے تیری نافرمانی مین گویا فرمان برداری کی - اور بھولنے والے نے تیری نسیان مین گویا تجھ کو یاد کیا ۱۲

قید خانہ سے رہا ہو کر بہشت بہشت کی سیر کے واسطے ناز کے ساتھ چلے گئے۔ خوابگاہ برہان پور۔ تین لڑکے گئے خلف۔ اور بہت سے خلفا چھوڑے جو روش سلف کے ساتھ متصف ہین۔

یاد شیخ عبد اللہ

آپ کا قدیمی نام بیکہ جی ہے۔ آپ کے باپ قطب خان شراب خانہ کے داروغہ اور سکہ کن تھے۔ آپ ہی باپ کے کارخانہ کا پیشہ کرتے تھے۔ شروع جوانی مین کدخدا ہو گئے۔ عروس کے ساتھ کمال دلبستگی ہوئی۔ جب ناز و نیاز نے ایک دوسرے سے باہم کیف پایا۔ تو شوق اور کرشمہ ایک دوسرے کی مصاحبت سے کامیاب ہوئے۔ یہان تک کہ اس کی جان گزا تلخی۔ نو عروس کے ساغر مین ڈال کر بادی گئی۔ فراق کے داغ نے آپ کے شکستہ دل پر دیوانگی کا سکہ جمایا۔ پریشان ہو کر اپنا کام چھوڑ دیا۔ اہل زمانہ کا لباس اُتار کر کمل کی کفنی پہن لی۔ چند روز بعد پیر طریقت کی ہدایت سے آپ کی مجازی محبت حقیقی عشق کے لباس مین نمایان ہوئی۔ بہت برسون تک گھر کے اندر بیدوایانہ تنہائی مین بسر کی۔ اور خداشناسی کا راستہ سلوک کی پامردی سے طے کیا۔ آپ ایک خزانہ تھے جس مین دل آویز گفتار کے جواہرات بھرے ہوئے تھے۔ ہجری سنہ نوسو ننانوے مین آپنے چشم عبرت کو نمایش گاہ دنیا کے تماشا سے بند کر لیا خوابگاہ شہر مندو۔ مصرع

بادا ز دل او بمقام موحدان

یاد شیخ ابو یزید

آپ شیخ اشکر محمد عارف کے فرزند ہین۔ قدس سرہما۔ جو اصحاب آپ کے پدر بزرگوار کی دعوت ہستی کو قبول کر کے آئے ہوئے تھے۔ جب وہ ضیافت زندگانی ختم ہو جانیکے سبب سے ایک ایک کر کے اپنے اپنے مقام کو لوٹ گئے۔ اور باپ کی جگہہ آپ جانشین ہوئے۔ تو حاکم نے نوجوان بیٹے کا استحقاق سافر باپ سے کمتر سمجھکر وظیفون کے مواضعات کو ضبط کر لیا۔ چونکہ تسلیم اور توکل آپ کی سرشت مین داخل تھے۔ تو آپنے پیشانی پر چین تک نہین آنے دی۔ اور خانگی روزی کمانے والون کے واسطے آپ کے دل مین مطلق فکر کا غبار پیدا نہین ہوا۔ باوجودیکہ ایک ایک ہفتہ تک بدل ماتحلل نہین پہنچتا تھا۔ مگر عبادت کی طاقت زائل نہین ہوتی تھی۔ اور آپ کے خاندان پر ہر طرف سے فقر خواہ کتنی ہی چڑھائی کر کے آیا۔ لیکن آپنے پائے تردد خانقاہ کی دہلیز سے باہر نہین نکالا۔ البتہ آپ وصیت کے بموجب شیخ القلوب کے درس مین آفتاب طلوع ہونے سے پہلے روزانہ پہونچکر عیسوی فیض حاصل کیا

کرتے تھے - القصہ راستی اور سلامت روی آپ کا حصہ تھا - ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ مسیح القلوب کے ہمراہ سید ابراہیم بھکری قادری بھرہ کی ملازمت کے ارادہ پر جا رہے تھے - اثنائے راہ مین ایک خدمتگار نے یکایک گھر سے ایک دل آزار خبر لاکر آپ کو دی - اور بازگشت کے واسطے جلدی کی - آپنے فرمایا - ایک بزرگ کی ملاقات کے ارادہ پر - درست نیت کے ساتھہ چلا ہون - لہذا معاودت نہین کرون گا - کیونکہ شروع کیا ہوا کام - انجام کو نہ پہونچا کر - نفس کے بہکانے سے کسی دوسرے کام مین مشغول ہو جانا صوفی کے واسطے زیبا نہین ہے - تھوڑی سی زندگی مین بہت سا ربانی عرفان آپ نے حاصل کر لیا تھا - ہجری سنہ نو سو ننیانوین مین آپنے اہل جہان سے دل اُٹھا لیا -

یاد مخدوم نوح ملا کسندی

آپ سندہ کے بزرگ مشائخ مین سے ہین مسیح القلوب سے روایت ہے شیخ یوسف - رسمی علوم کے آغاز تحصیل مین آپ کے ہم درس تھے - یہ کہتے تھے - آپ کو جذبہ نے ایک بارگی آلیا تھا - ہر چند روز بعد آپ کی زبان مین قوت بیانیہ پیدا ہوگئی - باوجودیکہ علم نحو کی استعداد نہین تھی - مگر قرآن کی تفسیر آپ کسی کسی طرح سے بیان کیا کرتے تھے - کیا سندہ کے - اور کیا ٹھٹہ کے اکثر اہل علم لوگ امتحان کے واسطے آکر ہر ایک فن کی مشکلات آپ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے - آپ بے تامل ایک روشن جواب کے ساتھہ خدشات کی شورش و باد دیتے تھے - اور معترضون کو معتقد کر لیا کرتے تھے حکیم عثمان بوبکانی سے روایت ہے - مین ایک روز مخدوم کی خدمت مین گیا - اور چاہا کہ علمی کمالات حاصل ہونے کے واسطے دعا کے لیے التماس کرون - ہنوز ضمیر کی مخفی بات عبارت مین نہین آنے پائی تھی - کہ آپنے فرمایا[۱] واتقو اللہ یعلمکم اُس وقت سے میرا اتقا اور علم روز افزون ہے - بعض کہتے ہین - کہ قرآن کے معانی کی تعلیم آپ کو من عند اللہ ہے - اور بعض کا یہ بیان ہے کہ خضر علیہ السلام سے ہے - اور بعض روایت کرتے ہین ایک بزرگ خراسان سے اس قصبہ مین آئے تھے - اُن کی تلقین سے پہونچا جو کچھہ پہونچا -

یاد شیخ مبارک مجذوب

آپ کی حالت دل فریب - اور صحبت خوش گوار تھی - آگرہ مین ڈھولی کہال دروازہ - خس پوش گھر کے اندر مدتون تک جگر گدازی کے ساتھہ بسر کی - چونکہ دل کی تعمیر کا کام درپیش تھا - اسواسطے آپ

---

[۱] اتقا رکھو - اللہ تعالی جل شانہ تم کو علم نصیب کریگا ۱۲

کی بنیاد کی طرف متوجہ نہین ہوئے - واپسین سفر کے بعد - اس زمانہ مین آپ کی قبر پر پختہ اینٹون کی ایک عمارت بنادی گئی ہے - لراسمہ

چرا بکار د گردل ہند بہشت طلب	بنائے قصر بہشت ست بر عمارت دل

یاد سید حبیب رحمہ اللہ

آپ کا جذبہ سلوک کے ساتھہ شامل تھا - اور مستی ہوشیاری کے ساتھہ ملی جلی تھی - پوشیدہ واقعات اور پنہانی حالات کا آپ کی بصیرت کے آئینہ مین عکس پڑتا تھا دارالسلطنۃ آگرہ مین شاہ قلی خان محرم کا ایک باغ ہے - جو دولت - اور فقرا کی صحبت مین مشہور ہے - اس باغ کے پہلو مین آپ کا گھر تھا - لراسمہ

ذرہ از منی من نہ گذاشت	اندکے سکر بر و بنحتی صحو

یاد شیخ نظام مجذوب

آپ نے اہل زمانہ کی طرح لکڑی اور رسی سے ایک لمبا چوڑا مچان بنا رکھا تھا - جس پر دس آدمی آسودگی کے ساتھہ بیٹھہ لیٹ سکتے تھے - آپ ہمیشہ اسی پر بیٹھے رہا کرتے تھے - اور اس پر سے بہت کم نیچے اترتے تھے - جو کچھہ آپ کی زبان سے نکل جاتا تھا دیر سے یا جلدی سے - وہی وقوع مین بھی آجاتا تھا کہتے ہین - جس زمانہ مین شیخ ابوالفضل مبارک کے ہوش اور عقل کو روز افزون ترقی ہوتی جاتی تھی - عقلی ونقلی علوم کی تحصیل مین نمایان افزایش تھی - اور خلوت نشینان اصورۂ معنی کے آستانہ کی حاضر باشی مین کمال کوشش تھی - اُس زمانہ مین جب مشارالیہ شیخ کی ملازمت مین حاضر ہوتا تھا - تو آپ بلند آواز کے ساتھہ فرمایا کرتے تھے - آؤ - وزیر چغتائی آؤ - بالآخر شیخ ابوالفضل مبارک تھوڑے ہی عرصہ مین شہنشاہ زمان اکبر شاہ کی خدمت سے بڑی دولت پر سرفراز ہوئے - اور سلطان کی مصاحبت اور ہمدمی کا خلعت پایا - نیز کئی صوبون کی جاگیر دار ہوئے - شیخ ابوالفضل مبارک کے چھوٹے بھائی - شیخ ابوالبرکات مبارک نے آگرہ مین آپ کی قبر پر ایک گنبد تعمیر کرا دیا ہے - خدائے تعالیٰ اُسکو جزائے خیر عطا فرماوے -

مصرع از جیب نیستی مطلبان ودست سر کشد

یاد شیخ عبدالجلیل ناگوری

آپ کو ارادت اور نیز خلافت چشتیہ معینیہ سلسلہ سے تھی - آپ کا سکر - آپ کے ہوش پر غالب تھا جب آپ ہوش مین آتے تھے تو اپنے ہمدمون کو قیل وقال کے گرفتار علما - اور دانش کے

خریدار طلبا کی ہم نشینی اور ہمدمی سے منع فرمایا کرتے تھے - جب حالت ہوش کے بعد پھر استغراقی حالت کا عود کر آنا - دوسری قسم کی باتوں کی گنجائش نہین دیتا تھا - تو سواے اسکے - کہ آپ سب کو دعا دیکر بیخودی مین محو ہو جاوین اور اپنے تئین حوالہ ستی کردین - کوئی چارہ کار نہ تھا -

یاد ملک محمود بیارہ

آپ سلک خاندیس کے وزیرزادہ تھے - اور آپ کے سبب فضلاے زمانہ کو افتخار حاصل تھا ربانی کلام کا حفظ - عربی زبان اور فارسی عبارت کا علم - اسماے رجال کی یادداشت طبیعت کی موزونی سنجیدہ کاری - انفاس کی پاسبانی - جوہر شناسی - اور اندرونی صفائی - یہ تمام صفات - آپ کی ذات مین کمال کے درجہ پر حاصل تھین - فرماتے تھے - جب پدر بزرگوار کو واپسین سفر کی اجازت آئی - تو نوبت وزارت میرے نام پر پہونچی - یہ کام شروع سے ہی مجکو دشوار معلوم ہوا - اور ترک کا خیال بالکل دل مین سمایا - اس اثنا مین ایک روز شاہ منصور مجذوب کی خدمت مین گیا - تو شاہ صاحب نے فرمایا - محمود فارسی قرآن جو تمنے ان ایام مین ہم پہونچایا ہے لاؤ - آپ کہتے تھے - مینے مولوی کی مثنوی خریدی تھی وہ شاہ صاحب کی خدمت مین لے گیا - فرمایا کھولو - اور پڑھو - جب چند ابیات پڑھی گئین - تو فرمایا کہ ہمیشہ اسی کتاب کے مصاحب رہنا - بہت سہل طریقہ کے ساتھہ آزادی منصب گرفتاری سے حاصل ہو جاویگی - مینے شاہ صاحب کے فرمانے پر کمال کوشش کے ساتھہ عمل کیا - اور مجاہدت کے ساتھہ ظاہری منصب سے دل ہٹاکر بیکاری اختیار کرلی - اس کے بعد مین شاہ صاحب کے ارشاد سے سید عرب شاہ بخاری کی خدمت مین احمد آباد گیا اور ان کی ملازمت سے بہت کچھہ فیض حاصل کیا - سید عرب شاہ قطب عالم بخاری کے پوتے - اور سجادہ نشین ہین - انہین ایام مین سفر حجاز کی بھی ترغیب ہوئی - اور حرمین شریفین زادهما اللہ شرفاً کی زیارت سے مشرف ہوا - اس مبارک سفر سے معاودت کرنے کے بعد چند روز اجمیر مین مقیم رہا - اور نیز اُس وقت مین روضہ معین الاولیا کا متولی بھی ہو گیا - یہان سے ہجری سنہ نوسو پچاسی مین احمد آباد کی طرف منڈو (مانڈو) کے راستہ سے گیا - اس وقت مین راقم نے بھی آپ کی دست بوسی سے برکت حاصل کی تھی - کہتے ہین - آپ کو چار نامور خانوادون سے خلافت اور نسبت تھی بالخصوص مغربی مشائخ اور بخاری سادات کے سلسلہ سے استحکام کے ساتھہ وابستگی رکھتے تھے - ہجری سنہ ایکہزار مین سامان زندگی - آلہی عالم کی سیر کے واسطے باندہ گئے - خوابگاہ احمد آباد

مصرع جملہ کارش را بنا بر عاقبت محمود باد -

یاد سید مصطفیٰ المحبوب اللہ

آپ سید حسین چشتی کے پوتون مین سے ہین۔ ہمیشہ بیش بہا خلعت پہنا کرتے تہے۔ اور معشوقانہ وضع رکہا کرتے تہے۔ شیخ مشائخ کے بیٹے ملک شیر کہتے ہین۔ ایک رات عرس تہا۔ اُس رات مین سید حسین نے بہی قطب زمان شیخ عبد الملک کے بلانے کے واسطے بہیجا تہا۔ چونکہ شیخ عبد الملک سلس البول کے مرض مین گرفتار رہتے۔ اور رات تہی۔ اسواسطے نہین آئے۔ کہ معلوم العذر بیمارون کا بلانا دن مین بہتر ہے اور اگر رات مین بلانے کا موقع آوے۔ تو بلانے والہ مین مردانگی چاہیئے۔ ملک نے پیغام سید کے نزدیک پیش کیا۔ تو سید نے تامل کے بعد فرمایا۔ ملک شیر جاؤ۔ اور کہو جس طرح اشارہ فرمایا گیا ہے اُسی طرح بلانا چاہتا ہون جب شیخ عبد الملک نے یہ جواب سنا۔ تو بے تامل مجلس عرس مین چلے آئے۔ صبح تک وجد اور سماع مین مصروف رہے۔ اور استنجا کی ضرورت نہین ہوئی۔ اور سید کو نقیر نے کچھ اوپر ایک سو کا رخ دیے۔ اور جب مین نہین ہوتا تھا۔ تو دوسرے خادم پہونچاتے تہے الغرض آپنے مذکورہ بالا بیماری شیخ عبد الملک سے سلب کرلی۔ اور اپنے اوپر لے لی مسیحائی تصرف کو آپنے ایوبی ولایت کے ساتھہ ملا دیا۔ آپکی خوابگاہ احمد آباد گجرات مین ہے۔ مصرع وصل حق تا ابد بکامش باد ؛

یاد شیخ محمد نابلوسی

نابلس۔ شام کا ایک قصبہ ہے۔ یہان کی آب وہوا خوش گوار ہے۔ سیاح لوگ اس کی زمین کو بہشت کی زمین بتلاتے ہین۔ اس قصبہ کے باشندے۔ نقد بہشت سمجھتے ہین۔ آفاق کے مسافر عاریتی بہشت جانتے ہین۔ اور جو لوگ دور ہونے کے سبب سے محروم ہین۔ وہ بہشت موعود کی طرح ادہار کرکے مانتے ہین آپ اپنی زاد بوم سے چل کر مصر مین آئے۔ اور یہان پر سعادتمند اولیاء اللہ کی دوستی اور کشش کے سبب سے وطن اختیار کرلیا آپ اپنی زندگی کے ہر سال کو از روی عبادت تین حصون پر تقسیم کرتے تھے۔ چار مہینے درس مین صرف کیا کرتے تہے دوسرے چار مہینے سفر حجاز مین گزارتے تہے۔ اور تیسرے چار مہینے جہاد کے واسطے اسکندریہ مین جاکر رہا کرتے تہے اس طور پر آپ زمانہ ہوش سے واپسین نفس تک اپنے اعمال کے روزنامچہ کی خانہ پری کرتے رہے۔ خوابگاہ مصر مصرع روح او در کنار راحت باد ؛

یاد شیخ قاسم

آپ شیخ یوسف سندہی کے صاحبزادہ شیخ طاہر محدث کے چھوٹے بہائی۔ اور مسیح القلوب کے ہین۔ تقویٰ۔ توکل۔ اور تصرف یہ جملہ اوصاف حمیدہ آپ کی ذات مین موجود تہے۔ آپ کے پیر بیعت

شیخ بہاء الدین پدر شیخ کبیر ہین - جو دسوین صدی کے اخیر مین شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے جانشین تھے -

مسیح القلوب بیان کرتے ہین - ہنوز میرا زمانہ ہوش نہین آیا تھا - کہ آپ کا سایہ عاطفت میرے سر سے اُٹھا لیا گیا - اُس وقت مین پدر بزرگوار کے بعض ہم نشینون سے مینے سنا ہے - کہ توحید دانی - خداشناسی - اور وحدت وجود کے اعتراف کے بارہ مین لوگ آپ کی تعریف کیا کرتے تھے - اور آپ کی بہت کچھ خارق عادات - اور بے تعینی و آزادی کی باتین - بیان کیا کرتے تھے منجملہ اون کے ایک واقعہ مجھے یاد ہے -

"ایک روز میری ان بچون کو ہمراہ لیکر میرے عم مکرم شیخ طاہر رحمہ اللہ کے گہر گئی تہین - عم مکرم کا گہر دو - تین ۳ گلی کے فاصلہ پر تہا - پدر بزرگوار کا ارادہ ہوا - کہ آپ بہی وہان جا دین - لہذا مینے چاہا کہ مکان کو مقفل کر دون - مگر آپنے اجازت نہین دی - اور فرمایا - اہل حقیقت کا یہ شیوہ نہین ہے - یہ سنکر مین اسی طرح غیر مقفل دروازہ چہوڑ کر چلا گیا - لراقمہ

	در این خانہ بے لوح ست غوثی از خرد نبود		پے پاس متاعش رخنۂ دیوار بربستن		

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا احسان ہے - کہ واپس آکر تمام چیزون کو اپنی مقامات پر بدستور پایا - اور آپ کے توکل کی بدولت کسی چور کا ہاتہ کسی شے کو نہ لگا"

" اور اب اس زمانہ مین اپنے عم اُستاد سے مینے سنا - کہ فرماتے تھے میرے بڑے بہائی شیخ قاسم کا مشرب صوفیہ تہا - اور اُن کی دل آویز گفتار - اور پسندیدہ افعال سے اخیار اور ابرار کی علامتین ظاہر تہین"

نیز مسیح القلوب کہتے تھے - جب شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ مجکو بدون میری خواہش کے - ازلی مشیت کے بموجب برہان پور سے دار السلطنۃ آگرہ کو لے گئے - تو چند روز بعد مینے اپنے پدر بزرگوار کو خواب مین دیکہا آپنے ایک سندہی زبان کی بیت اس مضمون کی پڑہی - اے فرزند - تجہہ کو ہر چند لفظ لا کے ساتہ درمیان مین سے ہٹا کر نیست کر دیا - مگر تو ابہی تک اپنی ذات مین زعم ہستی رکہتا ہی ہے - جب مین بیدار ہوا - تو اس اشارہ سے دل مین یہ خیال پیدا ہوا - کہ اپنی رہائی کے واسطے تفکر کے ذریعہ سے تدابیر نکال کر زبان سے بیان کرنا - اس سے مطلب فنا حاصل نہین ہوتا ہے - بلکہ ایسا کرنا دراصل اپنے تئین تسلیم اور رضا کے مرتبہ سے شکوہ اور شرک کی پستی مین ڈالنا ہے - لہذا یہ شیوہ چہوڑ دینا چاہیے - اس خیال کی بنیاد پر انواع و اقسام

کے تخیلات کا تموج دل سے دور کردیا - اور آسودگی حاصل ہوئی - اور ایک ہفتہ سے کم مدت مین وطن آنے کی اجازت مل گئی - یہ بیشک سچ ہے - حضرت یوسف علیہ السلام نے جو غیر سے استمداد کی تھی - تو یہ استمداد بلقضہ بِضعَ سِنِین وہانتک قیام کرنے کا باعث ہوئی تھی -

یاد شیخ بہول مجذوب

آپ کی ذات سے خرابات کا مکان زیادہ رونق پاتا تھا - خرق عادات کی قوت حاصل تھی - اہ الہی جذبات بھی آپ مین موجود تھے - چند سال تک ٹٹیا محل مین زیر زمین غار کہود کر اور اوپر سے خس پوش کرکے بسر کی (ٹٹیا محل دار السلطنۃ آگرہ مین ایک مشہور جگہہ ہے) اس وقت مین خس پوش مکان کی جگہہ ایک بڑا عالی شان محل ہے - بیت

	قصر فردوس وکاخ دل باشد		بجاے دیدار بسہ دوجہان	

یاد سید جمال

آپ شیخ ابراہیم میان آبا کی مسجد مین مدرس تھے - نیز عابد وقت - اور زاہد زمانہ تھے - احیاء العلوم اور عین العلم کے مطالعہ سے ایک خاص تعلق رکھتے تھے - شیخ محی الدین عربی کی تصنیفات پر آپ کا دل مائل نہین ہوتا تھا - لیکن انصاف کو کام مین لاکر باطن سے انکار نہین کرتے تھے - علم حدیث پر بہت کچھہ آپ کا دل تھا جب شیخ طاہر محدث نے برار سے نکل کر برہان پور کو نورانی فرمایا - تو سید اپنی بزرگی کو چھوڑ کر چند سال تک جب تک شیخ کی زندگی باقی رہی - اپنی مسجد سے روزمرہ شیخ کے درس مین پہونچا کرتے تھے - شیخ کا قیام سندھی پورہ مین تھا - جو سید کی مسجد سے ایک میل کی مسافت سے کچھہ زیادہ ہی زیادہ ہے اس مسافت کا کچھہ خیال نہین ہوتا تھا - بارون فصلون مین برابر جایا کرتے تھے - صحیح بخاری آغاز سے انجام تک پڑہی - مولانا حافظا سندہی جو سندہی خوب اروہین - آپ کے شریک اور سامع تھے - جب آپ کی زندگی کا ورق لوٹ دیا گیا - تو خوابگاہ شیخ ابراہیم عمر سندہی کے مقبرہ مین بنائی گئی - مصرع جمالِ حق فروغ دیدہ اش باد -

یاد شیخ الہداد مارہرہ

آپ کو ہمیشہ تلاوت کے ساتھہ ایک خاص تعلق تھا - آپ نے ہمیشہ زمانہ توکل - تسلیم - اور رضامندی حق مین گزارا - قرآن مع ترجمہ یاد تھا - کہتے ہین - آغاز جوانی مین ایک حسینہ وجمیلہ عورت کے ساتھہ دلبستگی ہوگئی تھی -

---

لکھ بضعہ سنین ۱۲

چند سال نظر بازی مین گذرے - بعدہ دل کی اجازت لیکر عقد کر لیا - القصہ ہمیشہ حسین مظاہر پر نظر بازی کے ساتھہ زندگی گزاری - لیکن مظاہر مین جو ظاہری مشاہدہ کا ذوق حاصل ہوا تھا - یہ بصیرت کے ذریعہ سے حاصل ہوا تہا اور اس بیت کا مضمون زبان حال سے پڑہا کرتے تھے بیت

حُسن خویش از روئے خوبان آشکارا کردۂ		پس بچشم عاشقان آنرا تماشا کردۂ	

یاد شیخ محمود نجیب ابدہ

آپ خوبان سکنہ آگرہ مین سے تہے - صدر ابرار و اوتاد کی شناخت مین آپ کا مرتبہ عالی تہا - آپکے خارق عادت کامون مین سے ایک یہ بہی تہا - کہ دیو سے یا پری سے جس کسی کو آسیب ہوتا تھا جب آپ کا نام اُس کے سامنے لیا جاتا تہا - یا آپ کے ہاتھہ سے پہول لیکر اُوس شخص کو سونگہایا جاتا تھا - تو وہ بہت جلد ہوشیار اور تن درست ہو جایا کرتا تھا گویا سلیمانی ولایت آپ کو حاصل تہی لراقمہ -

کسی کہ نقش ترا بر نگین دل دارد		بکار خلق کند معجزہ سلیمانی	

یاد شیخ عبدی ساکن آگرہ

آپ - عابد متوکل - اور عارف زمان تہے - سردار پیغمبران علیہ السلام کی محفل میلاد ترتیب دینے مین استطاعت سے زیادہ کوشش کیا کرتے تھے - اور عمدہ طریقہ کے ساتھہ انجام دیتے تہے غالباً آپ کو اُخروی کشود کار - اسی پسندیدہ کام کی بدولت ہاتھہ آئی تہی - اور یہی خدمت - آپ کی مخدومی اور بزرگی کا سرمایہ ہوئی تہی - اس مین شک نہین - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذرہ برابر محبت بہی آخرت مین تمام اہل عالم کی نجات کے واسطے بس ہے مصرع محبت کیمیا ئے اہل درد است -

یاد شیخ شہاب الدین واصل

آپ - باعمل عالم اور باحضور کامل تہے - شیخ طاہر یوسف اور ان کے بہائی شیخ طیب نے جب اُن کے احوال کا متوسط زمانہ تھا - منہاج العابدین آپ کے درس مین گزرانی تہی - اور نیز آپکی ملازمت سے بہت کچہہ فیض پایا تھا - مسیح الاولیا نے اپنے عم مکرم شیخ طاہر کے حوالہ سے بیان کیا ہے - کہ کہتے تہے - مین ایک روز دستارخوان پر شیخ سے دور بیٹہا تھا - اُس وقت میرے دل مین آیا - کیا اچہا ہوتا - جو مین شیخ کے پیالہ مین شریک ہوتا - فوراً اُسی وقت آپ کے آئینہ خاطر مین عکس پڑ گیا - مجکو وہان سے بلایا - اور اپنے برابر مین جگہہ دی - پہر میری یہ آرزو ہوئی - کہ شیخ ایک لقمہ اپنے ہاتھہ سے مجکو دیوین - آپنے ایسا ہی

کیا۔ اور تبسم فرمایا۔ اس قسم کی بہت سی عجیب وغریب روایتین آپ کی گجرات اور سندہ والون کی زبان زد ہین۔ آپ کی اولاد بہی بزرگی کے اعتبار سے اپنے آبائے کرام کی خانقاہ کو آباد رکہتی ہے۔ خدا کرے آباد رہے۔

یاد شیخ عبدالملک

آپ۔ علامہ وقت۔ اور شیخ ابراہیم کے صاحب زادہ تہے۔ بہت برسون تک رسمی علوم کا درس دیا جنت آشیانی ہمایون بادشاہ کے زمانہ مین تہے۔ واپسین سفر کے روز بہی حسب معمول درس دیا۔ لیکن فرزندون کو اور طالبان علم کو فرمایا۔ جلد نماز کے واسطے آجاؤ۔ چنانچہ تعمیل حکم کی گئی۔ فرض سے فارغ ہونے کے بعد سر سجدہ مین رکہہ دیا۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ط پڑہا۔ اور ترجمہ کا خاتمہ۔ آخرین سانس کے ساتہہ ورِش بردش ہوا۔ خوابگاہ کالپی مین پدر بزرگوار کے گنبد کے باہر ہے مصرع

بادا نصیب سینۂ او نورِ معرفت

یاد شیخ الہ بخش چشتی

آپ کے آبا و اجداد کا سلوک۔ چشتیہ سلسلہ کی بیعت اور خلافت پر تہا۔ آلہی مشیت نے آپ کے اعتقاد کی چوٹی خانوادہ شطاریہ کی طرف کہینچ کر غوث الرحمن کے دست تصرف مین دیدی تہی صاحب موصوف کے فیض ارشاد سے قطع منازل مین تیزروی۔ اور سیر مقامات مین استغراق اس درجہ بہم پہونچا۔ کہ منا فراہ کے آداب۔ اور درسیہ قیل وقال کے مقاصد سے دل سرد ہوا۔ اور تحقیق کی طرف التفات کرنے سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ زمانہ اور اہل زمانہ کی رسوم سے آزادی مل گئی۔

کہتے ہین جس وقت آپ سماع مین محو ہوجاتے تہے۔ تو غوث الرحمن آپ کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ پر رکہکر گہوما کرتے تہے سینکڑون طرح کی نوازشین اور اکرام کام مین لاتے تہے۔ چونکہ آپ مغلوب الحال زیادہ تہے آپ کے اوقات اور حالات اکثر وجد و تواجد۔ اور سکر و بیخودی مین گزرا کرتے تہے۔ اگرچہ اختلاف ممالک کے سبب سے نقش اور صورت کی بندش مین ہرجگہہ راگ کا رنگ جداگانہ ہوتا ہے اور صوفیون مین اکثر ایسے ہین۔ کہ جو روش اُن کے ملک کی معمولی ہوتی ہے۔ اُسی ایک روش کے عادی ہوکر دوسری وضع کی طرف مائل کمتر ہوا کرتے ہین۔ لیکن آپ کو سرود کی ہر ایک روش۔ رقت اور شورش پیدا کر کے خوش وقت

ا؎ اور اپنے پروردگار کی عبادت مین لگے رہو۔ یہان تک کہ تم کو مرالیقینی (یعنی موت) پیش آئے ۱۲۔

کرتی تھی - آپ کا سماع کسی طرز کو چھوڑ کر - کسی خاص طرز کے ساتھ خصوصیت نہین رکھتا تھا - آپ کی فہم اور ہمت - سماع و سرود کی تمام روشون پر پہونچ جاتی تھی - اور سماع کے عین جوش مین - جو بات - بشارت یا ڈرانے کی شان مین آپ کی زبان مبارک سے جدا ہو کر ہونٹون تک آجاتی تھی - وہ بہت جلد وقوع پذیر ہو کر عجائبات کے عالم مین مشہور ہو جاتی تھی -

نقل ہے - گوالیار مین ایک روز شیخ نظام نارنولی نے آپ کی مجلس مین کہا تھا - ہر چند ریاضت اور مجاہدہ کیا - لیکن غیب کے خزانچی نے اُس دروازہ کی کنجی - ہمارے ہاتھ مین نہین دی - جس کا کھولنا مقصود درویشی ہے - آپ نے فرمایا **ایہا الشیخ** اس مدعا کے دروازہ کا کھلنا - کیا خاص اور کیا عام تمام عالم کا عالم تمہاری بیعت کا طوق اپنی عقیدت کی گردنون مین ڈال لیوے اس بات پر موقوف ہے کہ گرفت مذکور کی صورت گوشہ قلب مین محصور کی جاوے -

کہتے ہین - جب شیخ الہ بخش کا زمانہ پیری آیا - تو آپ نے قرآن کی حقیقت آمیز تفسیر - اور صحاح احادیث کی لطافت انگیز شرح کی طرف کامل طور پر متوجہ ہو کر شغل اختیار کر لیا تھا - یہان تک کہ خاک نمناک کے دائرہ سے نکل کر عالم پاک کے کنگورہ پر عروج فرما گئے لـه کان ذلك فی اثنا عشر من ربیع الثانی من سنہ ثنتین وسبعین وتسعمائة **مصرع** سخن او حدیث تقدیر ست -

یاد شیخ علی متقی

آپ حسام الدین جونپوری کے فرزند ہین - خدا پرستی - پرہیزگاری - تن گدازی - اور نیکو کاری - ان جملہ صفات مین آپ کی ذات سے فروغ تھا - آپ کسبی علوم - اور کشفی معارف مین صاحب ولایت علما کا درجہ رکھتے تھے - ہجری سنہ نوسو ترپین مین ہند سے حرمین شریفین کی طرف کوچ کیا وہان پر شیخ ابوالحسن بکری شافعی مصری - اور نیز دیگر اعجاز بیان محدثون کی ملازمت مین رہکر - جملہ صحاح احادیث کے کامل طور پر تصحیح کی - بہت سے ذی استعداد لوگون کو اپنے فیض اور فائدہ سے اُستادی کی مسند پر بٹھایا - اور فن حدیث مین لوگون کی رہنمائی کے واسطے بہت سی سود مند تالیفات چھوڑی ہین منجملہ اُن کے ایک کتاب آپ کی ہے - جس مین ایک لاکھ حدیث لکھی ہے - اور شیخ جلال سیوطی کی کتاب جامع الصغیر پر ایک عمدہ فہرست ابواب کے ذریعہ سے بنائی ہے - نیز سلوک اور تصوف مین بھی چند رسالے تحریر فرما کر اہل جہان کے

لـه یہ واقعہ تاریخ بارہوین ربیع الثانی ہجری سنہ کچھ اوپر نوسو ستر مین ہوا ہے -۲-

واسطے اپنے کمالات کا نمونہ چھوڑا ہے۔ پدر بزرگوار فرماتے تھے۔ جب آپ سفر حجاز کو تشریف لیئے جاتے تھے۔ تو منڈو (مانڈو) کو بھی آپکے عبور سے شرف حاصل ہوا تھا۔ اپنی والدہ کی بیماری کے سبب سے چند روز بے ارادہ قیام کرنا پڑا۔ آپ کی فیض بخش ملازمت مین معرفت کی باتون کے بیان سے فائدہ بہت کچھ حصہ لوگون کو ملا۔ جب پاک دامن ضعیفہ نے جہان فانی کو رخصت فرمایا۔ تو آپنے حوالۂ خاک کرکے دوسرے روز کوچ کر دیا۔ اور وداع کے وقت مجھ سے کہا۔ کہ بہتر ایسی جگہ سے نہ اُٹھائے جاوین۔ جس مین دوسرے کی ملک کا وہم ہو۔ بلکہ سرراہ سے جس طرح کا اینٹ پتھر بہم پہونچ جاوے۔ اُٹھاکر مقبرہ مین صرف کرنا۔ چنانچہ ایساہی کیا گیا آپ ذکر۔ فکر۔ شغل۔ مراقبہ۔ اور نیز دیگر نفل عبادات مین پوشیدگی کو کمال درجہ کام فرماتے تھے۔ اس بنیاد پر لوگون نے آپ کی نسبت قیاس نقشبندیہ مشرب کا کیا ہے۔ ہجری سنہ نوسو چھتیس مین جب آپ کالپی مین تھے۔ فرمان طلب صادر ہوا۔ آپنے قبول فرماکر عالم ترکیب کی قید سے آزادی پائی۔ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے۔ کہ آپ کو سنت نبوی علیہ السلام کی پیروی مین اہتمام بہت کچھ تھا۔ اس سبب سے الفاظ **متابعة نبی** شمار مین آپ کے سال رحلت کی برابر آگئے۔ اور چونکہ اُس مقام کے شرفا و علما۔ اپنے شہر کا شیخ جانتے تھے۔ اسواسطے الفاظ **شیخ مکہ** بھی آپکے سال انتقال کی برابر ہوئے **مصرع** پیرو خاص مصطفیٰ است علی۔

یادِ شیخ خواجہ عالم

آپ۔ باپ کی طرف سے خواجہ مودود چشتی کو۔ اور مان کی طرف سے مخدوم شیخ جلال پانی پتی کو پہونچتے ہین۔ غوث الرحمٰن کے باخلاص مرید۔ اور خاص خلیفہ تھے۔ آپ کے حالات کا کسی قدر بیان۔ اس طرح ہے کہ جب سینہ کے عنصری طاق مین (جو قندیل قلب کے رکھنے کی جگہ ہے) استعداد اور قابلیت کے نور کا عکس۔ چراغ کی طرح پڑا۔ تو آپنے دینی علوم اور یقینی معارف کی شاہراہ مین ہمت کا قدم استحکام کے ساتھ رکھکر۔ علوم کے چمکتے جواہر جمع کر لئے۔ اور ان کو طبیعت کے خزانچی کی تحویل مین رکھا۔ باقی زمانہ زندگی جو رہا۔ وہ طالبانِ علم کی فیض رسانی مین صرف کیا۔ خاتم نبوت علیہ السلام کی سنت کی پیروی مین تیر اندازی کی مشق اس درجہ کی۔ کہ خطا قبضہ امکان سے باہر ہوئی۔ اور ہمیشہ **ابتغاءً لوجہ اللہ** لشکر اسلام کے ہمراہ۔ حرب کفار کے مقام پر پہونچکر درست تیراندازی کا **امتحان** مقبولیت کے ساتھ دیا۔ جب ملک عدم کی طرف سے فرمان طلب آیا۔ تو آپنے عارف وقت شیخ عبدالملک شطاری

اور قاضی عبدالقادر کو بھی عیادت کے بہانہ سے طلب فرمایا۔ اور کہا۔ کہ سرورِ انبیا علیہم السلام باصحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف ارزانی فرماکر مجھکو بلاتے ہیں۔ آپ دونون بزرگ اصحاب آگاہ اور گواہ رہین کہ مین اپنے اسلام کی جنس اور ایمان کا نقد صحراے ناسوت کے لٹیرون کی لوٹ سے صحیح وسالم ملکوت کے دارالاسلام کو لئے جاتا ہون۔ اور حکم ہے کہ میری قبر ہیر ہی پور مین بنائی جاوے۔ مصرع

خواجہ عالم شد ندیم خواجۂ عالم در بہشت

یاد شیخ جیوہ

آپ کا نام عبدالحی ہے۔ حضرت غوث الرحمن کے بڑے خلیفہ ہین۔ ہمیشہ ریاضت کے گریبان مین سر جھکا ہوا اور قناعت کے دامن مین پاؤن سمٹا ہوا رہتا تھا۔ کنج توکل۔ گوشہ تسلیم۔ زاویہ فقر۔ کلبہ تنہائی۔ صحرائی آزادی۔ ویرانہ جیودی۔ اور حجرہ شکیبائی۔ یہ سات مقامات آپ کی دنیاوی تجرید کی سات اقلیمین تھین۔ جس وقت تک آپ کے نورانی جسم پر زندگی کا خلعت رہا۔ اوس وقت تک آپنے فتوحات قبول کرنے کے واسطے ہاتھہ آستین سے باہر نہین نکالا۔ نہ لینے کی عادت سے استغنا کی پیشانی کو داغ دار نہین بنایا۔ اور نہ اپنی ہمت کو اس عادت کے رنگ سے رنگین فرمایا۔

شیخ داود شطاری سے روایت ہے۔ ایک روز حضرت غوث الرحمن نے چاول اور نیز دیگر غلہ سے بار کئے ہوئے۔ چند ٹٹو۔ آپ کے گھر والون کی قوت کے واسطے بھیجے۔ آپنے اون کو نہین لیا۔ حضرت غوث الرحمن نے فرمایا۔ پھر لیجاؤ۔ اور یہ کہو۔ پیر کی بھیجی ہوئی شے نہ لینا۔ ادب کی عمارت کا ڈھا دینا ہے۔ آپنے جواب مین کہلا بھیجا۔ بھیجی ہوئی شے کسی کی بھی ہو۔ مرید جیوہ معذور ہے۔ نہین لیوے گا۔ پھر حضرت غوث الرحمن نے فرمایا۔ ایک بار اور بیجاؤ۔ اگر نہ لین۔ تو سرزنش کرنا۔ کہ تمہارے پیر فرماتے ہین۔ دفتر خلافت سے تمہارا نام کاٹ دون گا۔ آپنے جواب دیا۔ پیر کی رہنمائی کی بدولت۔ رد کے خوف کا۔ اور قبول کی اُمید کا نقش۔ ناظر درویش سے بالکل دھو دیا گیا ہے۔ یہ تہدیدی پیغام بھی نقش بر آب ہے۔ جب یہ جواب حضرت غوث الرحمن کی خدمت مین عرض کیا گیا۔ تو مزید رقت اور افزونی توجہ کا باعث ہوا۔ حضرت غوث الرحمن بے اختیار اپنے خلوتخانہ سے نکل کر مرید کے تکیہ مین آئے۔ بہت کچھہ نوازش اور مہربانی کام مین لائے۔ اور نہایت گرمجوشی کے ساتھہ ہم آغوش ہوکر یہ خوشخبری سنائی۔ عبدالحی استقامت اور ثابت قدمی کے منصب کا فرمان۔ آج تمہارے نامی نام پر مہر اور دستخط سے مکمل ہوگیا۔ اب تم الاستقامۃ فوق الکرامۃ

بسا طریقت کی معرکہ آرائی مین نصب کرو - اور[۱] فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ کا تاج - افعال کے سر پر - اور فقر کی صفت کشور کی سلطنت اپنے اوپر مسلم سمجھو -

کہتے ہین - جب گوالیار مین لوگون کے ہجوم سے آپ کے اوقات مین خرابی کا نقصان پیدا ہوا - تو آپ یہان سے بہت جلد دہلی کی طرف چلے گئے - چند روز بعد اس جگہہ بہی ایسی ہی صورت پیش آئی - سو اسلئے اس شہر سے بہی عجلت کے ساتہہ اٹھہ کہڑے ہوئے - اور بانی پت مقام کو روانہ ہو گئے - یہان بہی بدستور آپ کے اوقات مین آفت پیش آئی - لہذا یہان کی اقامت سے بہی دل اٹھانا پڑا - اور قصبہ بدولی مین جاکر دریاے جمنا کے کنارہ - خدا پرستی کے واسطے ایک حجرہ اختیار کیا - اور جس قدر آب حیات - زمانہ کی بربق مین رہا تھا - اُس کو ظاہری اور باطنی طہارت مین صرف فرماکر خاک پاک کے خلوتخانہ مین گوشہ گزین ہو گئے - اور دائمی خوابگاہ بنالی - مصرع باد خاکِ پاک او رشکِ بہشت -

یادِ شیخ وجیہ الدین احمد

آپ شیخ نصراللہ علوی کے بیٹے تہے - مولد اور مرقد دونون احمد آباد گجرات مین ہین - آپ دونون جہان کے قطب - دونون جہان کے حقائق کے مرکز - حصولی اور حضوری علوم کے مالک - اکتسابی اور وہبی فنون کے خداوند - کتاب منقوش اشیا کے رموزدان - اور اسرار لوح محفوظ کے رازدار تہے - کہتے ہین - آپنے علمی صورت سے نکل کر ہجری سنہ نوسو دو مین عنصری پیکر کے وطن کو اپنی ولادت کے جلوہ سے منور فرمایا - اور ولادت کے بعد پانچوین سال کے آغاز سے اخیر تینتیس سال تک آپ طرح طرح کے علوم متداولہ اور غریبہ کی تحصیل مین مشغول رہے - یہان تک کہ سانئہ علم سے زیادہ ہی زیادہ آپ کو حاصل ہو گئے - جب مجازی کثرت آباد سے حقیقی وحدت گاہ کو آخرین سفر ہوا - تو تاریخ اٹہتیسوین صفر تہی - اور ہجری سنہ نوسو ستانوین تہا - اُس وقت تک آپ تمام علوم کے درس دینے مین مشغول رہے - اور اللہ تعالیٰ اجل شانہ کی بخششین آپ کے اوقات عزیز کے شامل حال رہین - اس باسٹہہ سال کی مدت مین آپ کی فیض رسانی کی بدولت بہت سے ذی استعداد لوگون نے آپ کی شاگردی سے خلعت اُستادی پایا - اور بہت سے بلند ہمت صوفیون نے آپ کی دلنشین تلقین سے خرقہ خلافت حاصل کیا -

مولانا غلام علی آزاد بلگرامی اپنے تذکرہ مین لکہتے ہین - کہ ہجری سنہ نوسو تراسی تہا - شیخ وجیہ الحق ؟،

---

[۱] کہڑے ہو جاؤ جیسے حکم کئے گئے ہو ۱۲

خانقاہ مین اگرچہ مین نے طریقہ پر فیض یابی کے لئے التماس کیا تھا - آپنے فرمایا - تم تو ظاہری علم کامل طور
پر حاصل ہے - تم دوسرے لوگون کی تکمیل کے محتاج نہین ہو - اپنی معلومات کو کام مین اور تکرار مین لانا
چاہیئے - مینے عرض کیا - ان مقاصد کے سوا کسی شغل کی آرزو رکھتا ہون - آپنے فرمایا - اس سے
زیادہ کیا بہتر ہے - کہ باطنی سعادت کے اسباب بہی ہاتھہ آجاوین - ہمارا حصہ کام یہ ہے - کہ آپنے تقریب کا
موقع نکال کر یہ ماجرا بیان فرمایا - جن مقدمات پر الٰہی حقائق کا دریافت - اور کشف موقوف ہے - اُن
مقدمات کی تحصیل کا شوق میرے دل مین بہی اُس وقت پیدا ہوا تہا - کہ جب مین درس اور تدریس
مین مشغول تہا - ناگاہ ایزدی مشیت جس کی ہر ایک مقدر شے مین سو سو نکتے اور نیرنگیان ہین حضرت
غوث الرحمٰن کو گوالیار سے گجرات کی طرف کہینچ لائی - یہ صورت وجیہ الدین کو (مجکو) حضرت غوث الرحمٰن
کی شرف پابوسی سے مشرف ہونے کا باعث ہوئی - اور بہت تہوڑے عرصہ مین صاحب ممدوح کی کیمیائی
پرورش کے ذریعہ سے میرا اسلام تانبے کی طرح کندن سونا بن گیا - رسمی عقائد کی قید سے نکل کر حقیقی
ایمان کی بہشت مین چہل قدمی کرنا نصیب ہوا - اور چند روز بعد خلافت مطلق کا خلعت پاکر
سرفراز ہو گیا - اور پالیا جو کچہہ پاس نہ تہا - اور جو کچہہ پاس تہا - پہر وہ نہ رہا - **بیت**

انچہ حق بہر بندگان آراست	آرزو آنچنان نداند خواست ۱۲

خاص مسیح الاولیا کے خدا کے مضمون سے بہی ایک شکل آپ کے خرق عادت کی ظاہر ہوتی
ہے - مجملاً واقعہ ہذا کا بیان اس طور پر ہے - کہ ایک روز خواجہ عبد الشہید کے ایک مرید نے وجیہ الحق کی خدمت
مین یہ ماجرا عرض کیا - فقیر اپنے وطن مین ایک سخت مرض کے اندر مبتلا ہو گیا تہا - یہان تک کہ لوگون کو
صحت ہونے سے مایوسی ہو گئی تہی - خیر مین پیر کی اجازت سے - پیر کے آستانہ پر جا پڑا - اس خیال سے
کہ اس جگہ کا موجود ہونا بشرط حیات یقیناً جلد تن درست ہو جانے کا سبب ہے - اور بشرط موت بیشک
حصول آسائش کا باعث ہوگا - گو دیر سے سہی - ایک روز پیر نے مراقبہ کے واسطے زانو پر سر رکہا تہا تہوڑی
دیر کے بعد ایک نورانی شخص ایسے لباس مین جو ہمارے ملک کے اعتبار سے غیر متعارف ہے - حجرہ مین
آئے - کچہہ دیر کے بعد پیر نے فقیر کو بہی حجرہ کے اندر بلا لیا - آنے والے نورانی شخص نے پانی کے اوپر دم
[illegible] اور ایک شربت شفا بنایا - فی الفور مجکو آثار صحت اپنے جسم مین معلوم ہونے لگے اسی وقت
وہ خضر رفتار بزرگ حجرہ سے نکلے - اور میری آنکہون سے اُن کا مبارک حلیہ پوشیدہ ہو گیا - مینے پیر

سے دریافت کیا۔ کہ ان بزرگ کا نام کیا ہے۔ جو یہی اسم پاک المحیی کے مظہر ہیں۔ اور ان کا مقام کہاں ہے فرمایا
نام شیخ وجیہ الدین احمد۔ اور مسکن احمد آباد گجرات ہے اسم المحیی کے مظہر اس زمانہ مین آپ ہی ہین
جب تیری نظر تمہاری دشوار بیماری پر پڑی۔ تو نا امیدی کا اثر دل مین محسوس ہوا علاج کے واسطے محبت
الٰہیہ ہی سوال۔ لہٰذا منہ زور تیرے آپ سے استمداد کی۔ اس کے بعد تمنے دیکھا ہی جو کچھ گزرا۔ اور معلوم ہی
کیا جو کچھ پیش آیا۔ جب پیر کی زبانی مینے یہ ماجرا سنا۔ تو اس ملک کے سفر کی اجازت لیکر روانہ ہوا۔ طلب
اور ارادت صادق تھی کہ اس کی برکت سے قدمبوسی کی سعادت کو پہونچ گیا۔ الحمد للہ مینے پایا جو کچھ
چاہتا تھا۔

شاہ شیخ جی کے ایک مرید شیخو نام قصبہ کبیر نجؔ[1] مین رہتے تھے۔ اور احمد آباد کی سیر کے واسطے کبھی
کبھی آیا کرتے تھے ایک دفعہ اُن کے دل مین یہ بات آئی کہ اس شہر مین آنا۔ اور وجیہ الحق کی ملازمت بدون
حاصل کیے ہوئے لوٹ جانا۔ نا سعادت مندی کی نشانی ہے۔ اس بنیاد پر عزم ملاقات کر کے ایسے وقت مین
پہونچے۔ کہ شیخ طالبان علم کی درس سے فارغ ہو کر گہر مین تشریف لے گئے تھے۔ جب آپ کو اطلاع پہونچی۔
کہ فلان درویش دروازہ پر کھڑا ہوا قدمبوسی چاہتا ہے۔ تو گہر سے باہر نکل آئے۔ مصافحہ کے بعد زائر نے آرزو
کی۔ کہ ملاقات کا ثمرہ ظاہر ہونا چاہیے۔ آپنے فرمایا شیخو۔ روبرو دیکھو۔ پہر دریافت کیا۔ فقیر کی صورت سے
کس کی صورت تم کو نظر آتی ہے۔ عرض کیا حضرت غوث الرحمن کا حلیہ شریف نظر آتا ہے۔ پہر فرمایا۔
اور نظر کرو۔ جب دیکھنے والہ کی نظر آپ کے چہرہ پر پڑی۔ تو دریافت فرمایا۔ اب کس کی شکل ہے۔ جو درویش
کی صورت سے ظاہر ہو رہی ہے۔ عرض کیا۔ خاتم النبیین **علیہ الصلوٰۃ والسلام** کا باکمال جمال
ظاہر ہے۔ تیسری بار فرمایا۔ اور زیادہ تامل کر کے دیکھو۔ اور معلوم کرو۔ کہ اس دفعہ کس کی تجلی ہے۔ اور کیا ہے
زائر نے **سبحان الصمد** کہکر اسی وقت سر سجدہ مین رکہہ دیا اور بہت سے کلمات تنزیہ زبان سے نکالے
اور کہا۔ جامی۔

ہر چہ اسباب جمال ست رخ خوب ترا	ہمہ بر وجہ کمال ست کما لا یخفی

سید خواجہ عالم کی گزارش بھی بالکل اسی گزشتہ بیان کی مثل ہے۔ اس کی کیفیت مجملاً اس طور پر ہے
کہ سید خواجہ عالم۔ عرش آستانی اکبر شاہ کے امراے اعظم مین سے تہے۔ بالآخر تمام سامان دولت پر از راہ ہمت

[1] احمد آباد سے پانچ کوس پر یہ قصبہ واقع ہے ۱۲

لات مار کر فقر کے توکل آباد مین آگئے - اور رہنما پیر کی تلاش مین سیاحی شروع کی - جب آپ احمد آباد گجرات مین آئے - تو وجیہ الحق کی خدمت مین حاضر ہو کر شغل اور ذکر کی تلقین کے لئے عرض کیا - آپ ارشاد کے ہر ایک باب کے متعلق جو نص بیان فرماتے تھے اُس کے جواب مین سید خواجہ عرض کرتے تھے - کوئی اور بات فرمائے - کیونکہ جو کچھ بیان ہوا ہے - یہ سب مرشدان کامگار کی امداد سے عمل مین لا چکا ہون جب آپنے صورت حال سے ایسا معلوم کیا کہ اس قسم کی کوئی بات کارگر نہین ہوگی - تو فرمایا - کل کے روز درویش کو درس دیتے وقت تشریف لاکر مشاہدہ کرنا - خیر تعمیل حکم کی گئی - وہی دیکھا جو اولین شخص نے دیکھا تھا - کہتے ہین یہ دونون اشخاص اسی مشاہدہ کی بدولت اپنے مقصد کو پہونچے -

شیخ عثمان ابن شاہ منجھن سارنگ پوری مالوی سے روایت ہے - ایک روز شیخ منور ابن شیخ عبد المجید لاہوری نے بیان کیا - کہ وجیہ الملہ کے حاشئے دور اندیش اور پابند نظر نکتہ سنجون کی نظر مین کمال علمیت کا کوئی رنگ نہین رکھتے ہین - راوی نے جواب دیا کہ بزرگوار محشی کا انداز تعلیقات کے لکھنے مین - اس طرف ہمت کا صرف کرنا نہین ہے - کہ دقت اور عمیق نظری سے کوئی کام لیکر سخن کا پایہ اونچا کیا جاوے - بلکہ آپ کی طبیعت اور ہمت کو جو منظور رہے - وہ یہ بات ہے کہ جب عبارت کی دشواری شرحون اور متنون کے اندر طالب کی نظر مین مراد کے چہرہ پر نقاب ہو جاوے - تو آپ آسان تحریر اور سہل ترکیب کے ساتھ وہ نقاب طلبا کی نظر کے سامنے سے اُٹھا دیوین حالانکہ یہ جواب موافق واقعہ ہے لیکن معترض نے اس کو سست توجیہ سمجھا - اتفاقاً چند روز بعد درس کے وقت مختصر عضدی کی شرح مین ایک عبارت پر نظر پڑی - کہ اُس کی گرہ کشائی کی طاقت شیخ منور نے اپنے اندیشہ مین بلکہ کسی حاشیہ نویس کے حل مین نہین پائی - ناچار وجیہ الملہ کے حاشیہ کی طرف استمداد کا رُخ کیا - فوراً ہی توجیہ سے وہ عقدہ حل ہو گیا اور اس واقعہ کی صورت کو شیخ منور نے محشی کی کرامات سمجھا - راقم گزار نے توجیہ کرنے والہ کو بھی اہل کرامات ہی سے سمجھا ہے -

شیخ عبد القادر بغدادی کہتے ہین - کہ آپ عقد کی شب مین اپنی عروس کے گھر ایک مجمع کے ساتھ گئے تھے جیسی کہ رسم ہے - صبح کے وقت اہل ہند کا دستور ہے کہ داماد اور عروس کو بنا سنوار کر ایک آراستہ کئے ہوئے تخت پر بٹھاتے ہین اور کچھ تکلفات اور تجلیات کام مین لاتے ہین - آپ اس معینہ وقت پر مدرسہ مین چلے گئے - لوگ اس غرض سے کہ مقررہ رسم پوری کی جاوے - آپ کی تلاش کے در پے ہوئے

آپکے پدر بزرگوار نے فرمایا - کہ وجیہ الدین کو تحصیل علم کا شوق - اُس سے زیادہ ہے - کہ بیان مین آسکے - بدر مین ہونگے - وہان سے بلالیا جاوے - کیونکہ آپ کا پانون کسی منزل اور کسی محفل سے آشنا نہین ہے اس قصہ کو وجیہ الحق - علوم کے مطالعہ اور تحصیل کی ترغیب کے واسطے فرزندون اور شاگردون کے سامنے بارہا بیان فرمایا کرتے تھے -

ایک روز اثناے درس مین ایک طالب علم نے اُس وقت کے ایک جاگیردار کا حال بیان کرنا شروع کیا اور شیرین عبارت سے اُس کی تنگ دلی - کوتہ دستی - امساک - اور بخل ظاہر کیا - آپنے فرمایا - یہ اُس کی صفت سب لوگون کے واسطے عموماً اور خدا پرستون کے واسطے خصوصاً اچھی ہے - کیونکہ وہ اِس صفت کے ذریعہ سے دلون کی محافظت طمع - طلب - خواہش - اور نیز آرزو پیدا ہونے سے کرتا ہے - یہ بالکل سچ ہے - مصرع ناز نین جملہ نازنین مینہ -

یہ تفصیل آپ کی مصنفات کی ہے - جو از قبیل حواشی و شروح وغیرہا ہین - حاشیہ فوائد ضیائیہ شرح ارشاد قاضی - شرح ابیات منہل و مامینی علم نحو مین - حاشیہ مطول و مختصر تلخیص علم معانی مین - حاشیہ عضدی و تلویح و بزدوی اصول فقہ مین - حاشیہ شرح تجرید اصفہانی - محقق دوانی کے قدیم حاشیہ پر حاشیہ علم کلام مین - حاشیہ بیضاوی علم تفسیر مین - حاشیہ شرح وقایہ و ہدایہ فروع فقہ مین - حاشیہ قطبی شرح شمسیہ فن منطق مین - حاشیہ شرح کلمۃ العین مرگ چنگی فن حکمت مین - شرح نخبۃ الفکر اصول حدیث مین - شرح جام جہان نما و کلید مخازن غوث الاولیا و رسالہ حقیقۃ محمدیہ بیان تصوف مین **علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیا** -

یاد قاضی جلال الدین ملتانی

آپ - ہندوستان کے نامور علما مین سے ہین - چند روز تک اُستادی شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمدآبادی کے درس مین بیٹھکر دینی علوم تحصیل کیے تھے - اور نیز فقر و تصوف کی چاشنی چکھی تھی - پھر کئی برس تک دارالسلطنۃ آگرہ مین گوشہ خاموشی مین بیٹھکر توکل کے طور پر رہے - اس کے بعد چند روز چھوٹے سے سوداگری کرکے روزمرہ کی ضروریات بہم پہونچاتے رہے - پھر علوم کی برکت سے درس دینا شروع کیا - گروہ کے گروہ عجمی اور ہندی لوگون نے آپ کی ملازمت سے فنون اور علوم سیکھہ کر عقل و فہم کا سرمایہ پہونچایا - قاضی کمال الدین یعقوب کروی - فقہ کے اصول اور فروع کے اندر - اُس

زمانہ مین اپنا شل نہین رکھتے تھے - اور بہت برسون تک عرش آستانی اکبر شاہ کے لشکر کے قاضی رہے تھے جب وہ معزول کردئے گئے - تو لشکر کی قضا کا منصب آپ کے نام سے نامزد ہوا - ایک مدت تک زمانہ کی گردش شریعت کے طریقہ پر رہی - جب ظاہری علما اور فضلا خود نمائی کے واسطے نہ کہ تنقیح حق کے واسطے آپس مین ایک دوسرے سے لڑانے لگے - تو کچھہ اور ہی طرح کی باتین ہونے لگین - فقہ اور اجتہاد کے اختلاف اور باہمی نزاع علی الاعلان پیدا ہوئے صاحب اقلیم نے اختلافات اور باہمی نزاعات کی اصلیت کی طرف توجہ نہ فرمائی - اور شک کی طرف اپنا خیال دوڑا کر گفت و شنید کے درمیان مین صلح کل کا طریقہ اختیار کیا - جو اہل فنا کے نزدیک سلطان الطرائق ہے - لیکن اس طریقہ کو کرسی پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا - اِس سبب سے چند متعصب علما کو صحبت کی بے لطفی کا شربت پینا پڑا - یعنی سلطان نے خود رائی سے اوس گروہ کو جدا جدا ہر طرف بہیجکر اپنی ملازمت سے منتشر کیا - اس مین شک نہین سلطنت کی نوعروس کے گلہ مین موتیون کا ایک ہار تہا - جس کو غصہ کی حالت مین نادانی کے ہاتہہ نے توڑ کر موتیون کا ایک ایک دانہ الگ الگ کر کے بکھیر دیا **القصہ** اس سلسلہ مین آپ کی روانگی بیجاپور دکن کی طرف ہوئی - آپنے ایک مدت تک اُس جگہہ بسر کی - اُس صوبہ کا حاکم آپ کی تعظیم و توقیر حد سے زیادہ عمل مین لایا ہجری سنہ نوسو ننانوین مین آپ کی زندگی کا زمانہ ختم ہوا - خوابگاہ اُسی جگہہ ہے -

یاد قاضی صدرالدین لاہوری

آپ اپنے وقت کے فقیہون مین سے اور اُس ملک کے بزرگ عالمون مین سے تھے - نقلی علوم کے دقیقے - اور کشفی علم کی حقیقتین آپ کو بہت کچھہ یاد تہین - صوفیہ گروہ کے ساتھہ محبت اور اخلاص کے ساتھہ رہتے تھے بالخصوص شیخ موسی حداد (لوہار) لاہوری کی صحبت مین بیٹھکر - بہت سا فیض حاصل کیا تہا اور طریقت کا سلوک اُنکا تھا - شیخ موسی حداد - ذی ہوش مجنون - اور اپنے وقت مین مرجع خاص و عام تھے - بزرگان شہر بعض تو آپ کے بارہ مین نیکی اور راستی کا گمان رکھتے تھے - اور بعض ناروا بہتان بندیان کرتے تھے - لیکن اولین گروہ - نظر بظاہر راست معلوم ہوتا ہے - اور دوسرے گروہ کی راستی کا پتہ لگانا دشوار بات ہے - **القصہ** سلطان وقت اکبر شاہ کے حکم سے ہجری سنہ نوسو چہیاسی مین لاہور کے عہدہ قضا سے حصار بروچ کے عہدہ قضا پر جو مضافات گجرات مین سے ہے آپ کی خدمات منتقل کی گئین - آپ جاے تقرر جا رہے تھے - کہ منڈو (مانڈو) کے راستہ سے گزر ہوا - راقم نے بہی آپ کے دیدار سے

استفادہ کیا تھا - ایک روز قاضی صدر الدین - عارف سید احمد قادری ابن سید اسمعیل کی ملازمت مین شیخ محمود ابن جلال شطاری - شیخ امان اللہ قریشی - اور فقیر غوثی حسن کے ساتھہ راز کی باتین کر رہے تھے - اس اثنا مین ایکبارگی قاضی جی رونے لگے - اور آنکھون سے آنسو روان ہوئے - اُس جلسہ مین جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے - اُنھون نے اس رونے کو الٰہی جذبات سے تصور کیا - جب جوش فرو ہوا تو آپنے فرمایا - وطن کی الفت - اور اُس کی خوبیون کی یاد نے آنسو نکال دئے - یہ سنکر سننے والون کو حیرت ہوئی - چونکہ آپ با وقار اور فضیلت شعار پیر - اور معزز مہمان تھے - لہذا زبانی نصیحت کا موقع نہین تھا - اور طبع دنیا طبیعت کو گوارا نہین ہوا - ناچار صبح کے وقت بحکم [۵] سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ - منڈو کی عالی شان عمارات اور محلات کے دیکھنے کے واسطے راقم نے آپ سے قدم رنجہ فرمانے کے لئے التماس کیا - منڈو شہر - عمارات کی پسندیدگی - اور فراوانی کے اندر تمام ہند مین فرد ہے - جب آپ کی نظر - بلند اور منقش محلات - اور اونچے اور روشن دالانون پر پڑی - تو دل کے اوپر ایک عبرت کی روشنی کا اثر پڑا - اور اپنے گھرون کی دلبستگی نکل گئی - مسکرا کر فرمایا - اس قسم کی جو چیزین ہمنے چھوڑی ہین - وہ اِن محلات کے کمترین ستون کی ایک سنگین کرسی کی قیمت کی بھی نہین ہین - پھر کہا یہ بات بالکل صحیح ہے - جو نکتہ آفرین دانشمند ہوتے ہین - وہ غمگین دوستون کا دل ایسی ہی نصیحتون کے ذریعہ سے ٹھکانے لایا کرتے ہین - دوسرے روز جہان کو جانے والے تھے - روانہ ہوئے - تین سال تک بروچ مین خدمت قضا کا کام انجام دیا - جب آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز ہوگئی - تو تاریخ پندرہوین رمضان المبارک ہجری سنہ نو سو نہ کو غروب آفتاب کے وقت - آسمانی قضا آ پہونچی اور آپ کی زندگی کا آفتاب - نیستی کی مغرب مین جا چھپا - کہتے ہین غسل کے وقت جب غسال کو جسم شریف کے پلٹنے کی احتیاج ہوتی تھی - تو آپ خود اس پہلو سے اُس پہلو کو پھر جاتے تھے - اور شرمگاہ کو اپنے ہاتھہ سے چھپا لیتے تھے - یہ حال آپ کے فرزند قاضی محمد کی زبانی لوگون کے زبان زد ہے - قاضی محمد - تمام علوم اور فنون مین - فقر و فنا کی تمام باتون مین - اور سلوک و تصوف کے طریقہ مین فرد کامل ہین - مصرع

مسکن او قصر جنت باد و لبس
یاد ملک شہر خلوتی

آپ شیخ مشائخ کے بیٹے - اور شیخ بہاء الدین زکریا کے پوتون مین سے ہین - سید مصطفیٰ چشتی کے

[۵] ملک مین چلو پھرو اور دیکھو جو لوگ پہلے ہو گزرے ہین اون کا انجام کیا ہوا -

رہتے تھے - زاد بوم احمد آباد گجرات اور خوابگاہ موضع بُودر ہے جو علاقہ خاندیس میں ہے - آپ درویشی کی وضع کو سپاہیانہ وضع میں چھپائے رکھا کرتے تھے - لیکن اولاً معاہدہ کر لیا کرتے تھے کہ تمام رسوم سے آزاد رہونگا - اور دوسرے سپاہیوں کی طرح سلام کے واسطے ہر روز نہیں آؤنگا - ہاں جب وقت سردار لشکر شکار کے واسطے - یا لڑائی کے واسطے - یا دیہات اور ملک کے دیکھنے کے واسطے سوار ہوتا تھا - اُس وقت آپ بہی رکاب میں ہوتے تھے - اور ان اوقات کے سوا - دیگر اوقات کے اندر باطن کی صفائی - اور ظاہر کی شست وشو میں مشغول رہتے تھے مشائخ زمانہ کے رحمانی انفاس کی برکات سے - معرفت پر معرفت بڑہاتے چلے جاتے تھے - اور سالکان طریقت کو منزلوں کی رسمیں اور علامتیں تعلیم دیا کرتے تھے - اور نہایت بیدار اپنے گرامی اوقات کو معمور رکھتے تھے - اور تمام دن اور رات کو نفل نمازوں کے پڑہنے میں اور نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے میں صرف کیا کرتے تھے - دسویں صدی کے بہت سے مشائخ کی صحبت سے فیض حاصل ہوا تہا اور شیخ برہان چشتی کی ملازمت سے بالخصوص علم طریقت یاد کیا تھا - اور اُن کے ارشاد سے مقامات اور منازل پر فائز ہوئے تھے - ہجری سنہ نوسو بیاسی میں گجرات سے خاندیس میں آئے - چند روز اس ملک کے امراے اعظم کی نوکری میں بسر کیئے - جب آپ کی بزرگی اور آزادی کا شہرہ عادل شاہ فاروقی کے کان میں پہونچا - جو اُس ولایت کا فرمان روا تھا - تو اُس نے حکم جاری کیا - کہ سردار لشکر کو آپ کی اس نسبت کے شرف سے سعادت حاصل کرنی چاہیئے - ملک نے بہی سردار لشکر کی التماس کو قبول فرمایا - ہجری سنہ ایک ہزار چار میں جب عادل شاہ - شاہزادہ شاہ مراد کی کمک کے واسطے دکن کی لڑائی پر گیا - تو آپ ہمراہی میں نہیں جاسکے - نوکری ترک کردی اور ظاہری چاکری سے دل بالکل ہٹالیا - قصبہ بُودر کے ایک گوشہ میں ہو بیٹھے - اور ہجری سنہ ایک ہزار پانچ کے نصف میں ملک علیم کا فرمان طلب صادر ہوا جس کے بموجب ملک معانی کی طرف روانہ ہوئے - مصرع نزہت کدہ وصل باد جانشس ؛

یاد شیخ عبد الغفور

آپ داؤد ابن خان قادری کے فرزند تھے - اور شیخ راجی محمد قادری اُجینی کے بھتیجے ہیں - زاد بوم بیاس ہے - جو ایک قصبہ ہے - سرکار سلطان پور ندربار کا - آپنے ظاہری اور باطنی دونوں طرح کے علوم کی تحصیل اپنے عم مکرم سے کی تہی - اور بہت سے مشائخ وقت کی ملازمت سے فیض پایا تھا - قرآن حفظ یاد تھا - قرآنی مشکلات کو تفسیروں کے ذریعہ سے حل کیا تھا - بیان کی وجوہ لوگ - زبان پر تہیں - ہر سال

رمضان مہینے مین ایک قرآن خود لکھکر قرآن خوان درویش کو دیا کرتے تھے - لوگون کے کامون مین دلسوزی
اپنے بچارہ پن پہ بہا دیا کرتے تھے بیت -

سعی من از برای فرومانده گان بود	در خدمت کسے نشانم برای خویش

اکثر اوقات بے چارون کے کامون کی درستی مین صرف کیا کرتے تھے - ایک دفعہ حرمین شریفین زادہما اللہ
شرفاً کا طواف کرکے لوٹ آئے - لوٹ آنے سے پشیمان رہتے تھے - پھر دوبارہ جانے کی آرزو آپ کے
دل سے باہر نہین نکلی - ہر چند سفر مبارک کا سامان بہم پہونچانے کے درپے ہوئے - لیکن میسر نہین ہوا -
ہجری سنہ ایک ہزار پانچ یا چھہ مین ظاہری کعبہ سے معنوی قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے - بیت

امسال از کعبہ رفتی بدیدہ یار	ہزارت آفرین مردانہ رفتی

خوابگاہ کنوئین کے کنارہ مسجد کے صحن مین جو اجین کی مشرقی سمت مین آپ کی ہی بنوائی ہوئی ہے - اور
وہ مسجد آپ سے مشہور ہے -

یاد شیخ زین الدین اور شیخ منور

یہ بزرگوار کی پیروی کا خیال بالکل آپ کے سر مین بھرا ہوا تھا - ظاہرا اور معنیً باپ کے قدم بہ قدم چلنے
کے سوا کبھی ایک قدم نہین رکھا - رسمی علم کی تحصیل زیادہ تر قاضی جلال الدین ملتانی کی خدمت سے اور مکہ بالا
مقیم کہ درس سے کی تھی - القصہ آپ کی ظاہری آرائش کامل طور پر تھی آپنے تنگ گوشہ کو چھوڑکر کسی دولت مند
کو وسیع دولت خانہ پر آپ کو بہت ہی کم جانے کا اتفاق ہوا تھا - علی العموم درویشون کی خدمت کی عادت رکھی
اور غبار آگین ہونے سے دلون کو محفوظ رکھنے کے لیئے بہت سے طریقہ کام مین لایا کرتے تھے - غالباً اس
لحاظ سے کسی دل کو نہین ستاتے تھے - بیت

نیازارم زخود ہرگز دلے را	کہ می ترسم درو جائے تو باشد

تاریخ سترہوین رمضان ہجری سنہ ایک ہزار پانچ کو معنوی سفر کے واسطے سامان کوچ کا باندہ کر
چلے گئے - خوابگاہ آگرہ -

یاد شیخ عبد الرحیم کپڑنجی گجراتی

یہ موضع احمد آباد سے پانچ کوس دور ہے - آپنے اس مقام سے چل کر برہانپور سے ایک کوس کے
فاصلہ پر دریا کے کنارہ حجرہ پسند کیا تھا - چند روز بعد علی عادل شاہ فاروقی فرمان روائے صوبہ خاندیس

نے اُس جگہہ جامع مسجد اور ایک بڑی سرائے تعمیر کرا کر ایک شہر آباد کر دیا - اور عادل پور نام رکھا - اور آپ کا حجرہ جامع مسجد کے متصل واقع ہوا - اس مین شک نہین - آپ ایک شخص تھے - فارغ البالی اور آزادی مین ہمت اور توکل کے ساتھہ آشنا - آپ کے پیر ارادت کا نام معلوم نہین ہوا - لیکن آپ کے مرشد طریقت شیخ ابراہیم قاری سندہی ہین - جن کا لقب مرغ لاہوتی ہے - ایک روز آپنے مسیح القلوب کی قطبیت کی خوشخبری لوگون کو سنائی - اور کہا - مجکو عالم خواب مین اس مضمون کی آگاہی دی گئی ہے - آپ کی رحلت ہجری سنہ ایک ہزار بانچ مین ہوئی ہے - اسی حجرہ کے اندر آپ کی قبر بنائی گئی - جس مین بزمانہ حیات رہا کرتے تھے -

یاد سید حسین

آپ کی زاد بوم سون پت مین ہے - آپ کی زبان رسمی علم سے - اور آپ کا دل خدا طلبی کے شوق سے تونگر تہا - رہنما پیر کی تلاش مین - اپنے وطن سے دل برداشتہ ہوکر جنگلون جنگلون ترم فرسائی شروع کی - تقدیر الٰہی - اجمیر کی طرف آپ کو کہینچ لائی - اور خواجہ عمر بالحشی کی ملازمت سے مشرف کیا - خواجہ غالباً آپ کے آنے کے منتظر ہی تہے - فرمایا مین حضور ہون - تم کو میری فرزندی کے واسطے بہیجا ہے - آنے والے نے اس بات کو سو دل سے قبول کیا - قصہ کوتاہ خواجہ نے مرید کر کے اپنے ایک عزیز کی لڑکی کے ساتھہ کدخدا کر دیا اور خرقہ خلافت دیکر سجادہ طریقت پر بٹہایا - شیخ گدائی پانی پتی سے روایت ہے - خواجہ کا زمانہ عمر تہوڑے روز بعد پورا ہو گیا - اور میرے پیر اُن کے جانشین ہوئے مصرع پیر و خوش بہ فرزند بدست -

یاد شیخ یوسف لنک

آپ شیخ داؤد ملتانی کے فرزند ہین - جن کے آبائے کرام کو ایزدی تقدیر اس طرف کی رہنما ہوکر دار السلطنہ آگرہ مین باعث قیام ہوئی - باوجودیکہ آپ کا وطن توحید کے زیور سے آراستہ اور آپ کا دل تحقیق کے نور سے منور تہا - آپ شیخ جلال تہانیسری کے مرید ہو گئے - علم تصوف کی مشکلات - اس طرح فصیح البیانی کے ساتھہ حل کیا کرتے تھے کہ اشکال کی وجوہ کو سننے والے کے دل مین راہ ہی نہین ملتی تہی - القصہ آپ کا ضمیر الٰہی اسرار کا خزانہ تھا - باایں ہمہ بے تعینی اور خاکساری کو نہایت خوبی کے ساتھہ فراہم کر رکھا تھا - اپنے گھر کی ضروریات خریدنے کے واسطے بازار کو جایا کرتے تھے - کبھی ایسا ہوتا تھا - کہ لڑکے راستہ مین شوخی سے پیش آکر تمسخر سے چہیڑا کرتے تہے - آپ پیشانی پر چین تک نہین آنے دیتے تہے - اور مسکراتے ہوئے نکل جایا کرتے تہے - میر رفیع الدین محدث صفوی نے لکہا ہے - آپ کی ملازمت بہت کچھہ تاثیر

بیدا کرتی تھی - کسی تخت کے اولیا دولت مین سے ایک آپ بھی ہین - عام طریقہ بر آپ کا برتاو - آپ کی درویشانہ
حالت کی چہرہ پر نقاب تھا - آپ کی رحلت کے وقت جو اصحاب حاضر تھے - اُن مین سے بعض نے آپ
کے معتقدین کے حالات کی نسبت دریافت کیا - تو ہر ایک کے بارہ مین ایک جداگانہ عنایت فرمائی -
جب رفیع الدین کی (میری) نوبت آئی - تو فرمایا ۵ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ
نے ابھی اس التفات کے اسرار پر آگاہی نہین پائی ہے - لیکن امیدوار ہون - کہ آپ کے موثر بیان - اور فیض
بخش ملازمت کی برکت سے دینوی اور اخروی فلاح کو پہونچون گا - خدا کرے - پہونچ جاوین - خوابگاہ آگرہ
میر محدث صفوی کے روضہ کے پہلو مین مصرع لنگ خود راز ہرا سے وصل کن -

یاد شیخ آدم صوفی

آپ تصوف کے جمال کو سپاہ گری کے لباس مین پوشیدہ رکھتے تھے - ناگاہ آپ کا تعلق خاطر ایک
دھوبن کے ساتھ پیدا ہوا - اُس کے حُسن کی تر و تازگی نے صابون کا کام کیا - دنیاوی تعلقات کے
میل سے اچھی طرح پاکیزگی کے ساتھ دھو دیا - نوکری کا دماغ سوخت ہو گیا ناچار نوکری ترک کر کے خرقہ پوشی مین
آرام دل کی جستجو ہوئی - اور مجازی عشق کو حقیقی مشاہدہ کا آئینہ بنا کر کائینات کے صحرا سے آلہیات کے
باغ مین جا پہونچے - **بیت**

راہے بصفا خانہ مطلق ہمنا		از قید حقیقت و مجازش برہان	

یاد شیخ محمد ۲

آپ شیخ ابوالحسن - بکری شافعی مصری کے بیٹے ہین - آپ کی ذات مین دونون جہان کی فضیلتین
اور دونون جہان کے اسرار موجود تھے - جب تک زندگی باقی رہی - تب تک اپنے پدر بزرگوار کی طرح
ہمیشہ ایک سال بیچ - مصر سے حرم محترم مکہ معظمہ کے طواف کو جایا کرتے تھے کہتے ہین جب آپ کی عمر اٹھارہ
سال کی ہوئی - تو پدر بزرگوار کی حیات مین ہی - اُن کے درس کی مسند پر صورۃً اور معنیً جانشین ہو گئے -
مورخین نے اس واقعہ کی کیفیت مجمل طور پر - اس طرح لکھی ہے - کہ شیخ ابوالحسن ایک سال باری کے ارادہ
کے بموجب مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے - وہان سے اکابر مصر کے نام اس مضمون کے خطوط بھیجے
کہ جس ہفتہ مین یہ خطوط پہونچین - اُسی ہفتہ کی جمعہ کے روز ز چشم شیخ محمد کو درویش کے درس کی مسند پر بٹھا دیا

۵ جو (سب سے) آگے (سامنے بٹھائے گئے) ہین (سو) یہ آگہی (اٹھانے کے قابل) ہین (کہ یہ بارگاہ خداوندی کے) مقرب ہین ۱۲

جاوے - جب آئی ہوئی تحریرات کا مضمون پڑہا گیا - تو تمام ارباب فضیلت اور اصحاب مناصب کو حیرت ہوئی - کہ شیخ محمد کا حوصلہ ابھی ایسا نہین ہے - کہ قانون عبارت فہمی کے اصول کو ضبط مین لا سکے جس مدرسہ مین شیخ ناصر طبلاوی شیخ ابو القاسم مفتی - اور شیخ یوسف کرو - جو آپ کے پدر بزرگوار کے درس مین نائب ہین - حاضر ہوتے ہین - اُس مدرسہ مین شیخ محمد ہر ایک فن کے مقدمات اور مقاصد کی تقریر - اور ہر ایک علم کے مسائل اور مبادی کی صورت اور تمہید کیونکر بیان کر سکین گے - کیونکہ جس بچہ نے میدان علم مین ابھی ابھی قدم رکھنا سیکھا ہے - اُس کو اُن اصحاب کے برابر چلنے کی طاقت نہین ہو سکتی ہے - جو گونا گون علوم کے دقیقون اور حقیقتون کی مسافت طے کر چکے ہین - اس سبب سے اس عجیب و غریب حکم کے قبول کرنے مین بہت کچھ بہانہ اور تاخیر کی آوازین اندرون دل سے زبان پر آئین - قصہ کوتاہ یہ ہے چونکہ کل کامون کا انجام لاعلمی کے پردہ مین چھپا ہوا ہوتا ہے - لہذا تمام دور اندیش ارباب مجلس نے **رجمًا بالغیب** اطاعت حکم کی راے دی - اور کہا - کہ یہ حکم ایسے شخص نے صادر فرمایا ہے - جو عالم ارواح اور عالم شہادت کی رموز کا جاننے والا ہے - اور ہم کو اس عجیب و غریب فرمان کی اصلیت پر پوری پوری آگاہی نہین ہے - اگر حکم کی بجا آوری کے بعد کوئی نامناسب بات ظہور پذیر ہوگی - تو مامور معذور مانا جاوے گا - لیکن با اینہمہ ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ قرآن مجید مین سے کوئی آیت پہلے سے ہم تجویز کر لین - جس کی تفسیر کی وجوہ اور اُس کے لطائف سجادہ نشین صاحب آئندہ جمعہ تک حفظ کر لیوین - اور قرارداد کے بموجب منفری بری وہی آیۃ پڑہے ۔

جب اس شورہ کی کیفیت شیخ محمد کی خدمت مین عرض کی گئی - تو آپ نے جواب دیا - یہ فرصت میرے ظاہر حال کے اعتبار سے ہرگز کافی معلوم نہین ہوتی ہے - اس فرصت مین چند در چند غور و فکر کی گنجایش نہین - اور ایسے عجیب و غریب حکم کے بجا لانے کی بنیاد حیلہ و حوالہ پر نہین رکھنی چاہیے - اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے - کہ ہمت کا قدم توکل کے راستہ مین استحکام کے ساتھ رکھکر یہ دشوار کام مسبب الاسباب کی گرہ کشائی کے سپرد کر دی جاے [1] اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ کے عقیدہ پر اور اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ [2] کے یقین پر بھروسہ کیا جاوے - اور تردد کے گرد و غبار ضمیر کے خلوتخانہ سے جھاڑ کر تسلیم کی صفائی یہان جلوہ گر کی جاوے - القصہ جو بات قرار پا چکی تھی - وہ جمعہ کے روز

[1] بیشک یہ بات اللہ جل شانہ پر آسان ہے ۱۲ [2] بیشک اللہ جل شانہ جس پر چاہے قادر ہے ۱۲

عمل مین لائی گئی۔

جب شیخ ممدوح منبر پر چڑھے۔ تو مقری نے آیۃ الکرسی شروع کی۔ شیخ نے اولاً ایک ایسا خطبہ پڑھا جس کی فصاحت اور بلاغت کی برابر کوئی عبارت کبھی غواصان دریاے معانی کے گوش زد نہین ہوئی تھی۔ اور اس طرح کے مفہوم کبھی شناوران ملک سخنوری کے خیال مین بھی نہین آئے تھے۔ اس کے بعد اہل تحقیق عالمون کو ایہا السامعون اسمعوا کی ندا سے خطاب فرماکر کہا۔ قرآنی کلمات کے معانی۔ لغت اور عبارت کے اعتبار سے حاضرین کے علم مین۔ اور ارباب بصیرت کی تفسیرون کے خزانون مین موجود ہین۔ اِس بنیاد پر نوسوار منبر تدریس کے خیال مین ایسا آتا ہے۔ کہ جو کنجی اسرار مقطعات کے خزانچیون نے زبان مترجم کو سپرد کی ہے۔ اُس کنجی سے مفرد حروف کے خزانون کے دروازے کھولے۔ اور حقائق کے مخفی جواہرات کو ہوش طلب سامعین کے کانون کا زیور بنادے کہتے ہین۔ اسم اللہ کے الف سے شروع کرکے ایسے معانی اور ایسی معرفتین بیان کین۔ کہ محقق سامعین کو اپنی نادانی کا اقرار کرنا پڑا۔ ہر طرف سے عذر اور معذرت کا اظہار ہوا۔ **القصہ** آپ کی دل آویز تقریر کے سننے مین یہانتک سرگرمی ہوئی کہ نماز عصر کا وقت اخیر ہو گیا۔ آپنے فرمایا۔ الفاظ اور معانی کے قافلے کے قافلے لدنی علم اور وہبی فیض سے برگزیدہ دلون پر علی الاتصال آتے ہین۔ ۵۱ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْہَا لیکن زبان کے راستہ سے بیان کے لباس مین سننے والون کی استعداد کے موافق کانون مین پہونچائے جاتے ہین ۵۲ وان من شئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ بس بہتر ہے۔ کہ باقی ماندہ ذکر کو دوسری مجلس پر موقوف رکھکر دقیقہ فرض کے ادا کرنے مین توجہ کی جاوے۔

کہتے ہین۔ اٹھارہوین سال سے شروع کرکے۔ واپسین نفس تک کہ بیتالیسوان سال تھا ہر جمعہ کے روز اسی ایک الف کے معانی منبر پر بیٹھکر بیان کئے جاتے تھے۔ ایک روز ایک شخص نے دریافت کیا۔ شاہ مردان شیر یزدان حضرت **علی کرم اللہ** وجہہ سے روایت ہے۔ کہ فرماتے تھے

۵۱ اگر تم خدا کی نعمتون کو گننا چاہو۔ تو (اتنی بہت ہین۔ کہ تم لوگ) اُن کو پورا پورا نہ گن سکو ۱۲ ۵۲ جتنی چیزین ہین ہمارے ہان سب کے خزانے (کے خزانے بھرے پڑے) ہین مگر ہم ایک اندازہ معلوم (ومقرر) کے ساتھ اُن کو (مخلوقات کے لئے) بھیجتے رہتے ہین ۱۲۔

اگر مین چاہون - کہ سورہ فاتحہ کی تفسیر قلم سے لکہون - تو ساتہ اونٹون کا بوجہ ہوجاوے - اورجناب نے ایک الف الحمد کی تفسیر اس مدت مین اس قدر فرمائی ہے - کہ اگر لکہنے مین آتی - تو بہت سے اُونٹون کا بوجہہ ہوجاتا - پس جناب کا علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے علم سے شاید زیادہ ہے - آپنے جواب دیا - سلطان الخلفا برہان الاولیا نے جو تفسیر فاتحہ کا حصر اس اندازہ مین کیا ہے - تو یہ مخاطب کے حوصلہ - اور متکلم کی فرصت پر نظر کرکے کیا ہے - کیونکہ اُس وقت مین اسلام کی ابتدائی حالت تہی - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو باوجودیکہ آپ آلہی علوم کا خزانہ تہے - مگر کفار کے ساتہہ جہاد کرنے سے اور اعلاے کلمۃ الحق سے فرصت بہت کم تہی - اور یہ درویش - اس زمانہ مین باتین بنانے کے سوا - کوئی کام ہی نہین رکہتا ہے - اور نیز معلومات فقیر کی حقیقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وجدانی انوار سے ہی اخذ کی ہوئی ہے - جو گوناگون علوم کے قواعد کے بانی ہین -

غوثی صدر الذکر عبارت لکہنے کا سبب یہ ہے - کہ اس ذکر کے پڑہنے والے - آپ کے حُسن - ادب اور جمال علم کو استعداد کی نظر سے مشاہدہ کرکے اپنے اعتقاد کی درستی کرین - اور دل مین استحکام کے ساتہ سمجہین کہ مشت خاک انسان کے ساتہہ خداے پاک کے کیسے کیسے راز ہین **سبحان اللہ** یہ چند کلمہ آپ کی حقائق بیانی اور رہنمائی کا نمونہ ہین - ورنہ آپ کے حالات لکہنے کی قلم کو - اور بیان کرنے کی زبان کو طاقت کہان ہے -

آپ کی تصنیفات تمام فنون مین ہین - بالخصوص آپ علم حدیث مین اُستاد تہے - اور حال کے مضامین کو قال کی زبان سے تشبیہ اور تاویل کے پیرایہ مین اس طرح سے بیان فرمایا کرتے تہے - کہ بے تامل لوگون کی سمجہ مین آجاتے تہے - دسوین صدی کے اخیر عشرہ مین عالم علوی کو کوچ فرمایا - اس زمانہ مین آپ کی باکمال اور ہدایت کنندہ اولاد بہت سی ہے - منجملہ اُس کے پیشواے ارباب ارشاد - آپ کے فرزند رشید تاج العارفین نام ظاہراً اور معنیً آپ کے خاص جانشین ہین - یہ بزرگ - عقلی کشفی - اور کسبی علوم مین اپنے پدر بزرگوار کی مثل بے نظیر ہین [۱] اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ الطَّالِبِیْنَ بِطُوْلِ بَقَائِهٖ

سید احمد قادری فرماتے تہے - مینے شیخ محمد بکری کی خدمت مین رہ کر اپنی عمر کے چند سال محسوب کئے ہین - اُس مدت مین دیکہا گیا ہے - کہ ہر ایک ملک کے قسم قسم کے آدمی - آپ کی محفل مین حاضر ہو

[۱] یا اللہ مسلمان طالبون کو متمتع یاب کر آپ کی درازی عمر سے ۱۲

کرتے تے۔ اور چونکہ عربی زبان پر قدرت نہین ہوتی تہی۔ اسواسطے ہر ایک شخص اپنے مقاصد اور مسائل کو اپنی خاص زبان مین عرض کیا کرتا تھا۔ اور آپ سب کے جوابات عربی زبان مین دیا کرتے تھے اور سائل کو نیز مجیب کو۔ سوال اور جواب کا مدعا سمجھنے مین ہرگز ترجمہ کی احتیاج نہین ہوا کرتی تہی۔ یہ عجیب صورت دیکہکر تعجب اور حیرت ہوئی۔ اسواسطے مین ایکروز بے اختیار ہوکر عرض کر بیٹھا۔ مینے عرض کیا۔ کہ جناب مختلف لغات اور ہر ایک طرح کی زبان جانتے ہین۔ لیکن عجمی لوگ اکثر عربی زبان نہین جانتے ہین۔ کس طرح اُن کو مدعاے جواب پر اطلاع ہوکر تسلی ہوجاتی ہے۔ آپنے فرمایا۔ بیشک۔ اگر مین چاہون کہ ہر ایک زبان مین بیان مقاصد کرون۔ تو کرسکتا ہون۔ لیکن جب مراد کے معانی۔ عربی محاورہ اور روزمرہ مین محمد بکری کی زبان سے۔ عوام کے ذہن مین آجاتے ہین۔ تو پہر زبان مخصوص مین جواب کیون دیا جاے۔ اور بدون ضرورت کے محبوب اللہ خاتم النبوۃ **علیہ افضل الصلوٰۃ** کی زبان کیونکر ترک کی جاوے۔ اور پہر اسی تقریر کے ضمن مین چونکہ تقریب تہی۔ فرمایا۔ کہ بیان کے افہام وتفہیم۔ اور عدم افہام وتفہیم کی قوت محمد بکری کے اختیار مین سپرد کردی گئی ہے۔ اگر محمد بکری چاہے۔ کہ الفاظ کے معانی کو روک لیوے۔ **تو حاش للہ** بیان کسی سننے والہ کے ادراک مین بہی آسکے۔ خواہ مخاطب کتنا ہی بڑا مدعا فہم عالم۔ اور کلام نہایت درجہ سادگی مین ہو۔ اور اگر چاہے۔ کہ سننے والہ کے ذہن مین معانی آدین۔ تو عبارت خواہ کتنی ہی زیادہ دقیق۔ اور سننے والا بازاری عجمی ہو۔ مگر بہت جلد ادراک مقصود کرلیوے گا۔

مولد اور مرقد یوسف **علیہ السلام** کے مشہد مین۔ اور ایام رحلت نوسو اٹہانوین۔ اور اورستانوین بہی کہتے ہین۔

یاد شیخ ہانسا آخنازی

آپ مخدوم جہانیان کی نسل سے ہین۔ آپ آغاز جوانی مین سالک اور شریعت کے پابند تہے وسط عمر مین آلہی جاذبہ پیدا ہوا۔ اور تمام حواس اور قوی اپنے اصلی مرکز کو بازگشت کرگئے۔ یہان تک کہ آپ مین ہستی موہوم کا خیال اور گمان بہی نہین رہا تہا۔ ڈیڑہ سو برس کی عمر پائی۔ بات کرتے وقت ہر ایک نیک وبد کی نسبت ہمیشہ اپنے نفس کی طرف کیا کرتے تہے۔ لیکن مخاطب مین اُس بات کے آثار بہت جلد ظاہر ہوجاتے تہے۔ آپ کی زبان سے ایسی بات جو وقوع پذیر نہو۔ نکلتی ہی نہین

تہی - سید قاسم پسر سید محمود بارہہ - عرش آستانی اکبرشاہ کے امراے اعظم مین سے تھے - یہ سید ہمام حسب
ہجری سنہ ایک ہزار تین مین آپ کو اپنے ہمراہ شہر پٹن سے احمد آباد کو لے گئے تھے - ایک روز ایک
کنوئین کے کنارہ بیٹھے ہوئے تھے - سید نے ایک روپیہ آپ کے ہاتھہ پر رکھا آپنے اُسی ہاتھہ سے کنوئین
مین ڈال دیا - لوگون نے کہا - آپنے ایسا کیون کیا - فرمایا - مینے کچھہ بُرا نہین کیا - ایک برہمن کے
ہاتھہ جنت کو بہیج دیا - چند روز بعد آپ کی والدہ کے پاس سے اس مضمون کا خط آیا - کہ تم نے جو کچھہ ایک
برہمن کے ہاتھہ بہیجا تہا - پہونچ گیا ہے - کہتے ہین - جنت آپ کی مان کا نام تہا - اور یہ بہی عجب نہین
ہے کہ لہ الجنۃ تحت اقدام امّہاتکم کے اعتبار سے کہا ہو - جب آپ لوٹکر پٹن مین آئے
تو ہجری سنہ ایک ہزار پانچ یا چہہ مین علوی عالم کو کوچ فرمایا - قبر صحن مکان مین بنائی گئی - آپ کی ایک
ہمشیرہ بزرگ نام ہین - جو آپ کی قبر پر مجاور ہین - اور ذکر و فکر مین زندگی بسر کرتی ہین بہت سے آثار
ولایت اِن کے اندر موجود ہین - مصرع ع رونقِ آرامگہ ہش دولتِ دیدار باد ؛

یاد شیخ حمزہ پور شیخ سدّا قریشی

آپ کی زاد بوم قصبہ دیپالپور مالوہ ہے - اور مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا کی نسل سے ہین قدس سرہٗ
پرہیزگار - نیکوکار - اور خجستہ افعال تھے - آپ ہرت کے کارخانہ مین جام اور طاس وغیرہ ظروف بنانے
سے اپنی وجہ قوت بہم پہونچایا کرتے تھے - نذر کے طور پر کوئی روپیہ پیسہ کسی سے نہین لیا کرتے تھے - بلکہ
ضرورت مندِ دستیون کی امداد اپنی محنت کے پیسہ سے کیا کرتے تھے - تلقین طریقت شیخ ضیاء اللہ ابن
غوث الاولیا قدس سرہما کی خدمت سے تہی اور راقم کے مربی شیخ محمود بلال کی ملازمت سے
بہی بہت کچہہ فائدہ اُٹھایا تہا - عبادت اور سعادت مین عجب راستی بہم پہونچائی تہی - ہجری سنہ ایک ہزار پانچ
مین آپ کی زندگی کی ہاری پوری ہوئی - قبر زاد بوم مین ہی ہے - دو لڑکے چھوڑے ہین - دونون پدر بزرگوار
کے طریقت پر چلتے ہین - اللہ جل شانہ ان کو توفیق معرفت نصیب کرے مصرع

بادوام ازمیٔ وحدت لبالب جامِ او

یاد شیخ امان اللہ

آپ شیخ کمال الدین سلیمانی قریشی کابلی والا کے فرزند ہین - آغاز ہوش سے انجام زندگی تک زہد
فقر - ایثار - توکل - اور راستی مین عمر گزاری - آپ کا پاے سلوک - شریعت کی شاہراہ کے سوا -

لہ جنت تمہاری ماؤن کے قدمون کے نیچے ہے -

ایک قدم بھی نہین چلا اور آپ کا دست ہمت۔ دامن نیستی کے سوا۔ کسی شے کو چھو تک نہین۔ شیخ صدرالدین ذاکر شطاری کے مرید ہین۔ تریسٹھ سال کی عمر پائی۔ چالیس سال تک راقم کو اپنی ہمسائگی سے سرفراز کیا۔ ہجری سنہ ایک ہزار پانچ مین عنصری تیرہ و تاریک کوچہ سے عالم قدس کی وسیع آبادی کو روانہ ہوئے۔ آپ کے دو لڑکے تھے۔ بڑے شیخ منصور۔ حمیدہ اوصاف اور پسندیدہ اخلاق سے آراستہ تھے۔ باپ سے پانچ مہینے پیشتر سامان ہستی باندھ کر چلے گئے۔ دوسرے شیخ عبدالشکور ہین۔ ان کی طینت مین تمام فضیلتین جمع ہین۔ خمول۔ خموشی۔ اور خوش دلی ان کے خمیر مین داخل ہین۔ خدا کرے ان کو عمر طبعی روزی ہو۔ مصرع شکر خدا کہ ہم دم و ہمسایۂ من ست۔

یاد شیخ نورالدین ضیاء اللہ

آپ غوث الاولیا کے صاحب زادہ ہین۔ قدس سرہما اطوار شریعت کے سلوک مین آپ کی رفتار دل پسند تھی خوان معرفت کی بھی اچھی چاشنی چکھی تھی۔ وجدان طریقت کے بیان مین آپ کی تقریر دلنواز تقریر رہتی۔ اور اسرار حقیقت کی شراب کا ایسا سکر حاصل تھا جس مین چون و چند کی کیفیت کو دخل نہ تھا۔ آپ کی عقدہ کشا زبان صاف عبارت مین رموز حقیقت کے چہرہ کا نقاب اُٹھاتی تھی۔ آپ کا طریقہ اور آئین عالم وحدت کے چلنے والون کو کثرت کی گھاٹیون سے سلامتی کے ساتھ نکال لیجاتا تھا۔ آپ کی عطا پیشہ نظر سنگ دلون کو موم کرتی تھی۔ اور شکستہ دلون کے حق مین مومیائی کا حکم رکھتی تھی۔ آپ کی سلیم فکر۔ لوگون کے سقیم افعال کو صحت کی طرف پھیر لاتی تھی۔ آپ اپنی حسن معاشرت اور مصاحبت سے مسافرت کا اندوہ۔ غم ناک مسافر کے دل سے دور کر دیتے تھے اور نیز مقصود و مطلوب مین کامیاب کر کے۔ ذی احتیاج مقیم کے دوش سے ناامیدی اور بیچارگی کا بھاری وزن اُٹھا لیتے تھے۔ اس قدر کمالات کا سرمایہ ہوتے ہوئے۔ آپ فقرا سے باب اللہ کے ساتھ طالبانہ پیش آتے تھے۔

القصہ مذکورہ بالا تفصیل کے ساتھ آپ کا زندگانی کرنا سوا پسین سفر تک کہ رمضان کی تاریخ تیسری اللہ ہجری سنہ ایک ہزار چھ تھا۔ یکسان استقامت کے ساتھ رہا۔ یعنی آپ نے نوافل اور زوائد خیرات اور عبادات جس قدر اپنے اوپر لازم فرمالی تھین۔ ان مین فرو گذاشت کا دخل کبھی نہین ہونے دیا۔ ہجری سنہ نوسو ستر تھا۔ کہ پدر بزرگوار کی رحلت کے بعد آپ گوالیار مین آئے۔ یہان پر چند مہینے روضہ پر رہکر دارالسلطنت آگرہ کو چلے گئے۔ اور اس جگہہ سامان اقامت رکھکر گھر اور نیز خانقاہ تعمیر کرائی۔ کم و بیش پینتیس سال

ازروے باطن خداشناسی کے حجرہ مین چلہ نشین رہے - اور ازروے ظاہر لوگون سے میل ملاقات اور جلسون کی نشست برخاست کو اپنی خلوت کے جمال کا نقاب بنائے رکھا - علم حدیث کے اندر نہروالہ شہر مین کامل دس سال تک شیخ محمد طاہر محدث نہروالہ کی شاگردی کرکے اور نیز شیخ وجیہ الملة علوی احمدآبادی کے درس سے تمام فنون کی تحصیل کرکے کل علوم مین اُستادِ وقت ہوئے - اگرچہ ظاہر مین ظاہری سجادہ نشینی کا شرف حاصل نہین ہوا - لیکن الولد سر لابیہ کا فروغ آپ کی پیشانی سے درخشان تھا - جس زمانہ مین آپ احادیث کی تصحیح نہروالہ مین کررہے تھے - اس زمانہ مین احمدآباد سے غوث الاولیاء نے شیخ نور محمد کو خرقہ خلافت اور اجازت نامہ دیکر آپ کی خدمت مین بھیجا تھا - اور اجازت عطا فرمائی تھی -

آپ کی رحلت فرمائی کا واقعہ اس طرح پر ہے - جن ایام مین عرش آستانی اکبرشاہ دارالخلافہ لاہور مین تشریف رکھتے تھے اُن ایام مین ایک روز ہرنون کی لڑائی کے ہنگامہ مین ایک ہرن کے سینگ کا ایک کاری زخم شہنشاہ کی ران مبارک مین آیا تھا - شہنشاہ نے چند روز بعد فرمایا - کہ اس واقعہ کے اندر دور ونزدیک کے جمیع اکابر و امرا کے آنے سے پہلے شیخ ضیاء اللہ کی یاد کی - لیکن شیخ نے ہماری یاد نہین کی - شیخ ابوالفضل مبارک نے اس تقریر کی نقل لکھکر آپ کی خدمت مین بھیجی - جب یہ اطلاع آپ کو پہونچی تو آپنے بے تامل اپنے تئین لاہور مین پہونچا کر سلطانی دیدار حاصل کیا - اور شہنشاہ نے بھی آپ کی تشریف آوری سے اپنی عافیت اور تن درستی کی فال لی - چند روز بعد فرمایا - کہ شاہزادہ دانیال کی ایک حرم امیدوار ہے - بادشاہ کو منظور یہ ہے - کہ حرم مذکور شیخ ضیاء اللہ کے مکان مین رہے - تاکہ وضع حمل اُسی جگہہ ہو - آپنے اس حکم کی تعمیل مین دو تین مرتبہ عذر کیا - مگر قبول نہین ہوا - اور حرم مذکور نے آپکے مکان مین آکر وضع حمل کیا - چونکہ شیخ اس واقعہ کی اصلیت سے بالکل محترز تھے - لہذا اپنی زندگانی سے ہی تنگ دل ہوگئے - ایک ہفتہ بعد مرض الموت پیش آیا - اور بعد رالنہ کر تاریخ مین اپنی جان حوالہ جانان کی -

ہجری سنہ نوسو بیاسی مین راقم اپنے وطن سے چلکر دارالسلطنۃ آگرہ مین گیا تھا - اُس وقت مین راقم کے چچازاد بھائی شیخ علی شمس آپ کی ملازمت مین استفادہ کررہے تھے - اُنھون نے فقیر کو آپ کی آستانہ بوسی اور خدمت کے شرف سے مشرف کیا تھا پانچ مہینے اُس جگہہ رہکر آپ کی فیض بخشی کا حصہ

لیا - اُسی سال مین احرار الاولیا کے پوتے مشہود العرفا خواجہ عبدالشہید قدس سرہما شہر آگرہ کے قلعہ مین اکبرشاہ کے بنگالی محل کے اندر اُترے ہوئے تہے - اور شہنشاہ فتح پور مین داد سلطنت دے رہا تہا فقیر بہی خواجہ کی قدم بوسی کے واسطے اس محل مین گیا تہا اور شرف دیدار سے اپنے حوصلہ کے موافق ذوق حاصل کیا تہا - مصرع خوشہ ہائے خرمن بن خوشہ بہر خرمن ست ؎

یاد حاجی ابراہیم محدث قادری

آپ شیخ داؤد کے بیٹے ہین - کنیت ابوالمکارم - تخلص وسالی - زادبوم مانک پور - اور خوابگاہ آگرہ ہے آپ کے افعال سے شریعت عیان تہی - اور اسرار مین طریقت کا خزانہ نہان تہا - عقلی اور نقلی علوم کی تحصیل اپنے وطن مین کر کے سیر وسیاحت کا ارادہ کر لیا تہا - بالآخر بغداد مین ڈہائی سال رہکر تفسیر اور حدیث کا علم تحصیل کے ذریعہ سے درجہ کمال کو پہونچایا اور پہر وہان سے خانہ مبارک کے طواف کے واسطے روانہ ہوئے - پرستش اور حج کے ارکان بجالا کر مصر کو چلے گئے - یہان پر شیخ شمس الدین علقمی کے نزدیک حدیث کی تصحیح کی - شیخ شمس الدین علقمی شیخ جلال الدین سیوطی کے بالواسطہ شاگرد ہین - اور اسی جگہ آپنے شیخ العرفا شیخ محمد بکری شافعی سے سند اور اجازت لی - اس قدر کمالات فراہم ہونے کے بعد - پہر مکہ معظمہ کی طرف ہوئے - اور شیخ عبدالرحمن ابن الفہد مغربی شیخ مسعود مغربی - اور بدرالاتقیا شیخ علی متقی کی صحبت سے از سر نو کتب احادیث کی تکرار کی - اور صحت وشناخت کا بڑا مرتبہ حاصل کیا - اس کے بعد پہر دوبارہ مصر مین گئے - اور چوبیس سال تک تمام علوم کا درس دیا - باینہمہ کسی سال مین حج کو جانے آنے کا سلسلہ ہی منقطع نہین ہوا - ملک شام مین شہری اور صحرائی بزرگون کی صحبت مین بیٹہکر فیض پایا - اس کے بعد وطن کی محبت نے جوش کیا - تو آپ نے ہندوستان کو اپنے قدوم کی سعادت سے سرفراز فرمایا - جب دارالسلطنت آگرہ مین گذر ہوا تو تقدیری کرشمہ - اور آب ودانہ کی کشش نے یہان کے قیام کا خیال آپ کے دل مین پیدا کیا - لہذا گہر اختیار کر کے تفسیر - حدیث - اور فقہ کے درس مین - اور نیز وعظ مین آپ مشغول ہوئے اور بہت سے اشخاص کو فیض اور علم کی منزل پر پہونچایا - تاریخ اونیسوین ذی حجہ ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین تہیاسی برس کی عمر کے بعد جسمانی محنت آباد کے تنگ وتاریک کوچہ سے روحانی راحت افزا اقلیم کو روانہ ہو گئے - مصرع پیری : علم وہمت وآزادگی طلب -

یاد شیخ امان اللہ افغان

آپ سید ابراہیم بہکری کے مرید ہین - خود بینی سے گزر گزار اوقات اور شریعت کی مشکلات کے تماشے مین
محو تہے - کہتے ہین الٰہی دیدار کی آرزو - ہمیشہ آپ کے دل کو بے آرام - اور آنکھ دن کو اشکبار رکہتی تہی - اور
پیر کی ملازمت مین اسی خواہش کا ورد بارہا بیان کیا کرتے تہے - اور کہا کرتے تہے - کہ زیادہ نہین - صرف ایک
ہی دفعہ اس آرزو مین کامیابی ہوجاوے - آپ کے پیر وعدہ دیکر تسلی اور تسکین دیا کرتے تہے - بالآخر اس
اندیشہ نے آپ کو آلیا - یہان تک کہ جس جنبش کرنے والہ اور اڑنے والہ پر نظر پڑتی تہی - اُس پر آپ مطلوب
کا گمان کرتے تہے - کہتے تہے - مین ایک رات پیر کے ہاتہ پاؤن داب رہا تہا - یکایک اُٹھ بیٹھے - اور مجہے
بغلگیر ہوئے - فرمایا - امان - تمنے دیکہا جس کی تم کو تلاش تہی - ؟ مینے عرض کیا - ہان دیکہا - اس کے بعد
وحدت وجود کا دروازہ صورۃً اور معنیً کشادہ کر دیا - چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے - ایک سوار نے اپنے گہوڑے کو
کوڑا مارا - آپنے آہ کہینچی - جب گدڑی اُٹہا کر دیکہا گیا - تو آپ کے بدن پر تازیانہ کا نشان پایا گیا - **القصہ**
پیر کی اجازت سے براہ خشکی - سفر حجاز کو روانہ ہوئے - ماوراء النہر - خراسان - پارس - اور عراقین کے اکثر
مشایخ کی ملازمت کی - اور اُن سے فیض و فائدہ بہی اُٹہایا - جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو گئے - تو ایک دختر
کے حُسن پر فریفتہ ہوگئے - ایک روز سخت بیتاب ہوئے اور حالت بیتابی مین اُس کے باپ سے کہا - کہ اپنی
لڑکی کا میرے ساتہہ عقد کر دیجئے - اُس نے جو جواب دیا - اُس سے مہر کی خواہش پائی گئی - آپ نے فرمایا -
امان اللہ - وہ بندہ نہین ہے جو اپنے پاس پیسہ رکہے - پہر لڑکی کے باپ نے کہا - کہ اگر آپ اس رعنائی
کے ساتہہ درویشی کا بہی دم بہرتے ہین - تو یہ ہوسکتا ہے - کہ پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام مجہکو اس بارہ مین
خواب کے اندر اجازت فرماوین - آپ نے کہا - اگر آپ تمام مال و دولت - جو آپکے ملک مین ہے - محتاجون
کو تقسیم کردین - اور دنیاوی آلایش سے پاک ہوجاوین - تو اس شرط پر شاید ایسے خواب سے آپ کو سعادت
حاصل ہوجاوے - لڑکی کے باپ نے کہا - اس مال و منال کے ساتہہ مجہے بہت ہی دلبستگی ہے - اگر
آپ کا تصرف مجہکو آزاد - اور بے میل کر دیوے - تو آپ کا فرمانا ظہور پذیر ہوسکتا ہے - آپنے جواب دیا کہ مجہ
سے اور نیز تمام اولیاؤن سے جو بہتر ہین - اُنہون نے آرزو فرمائی تہی - کہ ابوجہل کا دل کفر سے ہٹ جاوے - تو
بہ وقوع مین نہین آیا - اور [1] اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ کا عتاب سنا - اسی طریقہ پر چند دن

[1] اے پیغمبر اپنی خواہش کے مطابق تم جس کو چاہو - ہدایت نہین دے سکتے ۱۲ -

ان دونون اصحاب کے درمیان مین گفت وشنید کا سلسلہ جاری رہا۔ کہتے ہین۔ اولاً مدینہ مقدسہ کی حرم مین ایک حجرہ کے اندر رہتے تھے۔ پہر بعد مین بقیع کے اندر قبہ عثمانیہ کے نزدیک خلوت اختیار کرلی تہی۔ اِس انتقال مکانی کا سبب دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا۔ روزمرہ آدہی رات کو مدینہ کا دروازہ کہولا جاتا ہے۔ اور سرور انبیا علیہ السلام اس قبہ مین تشریف لاتے ہین۔ اور حضور کے ساتھہ خلفاے اربعہ مین سے تین اصحاب بہی ہوتے ہین۔ اور اس قبہ کا دروازہ بہی کہلتا تھا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ استقبال کے واسطے دروازہ کے باہر آتے تہے اور امان دروازہ پر کہڑا رہتا تہا۔ اور اپنے تئین اس مقام کے نامناسب شرمندہ پاتا تھا۔ لہذا ازراہ ادب سابقہ جگہہ چہوڑکر اس جگہہ حجرہ تجویز کرلیا ہے۔ چند روز بعد عنصری قفس ٹوٹ گیا۔ اور مرغ حقیقت روضہ جاوید کی طرف اُڑ گیا۔ مصرع جان او ہم نشین جانان باد۔

یاد شیخ اسحٰق قلندر سندھی

جہان پیمائی کرتے کرتے۔ آپ کے پاؤن گہس گئے تہے۔ ہر ایک ویران اور آباد گوشہ اور کنارہ مین پہونچکر ہر ایک ملک کی خصوصیات سے آگاہ ہوئے تہے۔ لیکن ہجری سنہ نوسو اٹہانون کے آغاز سے سیاحی ترک کرکے۔ قدوۃ المحدثین شیخ طاہر یوسف سندہی کی مصاحبت اختیار کرلی تہی۔ ہجری سنہ ایکہزار تین ان روحانی مصاحب (شیخ طاہر یوسف) کا سال رحلت ہے۔ اس سال تک آپ نے شیخ کی ملازمت سے کبہی جدائی پسند نہین کی۔ راقم گلزار نے ہجری سنہ ایک ہزار دو مین برہان پور مقام پر ان دونون بزرگون کی ہمسائگی سے بہت کچہہ فیض کا پایا تہا۔ آپ کا سلوک استقامت کے طریق پر تہا۔ ہجری سنہ ایک ہزار دس مین آپ کی اقامت اس جہان کی انجام کو پہونچ گئی۔ مصرع روح او ہم نشین رضوان باد؛

یاد شیخ افضل محمد

آپ شیخ یوسف تمیمی کے بیٹے۔ مرید۔ اور خلیفہ ہین۔ اپنے پدر بزرگوار کی زندگی مین ہی۔ جانشین ہوگئے تہے۔ رسمی علم کی کسی قدر تحصیل اپنے عم مکرم شیخ جلال کی خدمت سے۔ اور ان کی رحلت کے بعد یقینی علوم کی تحصیل شیخ ابو الفتح مفتی کی درس سے فرمائی تہی ہمیشہ اہل تجرید فقرا۔ اور صاحب عرفان درویشون کے ساتہہ ہم نشینی رکہا کرتے تہے۔ کبہی زمانہ کے دولت مندون اور امیرون کے دیدار کی آرزو نہین کی۔ خاتم النبوۃ علیہ السلام کے حلیہ اقدس کی زیارت سے عالم خواب مین کئی بار مشرف ہوئے تہے۔ اور حزب البحر پڑہنے کی اجازت ملی تہی۔ تاریخ اکیسوین صفر کو ہجری سنہ ایک ہزار تین مین

عنصری عبورت - خاک آگرہ کے سپرد کرکے - آہی دیدار کے جلوہ گاہ کو روانہ ہوگئے۔ لفظ افضل انام ۹۳۲ ؁ھ
اور آپ کا نام واپسین سال کے ساتھ ہم عدد ہین -

یاد شیخ طاہر

آپ یوسف ابن رکن الدین ابن معروف - ابن شہاب الدین سندہی کے بیٹے ہین - آپ میخانہ تحقیق کے پُرانے میگسارون کے حریف - اور منزل توحید کے دیرینہ سیاحون کے ہم قدم تھے - جب آپ فیض رسانی کی مجلس مین علمی مسائل بیان کرنے کی طرف متوجہ ہوتے تھے - تو دل پذیر نکتون کی گل افشانی سے فصیح البیانی کام مین لاتے تھے - اور جب تصنیفات جمہور کے معانی اور مطالب ذریعہ مطالعہ حل فرماتے تھے - تو آپ کی بہار فطرت - رنگ برنگ کے پہول کہلاتی تہی - آپ کا بیان رسمی علوم کی نوعروسون کے چہرہ کا نقاب دور کرتا تہا - اور آپ کا قلم حقیقی علوم کے خلوت خانہ مین رہنے والی پردہ نشینون کے چہرہ کشائی عمل مین لاتا تھا - تاکہ علمی اور یقینی کمالات کے تلاش کرنے والے - نظارہ کی امداد سے - اندرونی فروغ حاصل کرین -

غوثی آپ کی تعریف - کوتاہی کی آشنا - اور اتمام کو پہونچنے والی نہین ہے - لہذا تم کسی قدر حالات لکہنے کے واسطے قلم اُٹھاؤ - اور وہ جو تمنے اختصار کا عہد کیا ہے - اُس کا لحاظ مدنظر رکہکر سخن کا آغاز کرو - کہتے ہین - دسوین صدی کی دوسری دہائی کے کسی سال مین قصبہ پاتری کے اندر کار پردازان قضا و قدر نے آپ کے نفس ناطقہ کو عنصری جسم کے ساتھ وابستہ کیا تھا - قصبہ پاتری آپ کے جد بزرگوار کا آباد کیا ہوا قصبہ ہے -

القصہ جب آپ کا آغاز ہوش ہوا تو آپ کو اور آپ کے بڑے بہائی شیخ طیب کو باپ کے ہمراہ سفر کا اتفاق پیش آیا - تینون اشخاص - دانا سے حقیقت آگاہ شناسائے فضیلت دستگاہ شیخ شہاب الدین سندہی کی ملازمت مین ایک گاؤن کے اندر پہونچے - جو شیخ سندہی کے نادر زدتھا - آپ نے شرح شمسیہ پڑہنے کی التماس کی - چونکہ شیخ شہاب الدین نے منطق کا درس - اپنے مناسب حال نہین سمجہا - اسواسطے حجت الاسلام امام محمد غزالی کی منہاج العابدین پڑہنے کی طرف اشارہ فرمایا - کم و بیش دو ہفتہ کے اندر کتاب مذکور کو ان تینون شخصون نے لکہکر سبق شروع کردیا - اس کے بعد ہجری سنہ نو پچاس مین آپ کو یہان سے خیال سفر ہوا - چنانچہ آپ گجرات کی طرف تشریف لے گئے - شہر

برہان پور میں پہونچکر غوث الانام شیخ محمد غوث قدس سرہ کی بابرکت صحبت سے بہت کچھ حصہ لیا - پھر اس مقدس ملک دکن کی طرف روانہ ہوئے - یہان پہونچکر شیخ وقت - پیر عہد - میان مخدوم جی پسر شیخ محمد ملتانی کے حلقہ ارادت مین داخل ہوئے - شیخ محمد ملتانی - شیخ بہاء الدین قادری کے بزرگ خلیفہ ہین - بعدہ برج پور برار مین قیام فرمایا - اور خرقہ خلافت آپ کو پیر سے اسی شہر مین عنایت ہوا - بہت مدت تک آپ اس جگہ رہے - اور لوگون کو درس وتلقین کے ذریعہ سے فیض پہونچاتے رہے - جس سال حاکم احمد نگر مرتضی نظام الملک برج پور پر قابض ہو گیا - اور نرنالہ کے قلعہ پر فتح پائی - ملک برار کی آبادی بساط فتنہ وفساد کے سبب تہ ہو گئی اور وہان کے باشندون کو بمجبوراً جلا وطن ہونا پڑا - اس اثنا مین آپ نے والی خاندیس کی التماس سے برہان پور مین پہونچکر سامان قیام فرمایا - ہجری سنہ ایک ہزار چار تک اس شہر کے اندر آپ ظاہر و باطن کی صفائی اور آرائش مین ثابت قدمی کے ساتھ مقیم رہے - اور بہت سی تصانیف صفحہ روزگار پر یادگار چھوڑ کر ملک تقدس کو روانہ ہوئے -

منجملہ تصانیف مذکورہ کے ایک تفسیر مجمع البحار ہے - جو بالکل لطائف قشیری کے اسلوب پر لطائف صوفیہ قدس سرہم کے نکات اور اشارات کو حاوی ہے - اُس مین سے تھوڑی سی عبارت نقل کر کے نمونہ کتاب کے طور پر پیش کرتا ہون -

فی تفسیر قوله تعالیٰ - فی قلوبهم مرض انه المرض حقیقة فی ما یعرض للبدن فیخرجه عن الاعتدال الخاص - ویوجب الخلل فی افعاله ومجاز فی الاعراض النفسانیة التی یخل بکمالها کالجهل وسوء العقیدة والرغبة وحب المعاصی لانها مانعة عن نیل الفضائل ومودیة الی زوال الحیوة الحقیقة لا الایة الایة تحتملها فان قلوبهم [illegible] تحرزنا علی

اللہ جل شانہ کا جو قول ہے فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ الخ اس کی تفسیر مین لکھتے ہین - مرض - ایک تو حقیقی ہوتا ہے اس اعتبار سے کہ جب وہ جسم کو عارض ہوتا ہے تو اُس کو اُسکے خاص اعتدال سے خارج کر دیتا ہے - اور اُس کے افعال مین لازمی خلل ڈالتا ہے - دوسرے مجازی ہوتا ہے - جو حالت اعراض نفسانی کو عارض ہو کر اُن کے (اعراض نفسانی کے) کمال مین خلل انداز ہوتی ہے - اُس حالت پر مرض مجازی کا اطلاق آتا ہے - جیسے جہل - سوء عقیدہ - کجی - اور گناہون کی رغبت یہ تمام امراض مجازی ہین - کیونکہ یا تو یہ

مافات عنہم من الریاسة وحسدًا علی
مایرون من اثبات امر الرسول واستعلاً
شانه یومًا فیومًا فزاد الله عنہم بما
زادفی اعلاء امره واسادة ذکره
ونفوسہم کانت ماؤفة بالکفر و
سوء الاعتقاد ومعاداة النبی صلی الله
علیه وسلم ونحوھا۔ فزاد الله ذٰلك
بالطبع اوبازدیاد التکالیف وتکریر
الوحی وتضاعیف النصر۔

چیزین انسان کو حد فضائل تک پہونچنے سے مانع
ہوتی ہین - یا یہ چیزین انسان کو حقیقی اور ابدی حیات
کے زائل ہونے کی طرف کھینچ لیجاتی ہین - اور قرآنی آیۃ
سے بھی مجازی معانی مراد ہین - کیونکہ منافقین کے ہاتھون
سے جو ریاست نکل گئی تھی - تو اسکے غم مین وہ مبتلا تھے
یہ گویا اُن کے قلوب مین مرض تہا - اور یومًا فیومًا جو رسول اللہ
صلعم کا حکم ثابت اور آپ کی شان ارفع ہوتی ہوئی
دیکھتے تھے - تو اسپر بو حسد کرتے تھے اور ان وجوہ سے
اُن کے قلوب سخت الم پا رہے تھے - گویا کہ ان کا مرض
یا الم اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زیادہ کیا - کیونکہ حکم رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپکے ذکر کی شان ارفع کرنے مین زیادہ تر حصّہ
اللہ جل شانہ نے ہی تو لیا - اور منافقین کے نفوس پہلے
ہی سے کفر - سوء اعتقاد - اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
عداوت وغیرہ وغیرہ کی وجہ سے ماؤف تھے تو اللہ جل شانہ
نے منافقین کا الم یا تو بالطبع زیادہ کیا - یا اس طور پر زیادہ
کیا کہ الم کی تکلیفات بڑہائین - متواتر وحیان بھیجین - اور
فتوحات پر فتوحات عطا فرمائین -

وفی الرحمانی فی قلوبہم مرض ھو نقص بطبہم
فی القوة الحکمیة وافراطہم فی
الشھویة۔

اور تفسیر رحمانی مین لکھا ہے - فی قلوبہم مرض - یعنی
منافقین کے قلوب مین قوت حکمیہ کی کمی اور قوت شہوانیہ
کی زیادتی ہے -

فی الاحیاء اعلم ان جندی الغضب
والشھوة قد ینقادان للقلب انقیادا
تامًا فیعیناه علی طریقه الذی لیسلکه

احیاء مین لکھا ہے - واضح ہو - کہ غضب اور شہوۃ
کے دو لشکر کبھی تو قلب کے مطیع ہوتے ہین کامل اطاعت
کے ساتھ - اور اس صورت مین وہ قلب کو اُس طریقہ پر

وقد یستعصیان علیه استعصاء بغی و
تمرد حتی یملکاه ویستعبداه وفیه
هلاکه وانقطاعه عن سفره الذی
به وصوله الی سعادة الابد وللقلب
جند آخر وهو العلم والحکمة والتفکر
وحقه ان یستعین بهذا الجند فانه
حزب الله تعالی علی الجندین الآخرین
فانهما قد یلتحقان بحزب الشیطان فان
من ترك الاستعانة وسلط علی نفسه
جندی الغضب والشهوة هلك هلاکا
یقینا وخسر خسرانا مبینا وذلك
حال اکثر الخلق فان عقولهم صارت
مسخرة لشهواتهم فی استنباط الحیل
لقضاء الشهوة وکان ینبغی ان یکون
الشهوة مسخرة لعقولهم-

چلنے مین مدد دیتے ہین - کہ جس طریقہ پر قلب چلتا ہے
اور کبھی قلب کی نا فرمانی کرتے ہین ازروے بغاوت
اور تمرد کے - یہان تک کہ قلب کے مالک بن جاتے
ہین - اور قلب سے اطاعت چاہتے ہین - اور اس صورت
مین قلب کی ہلاکت متصور ہے - اور نیز جس سفر کے
ذریعہ سے قلب ابدی سعادت کو پہونچ سکتا ہے
اُس سفر سے بوجہ متابعت غضب اور شہوة کے انقطاع
ہو جاتا ہے - اور قلب کا ایک لشکر اور ہے - جس کے
افراد علم حکمت - او تفکر ہین - اور قلب کو یہ حق حاصل
ہے - کہ اس لشکر سے مدد مانگے - کیونکہ یہ لشکر صدر الذکر
دونون لشکرون کے مقابلہ مین - خدائی گروہ ہے - یہ
دونون لشکر شیطانی گروہ سے مل جاتے ہین - تو جس
شخص نے اس لشکر سے مدد نہین مانگی - اور اُس کے
نفس پر غضب اور شہوة کے دونون لشکر مسلط ہو گئے
وہ شخص یقیناً ہلاک ہو گیا - اور اُس نے صریح نقصان
اٹھایا - اور اکثر مخلوقات کا حال ایسا ہی دیکھا جاتا ہے
یعنی شہوات پوری کرنے کے واسطے حیلے اور بہانے
سوچ سوچ کر نکالتے ہین - اکثر مخلوقات کی عقلین
اُن کے شہوات کی تابع ہو رہی ہین - حال آنکہ ہونا یہ
چاہیے - کہ شہوة اُن کی عقلون کے تابع ہو -

اما بیان علامات مرض القلب
فکما ان کل عضو من اعضاء البدن خلق
لفعل خاص به ومرضه ان یتعذر علیه فعله

مرض قلب کی علامات کا بیان اس طرح پر ہے
جیسے جسمانی اعضا مین سے ہر ایک عضو اپنے خاص
فعل کے واسطے پیدا کیا گیا ہے - اور اُس کا مرض

بقلب
الذي خلق لاجله كذلك مرض ا
ان يتعذر عليه فعله الذي خلق لاجله
الدنيا والحكمة والمعرفة ... تعالى ...
والتلذذ به وايثار ذلك على ...
خاصية النفس التي الادمي عا يتميز
به عن البهائم ... لا بالاكل
والوقاع ... بمعرفة الاشياء ... على
اصل الاشياء ... الذي
... الله تعالى ... كل شيء ولم يعرف
الله تعالى فكانه لم يعرف شيئا فالناس كلهم
قد هجروا هذه العلوم ... هذا الاعصار
واشتغلوا بتوسيط الخلق في الخصومات
الناشئة من اتباع الشهوات وقالوا هو
الفقه واخرجوا هذا العلم الذي هو فقه الله
من جملة العلوم وخصصوا الفقه الذي
ما قصد به الا دفع الشواغل لتنفرغ لفقه
الدين فكان فقه الدنيا من فقه الدين
بواسطة هذا الفقه

بمنزلة
وفي بعض الكتب اعلم ان القلب في الحقيقة
الغالب للشريعة ولا معول الا على القلب لانه موضع
نظر الله تعالى فما قال عليه السلام ان الله ...

یہ ہے۔ کہ جس فعل کے واسطے وہ عضو پیدا کیا گیا ہے۔ اُس فعل کا عضو مذکور سے صدور متعذر ہو جاوے۔ اسی طرح قلب کا مرض یہ ہے کہ جس فعل کے واسطے قلب پیدا کیا گیا ہے۔ اُس فعل کا قلب سے صدور متعذر ہو جاوے۔ اور افعال قلب یہ ہین۔ علم حکمت۔ معرفت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی محبت۔ اُس کی عبادت۔ اُس کے ساتھ لذت پانا اور کامل اقتضا کے موافق ان چیزون کو کام مین لانا اور نفس آدمی کی خاصیت ایسا امر ہونا چاہیے۔ کہ جس کے سبب سے آدمی بہائم سے الگ متمیز ہو سکے آدمی بہائم سے قوت اکل اور قوت جنگ کے سبب سے متمیز نہین ہو سکتا ہے بلکہ اشیا کو اُن کے اصل ماہیت کے موافق پہچاننا یہ وجہ تمیز ہے۔ اصل اشیا اُن کے موجد اور مخترع کو سمجھنا چاہیے۔ جس نے اشیا کو ایجاد کر کے بنایا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے۔ اسواسطے اگر انسان نے بالفرض تمام اشیا کو پہچانا اگر اللہ تعالیٰ کو نہین پہچانا۔ تو گویا اُس نے کچھ بھی نہین پہچانا۔ تمام لوگون نے ان علوم کو چھوڑ دیا ہے اس زمانہ مین یہ علوم پرانے پڑ گئے ہین۔ اور جو خصومات اتباع شہوات سے پیدا ہوتی ہین۔ اُن کے تصفیہ کے اندر اپنے اخلاق کو واسطہ بنانے مین لوگ مصروف ہو گئے ہین۔ کہتے ہین۔ کہ فقہ یہی ہے اور اس علم کو جو خاص فقہ دین ہے۔ تمام علوم مین سے خارج کر دیا ہے۔ دنیاوی فقہ سے مقصد یہ تھا کہ اس ذریعہ سے دل شکن باتین اُٹھ جاوین تاکہ فقہ دین کے واسطے فراغت حاصل ہو۔ مگر اب مجرد اسی دنیاوی فقہ کی طرف رخ کر بیٹھے ہین۔ گویا دنیاوی فقہ ہی دراصل دینی فقہ ہے۔ اس فقہ کے ذریعہ سے۔

بعض کتب مین لکھا ہے۔ واضح ہو۔ کہ قلب حقیقۃً مین اندرے شریعت بمنزلہ قالب ہے۔ اور قلب کے سوا کسی اور شے پر اعتماد نہین کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ...

لا ینظر الی صورکم الخ - فللقلب علل وامراض
مثل امراض الاشخاص فان القلب انسان
حقیقی وله من الاعضاء حقائق فللقلب راس
یحیی به کما یحیی البدن براسه فاذا قطع راس
البدن لا یحیی فکذلک القلب وراس القلب
ادراکه لطائف الغیب هذا الادراک
ینقسم مثل انقسام حواس الراس اقساما
البصیرة والتذکر والمراقبة والتمیز والتفکر
فالبصیرة عین القلب والتذکر لسان القلب
والمراقبة سمع القلب والتفکر خیال القلب
والتمیز تجاربه وفعله فاذا اراد الله تعالی
بعبد خیرا فتح عینی قلبه وشرح لسانه واذنه
واذا اراد الله تعالی بعبد شرا ختم علی سمعه
وبصره ومنعه عن ادراکاته وذلک المنع مرض
روحانی یکون صداع القلب منه ومهما
زاد المنع تولدت الذهلة والغفلة للقلب
بمنزلة الصرع وغلبة الظنون الفاسدة
مثل المالیخولیا للراس فان الراس اذا ابتلی
به تخبط اعماله والقلب اذا انفعل بالظنون
الفاسدة تظهر فیه تخبطات کثیرة و
یصیر کالمجنون المتحیر الممنوع من معرفة
الله تعالی وحسن الظن به وامتلاء
القلب لفضول الطمع والطمع به

کہ اللہ تعالی تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے - جس طرح انسانوں کو
امراض لاحق ہوتے ہیں - اسی طرح قلب کو بھی علتیں اور امراض لاحق ہوتے
ہیں - کیونکہ قلب بھی فی نفسہ انسان حقیقی ہے - اور اس کے اعضا بھی حقیقی ہیں
چنانچہ قلب کا ایک سر ہے جس کے سبب سے وہ زندہ رہتا ہے جس
طرح بدن اپنے سر کے سبب سے زندہ رہتا ہے - اگر بدن کا سر کاٹ لیا جاوے
تو جس طرح بدن زندہ نہیں رہ سکتا ہے اسی طرح قلب بھی زندہ نہیں
رہ سکتا ہے - اور قلب کا سر غیبی لطائف کا ادراک کرنا ہے - اور
جس طرح سر کے حواس کی تقسیم ہے - اسی طرح اس ادراک کی بھی تقسیم ہے
اور اقسام ادراک یہ ہیں - بصیرة - تذکر - مراقبہ - تمیز - اور تفکر - بصیرة
قلب کی آنکھ ہے - تذکر قلب کی زبان ہے - مراقبہ قلب کے کان ہیں
تفکر قلب کا خیال ہے - اور تمیز قلب کے تجربہ اور افعال ہیں - پس جب
اللہ تعالی جل شانہ کسی بندہ کو خیر پہونچانا چاہتا ہے تو اس کے دل کی
دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے - زبان رواں کر دیتا ہے - اور کان کو قوت
سماعت دیدیتا ہے - اور جب اللہ تعالی جل شانہ کسی بندہ کو شر پہونچانا چاہتا
ہے - تو اس کے کان پر اور آنکھ پر مہر لگا دیتا ہے - اور اس بندہ کو ادراکات
سے باز رکھتا ہے - اور یہ بازداشت - روحانی مرض ہے جس کو صداع قلب
عارض ہوتا ہے - اور بازداشت جس قدر زیادہ ہوتی جاتی ہے - اسی قدر
غفلت زیادہ بڑھتی جاتی ہے - اور قلب کی غفلت بمنزلہ صرع کے ہے -
اور فاسد تخیلات کا غلبہ کے واسطے مثل مالیخولیا کے ہے - جب سر مرض
مالیخولیا میں مبتلا ہوتا ہے - تو اس کے اعمال متخبط ہو جاتے ہیں - اور جب
قلب تخیلات فاسدہ سے منفعل ہوتا ہے - تو اس میں بہت سی
خبط باتیں پیدا ہو جاتی ہیں - اور ایسے مجنون کی طرح ہو جاتا ہے
کہ جیسے کوئی متحیر ہو - اور اللہ تعالی جل شانہ کی معرفت سے باز رکھا گیا

يورث الاستسقاء فى القلب حتى انه لا يروى من المال والجاه والدخان الغفلة يورث عمى البصيرة فان البصيرة تظلم ويقل نورها بدخان الهوى كما يظلم البصر ببخار الهوى فى عالم الدنيا	اور نیز اللہ تعالی کے ساتھ حسن ظن نہ رکھتا ہو - اور طمع کی فضول سے قلب کا ممتلی ہونا - اور نیز طمع اس کو لاحق ہونا - قلب کے اندر استسقا پیدا کرتا ہے - یہان تک کہ مال سے اور جاہ سے سیر نہین ہوتا ہے - اور غفلت کا دہوان ہے - جو بصیرۃ کی نابینائی پیدا کرتا ہے - یعنی البصیرۃ مین تاریکی آجاتی ہے - اور اُس کا نور - نفسانی خواہشات کے دہوئین سے کم ہوجاتا ہے جس طرح آنکہون کی نظر بیرونی بخارات سے عالم دنیا مین تیرہ و تاریک ہوجاتی ہے

وہ شخص بڑا خوش قسمت ہے جو اِس دریاے معانی کی تہ کو پہونچکر اسرار کے موتی عبارات کے ذریعہ سے نذر ناظرین کرے - ایک روز اس تفسیر کے اجزا - دریاے کشف و شہود کے مستغرق شیخ لشکر محمد عارف شطاری قدس سرہ کی نظر سے گزرے تو بہت خوش ہوئے - فرمایا - اس رنگین کتاب کا مصنف اپنی حسنات کی جزا کا اندازہ شاید قیامت کے روز ہی کر سکیگا - کیونکہ یہ اندازہ آج کے روز ان حسنات کی کیفیت بیان کرنے سے نہین ہوسکتا ہے -

فرمان رواے صوبہ علی عادل شاہ فاروقی نے مولانا حسین شیرازی کو جو حکمت کے فنون اور عقلی علوم مین اپنا نظیر نہین رکہتے تہے - اور ندیم خاص جلال خان برابری کو جن کو رسمی علوم مین دستگاہ تہی - ان دونون اصحاب کو مصنف کی خدمت مین بہیجا تہا اور التماس کی تہی - اگر اِس پاسبان خلائق کا عہد اس کتاب کی تصنیف کی تاریخ مین درج کردیا جاوے - تو غایت درجہ عنایت ہوگی آپنے التماس قبول فرمائی اس وجہ سے کتاب ہذا کا خطبہ دو طرح پر واقع ہوا ہے -

آپ کے دوسری تصنیف مختصر قوۃ القلوب ہے - تیسری منتخب مواہب لدنیہ - چوتہی ملتقط جمع الجوامع سیوطی - پانچوین موجز قسطلانی جس سے بڑی کوئی شرح بخاری پر نہین ہے - بڑے بڑے بارہ ذرہ لاکہ بیت مین مختصر کئے ہین - چہٹی تفسیر مدارک اپنے دونون بیٹون عبید اللہ اور رحمۃ اللہ کے واسطے - مختصر کی تہی - اور اس کا آغاز اس طرح سے کیا ہے - قال ابو عبد اللہ طاہر بن یوسف علیہ رحمۃ اللہ - ساتوین اسامی رجال صحیح بخاری - ایک شرح ہے کرمانی کے طور پر -

آپ کی آٹہوین تصنیف ریاض الصالحین ہے - جس کی فہرست کی ترتیب تین روضون پر رکہی گئی ہے پہلا روضہ اُن احادیث صحیحہ اور حسنہ کے بیان مین ہے - جن کے اندر اُمت کی بخشش - اور اُمید دلا

دیبائی کی زیب دار ہے (دوسرا روضہ) بڑے بڑے مشائخ طریقت کی ناصحانہ باتون سے سرسبز ہے۔ جیسے قطب الاقطاب شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی ۔ قدوۃ العرفا ابوطالب مکی ۔ شیخ الاولیا شہاب الدین سہروردی ۔ تاج السالکین زین الدین خوافی ۔ اور اکرم الاتقیا شیخ علی متقی ہندی وغیرہم من الاکابر قدس سرہم (تیسرا روضہ) ارباب توحید و وجدان اور اصحاب عشق و عرفان کی عمدہ عمدہ عبارتون اور رنگین اشارون سے تروتازہ ہے جیسے قافلہ سالار شاہراہ تحقیق شیخ محی الدین عربی شیخ عین ذاتی چشمہ سار آثار اسمائی ۔ عین القضاۃ ہمدانی ۔ صدر آرائے طائفہ توحید شیخ صدر الدین قونوی اور نیز دیگر معتقدین وحدت وجود نفعنا اللہ و جمیع الطالبین بانفاسہم اس طرح یہ تینون روضے سرسبز و شاداب ہین ۔ وہ شخص نیک بخت ہے جو مطالعہ کے ذریعہ سے ہر ایک روضہ کے بیل بوٹے اور رنگ آمیزی کو دیکھکر بموجب اُسکے کاربند ہو ۔

یاد شیخ محمود بن عبد اللہ گجراتی

آپ کی زادبوم گجرات ۔ اور خوابگاہ برہان پور ہے جس وقت سماع مین آپ کو جوش آتا تھا ۔ تو آپ کے وحدت دریائے عشق مین طوفان پیدا ہوتا تھا ۔ اور آپ کے آنسوؤن سے فنا کے گرداب مین موجون کو جنبش آتی تہین ۔ آپ شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ ہین ۔ قرآن حفظ تہا ۔ دل آویز لہجہ اور داؤدی الحان سے تلاوت کیا کرتے تھے ۔ اُس زمانہ مین میان ہموجی محدث تھے اور ملک پیر محمد حسن کی درویشی ۔ فرمان روائے ملک گجرات کی زراعت سے ملی ہوئی تہی ۔ آپ ان دونون اصحاب کی مصاحبت مین برہان پور سے سفر حجاز کو روانہ ہوئے اور لوٹ آئے ۔ مسیح القلوب کہتے ہین ۔ ایک روز مین آپ کی عیادت کے واسطے گیا تھا ۔ آپ نے فرمایا ۔ اے فلان ۔ میرے واپسین سفر کا وقت آگیا ہے ۔ آپ ایسی دعا سے میری مدد کرین ۔ کہ ارباب شہود کے طریقہ پر مین دفن کیا جاؤن ۔

القصہ فقیر اور نیز دیگر چند دوست رحلت فرمائی کے روز آپ کے سرہانے موجود تہے حلقہ چشم مین آنکہین ایسی عاشقانہ گردش کرتی تہین ۔ کہ جیسے کوئی محبوب جان فشانی اور نظربازی کرتا ہے ۔ نیز مسیح القلوب کہتے تہے ۔ بہنگام رحلت اسی طرح دو شخص اور بہی میری نظر سے گزرے ہین میرے عم مکرم شیخ طاہر ابن یوسف اور شیخ الاولیا ۔ آپ کا سال رحلت ہجری سنہ ایک ہزار چار ہے ۔ کہتے ہین ۔ ایک مطرب کا لڑکا شہر مین نام تہا ۔ مدتون تک آپ کی نظر اُسکو دیکہتی رہی ۔ چند روز محمودی عشق کی کشش نے اُس

لڑکے کو بیکر پرستی کی قید سے نکال کر۔ تاج ایمان سے سرفراز کیا۔ اور ایازی کے درجہ کو پہونچا دیا بیت

	معشوق در لباس ایاز ست جلوہ گر		غوش مگر بدولتِ محمود میرسد		

یاد قاضی ابراہیم ابن قاضی محمد

آپ اپنے باپ کے شاگرد اور مرید ہین۔ اور قاضی قطب مجذوب آپ کے عم مکرم ہین۔ عالم خوشنویس فصیح البیان اور محبوب القلوب تھے۔ ایک عمر تک قصبہ بنواری مین جو سرکار کالپی مین ہے۔ رسمی علوم کا درس دیتے رہے۔ اور ہر رسمی کو جمال درویشی کا برقع بنا رکھا تھا۔ بہت سے لوگ آپ سے فیض پا کر عربی زبان سے واقف ہو گئے۔ پرانی بغیر پڑھی ہوئی کتابون کو آپ کی پرزور طبیعت پڑھی ہوئی کتابون سے زیادہ آسانی کے ساتھ پڑھتی تھی۔ ہدایہ فقہ کو استادِ شہر شیخ عبدالملک کے درس مین نکالا تھا۔ اور استاد کے موثر دم کی بدولت سب جگہ۔ سب قسم کی گفت وشنید مین سب لوگون سے آپ سبقت لے گئے تھے۔ نسب الانساب نام ایک بڑی کتاب آپ نے مادری و پدری آبا و اجداد کی نسل کے بیان مین بزبان فارسی تصنیف کی تھی۔ اس کتاب مین دولتمندان صورت و معنی کے کسی قدر حالات درج کئے ہین۔ چوہتر سال کی عمر پائی۔ ماہ رمضان ہجری سنہ ایک ہزار چار مین اِس جہان سے دل اٹھا لیا۔ خوابگاہ بنواری ہے۔

مصرع ارم باخاک پاکش ہم نشین باد ؎

یاد سید ھبۃ اللہ

آپ کے آبائے کرام رضوی سادات مین سے ہین۔ امام رضا رضی اللہ عنہ کے مشہد سے ہند مین آئے تھے۔ ماں اور باپ دونون آپ کو خردسال چھوڑ کر آنجہانی ہوئے۔ دایہ کی مہربانی اور قسمت کی خوبی نے آپ کو خواجہ حسن کی خدمت مین پہونچایا۔ خواجہ حسن کو لوگ معین الدین ثانی کہا کرتے تھے۔ اور نیز خواجہ حسن خواجہ معین الاولیا چشتی اجمیری کی نسل سے تھے۔ خواجہ حسن نے فرزند کی طرح آپ کی پرورش فرمائی۔ جب عقل آئی۔ تو اپنا مرید کیا۔ جب پیر کی رہنمائی سے تزکیہ اور تصفیہ ہو گیا۔ تو خرقہ خلافت مل گیا۔ اور ملکوتی سیر کا درجہ حاصل ہوا۔ ہمیشہ گزرے ہوؤن کی روح سے گفتار اور دیدار کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ آپ کی عمر بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ یہان تک کہ آپ کے سفید بال دوبارہ مائل بسیاہی ہو چلے تھے۔ جس طرح سیاہ بال سفید ہوتے ہین۔ اور دانت بھی دوبارہ نکلنے شروع ہو گئے تھے۔ کسی قدر آپ کے حالات کا بیان اِس طرح پر ہے۔ جب زمانہ شیر خان سور کا تھا۔ تو آپ نے اجمیر سے گوالیار مین آکر حجرہ اختیار کر لیا تھا

پرہیان سے گردش روزگار کی وجہ سے مادوہ کی طرف سفر فرمایا۔ قصبہ چولی مہیسر منڈو سے جنوبی سمت بین تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہان آکر بستر اجمایا۔ پرگنہ کے بہت سے باشندے مرید ہوئے۔ آپ کے پیر کا سلسلہ نو بطن سے خواجہ فخر الدین محمد کو پہونچتا ہے۔ جو خواجہ معین الاولیاے اجمیری کے صاحبزادہ ہین اس طرح پر خواجہ معین الدین ثانی۔ خواجہ بایزید ثانی۔ خواجہ طاہر۔ خواجہ بایزید کبیر۔ خواجہ شہاب الدین خواجہ احمد۔ خواجہ نجم الدین۔ خواجہ حسام الدین۔ خواجہ فخر الدین محمد قدسنا اللہ باسرارہم آپ کا سال رحلت ہجری سنہ ایک ہزار چار ہے۔ آپ کے ایک بیٹے ہین شاہ محمد۔ پرگنہ چولی مہیسر کے۔ یہ قاضی ہین جہان آپ کے باپ کی قبر ہے۔

یاد شیخ ولی پور ملوک شاہ صدیقی

آپ سید ولی بدایونی کے مرید ہین۔ وطن اور مرقد دونون چرتھاولی مین ہین۔ چرتھاولی سرکار دہلی مین ایک قصبہ ہے سہارنپور کے پہلو مین۔ ایک روز آپ ایام طفلی مین ہم عمرون کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ سید ولی بدایونی کی پالکی دور سے آتی ہوئی دیکھی۔ آپ کھیل چھوڑکر۔ ایک طرف ہوگئے۔ اتفاقًا اس وقت سید کی نظر خردسال لڑکے کے ہوش کی طرف گئی۔ سید نے دریافت فرمایا۔ کھیل سے تم نے کیون کنارہ کیا۔ آپ نے عرض کیا۔ آپ کے دیدار کی آب وتاب نے مجکو کھیل سے باز رکھا۔ پھر پوچھا تمہارا نام کیا ہے آپ نے کہا ولی۔ فرمایا۔ ہمارا اور تمہارا دونون کا نام ولی ہے۔ آپنے عرض کیا۔ لیکن ایک فرق ہے۔ میرا نام باپ کا رکھا ہوا ہے۔ اور چھوٹا ہے۔ اور آپ کا نام فرستادہ حق ہے۔ اور سچا ہے۔ سید اس بات کو سن کر خوش ہوئے دعا کی۔ مرید کیا۔ نعلین خاص عنایت فرمائین۔ اور کہا۔ تمہارے پاؤن مین بھی آتی ہین۔ اس کے بعد آپ کو سلوک کی توفیق ہوئی۔ حقیقی اور مجازی کمالات حاصل کئے۔ اور عالم ومحقق بنے۔

مصرع ایزد بہمال یارشس باد؛

یاد شیخ فتح اللہ بھروچی فتح اللہ علیہ ابواب مااراد

بھروچ ایک قلعہ ہے صوبہ گجرات کا۔ دریاے نربدا کے کنارہ آغاز جوانی مین رسمی علوم کے ساتھ دائمی استغراق تھا۔ اور آپ کے کلام مین نہایت سنجیدگی پائی جاتی تھی۔ بالآخر خداطلبی۔ اللہ حق شناسی کی آندھی جو چلی۔ تو رسوم کی پابندی اور حرکت کی دلبستگی کا خس وخاشاک آپ کے سینہ کے میدان سے صاف ہوگیا۔ اور اسپر مزید یہ ہوا کہ ازلی سعادت نے آپ کو شیخ لشکر محمد عارف کی فیض بخش خدمت مین

ہوپہنچایا۔ ظاہری بیعت کی رسوم ادا کر کے ملازمت مین دائمی حاضر باشی اختیار کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت جلد بے انتہا کشایشین اور غیر متعارف فتوح حاصل ہوئین۔ آپ اپنے ہمرازون سے کہا کرتے تھے مجکو نماز کے اندر کئی دفعہ روحی عروجی سیر حاصل ہوکر نماز میری معراج بن چکی ہے۔ صلوٰۃ التسبیح روزانہ آپکا ورد تھا جس وقت سماع کی مجلس مین نعرہ مارتے تھے۔ نوبت سے ہمنشینون کے دلون مین درد پیدا ہو جایا کرتا تھا۔ چونکہ شیخ محمود عبد اللہ گجراتی کی جدائی کی تاب نہین تھی۔ لہذا اُن کے بعد تیسرے روز ہی ہجری سنہ ایک ہزار چار مین عالم علوی کو روانہ ہو گئے مصرع یاد ایزد آرزو بخشش دل اش۔

یاد شیخ کرم اللہ

آپ قصبہ سوئی سوپر کے بیٹے ہین۔ روایت ہے۔ اُس قصبہ مین ایک پیکر پرست بقال بڑا صاحب دولت تھا۔ لیکن بیٹا نہین رکھتا تھا۔ وہ بقال ایک روز بدیع الدین شاہ مدار کے خلیفہ سید حسن جیتی کی خدمت مین آیا قدس سرہ یاد الٰہی مین ورد تھا۔ رو پڑا۔ اور اپنی خواہش پیش کی۔ آپ نے فرمایا۔ روز اول کی تحریر سے تمہاری تقدیری فرد تعلیقہ مین سات بیٹے مقرر ہین۔ لیکن ایک شرط ہے کہ ساتوان لڑکا اس درویش کے حوالہ کرو۔ جب خوشخبری کا ظہور ہوا۔ تو بقال مذکور بجائے ساتوین لڑکے کے کوئی اور لڑکا اُٹھا لایا۔ اس کو سید نے قبول نہین فرمایا۔ اور کہا۔ لایا ہوا لڑکا تمہارا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اس اثنا مین اُس کو مصیبت اور سختی پیش آئی۔ بقال نے اس مصیبت کو ایفائے نذر مین تاخیر ہونے کے سبب سمجھا پشیمان ہوا اور اصلی ساتوین لڑکے کو سید کی بارگاہ مین پیش کیا۔ سید نے نہایت خوشی سے لیکر فرمایا۔ میرے نامزد یہی لڑکا ہے کرم اللہ نام رکھا تعلیم و تربیت مین مشغول ہوئے۔ جب آپ نے عقل و ہوش کی سیڑھی پر قدم رکھا۔ تو آپکے مذاق مین درویشی شیفتہ کر کے دکھائی گئی۔ اپنے مربی کے مرید ہو گئے اور سلوک و تصوف کے راستہ مین قدم استحکام کے ساتھ رکھا۔ آپ کی عبادت تلاوت تھی۔ نفس پر کامیابی نصیب ہوئی۔ خرقہ خلافت پہنا ہجری سنہ نو سو چونسٹھ مین گانون اور خاندان ترک کر کے۔ سنڈو مین چلے آئے اور یہین بود و باش اختیار کر لی۔ کم و بیش شمسی چالیس دور اس شہر مین آپنے قیام فرمایا سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ پھر ہجری سنہ ایک ہزار چار مین سفر کر گئے۔ خوابگاہ آپ کے فرمانے کے بموجب صحن مکان مین بنائی گئی۔

یاد شیخ عبد الکریم

آپ شاہ ہیار کے فرزند۔ اور خلیفہ ہین قدس سرہما پیدایش اور مرقد دونون برہان پور مین ہین

ہجری سنہ نوسو آٹھ مین نقاش تقدیر نے آپ کی علمی صورت کو بشری شکل مین نمایان کیا - دیکھنے والون نے یہ ترانہ گایا **بیت** -

نخل قدش کہ از چمن جان برآمدہ
شاخ گلے بصورتِ انسان برآمدہ

اور تاریخ بارہوین شعبان سنہ ہجری سنہ ایک ہزار چار کو ناسوت کے تیرہ و تاریک کوچہ سے نکل کر ملکوت کی آباد نالش گاہ کو چلے گئے ماتمیون نے اس طرح نوحہ کیا ؎

آہے سیہ از زمین برآمد
بار یہ بباغ ماتگریے
مرگ از در آسمان برآمد
واز گلبن مانماند برگے

چھیانوین سال زندگی کو شریعت غرا کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پرستش مین اس طرح گزارا - کہ زمانہ کا ہاتھ آپ کے ایک مستحب کو بھی غارت نہ کرسکا - اور بے تعلقی اور آزادی کی بنیاد اس طور پر استحکام کے ساتھ رکھی تھی - کہ روزانہ آئے ہوئے نقد اور جنس کو جب تک ضرورت مندون کے گھر نہین پہونچا دیتے تھے - شام کو آرام نہین پاتے تھے - اور رات کے آئے ہوئے مال و منال کو جب تک تنگ دستون کے مکان مین دست بدست نہین بھیج دیتے تھے - صبح کے وقت خوش نہین ہوتے تھے -

ایک روز ایام طفلی مین آپ ایک درخت پر چڑھ کر ہاتھیون کی لڑائی دیکھتے تھے - پانون پھسلا تو سر کے بل زمین پر آئے بال برابر بھی صدمہ نہین پہونچا - خدائی حفاظت کا شکر بجالا کر عرض کیا - ازلی عنایت نے نگہبانی کی - ورنہ جان کا نقصان تھا - آپ کے پدر بزرگوار نے فرمایا - اس مین شک نہین - مگر ازلی نسبتون کا ظہور بے سبب نہین ہوتا ہے - یقیناً سبب یہ تھا کہ مین نے ہاتھ کا کام آنکھ سے لیکر تم کو درخت کے اوپر سے آہستگی اور نرمی کے ساتھ اُتار لیا - اس قسم کا تصرف وہ شخص کر سکتا ہے - جو الٰہی امر باسط اور جامع کے ساتھ متصف ہو کر جو اس اور اعضا سے ایک دوسرے کی جگہہ کام لے سکے - اور الکل فی الکل کا لطیفہ حاصل کرے - یہ عالی شان مقام تم کو بھی عنقریب عطا ہو جاوے گا -

ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ زمانہ کی ناموافقت سے آپ مع سامان خانہ داری وطن سے ہجرت کرکے قصبہ بار کو چلے آئے تھے جو خاندیس اور دکن کے درمیان مین ہے - آپ کے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو کسی چھوٹی سی بات پر وہان کے باشندون نے شکنجہ مین پھنسا دیا شخص مذکور

موقع پاکر درویشون کی پناہ مین آگیا - وہ نالائق گروہ سراغ لگاتا ہوا چلا آیا - اور اس بہانہ سے صوفیون کے گہرون کو لوٹ کر جہاڑو پہیر دی - اور چند آدمیون کو مجروح کرکے - آپ کے اوپر بہی کہ مجسم روح تہے خنجر اور تلوار کے بے شمار وار کئے - لیکن کاٹ پیراہن سے آگے متجاوز نہین ہوا - الحاصل جب شورش فرو ہوئی - اور بے تمیزی کی تاریکی درمیان مین سے اٹھہ گئی - تو شقہ دار پرگانون والون کی زیادتیان مخفی نہین رہین - اُس نے تمام مفسدون کی مشکین بندہوا کر اور غارت کی ہوئی تمام اشیا کو (جو لازمہ سفر ہے) فراہم کرکے شیخ کی ملازمت مین بہیجا - یہان پر شیخ کے حکم سے مشکین کہول دی گئین - اور واپس لائی ہوئی کل چیزین اُسی گروہ کو بخش دین -

ہجری سنہ نوسو اسی تہا - کہ آپنے کسی قدر روپیہ جمع کیا - ایک محرم نے جو آپ کی عادت سے آگاہ تہا - اس کی وجہ دریافت کی - جواب ملا - یہ آرزو ہے - کہ فرض زکوۃ اور فرض حج بہی ادا کرکے استفادہ کرون - اور نیز اس کے سوا ایک پوشیدہ فائدہ اور بہی ہوسکتا ہے - اتفاقاً ہجری سنہ نوسو بیاسی مین اکبر شاہ نے صوبہ گجرات فتح کیا - اور اس ہنگامہ مین بہت سے مصیبت زدہ لوگ وہان سے خاندیس مین آئے آپنے اُن چیزون سے جو جمع کررکہی تہین - اس مصیبت زدہ گروہ کی بے سامانی کا علاج کیا -

آغاز سلوک سے وقت وصال تک جو الٰہی اسرار اور کشفی اطوار وقتاً فوقتاً آپ کے اوپر نزول کرتے تہے اُن مین سے آپ ایک شمہ بہی زبان پر نہین لاتے تہے - آغاز ہوش سے ختم زندگی تک خضر **علیہ السلام** کے ساتہہ ملاقات رہی - یہ حال واپسین نفس کے وقت صرف ایک محرم سے ظاہر کیا - باقی کسی سے کبہی نہین کہا مصرع ؏ گلشن دیدار باد آرامگاہ جان او ؛

یاد میان جمو جی پور ملک چاند

آپ کا نام جمال محمد - اور زاد بوم احمد آباد گجرات ہے - خوابگاہ عادل پور برہان پور مین - دریاخان رومی کے باغیچہ کے اندر جو آپ کے با اعتقاد مریدون مین سے تہا - آفتاب طلوع ہونے کے وقت سے نماز عشا تک مدتون تفسیر اور حدیث درس دینے کا شغل رکہا - اور ایسا نہین کیا - کہ فیض کا دروازہ دشمن کے واسطے بند کرکے صرف دوست کے واسطے کہولا ہو - تعلیم دینے مین کبہی آشنا کو بیگانہ پر ترجیح نہین دی - ہجری سنہ نوسو ستانوین تہا - کہ سفر حجاز کے واسطے روانہ ہوئے - شیخ محمود عبد اللہ شیخ عبد القادر اور دہ ملک پیر محمد حسن - جنہون نے اولیا اللہ کے حالات کا تذکرہ لکہا ہے - یہ تینون اصحاب آپ کے ہمراہ

تھے - ایک روز آپ نے مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم سے دریافت کیا - سندھیون کے محلہ مین کتنے مدرس ہین
جواب دیا - دو شخص تھے - لیکن شیخ طاہر یوسف قدس سرہ دنیا سے کوچ کر گئے - اب حکیم
عثمان بوبکانی کو جو معنی کے اعتبار سے یکتائے زمانہ ہین - ظاہری تنہائی بھی ہو گئی - فرمایا نہین نہین -
قاسم بھی اُن کے عمدہ تر مقابل ہین اِس کے بعد انسانی جواہرات سے زمانہ کا ذرا خالی ہونے کے
متعلق کچھہ بیان کر کے موتیون کی طرح آنسو آنکھون سے نکالے - مسیح زمان کہتے ہین - شیخ طاہر یوسف
نے جب سنا - غوث الثقلین شیخ محی الدین جیلانی کا پیراہن شیخ جموجی کے نزدیک ہے - تو شیخ
طاہر آپ کے نزدیک گئے - فقیر اور دیگر چند مشائخ وقت بھی ہمراہ تھے - قمیص کی دامن بوسی سب
کو نصیب ہوئی - مصرع باد ارزانے جانش تشریف لی مع اللہ -

یاد سید پیر سیدی تخلص

آپ کے پدر بزرگوار کا نام سید علی ہے - آپ کے باپ قطب السادات سید محمد گیسو دراز کی نسل سے
اور آپ کی ماں - قدوۃ المشائخ شاہ باجن کی نسل سے ہین - قدس اسرارہم آپ کی زاد بوم برہان پور - اور ابدی
آرامگاہ آسیر نامی کا قلعہ ہے - آپ کو سپاہیانہ وضع مین ارادت مسیح زمان شیخ عیسیٰ قاسم مدظلہ سے تھی
آپ کی طبیعت نظم کے ساتھہ مناسب تھی - ہمیشہ صوفیانہ باتون کو نظم کے پیرایہ مین ادا کیا کرتے تھے
مشائخ شطاریہ کا شجرہ اپنے پیر سے شروع کر کے - حضرت خاتم النبوۃ علیہ السلام تک فصیح عبارت
مین موزون کیا تھا - کہتے ہین - آپ اپنے پیر ارادت کو اتنا دوست رکھتے تھے - کہ دوسرے صوفی آپ کو
دیکھکر حرص کیا کرتے تھے - کہتے ہین - آپ کونی و مکانی مظاہر کے تبدیل شدہ حالات سے الٰہی صفات
کی تجلیات کا نظارہ کیا کرتے تھے - ہجری سنہ ایکہزار کے بعد اولین عشرہ مین کوچ فرمایا -

مصرع باد روحش غریق بحر کرم ؛

یاد خواجہ کلان خواجہ دہبیدی

آپ مولانا خواجگی کاشانی کے فرزند رشید ہین - آپ کو لوگون کے دلون پر تصرف اور ضمیرون
کی باتون پر وقوف حاصل تھا - جس سال مین براق خان - سمرقند کا قبضہ چھوڑ کر بخارا کو گیا - اُس زمانہ
مین بہت سے علما - خان کے ہمراہ ہو گئے تھے - اور خواجہ کو انواع و اقسام کی خواہش سے

اور کمال عجز وانکسار کے ساتھ خان بخارا مین لایا - آپ کے طلسماتی سلوک کے کرشمون کو دیکھا تھوڑے زمانہ مین ازراہ عقیدت بہت سے نیک منش اور درست عقیدت آدمی - خدا پرستی اور حق شناسی کی راہ راست پر آئے - اور صورۃً اور معنیً سعادت حاصل کی - بالآخر ہجری سنہ ... ہجری مین فرمان طلب صادر ہونے پر - آپ ملک تقدس کو روانہ ہوگئے - خوابگاہ بخارا مصرع

بادو عیسیٰ جای هشت هشت

یاد شیخ الہ بخش لیمبھوری

یہ ایک گانون ہے سارنگ پور مالوہ کا - آپ کی کرامتین بالکل عیان تھین - ایک شخص شیخ زید نامی لاد محمد باسر کہینچی گجراتی کے بیٹے ہین - اُنہون نے گجرات سے آکر اُجین مالوہ مین گہر بنالیا ہے - شیخ زید نے ایک روز راقم کے سامنے بیان کیا ایک سال پانی برسنے مین دیر ہوئی - باشندگان دیہ - شیخ کے پاس آئے ابر کی طرح زار زار روئے - اور رعد کی طرح نالہ وفغان کیا - اور مینہ کی خواہش کی - شمار مین جتنے آدمی آپ کے پاس گئے تھے - ہر ایک سے آپنے مٹھائی چاہی - لوگون نے قبول کرکے فرمائش پوری کی دو روز انتظار مین گزرے - پانی نہ برسا - آپنے ایک خادم سے کہا - مجرم کی طرح رسّی پانون مین باندہ کر مجکو گانون کے گرداگرد گشت کراؤ - دو روز ایسا ہی کیا گیا - مگر آسمان کو آپ کے حال پر رونا نہین آیا - پھر آپنے فرمایا - نہین - بیٹے غلط کہا - مین سنگساری کے لائق ہوگیا ہون - قصہ کوتاہ کہ برابر ایک گڑہا کہودا گیا - آپ خاک کے اندر اُس گڑہے مین کہڑے ہوئے - اور لوگون کو پکار کر فرمایا - کہ چہوٹے بڑے سب مجکو سنگسار کرین - اہتمام سنگساری ہو ہی رہا تھا کہ آپ کے دل مین یہ بات آئی - جو ناوان اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کرم کی امید پر تکیہ کرکے لوگون کو دشواری کے وقت مین بہتری اور آسانی کے وعدہ سے تسلی دیوے اُس کو سنگسار کرنا زیادہ آسان ہے - یا مینہ برسا دینا - یہ بات ہنوز دل مین ختم نہین ہوئی تھی - کہ آسمان نے ابر سے پانی برسایا - اور کہیتون کو شادابی کی خوشخبری پہونچی - کہتے ہین - اس واقعہ کے بعد آپنے پگڑی سر پر نہین باندہی - اور عورتون کے لباس مین زندگی گزاری - جب تک زندہ رہے - آپ کی خوابگاہ وہی گانون ہے جس مین رہتے تھے مصرع بکام او سزد باران رحمت -

یاد شیخ علاء الدین ثانی مجذوب

آپ کی گفتار - غیبی علوم کا رسالہ - اور آپ کی زبان لوح محفوظ کی مترجم تھی - زاد بوم تہانسیرہ ہے جو

احمد آباد گجرات کے توابع مین سے ہے۔ کہتے ہین۔ آپ کو آلہی جذبہ نے ایکبارگی آلیا۔ اپنے وطن سے اُٹھ کر مین آئے اور چند سال اُس شہر کے اندر حالت جذب مین گزار کر گوالیار پہونچے۔ چند روز یہان کا بھی تماشا کرکے دار الخلافۃ آگرہ کو چلے گئے۔ جو ذی احتیاج لوگ آپ کی خدمت مین حاضر آتے تھے۔ اُن کے ضمیرون کا آپ کو علم ہو جاتا تھا۔ چنانچہ بغیر عرض حال کئے ہوئے۔ ہر ایک شخص اپنے مدعا کا جواب آپ کی تقریر سے پالیتا تھا۔

آپ کے خادم شیخ نظام کا بیان ہے۔ تاریخ ساتوین جمادی الآخر۔ اللہ ہجری سنہ ایک ہزار ایک تھا۔ کہ جب ہمارے زمانہ کے سپہ سالار میرزا عبد الرحیم خانخانان ابن بیرم خان خانخانان مدظلہ گجرات سے چل کر خداوند اقلیم اکبر شاہ کی ملازمت مین بمقام دار السلطنۃ لاہور جانے ہوئے تو حکم ہوا۔ کہ ایک کثیر لشکر اپنے ہمراہ لیکر صوبہ تتہ کی فتح کے واسطے کوچ کرین۔ یہ حال سنکر میرے دل مین آیا۔ کہ صوبہ تتہ مین بہت سے خدا شناس حق پرست اور ایزد دوست لوگ تھے۔ اور نیز اب ہین۔ کیونکر فتح کی صورت پیدا ہوگی۔ ہنوز اس خیال کی تصویر ذہن مین پورے طور پر منعکس ہونے بھی نہین پائی تھی۔ کہ آپنے خشم آلود نگاہ سے مجکو دیکھا اور بہت سی نئی نئی وضع کی تصنیف کی ہوئی گالیون کا خلعت عطا کیا۔ اور فرمایا۔ تو کون ہے جو تجکو بزرگون کے قرارداد مین ہوا و خطا کے ساتھ رائے زنی کا منصب حاصل ہو۔ مالک تتہ علاء الدین ہے۔ اور سپاہ لیجانے والا اُس کا برگزیدہ دوست ہے۔ ایسی خوبصورتی کے ساتھ فتح کا چہرہ نمایان ہوگا۔ کہ اس سے بہتر شکل کسی کے بھی تصور مین نہین آسکتی ہے۔ چنانچہ آپنے جیسا فرمایا تھا۔ ویسا ہی ظہور پذیر ہوا۔ اسی طرح جب سپہ سالار نے دکن کی فتح کے واسطے عزم کیا تھا۔ تو آپنے خوشخبری دی تھی۔ کہ کار آمد قلعہ اس دفعہ مین ہمنے تمہارے واسطے فتح کردیا ہے۔ اُس قلعہ کو تم بے تامل دیکھ لوگے۔ بالآخر ایسا ہی ہوا۔ قلعہ سے مراد احمد نگر پایہ تخت دکن ہے۔ اس قسم کی باتین شیخ نظام کے نزدیک بہت سی ہین۔ مگر اُس نے چند بیان کین ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ کے بعد آپ آسمان کی جانب تیاری کر گئے۔ حدود آگرہ مین قبر ہے۔

مصرع علم حق جو ہر زبانش بود ؎

یاد شیخ بابو جیو ابن شیخ جیو

آپ کی زاد بوم پٹن ہے۔ اور مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کی نسل سے ہین قدس سرہم کتابی علوم اور ایزدی عرفان آپ کو کمال کے درجہ پر حاصل تھا۔ شہر پٹن کے اکثر طالبانِ علم نے آپ کے

درس مین تحصیل کی ہے - آغاز جوانی مین آپ شیخ یعقوب چشتی نہروالہ کے روضہ پر متولی تہے - جو شیخ برہان الدین دولت آبادی کے بزرگ خلیفہ ہین - بعض کے نزدیک آپ کو خرقہ خلافت شیخ نظام الاولیا قدس سرہ سے ملا ہے - شیخ برہان غریب اللہ کے ساتھہ بہت کچھہ یگانگت اور ہمدمی تہی - اور اسی شہر مین خوابگاہ بہی ہے - عرس گاہ کے اندر مشائخ گجرات کا طریقہ ہے - کہ زنبیلین ریشمین اور زرین کپڑے سے منڈہ کر اور انواع و اقسام کے حلوے اُن مین بہر کر سربمہر کرتے ہین - اور وہ زنبیلین بزرگان دین و دولت مین تقسیم کرتے ہین - مگر آپ نے اُن ظروف کو بینوا درویشون پر تقسیم کیا - دوسرے مجاورون کو جن کو دو تمنّا سے اس کے بدل مین نذرین ملتی تہین - یہ بات ناگوار گذری - اور خشم آلودہ گفتگوئین کین - آپ ان لوگون کی ناموزون تقریر سے دل تنگ ہوئے - تمام تصرف اور تولیت اُنہین ارباب غرض پر چہوڑدی اور خود گوشہ اختیار کرکے باقی ماندہ عمر توکل اور تسلیم مین گزاری - ہجری سنہ ایک ہزار چہہ مین عالم صورت سے ملک معنی کو سامان زندگی باندہا اور چلے گئے - مصرع ع از خود گسستن و بتو پیوستنم یکیست

یاد سید تاج الدین قادری نہروالہ

آپ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی کی نسل سے ہین قدس سرہما آپ ایک پیر سال خوردہ - اور صحاح ستہ حدیث کے حافظ تہے - کہتے ہین - اُن ایام مین جاگیردار سرکار سید محمود بارہہ کے بیٹے - سید قاسم تہے - بڑے عارف پرست اور درویش سیرت آدمی تہے آپنے سید قاسم کو ہجری سنہ ایک ہزار سات مین کہلا بہیجا تہا - کہ اِن دو تین روزون مین تاج الدین و اپسین سفر کرجاوے گا معلوم رہے جب تیسرے روز شام کے بعد آپنے عالم بقا کا عزم کرکے جہان فانی کو رخصت کیا - تو جن صاحبون نے پیغام سنا تہا - اُن کو حیرت ہوئی اور روئے - آپ کے چار لڑکے تہے - جمال - احمد - اسحٰق - اور ابراہیم سب سے چہوٹے کو خرقہ اور سجادہ سپرد کردیا تہا - اور فرمایا تہا کہ یہ میرا جانشین ہے خوابگاہ پٹن -

مصرع تحت [illegible] ت بادخاک تاج دین

یاد خواجہ کلان ابن مولانا خواجگی

آپ کے بیان کی اکسیر مین معانی کا نرخ اور حیثیت بڑہانے کے خواص - اور آپ کی صورت کے دیدار مین ربانی مشاہدہ کے احکام پائے جاتے تہے - طالبان خدا کی رہنمائی کے واسطے بلخ مین خوش وقتی کے ساتھہ آباد تہے - کہتے ہین - جب عبداللہ خان نے بلخ کو اپنے بیٹے عبدالمومن سلطان کی

جاگیر مین نام زد کیا - تو عبد المومن سلطان کا یہ حال تھا - کہ دولت جوانی - اور جوانی دولت سے مدہوش تھا - گوشہ گزینون اور خاک نشینون کے ساتھہ ستانہ سلوک سے پیش آتا تھا - اور امتیازی منش کو معزول کرکے - سب سے اپنی تعظیم اور تسلیم کراتا تھا - اس عام بلوے مین خواجہ سے بھی مثل دیگران فروتنی چاہی آپنے تعمیل نہین کی - اس سبب سے غصہ ہوکر حکم دیا - کہ فلان شخص سلطانی قلمرو سے باہر چلا جاوے - آپنے بالاراوہ تاشقند مین جاکر سامانِ اقامت رکھہ دیا - جب عبد المومن سلطان نے تاشقند بھی فتح کرلیا - تو خواجہ باجازت سلطان پھر بلخ مین چلے آئے - میر فروغی اشرف کہتے ہین - مین اس دفعہ کی بازگشت مین آپ کی خدمت سے مستفید ہوا تھا - ریاضت کی جان گدازی سے تن بالکل گھلا ہوا - اور صورت مطلق لاغر ہوگئی تھی - جب کسی طرف کا ارادہ ہوتا تھا - تو ڈولی مین بیٹھکر جایا کرتے تھے - جو شخص چند روز آپ کی صحبت مین بیٹھ گیا - اُس کا کام خیر و خوبی کے ساتھہ انجام پاگیا - آپ کے دیدار سے بہت کچھہ آلہی فیض لوگون کی آنکھون کو نصیب ہوتا تھا - ہجری سنہ ایک ہزار سات تھی - کہ روحانی عالم قدس کو روانہ ہوگئے - مین نعش پر حاضر ہوا - اور تعمیل وصیت آپ کی قبر بلخ کے شوقیا محلہ مین آپ کی خانقاہ کے اندر تیار کی گئی -

مصرع معبد اور وضہ جاوید شد

یاد شیخ لادجیو سندھی

آپ باعتبار - صورت مقید - اور باعتبار معنی آزاد تھے - چونکہ آپ کا حجرہ برہان پور مین مسیح القلوب کی جامع مسجد کی شمالی دیوار سے ملا ہوا تھا لہذا راقم گلزار کا گذر اُس طرف وقتاً فوقتاً ہوا کرتا تھا - سامان خانہ داری مین سے کوئی چیز اُس گھر مین مطلق نہین پاتا تھا - کبھی پُرانا بوریا ہی بچھاکر رات کو اُس پر سوجایا کرتے تھے - آپ حسن فروش معشوقون کی محبت سے دل باز نہین رکھہ سکتے تھے - ہمیشہ نظر بازی کا بازار گرم رکھتے تھے - کافی سندہ کے مقبول راگون مین سے ہو - آپ ہمیشہ گانا سناکر سننے والون کا دل چھین لیا کرتے تھے - کم و بیش ستر سال کی عمر پائی - اور اپنے تئین اسی طرز کے ساتھہ کم و بیش ہجری سنہ ایک ہزار سات تک پہونچاکر آنجہانی ہونے کا ارادہ کردیا - خوابگاہ حدود برہان پور کے اندر شیخ ابراہیم سندھی کے روضہ منورہ کی ہمسائگی مین - عادل پور کے راستہ پر مصرع

روضہ اش بزمگاہ رضوان باد

یاد بابا بہسنک

آپ ایک شیرین مجذوب اور رنگین دیوانہ تہے۔ آپ کے حرف اور حرکات کی ہوا سے خوشی پیدا ہوا کرتی تہی۔ اور آپ کے شگفتہ دیدار کو دیکہکر غمگینی سامان باندہ جاتی تہی۔ آپ کی تعریف کی شرح ختم نہین ہوسکتی ہے۔ لہذا کسی قدر حالات لکہتا ہون۔ پرگنہ دہار کے ایک گانون مین آپ ایک مقدم کے بیٹے تہے ایکبارگی آپ کو عقل کہو دینے والا ایک جذبہ پیدا ہوا جس نے خان و مان سے آوارہ کردیا۔ آپ منڈو (مانڈو) مین آئے۔ قلعہ کی ہوا کچہہ ایسی خوش گوار معلوم ہوئی۔ کہ آپ کی رفتار کے پانون مین زنجیر پڑگئی تمام دن کوچہ و بازار مین سیر کرتے۔ اور گاتے پہرا کرتے تہے۔ اور تمام رات ایک حلوائی کی دوکان کے گوشہ مین سر زانو سے حیرت پر رکہے ہوئے۔ دن کردیا کرتے تہے۔ آپ کی ایسی برکت تہی۔ کہ دنیا دی دولتمندی حلوا فروش کے حق مین۔ شیرین کام ہوئی۔ ایک مدت تک اسی طریقہ پر بسر کی۔ منڈو (مانڈو) سے بیس کوس فاصلہ پر شرقی سمت مین کوہستان جیت پور ہے۔ اس کوہستان سے حمیر نام ایک زمیندار نے ہجری سنہ نوسو پچانوین مین حوالی شہر کو شاہی لشکر سے خالی دیکہکر لوٹنے کا منصوبہ باندہا۔ ایک رات اُس نے کیا کیا۔ دو سو سوار۔ اور ہزار پیادے قلعہ کے اوپر چڑہا دئے۔ اور خود ایک اور جماعت لیکر کمک کے طور پر نیچے قلعہ کے کہڑا ہوگیا۔ کوچہ مین گہسے اور ہمراہیون سے مقابل ہونے کے وقت بابا کو چہیڑ دیا۔ بابا نے پکار کر کہا۔ شہروالو۔ آرام سے رہو۔ صحرائی لوگ۔ لاتون مین رُل گئے۔ یہ بات اُن جناتیون کو ناگوار معلوم ہوئی۔ ان مین سے ایک سگ طینت شخص نے تلوار نکال کر چند زخم بابا کو لگائے۔ آپ نے کشادہ پیشانی سے اِن زخمون کو برداشت کیا۔ جب قدم آگے بڑہایا۔ یکایک تیرون کی شپاشپ۔ اور تلوارون کی چپاکاچاک کی آواز ایسی کثرت سے سننے مین آئی۔ کہ کان بہر گئے ناچار یہ لوگ بہاگ کر پریشان ہوئے۔ اکثر اُن اجل رسیدون کو صبح کے وقت پہاڑون مین اور ویرانون مین بدون زخم تلوار اور تیر کے مُردہ پایا۔ کمتر لوگ پائین قلعہ تک نیم جان گئے۔ اور یہ گوشمالی دیکہکر خود حمیر زمیندار کے ہاتہہ مین باگ اور رکاب مین پانون نہ تہا۔ بلکہ کئی آدمی اُس کو دائین بائین سے گہوڑے کے اوپر تہامے ہوئے تہے۔ بالآخر چند روز زندہ رہا۔ لیکن ہوش مین نہین آیا۔ اور بابا نے بہی یہ اجازت نہین دی۔ کہ زخم پر پٹی باندہی جاوے۔ یا مرہم کا پہایہ رکہا جاوے۔ اس سبب سے

چندروز مین زخمون کے اندر کیڑے پڑ گئے۔ جب کوئی کیڑا زمین کے اوپر گر پڑتا تھا۔ تو آپ اُس کو اُٹھا کر
بدستور اُس کی جگہہ رکھدیتے تھے اور ایوبی طریقہ لوگون کو دکھاتے تھے۔ القصہ اسی طرح پر زندگی گزارتے
تھے۔ ایک سال بعد وہ زخم مندمل ہوئے۔ اور تندرستی حاصل ہوگئی۔ آپ کی اس قسم کی بہت سی
خرق عادات راقم کے علم مین موجود ہین۔ لیکن اس گلزار مین گنجایش نہین ہے۔ کیونکہ اس کے
تختہ ہائے چمن تنگ ہین۔ ہجری سنہ ایک ہزار سات مین آپ طبیعت کے تنگ و تاریک
کوچہ سے۔ حقیقت کی نزہت گاہ کو روانہ ہوئے منڈو مین قبر بنائی گئی مصرع

عقل کل ہم دم جنونش باد ؛

یاد حکیم عثمان

آپ کے پدر بزرگوار کا نام شیخ عیسیٰ ابن شیخ ابراہیم صدیقی ہے رحمہم اللہ زاد بوم موضع
بوبکان جو سیوستان سندہ کے مضافات مین سے ہے۔ تولدگاہ علاقہ خاندیس کا ایک گانون
آپ متداولہ علوم۔ اور حکمیہ فنون کے اندر اُستاد وقت تھے۔ آپ کے علوم نقلی مین طراوت اور تازگی۔ اسوۃ العلما
قدوۃ الاولیا۔ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی اور قاضی محمود موربی کی شاگردی سے پیدا ہوئی تھی۔ اور آپ کے
علوم عقلی کے خزانون مین بہت سے جواہرات۔ ناصیہ خرد پژوہان شیخ حسین بغدادی کی شاگردی سے
جمع ہوئے تھے علمائے زمانہ مین سے کوئی عالم ہر ایک فن کے مبادی اور مسائل کی تحقیق اور دقیقہ شناسی
مین آپ کے رتبہ کو نہین پہونچا راقم گلزار چند ہیئت اور حکمت کی کتابون مین آپ کا شاگرد ہے۔ شیخ سراج محمد
بنبانی کے بیٹے قاضی نصیر الدین شیخ عالی سندہی جو اُستاد کے داماد کرکے مشہور ہین قاضی عبد السلام
سندہی جنہون نے مختصر وقایہ پر ایک شرح لکھی ہے۔ جو تمام جزئیات روایت کو شامل ہے۔ اور شیخ
یوسف بنگالی کے داماد میان سکہہ جی۔ یہ بہی سب آپ کے شاگرد ہین۔

آپ کے حالات اس طرح پر ہین۔ ہجری سنہ نو سو تراسی کا آغاز۔ اور محمد شاہ ابن مبارک شاہ
فاروقی خاندیسی کا زمانہ تھا۔ کہ آپ گجرات سے برہانپور مین آئے۔ حاکم نے آپ کی تشریف آوری کو مبارک
سمجھکر عزت و توقیر سے رکہا۔ اور درس و فتوے کے خالی منصب کی رونق آپ کے نام زد کرنے سے دوچند
کی۔ ستائیس سال تک آپ نے درس دینے اور فتوے لکھنے سے لوگون کو فیض و فائدہ پہونچایا۔ القصہ
ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ کی فصل خریف مین اپنے وظیفہ کے موضع مین۔ جو خاندیس کی سرحد پر تہا۔

بترک سکونت چلے گئے۔ جب گانون مین ہوپنچے۔ تو خداوند اقلیم اکبر شاہ کا لشکر آنے کی خبر سنے مین آئی۔ برہان پور کو لوٹنا مصلحت نہ دیکھا۔ بلکہ چند روز جنگل کی ہی بود و باش بھلی معلوم ہوئی۔ ناگاہ اُسی سال کے ۱۰ شعبان مین چورون کا ایک گروہ جن کو ہندوستان والے کولی کہتے ہین۔ صبح کے وقت ننگی تلوارین کھینچے ہوئے اور نیزے ہلاتا ہوا۔ آپڑا۔ آپ مع سترہ کس قریب ترین عزیزون کے۔ جو حسب ونسب سے آراستہ اور میدان علوم کے پہلوان تھے۔ شہید ہوئے۔ اور خون مین بھری ہوئی جانمازین اُن کے کفن ہوئین شیخ لشکر محمد عارف فرمایا کرتے تھے۔ حکیم کی مثل سکون و آرام کے ساتھہ نماز گزار۔ مجکو بس حکیم ہی نظر آئے۔ اور حکیم ہی فرمایا کرتے تھے کہ مین اعتقاد اً شیخ لشکر محمد عارف کا گرویدہ اِس سبب سے ہوا ہون۔ کہ میرے اُستاد قاضی مور پی اُن کے مرید ہین مسیح القلوب کہتے ہین۔ میرے عم مکرم شیخ طاہر یوسف ہمیشہ کہا کرتے تھے جیسی شکستگی خاطر۔ خوشی۔ عاجزی۔ اور گمنامی۔ نامی حکیم کی ہے۔ ایسی مینے عالمون مین سے کسی کی بھی نہین دیکھی ہے۔ کیونکہ علم کی مدہوشی ایک بڑا امتحان ہے۔ دیکھا چاہیئے۔ علوم کی مجلس کے بیٹھنے والون مین سے کس کو ہوشیاری قلب نصیب ہو۔ چالیس سال کے اندر کسی کے گھر کا لقمہ نہین کھایا۔ کمال پرہیزگاری کے ساتھہ زندگی بسر کی۔ آپ کی تصنیفات بہت سی ہین منجملہ اُن کے تفسیر قاضی بیضاوی کا حاشیہ۔ اور بخاری کی شرح۔ یہ دو کتابین۔ نہایت مشکل نما۔ اور دشوار کشا ہین **مصرع**

شربت دیدار خواہم بشکند پرہیز او

یاد خواجہ اسحٰق ابن مولانا خواجگی

آپ مسیحائی معجزات مین جان ڈالنے والے۔ اور ظاہر و باطن دونون عالمون کے علم سے واقف تھے۔ خرقہ خلافت اور نامہ اجازت پدر بزرگوار سے ملا تھا۔ اور بزرگ داماد مولانا لطف اللہ کے فیض ہم نشینی سے گویا معرفت کا خزانہ حاصل ہوگیا تھا۔ جو شخص آپ کے پاس ایک دم کو بھی بیٹھہ گیا کامیاب ہو کر اُٹھا۔ آپ کی کام بخشی کی چادر۔ ایسی موزون قطع کی گئی تھی۔ کہ ہر ایک شخص کی استعداد کے قد پر ٹھیک آجاتی تھی۔ کہتے ہین۔ آپ کی رہنمائی کے زمانہ مین چند روز بعد جب آپ دشت قبچاق کا گشت اور تماشا فرما رہے تھے۔ اُس وقت اُس جنگل کے باشندے۔ اور پرگنات کے ترک خبگل کے جنگل۔ کفر کی گھاٹیون سے نکل کر اسلام کے دار السلام مین داخل ہوتے جاتے تھے۔ اور بہت سی خرق عادات آپ کے اقوال اور افعال سے ظہور پذیر ہوتی تہین۔ جیسے بیمار کی تندرستی۔ نابینا کی بینائی۔ جذام

اور برص سے صحت پائی - خلاصہ کلام یہ - کہ آپ کے موثر دم سے عیسوی معاملات اُن شہرون کے لوگون پر ظاہر ہوتے تھے - چونکہ انسان اس شیوہ پر فطرۃً دل دادہ ہوتا ہے - لہٰذا آپ کی بزرگی کا اعتراف کر کے رونق اسلام کے واسطے کوشش کام مین لائے - اور خواجہ سے پیشوا اور معلم کے لئے التماس کیا - اِس بنیاد پر آپنے صوفیون کی ایک جماعت کو اُس ملک مین مقرر کیا - جب رہنمائی اور تعلیم اسلام کی رونق دن دونی بڑھتی گئی تو فرمان روائے کاشغر محمد خان ابن عبدالکریم خان ابن عبدالرشید خان ابن تغلق تیمور خان آپ کا مرید ہوا - اور کانی اور آبی سنگ یشب کا حاصل مع دیگر فتوحات کے آپکے خانقاہ نشینون کے نام سے سال درسال نامزد کر دیا - خواجہ نے بھی خان کی آرزو قبول فرما کر دیوانہ اشتر نامی شخص کو جس کو مستی اور مستوری دونون حاصل تھین - کاشغر مین بھیجا کہتے ہین جب دیوانہ اشتر کو جذبہ کا جوش اور دیوانگی کا تموج ہوتا تھا - تو اُس وقت مین اُس ملک کے باشندون مین سے اگر کوئی شخص انکار کا خیال بھی ضمیر مین لاتا تھا - فوراً زمانے سے اُس کو گوشمالی ملتی تھی - عبدالمومن خان فرمان روائے ایران و توران عبداللہ خان ازبک کا بیٹا تھا - ہجری سنہ ایک ہزار چھ مین باوجہ - تحکم کی تیرگی نے اُسکی آنکھون کو اندھا کر دیا - کہ اس نے خواجہ کو سمرقند سے نکال کر بلخ مین جانے کی اجازت دی - آپ آہستگی سے کام لیکر تھوڑا تھوڑا چلتے تھے - ہمراہیون نے سستی رفتار کی مصلحت دریافت کی - جواب دیا ہماری معاودت سمرقند کو عنقریب ہے - لہٰذا دور کیون جانا چاہئیے - ہنوز باقی راستہ قطع نہین ہونے پایا تھا - کہ عبدالمومن خان کے مارے جانے کی خبر پہونچی - اُسی منزل سے آپنے وطن کا رخ کیا - اور دو سال بعد ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین عالم شہادت کے سمرقند سے غیب کے مصر کو معاودت فرمائی مصرع ع سیرت جان بخش عیسیٰ صورت اسحق ماست ؎

یاد شیخ عثمان ابن لادن قریشی

آپ راقم گلزار کے ہمسایہ - اور شیخ فضل اللہ حسین چشتی کے مرید تھے - آپ کے آبائے کرام سپاہی تھے آپ تیس سال کی عمر کے بعد - اسباب سے ہاتھ دھو کر گھر کے ایک گوشہ مین بیٹھ گئے - سوال نہین کیا - وظیفہ نہین لیا - بدون مہمان درویش کے لقمہ نہین اُٹھایا - ہر روز کوشش کر کے کسی نامراد کو پیدا کیا کرتے تھے - راتون مین نہایت سوز و گداز کے ساتھ بہت سی نمازین پڑھا کرتے تھے - جمعہ کی رات کو ایک دامن بھر غلہ خریدا کرتے تھے اور چارون طرف درود پڑھتے ہوئے لوگون کو

تقسیم کردیا کرتے تھے - جب غلہ تمام ہوجاتا تھا - تو اپنے گھر کو لوٹ آیا کرتے تھے - اور یادِ حق مین مشغول ہوجاتے تھے - جب تک گوشہ گزین نہین ہوئے تھے تب تک بہت سے مجذوبون اور سالکون سے ملتے تھے جیسے شاہ منصور مجذوب برہانپوری - شاہ نابجو - اور پیر باجر منڈوی - جب کیفیات کا بیان شروع کرتے تھے تو صدر اللہ کر اصحاب مین سے ہر ایک کی دل ربا نقلین سنایا کرتے تھے - ہندی طرز کا گانا خوب جانتے تھے - آدہی رات کے وقت اپنے حجرہ مین تنہا - دل آویز راگ سے دردناک چیزین گایا کرتے تھے - سننے والون کو گویا داؤدی ولایت کا پیغام پہونچتا تھا - جب پیری آ پہونچی - تو گانا چھوڑ دیا تھا - لیکن مجلس سماع مین جانے سے پانون نہین روکا - اسی طرح پچاس سال تک عملدرآمد رکھا کم و بیش اسی سال کی عمر پائی - ہجری سنہ ایک ہزار آٹھہ مین عالمِ صورت سے ملکِ معنی کو روانہ ہوئے - منڈو (مانڈو) مین قبر بنائی گئی - مصرع رحمتِ حق نثار روحش باد

یادِ شیخ ابو الفتح ابن جمال الدین

آپ مکی - عباسی - اور قادری ہین - ہر ایک قسم کے فضائل اور کمالات سے خود بہی مستفید ہوتے اور لوگون کو بہی فائدہ پہونچاتے تھے - غوث الاعظم گیلانی کا خرقہ خاص آپ کو پہونچا تہا - وہ ہمیشہ اپنے ساتھہ رکہا کرتے تھے - زاد بوم شروان ہے - مکہ معظمہ مین بہت رہے تھے - اسوسطے مکی کرکے مشہور ہوئے - سیاحی اور اطرافِ زمین کی کیفیات معلوم کرنے کا شوق آپ کو پیدا ہوا - اس نے آپ کو وطن سے نکال کر براہ خشکی ہند کی طرف متوجہ کیا - جب آپ سندہ کے کنارہ پہونچے - تو ایک پیکر بیت کو سیر کر پایا - یہ بات ناگوار معلوم ہوئی - اور کہا جس ملک مین اسلام والون کی عنانِ اختیار - دوسری قوم کے ہاتہہ مین ہو - ابو الفتح کا اُس ملک مین رہنا موزون نہین ہے - لہذا قندہار کو لوٹ جانے کا عزم فرمایا - اُن ایام مین فرمان روائے اقلیم - سلطان سکندر لودی - ملتان کے اطراف مین تہا اُس کو خبر ملی - کہ ایک پرہیزگار دانشمند آدمی سندہ کے ملک مین آیا تھا - اور وہ فلان سبب سے لوٹا جاتا ہے - ایک عریضہ آپ کی خدمت مین بہیجا - جس مین طرح طرح کی خوشامدین اور آرزوئین - درج کی تہین اور دار الخلافہ آگرہ کی طرف آنے کے لئے عرض کیا - شیخ نے نصیحت کی نیت کرکے معاودت فرمائی جب آپ کی ملاقات ہوئی - تو سلطان نے جو کچہہ لکہکر بہیجا تھا - اُس سے دوچند زیادہ عاجزی اور محبت کے ساتھہ پیش آیا - آپنے فرمان روا کی دوستی کے سبب سے قیام کا ارادہ کرلیا - کہتے ہین

ایک دولتمند شخص نے اپنی بدباطنی سے آپ کے خط کے مشابہ حروف سے ایک خط - ایک دشمن سلطان کے نام لکھکر اِس طرح بہیجا کہ راہدارون کے ہاتہہ جا پڑا - جب وہ نوشتہ - سلطان کے حضور مین پیش ہوا - تو سلطان نے شیخ کے پاس بہیجکر - کسی قدر گلہ کیا - آپ نے جواب دیا - ابوالفتح ایسا نہین ہے - کہ ایسی نالائق تحریر سے اپنی قلم کو ملوث کرکے دل آزاری روا رکہے - بحکم خداوند تعالیٰ سے مفتری شخص جلد اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاوے گا - کہتے ہین - ایک ہفتہ نہین ہونے پایا تھا - کہ اُس نابکار کا ہاتہہ ایک ایک مست اونٹ نے اس طرح چاب ڈالا - کہ بیکار اور خشک ہوگیا - نیز یہ بہی کہتے ہین - جس وقت ظہیرالدین بابر شاد ہندمین آیا - تو سلطان ابراہیم نے اُس سے لڑنے کے واسطے فوج میدان مین نکالی - اور یہ بہی حکم دیا - کہ تمام قلمرو کے فقرا اور فضلا بہی - جو شبینہ لشکر مین ہمرکاب رہین - سید رفیع الدین صفوی اور نیز دیگر بزرگون نے کوچ کیا - آپ بہی بادل ناخواستہ ہمراہ لشکر ہوئے - جب دہلی مین پہونچے ایک روز پہلی دو نمازون کے درمیان ایک صحن کے اندر آپ ٹہل رہے تہے - ایک بارگی مغرب کی سمت سے آپ عجلت کے ساتہہ لوٹے ایک شخص نے جو وہان کہڑا ہوا تھا - یہ لوٹنا بے سبب سمجھکر دریافت حال کیا - فرمایا اس طرف سے خدائی آفت اور ازلی آشوب اس لشکر کے اوپر نام زد ہے - لہذا بہاگنا واجب ہوا - دوسرے روز صبح کے وقت یارون کو آگاہ کرکے خواگرہ کی طرف چلے آئے - جب لشکر پانی پت مین پہونچا - تو بڑی بہاری لڑائی ہوئی - سلطان ابراہیم مارا گیا - اور بہت سی فوج - اور فوج کے سوا دوسری خلقت بہی ضایع ہوئی آپنے واپسین نفس تک ایک سو چونتیس سال - طالبان خدا کی رہنمائی کی - تاریخ بائیسوین شعبان ہجری سنہ نوسو ترین کو آپ خاک اگرہ کے سپرد کردئے گئے - سید رفیع الدین محدث نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑہائی - مصرع رحمت حق باد بر درویش و شاہ ؛

یاد شیخ داؤد براری

آپ کی زادبوم موضع پورکام مین ہے - جو خاندیس سے سات کوس شمال سمت مین قلعہ آسیر کی طرف واقع ہے - سپاہی کے لڑکے تہے - جوانی مین توفیق ہوئی - سپاہگری اور اسباب نوکری ترک کردئے - سوائے نیزہ کے - کہ عصا کی جگہ ہاتہہ مین رکہا کرتے تہے - اور تیر و کمان اپنے پاس سے جدا نہین ہونے دیتے تہے - رسمی ارادت کسی رہنما کے ساتہہ نہین تہی - اویسیہ فیض - آپ کے حالات سے عیان تہا - جذبہ اور سلوک کے درمیان مین ایک حالت نہی رہتی تہی - آغاز سخن -

ہوش کے ساتھ ہوتا تھا - اور غیر مین کلام کے اندر انتشار پیدا ہوجاتا تھا - لیکن خشم آلودہ باتون سے جلد بچا لیا
کرتے تھے - اور ہمہ وقت بانی کرنے نکلتے تھے - لوگون کے ملنے سے اور آبادی سے بھاگتے تھے اور عمر تنہائی کے
ساتھ صحرا مین گذارتے تھے - راقم تذکرہ کے اُستاد سید شاہ محمد کے ساتھ دوستانہ پیش آتے تھے - اور شیخ
ابراہیم کے بیٹے شیخ جمال سے بہت ملتے تھے - کیونکہ شیخ کا گھر آپ کے جنگل سے نزدیک تھا - راقم
کی ملاقات سے بھی خوش ہوتے تھے - اور خدمتون کی فرمائش کرکے - راقم کو احسان مند فرماتے تھے
ہجری سنہ ایک ہزار آٹھ مین جبکہ جاگیر آپ کی تبدیل کردی گئی - اور دہان کی جگہ جاگیر مین دیگیا - منڈو (مانڈو)
کے اندر بابا بہرنگ کی ہمسائگی مین خوابگاہ ہے - مصرع بدرِ جانش مبدل باشد ایم -

یادِ شیخ کمال

آپ شیخ ابراہیم ابن شیخ جمال کے بیٹے ہین - کہ شیخ جمال سرغزال دیوان ولایت - اور سر دفتر اہل
ولایت شیخ نعمان آسیری کے پوتون مین سے تھے - ابتدا ابتدا مین مسیح القلوب مظلہ کے ساتھ اویسیہ نسبت
رکھتے تھے - جب ہجری سنہ ایک ہزار مین عرش آستانی اکبر شاہ نے خاندیس پر لشکر کشی کی تھی - اور
زبان روائے خاندیس مسیح القلوب کو برہان پور سے قلعہ آسیر کے اندر لے آیا تھا - تو اُس اثنا مین اویس
منزلت (شیخ کمال) ملازمت مین حاضر ہوئے تھے - اور بظاہر ظہور بھی تلقین سے حصہ پایا - اسی سال
کے اندر آپ کی روح قدسی کالبد کے عنصری حصار سے نکل کر لامکان کی نزہت آباد کو کشادہ پیشانی
کے ساتھ چلی گئی - اور ایسی خوش دلی کے ساتھ روش بروش گذر گئے - کہ جیسی خوش دلی قیدیون
کو آزادی کے بعد ہوتی ہے - خوابگاہ - قلعہ آسیر کے دامن مین مصرع زندان جہان تنگ و بکشا در جنت

یادِ شیخ ضیاء الدین چشتی

آپ کا نام اسمعیل - اور زاد بوم قلعہ گوالیار ہے - قصبہ دسور (مندسور) مین گوشہ نشین تھے - آپنے
سلطان ابراہیم لودھی کا زمانہ لڑکپن مین پایا تھا پندرہ برس کی عمر تھی کہ سید رضی ابن صفی حسینی سوانیہ کی
خدمت مین پہنچکر آداب ارادت بجالائے - سید رضی حضرت غوث الاولیا کے خلفا مین سے تھے -
بہت تھوڑے عرصہ مین خلعت خلافت پاکر کامیاب ہوئے - آپ کے مکان کے پہلو مین ایک
مسجد تھی - خلعت خلافت پانے کے بعد - اسی مسجد کی زمین مین حجرہ کے اندر حجرہ کھود کر - کم و بیش
نوے سال خدا پرستی - تن گدازی اور جان پروری مین گذارے ایکسو پانچ برس کی عمر تھی - کہ فرمان طلب

پہونچا - نہایت خوشی کے ساتھ تاریخ پندرہوین جمادی الثانی ہجری سنہ ایک ہزار نو کو سامان باندھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دیدار کے واسطے کوچ فرمایا - اسی مسجد کے صحن مین قبر بنائی گئی - آپ کے چار لڑکے تے - منجملہ اُن کے شیخ حبیب نے جانشینی کا جھنڈا کھڑا کیا مصرع بیرانہ وصل و دست جوانی دیگرست

یاد قاضی عبد الغنی رحمتہ اللہ علیہ

آپ - صوبہ خاندیس کے قاضی القضاۃ - اور کتابی نقوش اللدنی علوم کے عالم تے - جب جوانی تہی - تو کتب متداولہ کا درس بہت دیا کرتے تہے بالخصوص علم زادہ مین بہت سے حافظون کو فیض پہونچایا - جب ضعیفی نے آدبایا - تو تمام قیل وقال - اور لم ولانسلم کو خاطر سے نکال پہنکا - صرف پیر سہروردی کی عوارف - گلشن راز لاہیجی کی شرح اور بخاری کی شرح - ان کتب کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہو گئے تے - ہجری سنہ ایک ہزار نو مین عالم قدس کا سامان کر کے - جہان خاکی کو رخصت فرمایا - اور برہان پور مین اپنی خوابگاہ کے اندر آسائش کے تکیہ پر سر رکہا - بیت

	رحمت حق و سنت احمد		باد بر جان پاک جوہر او	

یاد شیخ نظام رحمہ اللہ

آپ کو خرقہ خلافت سید ابراہیم بہکری سے ملا تہا - باوجودیکہ پیر کے دو بیٹے تہے - مگر انہون نے بنا جانشین آپ ہی کو کیا تھا - آپ متداولہ علوم - اور صوفیون کی اصطلاحات خوب جانتے تہے تمام سال کتابت کیا کرتے تے - اور جو کچہ اُس کا حاصل آتا تھا - وہ اپنے پیر کے عرس مین صرف کرتے تے - شرح مواقف اور مطول معانی پر حاشیہ سیرامی یہ دونون کتابین اپنی قلم کی لکھی ہوئی راقم گلزار کو ہجری سنہ ایک ہزار مین عنایت فرمائی تہین ہجری سنہ ایک ہزار نو مین سپنجی سرائے کو رخصت کر کے خوابگاہ برہان پور مصرع نظام ہر دو عالم روزیش باد

یاد شیخ عبد الرزاق طائی

آپ کی زاد بوم پٹن ہے - زرباف تہے - زہد و تقوی کا خلعت زیب بدن تھا - ناگاہ الٰہی جذبہ نصیب ہوا - اور یکبارگی خودداری جاتی رہی - جو لباس کہ بدن پر تھا - پارہ پارہ کر دیا - اس کے بعد بدن آپ کا ستر عورت سوائے کفن کے نہ کر سکے - جب کوئی شخص عبد الرزاق کہکر پکارتا تہا تو آپ غصہ ہوتے تہے - گالیان دیتے تہے - اور کہتے تہے - رزاق کہو - کیونکہ مین کسی کا بندہ نہین ہون -

اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے - رزاق - تم جب تک دوالہ کے ساتھہ گرویدہ نہوگے حقیقی ایمان کی سرحد پر نہین پہونچوگے - اور آلہی معرفت کے کمال کا راستہ نہین ملیگا - غالبًا آپ کا مقصود دوالہ سے یہ ہے کہ بعض اصحاب الہ کو منزہ جانتے ہین - اور بعض تشبیہ کے ساتھہ کہتے ہین - لہٰذا جو شخص جامع بین التشبیہ والتنزیہ نہوگا - کامل مومن نہوگا - اس بنیاد پر خدا پرستون کی تین قسمین ہین - مشبہ - منزہ - اور جامع اہل تشبیہ کافر ہین - ارباب تنزیہ مومن ہین - اور اصحاب جمع صوفی ہین - یہ بحث فصوص الحکم مین - اور فتوحات مین ایک دلپسند وسعت کے ساتھہ لکہی گئی ہے - اس صحرا کے پیاسون کو اُس عبارت کے چشمہ سے سیراب ہونا چاہیئے - ہجری سنہ کچھہ اوپر ہزار مین آپ کی عمر کا زمانہ انجام کو پہونچ گیا - خوالگاہ زاد بوم ہے -

یاد شیخ تاج الدین

آپ شیخ بہاء الدین زکریا ابن عیسیٰ دہلوی کے فرزند ہین - بہت سے کمالات اور حالات حاصل تہے علم تصوف کچھہ تو اپنے پدر بزرگوار کے نزدیک - اور کچھہ شیخ امان اللہ پانی پتی کی خدمت مین پڑہا تہا شاہراہ طریقت کی روش مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا تہا - بالآخر یہ آرزو ہوئی - کہ عاجزون کے مہمات انجام پہونچانے مین تگ ودو کرنی چاہیئے - اسواسطے عبا کا پہننا چہوڑدیا - اور قبا زیب بدن کرکے عرش آستانی اکبر شاہ کی چاکری کے واسطے کمر باندہ لی - اور عمدہ طور پر خدمات انجام دیکر مقبول مقربون مین داخل ہوئے - یہ بالکل سچ ہے - بہت سے لوگ آپ کی ہمت اور دلسوزی کی بدولت تکلیفات کی پستی - سے نکل کر - تونگری کی اونچی سیڑہی پر چڑہ گئے - حدیث شریف مین آیا ہے - شریعت والے - اور نیز جلی وخفی دین والے بہت سے پیغمبر - اپنے زمانہ کے بادشاہون کے ساتھہ چاکرانہ سلوک کیا کرتے تہے - اس نیت سے - کہ عاجزون کا کام شاہنشاہ کے حضور مین یاد دلا کر اچہی طرح انجام کرادین - اور ظلم کا دوہتڑ کہائے ہوئے - اور ٹہوکر کہاکر گرے ہوئے لوگون کی شکستہ دلی کو دادرسی کی خدمت مین غرض کہ دستگیری کرین - ایک روز راقم کے مرشد بہی فرماتے تہے کہ درویش صورت مرد کو دنیاوی دولتمندون کی ملازمت اس نیت کے ساتھہ روا ہے کہ ارباب احتیاج کی مہم انجام دیوے - قطعہ

سعی من از برائے فرد ماندگان بود	درخدمت کسے نشتابم برائے خویش
ہرکس کہ باکسان بنماید نیاز وناز	غوثی کہ ہست خسرو وقت وگدائے خویش

یادِ شیخ فیضی فیاضی

آپ کا نام ابوالفیض - اور باپ کا نام شیخ مبارک خضر ہے - زاد بوم تو آگرہ ہے - لیکن آپ کے عقیدت کی کان یمنی ہے ہندی الاصل نہین ہے علوم متداولہ اور غریبہ کی تحصیل پدر بزرگوار کی شاگردی سے کر کے چودہ سال کی عمر مین کمال کے درجہ کو پہونچے تھے - فارسی شعر گوئی مین خسرو کا سوز - سعدی کی ملاحت اور حسن کا حسن - تمام اہل زمانہ کے اوپر وقف کر رکہا تہا - اور ملک الشعرا ہو گئے تھے - آپ کی ہمت نے دنیاوی طمطراق کو لوگون کی فیض رسانی کے واسطے بہم پہونچا کر لوگون کے کام مین رکاو باقی نہین رکہا تہا - آپ کی طبیعت فطرۃً ایسی زکی تہی کہ رسمی علم کے لم و لا نسلم کو حاصل کر کے کسی فن مین کوئی بات مشکل سمجہی ہی نہین - آپ کی مٹہی تہیدستون کا خزانہ تہی - اور آپ کی زبان عاجزون کو سرمایہ دینے والی تہی - آپ اُن صوفیون مین سے ہین - جو وحدت وجود کے مقر ہین - زمانہ کے ورق پر آپ کی بہت سی تصنیفات یادگار ہین - یہ تصنیفات اِس میرے بیان کی مستحکم دلیل ہین -

منجملہ تصنیفات (۱) سواطع الالہام - ایک بے نقط تفسیر عربی زبان مین ہے - زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ ایسے مشکل کام کو مدت دو سال مین الحمد کے الف سے والناس کے سین تک انجام کو پہونچایا - اندازہ شناس طبیعت آپ کی دانش و بینش کے درجہ کا قیاس تفسیر موصوفہ کے مطالعہ سے کسی قدر کر سکتی ہے (۲) موارد الکلم ایک رسالہ ہے غیر منقوط عربی مین بہت کچہہ عجیب و غریب باتین اس رسالہ مین درج ہین (۳) دیوان غزلون اور قصیدون کا بارہ ہزار بیت سے زیادہ ہی زیادہ ہے (۴) خمسہ مین سے چار کتابین تو یہ ہین - (الف) مرکز ادوار (ب) نل دمن (ج) سلیمان بلقیس (د) رزم نامہ اور پانچوین کتاب رسالہ ہزار رباعی ہے (۵) لیلاوتی کا فارسی ترجمہ ہے - لیلاوتی ایک رسالہ ہے ہندی لغۃ کے اندر علم حساب مین جو بہت کچہہ غرائب اور عجائب کو شامل ہے -

چونکہ بارت سے اپنی طرف متوجہ ہونا - اور بو قلمون نفس کی معرفت کے واسطے سر گریبان مین جہکائے رکہنا آپ کو پسند تہا - اور خاموش رہنے کو اور نیز ایزدی صفات کے اندر تفکر کام مین لانے کو گویائی اور باتین کرنے پر ترجیح دیتے تہے - اِس سبب سے منجملہ خمسہ کے

بالآخر چوبیس برس کی عمر مین جب یہ تمام کمالات فراہم ہو گئے - تو ایک عجیب جذبہ پیدا ہوا تمام کتابین لوگون کو تقسیم کر کے باغ ارم کے ایک گوشہ مین نفس بوقلمون کی اصلاح مین مصروف ہوئے - چند عرصہ کے بعد الٰہی طلب اور ایزدی معرفت کا ایسا ہجوم ہوا - کہ تمام حواس اور قوی کو جکڑ بند کر لیا - اور ہر ایک کو اُس کے کام سے معطل کر دیا - حضور خاتم النبوۃ کی طرف توجہ ہوئی علیہ من الصلوۃ اکملہا کہ کسی مرشد کا پتہ بتا دین - جو نایابی کے درد کا علاج کرے - اور جس کے فیض ہدایت سے طالب عرفان کے اعلی مطلب کو پہونچکر - صاحب بصیرت ہو جاوے - آخر کار حضور نے غوث الاولیا کی خدمت کا راستہ دکہایا - حضرت غوث الاولیا نے دو مہینے کے اندر - مشرب عشقیہ کے تمام اذکار - اور اشغال سکہا کر - انوار اور اسرار سے بہرہ یاب کیا - اور ہجری سنہ نو سو پچاس مین عید الضحیٰ کے عرفہ کے روز آپ کو تمام خانقاہ نشینون کا سرحلقہ بنایا - تمام صوفیون کی تلقین آپ کے سپرد ہوئی - کامل دس سال تک ہمیشہ مبتدی درویشون کی تربیت آپ کرتے رہے - مبتدی درویشون مین سے جو شخص کمال کے درجہ پر پہونچ جاتا تھا - غوث الاولیا کی خدمت مین عرض کر کے سند ارشاد لیکر اُس کو دیدیتے تہے - اور کسی سمت کی رہنمائی کے واسطے اجازت ہو جاتی تہی -

اس اثنا مین غیب سے بیت الحرام کے طواف - اور حرم سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کے واسطے مامور ہوئے - مدینہ منورہ مین پانچ سال قیام کر کے کمال ریاضت مین منہمک رہے - اور ہر سال حج کے واسطے بہی آمد و رفت رکہی - پہر حکم عالی کے بموجب احمد آباد مین بازگشت فرما کر متاہل ہوئے - کم و بیش پندرہ سال اس شہر مین گزارے - ہجری سنہ نو سو اکیاسی مین پیر کی زیارت کے واسطے گوالیار مین آئے - یہان دو سال روضہ منورہ کی خدمت کی - بعدہ بفرمان پیر ہجری سنہ نو سو تراسی کے آغاز مین دار الخلافہ آگرہ کو جا کر مٹیا محل گلی مین حجرہ تجویز کیا - اور نماز عصر کے وقت دوشنبہ کے روز - تاریخ تیئسوین جمادی الاول ہجری سنہ ایک ہزار دس مین عنصری منزل سے قدسی مقام کو عروج فرمایا - آپ گوشہ نشین تہے - آشنا اور بیگانہ کے دروازہ پر مطلق نہین گئے - اور اسی عبادت خانہ مین اپنی خواہش کے موافق خوابگاہ اختیار کی -

آپ کی تصنیفات یہ ہین - (۱) سراج السالکین برسنن جواہر خمسہ (۲) اوراد صوفیہ (۳) رسالہ

صوفیہ (۴) انیس المسافرین (۵) اسرار الدعوۃ (۶) شرح رسالہ غوثیہ (۷) رسالہ کنز الاسرار فی حال اشغال اشطاؔ
آپ کے بابرکت کلمات مین سے نمونہ کے طور پر چند کلمہ لکھے جاتے ہین - صوفی ایسا درخت ہے جس کو وارداتؔ
کی آندھی جنبش نہین دیسکتی - اور ایسا بادہ نوش ہے - جس کو شراب محبت کے پیمانے کے پیمانے متواتر
پڑا جانا مست نہین کرسکتا - دریا کو نوش کرجاوے - اور اس پر بھی ھَل مِنْ مَّزِیْدٍ کا نعرہ لگاوے - اور
اس کی گرمی سے پسینہ کی نمی تک اُس کی پیشانی پر نہ آوے (دیگر) فقیر کو چاہیے - کہ تونگرون کی ہم نشینی
سے ہمیشہ گریز کرتا رہے - مینے مانا - کہ دنیا پرست کا مصاحب خواہ ایسا شخص ہو - جس کے افعال
حضرت بایزید کے جیسے ہون - مگر یہ خوف ضرور ہے - کہ رتبہ مین عام لوگون سے نیچے ہوجاوے گا۔
اور اگر اغنیا سے گریز کرنے والا خواہ فاسق ہی ہو - مگر یہ امید ہے - کہ بایزید وقت ہوجاوے گا - (دیگر)
صوفی کو چاہیے کہ بے آرام اور ترقی طلب ہو - کسی وارد شے کے سامنے سر نہ جھکاوے اور کسی منزل اور کسی
مقام پر آرام نہ لیوے (دیگر) راستہ چلنے مین جب یہ تین چیزین فراہم ہوجاوین گی - بے شک سالک
ولایت کے کمال کو پہونچ جاوے گا - (۱) فردوسیون کا سا تزکیہ اور تصفیہ - (۲) سہروردیون کی سی غذا
(۳) شطاریون کی سی شغول - (دیگر) نفسانی کدورتون کی شست و شو کرنے کے بدون صرف ریاضت
سے کشف و کرامت حاصل نہین ہوسکتی ہے - اور مراقبات اور تفکر کے بدون فنا اور بقا کا چہرہ نظر نہین آسکتا
ہے (دیگر) جب تک سالک اپنی قید سے رہائی نہین پاوے - تب تک واصلون کے درجہ کو نہین
پہونچ سکتا ہے (دیگر) صوفی کا کام صرف اندیشہ کا تبدیل کردینا ہے - اور بس - (دیگر) مبتدی کو چاہیے
کہ خطرات کی آمد کو روکے تاکہ عرفان کے دروازے اُس پر کشادہ ہون - اور متوسط کو تخلف (خلافت الٰہی)
اور انصاف ضروری بات ہے - تاکہ وسط سے نکل کر منتہی ہوجاوے - اور منتہی کی سیر غیر منتہی ہے - (دیگر)
شریعت اور طریقت بمنزلہ صغریٰ و کبریٰ کے ہین - اور حقیقت بجائے نتیجہ کے - جب تک سالک شریعت
اور طریقت کے آداب کے ساتھ آراستہ نہین ہوتا ہے - تب تک حقیقت کے انوار اس پر جلوہ گر نہین ہوتے
ہین - (دیگر) ملاحظہ کے ساتھ اور بغیر ملاحظہ کے ساتھ ذکر موجب کشایش ہوتا ہے - اور بدون اس کے
سبب ذاب کا - بس یہ باتین سمجھ لی جاتی ہین - آپ کے فرزند رشید شیخ عبد النبی ہین - مدظلہ بہت سے علوم
مین آپ کو کافی دستگاہ ہے - انہون نے اپنے پدر بزرگوار کے حالات - رسالہ جوامع کلم الصوفی مین جو انہین
کی تصنیف ہے - مفصل لکھے ہین - ناظرین کو چاہیے - کہ کتاب مذکور مطالعہ فرماوین مصرع دے مطالعہ حال خود نصیب تو باد

یاد شیخ ولی محمدؒ

آپ قاضی زادہ احمد آباد گجرات کے بیٹے ہین - کہتے ہین - ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین جب شیخ صدر الدین ذاکر چا پانیر سے غوث الاولیا قدس سرہ کے مرقد کا طواف کرنے کے واسطے احمد آباد کے راستہ سے گوالیار کو روانہ ہوئے تھے - تب آپ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی - اُس وقت مین سلوک طریقت کی آرزو - آپ کے سر کے بال پکڑ کر شیخ ذاکر کی خدمت مین لے گئی - گھر بار کو چھوڑ کر اُس سفر مین آپ بھی ہمراہ ہو لیے - واپسی کے وقت منڈو (مانڈو) ہو کر شیخ ذاکر کا گزر ہوا تھا - یہان کے لوگون کی صحبت اور اس مقام کی سرسبزی اور شادابی زیادہ دیکھکر چلہ نشینی کا شوق دل مین پیدا ہوا - چنانچہ تین چلے پورے کیے - جب وطن کا ارادہ کیا - تو شیخ محمود جلال کو راقم گلزار کی پرورش کے واسطے - اور شیخ ولی محمد کو محمود العاقبۃ کا رنج تنہائی اٹھانے کے واسطے یہان رہنے کی اجازت دی - آپنے چند سال اس شہر مین خدائے یکتا کی پرستش - اور اسباب کمال کی تحصیل کی - بعدہٗ ان رہنما (شیخ محمود جلال) کی اجازت سے روانہ ہو کر برہان پور خاندیس مین قیام فرمایا - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین تبسم کنان لب کے ساتھ - جانِ گرامی کو رخصت کیا - راقم اور حافظ صالح اُس وقت برہان پور مین موجود تھے - اور آپ کے جنازہ کی نماز مین بہت سے ولایت شعار اصحاب شامل تھے -

مصرع جمع کن جمع در مناز و نیاز ؎

یاد شیخ ماکھو علیہ الرحمتہ

آپ حضرت غوث الاولیا کے مرید ہین - متاہل ہونے پر دل ہناد نہ ہو کر مسیح علیہ السلام کی طرح بعالم تجرد کو توجہ کیا - زاد بوم گجرات - اور خوابگاہ برہانپور ہے - کسی سبب کو ہاتھ نہین لگایا - اور مدتون تک توکل پر بسر کی - سرود سماع کے جلسہ مین عارفانہ سلوک کیا کرتے تھے - خوش گلو اور داؤدی لہجہ قوالون کو مناسبت استعداد دیکھکر جدا جدا اُن سامعین کے نام زد فرمادیا کرتے تھے جن مین رقت اور وجد کی استعداد پاتے تھے - اور آپ کی تجویز اور تدبیر سے حال پرورش پاتا جاتا تھا - جو صوفیان ابن الوقت کا نوزاد ہے - اِس بنیاد پر مذاق دوست اصحاب نے آپ کا نام وجد مین آنے والے درویشون کی دایہ رکھ چھوڑا تھا - آپ کی عمر چالیس سال کی تھی کہ ایک حسینہ عورت لاسونام پر آپ عاشق ہوئے آپ کی توجہ کی برکت

اور باطنی کشش سے محبوب کو توبہ کی توفیق ہوئی - اُس نے درویشی کے لباس مین آکر عاشق کی خدمت دل و جان سے اختیار کی - اور آپ کی ہدایت - اور ارشاد کے بموجب راہِ صفا چلنا شروع کیا - آپ کے گلے مین داؤدی لہجہ تہا - والی خاندیس علی عادل شاہ - درویش دوست اور ولی سرشت تھا - زین آباد مین جامع مسجد اسی کی تعمیر کرائی ہوئی ہے - اس مسجد کی خطابت کا عہدہ والی خاندیس کی التماس کے بموجب چندروز کے واسطے آپنے قبول فرمالیا تھا - ہجری سنہ ایکہزار دس مین جب کہ عرش آستانی اکبر شاہ کے لشکر نے خاندیس سے دار الخلافہ آگرہ کی طرف مراجعت کی - تو آپنے بہی واپسین سفر کا سامان باندہا - اور روانہ ہوئے - مصرع متاعش را خدا باد اخریدار -

یاد شیخ سراج محمد بینانی

آپ کسبی اور وہبی علم سے آگاہ - اور متداولہ و غریبہ علوم سے بہرہ یاب تہے - خرقہ خلافت حضرت وارث الاولیا سے حاصل ہوا تھا - شیخ نظام گنجہ کے مخزن پر ایک حقیقت آمیز شرح لکہی ہے - بلکہ یون کہنا ناموزون نہ ہوگا - کہ اس خزانہ کے ناپید دروازہ کی مشکل کشا کنجی ارباب زمانہ کے حوالہ کردی ہے - ہجری سنہ نوسو بیاسی تہا - کہ آپنے احمد آباد سے خاندیس مین آکر زین آباد مین گہر تجویز کرلیا تہا - تقریبًا تیس سال تک درس اور تلقین کی راہ سے ارباب استعداد کو فیض پہنچایا - ایک روز راقم گلزار سید احمد قادری کے ہمراہ

بیت

آنکہ گرداند تونگر پیشگی را غازہ کار		تا نماید فقر گاہی روی خود را گل عذار	

واپسین سفر کی بیماری مین آپ کی عیادت کے واسطے گیا تہا - رازگوئی کا جلسہ گرم ہوا - اور فرمایا یا اللہ معبود کا تصور بہتر ہے - یا اللہ موجود کا - مینے عرض کیا - اللہ موجود کے معنی کا تصور کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے معنی مین احاطہ اور شمول زیادہ ہے - اِس جواب کو آپنے گوش قبول سے سنا - اور خوش ہوکر فرمایا - تمہارے نہ آنے اور نہ پوچہنے سے مجکو کسی قدر گلہ تہا - اب آیندہ ایسا مناسب ہے - کہ ان دو تین روزون مین میرے حال کے خبر گیران رہنا - اس گفت و شنید کے بعد تیسرے روز ماہ شعبان ہجری سنہ ایکہزار دس مین عالم قدس کو روانہ ہوے - مصرع بعالم نیست جز اللہ موجود -

یاد سید حسین

آپ شیخ جلال ہتہری کے چوتہے فرزند ہین - حافظ - زاہد - عارف - اور درویش تہے - اکثر وقت

وردا ورتلاوت مین گزرتا تھا- گجرات سے ہجری سنہ نوسو بیاسی مین خاندیس آئے تھے- یہان کے حاکم نے موضع جوکامہ مین وظیفہ مقرر کردیا- جوکامہ- پرگنہ جوبرہ مین ایک گانون ہے- آپنے اسی جگہہ گوشہ نشینی اختیار کی- تیس سال خداپرستی اور تن گدازی مین گزار - پہر ماہ رجب ہجری سنہ ایک ہزار گیارہ مین محمدپور کو چلے آئے- موضع محمدپور سرکار سارنگ پور مین ہے- محمدپور کا جاگیردار اپنے وقت مین یکتاے روزگار تہا ناہرخان نام تھا- آپسے سابقہ شناسائی تہی- اور طبیعت بہی درویش دوست واقع ہوئی تہی- ان بزرگوار کی تشریف آوری سے جاگیردار نے بہت خوشی مانی-

ناہرخان راے سلہدی کی نسل سے ہے- جوشمشیربازی- جان بازی- سپہداری- دلیری- اور دلاوری مین اپنے زمانہ کا ایک ہی تہا- رائسین کے قلعہ پر مع اُس کے مضافات کے قابض تھا- چنانچہ اس کا قصہ ہندوستان مین کہانی کے طور پر گاتے ہین- اور ترانہ مین بجاتے ہین تقدیری کرشمہ آپکے باپ جہان خان کو بزرگون کی سرزمین سے خاندیس کی طرف کہینچ لایا- ناچار یہان پر قیام کی بساط بچہا دی- اور اس ملک کے امیران اعظم مین سے ہوا- ہجری سنہ نوسو تراسی تہا- کہ یہان کے فرمان رواکو جہان خان کی نسبت ناراستی کا وہم پیدا ہوا جس کی وجہ سے غصہ آیا- جہان خان کو سننے کی تاب نہ ہوئی- اپنے صاحب کے روبرو میان سے تلوار نکالی- اور چند لوگون کو خاک وخون مین ملایا- پہرہ والون اور حاشیہ نشینون نے جہان خان کو گہیرا- اور کام تمام کیا- جہان خان کے بڑے لڑکے نے یہ دنگہ اور فساد دیکھکر تمام خانہ نشینون کو- اور چہوٹی بڑی پردہ والی عورتون کو گہر مین بند کرکے آگ لگادی- اُس وقت مین ناہرخان کی عمر کم وبیش دوسال کی تہی- ناہرخان کو دایہ اٹھا کر باہر نکال لے گئی- بالآخر لوگون نے پالیا- اور اُس کو حاکم کے نزدیک لے گئے- ان ایام مین ایک حبشی بہی جہان خان نامی تھا- ایسا بامروت اور مردم شناس شخص تھا- کہ اُس کی مثل حبش کے ملک کا کوئی آدمی ہندوستان کی نظر مین نہین آیا- باپ کی مناسبت ہمنامی کے لحاظ سے ناہرخان- حبشی جہان خان کے سپرد کردیا گیا- اُس نے اپنی فرزندی مین لے کر پرورش مین پورا اہتمام کیا- جب زمانہ ہوش آیا- تو دانشمند اُستاد کے سپرد کیا- چند روز مین ناہرخان خوبصورتی اور نیک منشی سے آراستہ اور پیراستہ ہوگیا- سبحان اللہ عجب یوسف نما صورت کی نقاشی تہی- اگر بالفرض یعقوبی یا زلیخائی نظر عالم ملکوت سے عاریت لاکر نظربازون کی آنکہون کو بخش دی جاوے- تو یہ لوگ پہلے ہی نظارہ مین محو ہوکر ایسے بے خود ہوجاوین- کہ دوبارہ خوبی دیدار دیکھنے

کتاب بہی دوربین عقل مین بنا دین - اور عجب عروسانہ مزاج کا بناؤ سنگہار تھا - اگر ہزارون تماشائی دل اور آنکھین - عالم وحدت کے دانشمندون کی راے سے روشنی مانگ کر اس کی شائستگی کو عمیق نظر سے دیکھین - تو بے انتہا اخلاق مین سے معمولی دریافت اور شناخت کے ایک شمہ کو بہی نہ پہونچ سکین - غوثی تعریف کا دروازہ مت کہولو - اور مجمل واقعات نگاری کا دامن ہاتہ سے مت چہوڑو -

القصہ ناہر خان کے روشن ضمیر پیر شاہ لطیف محمد جو قطب عالم بخاری قدس سرہ کے پوتون مین سے ہین - مرید کے جمال پر فریفتہ ہو گئے - اور مرید ایک حسین اور خوش گلو مطرب تحفہ نامی کی حسین آواز اور حسین صورت پر عاشق تھا - یہ عجیب بندہ ہے - جو یوسفی پیکر مین یعقوبی روح رکھتا ہے - اور ظاہر مین محبوب اور باطن مین محب ہے - اور راقم گلزار نے اِن دونون معشوقی آسمان کے شمس و قمر کی خوبصورتی پر آنکہہ اور دل دے رکہا تہا - یہ تماشائی داستان بڑی لمبی چوڑی ہے - اِس کے جواہر جدا گانہ نظم و نثر کے تاگے مین پروئے جا رہے ہین - خدا کرے انجام کو پہونچ جاوے - ہجری سنہ ایک ہزار دس مین جب عرش آستانی اکبر شاہ کا لشکر برہان پور گیا - تو اُس صوبہ کے جاگیرداروں کو دوسری جاگیر مین دیدی گئین اِس سلسلہ مین ناہر خان کو محمد پور من مضافات سارنگ پور مالوہ دیا گیا -

نوجوان اور سعید ناہر خان نے سید کی تشریف آوری کو مبارک سمجہکر جیسا کہ اوپر لکہا گیا - تمام مراسم ادا کئے - اور مسافر سید نے دنیا سے دل ہٹا کر ایک مہینے دس روز بعد تاریخ بارہوین شعبان مین دنیاوی سفر کو انجہانی سفر کے ساتہ دوش بدوش کیا - اور قصبہ کے کنارہ قبر بنائی گئی -

مصرع بابا بسم سامی او حسن اختتام ؎

یاد قاضی عبد القادر

آپ شاہ عبد الرزاق جہنجہانہ کے مرید - اور خلیفہ - اور قاضی محمود کے بیٹے ہین - قاضی محمود حاجی عبد الصمد اور شیخ عبد الغفور ہبولہ کے پوتے - اور شیخ امان اللہ پانی پتی کے چچا کے بیٹے بہائی تہے قاضی عبد القادر نے علم تصوف کی تحصیل شیخ امان اللہ کی خدمت سے کی تہی - جوانی شروع ہوتے ہی سیاحی کی ہوا سر مین بہری - ہر ایک لباس بدل کر - ہر ایک ملک مین سیر و سیاحت کی - تین دفعہ حرمین شریفین اور بیت المقدس کی زیارت کر کے سعادت بزرگ سے بہرہ یاب ہوئے - اثنائے سفر مین بت پرستون کی وضع بنا کر اُنہون کی بڑی بڑی پرستش گاہون مین پہونچے - اور یہان بہی دریافت

حقیقت کام مین لائے - اور سفر مین کسی جگہہ توشہ اور زاد راہ کو ہاتھہ نہین لگایا - راستہ مین قدم عاشقانہ رکہکر تمام دریاؤن اور جنگلون کو چہان مارا - اس کے بعد اُجین مالوہ مین آکر چند سال گوشہ مین بیٹھے - بالآخر عزیزون کی عاجزی اور خواہش سارنگ پور مالوہ مین آپ کی اقامت کا سبب ہوئی - آپ کے عم بکرم - سارنگ پور کے قاضی تہے - اُن کی رحلت کے بعد منصب قضا آپ کے نام ہوگیا تہا - لیکن آپ کے دل سے بدستور وارستگی اور آزادی جوش کرتی رہی - اس سبب سے کئی دفعہ مسند قضا چہوڑ کر آپ آوارہ ہوگئے تہے - ایک بار ایسا ہوا - کہ دس سال بعد دوست اور احباب بہت کچہہ جست وجو کر کے دور دراز ملک سے گوناگون فریب دیکر پہیر لائے تہے - القصہ کسی چیز کے ساتہہ ذرہ برابر بہی نشان دلبستگی پایا نہین جاتا تہا - اللہ تعالی اجل شانہ کی ذات کے سوا - کسی شے کی طرف آپ کی ہمت کا رُخ نہین تہا - قدما کے عربی اور فارسی اشعار جو صوفیہ عبارتون کے ساتہہ آراستہ اور آشنا ہوتے تہے - فصیح البیانی کے ساتہہ اُن کی ایسی توجیہ کیا کرتے تہے کہ سننے والے وجد اور سلوک مین گرم ہو جایا کرتے تہے - کہتے ہین - جس طرح آنے کے وقت آپ بہمہ نوع مجرد آئے تہے - اسی طرح بازگشت کے وقت بہی بدن لباس اور احساس سے - اور دل تعلق اور خیال سے سبکدوش کرکے - عالم قدس کو روانہ ہوگئے - **قاضی زندہ دل** آپ کی رحلت کی تاریخ ہے - جس مین ایک ہزار گیارہ عدد نکلتے ہین - شیخ عثمان پسر شاہ منجہن بیان کرتے تہے - کہ تفسیر کا علم حفظ تہا - متشابہات کی تاویلات - ناسخ و منسوخ کی تقدیم و تاخیر - مشکلات کا حل - مجملات کا بیان اعراب کی تخصیص - تعمیم - اور وجوہ - حقیقت و مجاز کی شان نزول - اور قرآن کی عبارات اور استعارات کو خوب جانتے تہے - اور ہر جمعہ کے روز جامع مسجد مین تفسیر قرآن بیان فرمایا کرتے تہے - جس مین مفسرون کے بہت سے قوانین کی رعایت رکہتے تہے - رحلت کے روز بہی حسب عادت مقررہ سورہ مزمل کی تفسیر بیان کی - آپ کے بدن مین لرزہ پیدا ہوا - تہوڑی دیر وصیت فرمائی - بعدہ جس طرح کہ لکہا گیا - اس فانی جہان سے ملک بقا کو کوچ فرمایا - مصرع شکر ایزد کہ جہان آزاد رفت ؎

یاد شیخ مبارک صدیقی شطاری

آپ مرید تو شیخ جلال لوہانی کے تہے - مگر خرقہ خلافت شیخ عبد الملک شطاری سارنگپوری مالوی سے حاصل تہا - شیخ عبد الملک خلیفہ وجیہ الملۃ احمد آبادی کے ہین - آپ تصوف مین والی ملک

اور ۶ فان مین صاحب حشم تھے - ہجری سنہ نو سو گیارہ سی تھا - کہ منڈو مین آئے - راقم کے رہنما شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین جوہر دعوت سیکھا - اور اجازت لی - چند چلے بھی کئے تھے - دعوت کے جزئیات اور کلیات کو عمل مین لائے - استغنا کی بنیاد بہت استحکام کے ساتھ رکھی تھی - کسی اہل حکومت سے روزمرہ نقد - یا کھیتی کی زمین قبول نہین کی - تیس سال تک منڈو (مانڈو) مین رہ کر توکل کی نوشدارو سے بیماری احتیاج کا معالجہ کیا اور ہجری سنہ ایک ہزار دس مین عنصری گودڑی جسم کے اوپر سے اتار پھینکی - خوابگاہ منڈو - مصرع مبارک باد ملک جاودانش ؛

یاد شیخ علیم الدین مجذوب

آپ رہتک کے باشندہ ہین - آپ کی بات ایزدی تقدیر کا نسخہ تھی - ایک روز مولانا منکن مفتی ہم کے دور اس گھوڑے گم ہو گئے تھے - مہم ایک گانون ہے رہتک سے بارہ کوس دور - چند روز بعد مفتی کے ہم نشینون نے کہا - اس مجذوب سے گم شدہ مال کی حقیقت پوچھنی چاہیئے - چونکہ گم ہونے کو ایک زمانہ گزر گیا تھا - لہذا مالک مال کی راے اجازت نہین دیتی تھی - تاہم مفتی مجذوب کی ملازمت مین گئے - مجذوب جلد ہی سے پکار اٹھا - فلان دروازہ پر تلاش کرو - چنانچہ تعمیل حکم کی گئی - اور یہان سے گم گشتہ مال مل گیا - خوابگاہ رہتک - رحلت دسوین صدی کے اواخر مین بمصرع

خرد قربان این دیوانگی باد ؛

یاد شیخ علی افغان

آپ اویسیہ مشرب مین چشتیہ سلسلہ کے مرید تھے - آپ کے پیر ارادت معلوم نہین ہین - کم و بیش پچاس برس تک مولانا مغیث اجینی کے روضہ کی مجاور رہے - سو برس کی عمر پائی - حسین مظاہر سے تعلق خاطر رکھا کرتے تھے - قلندرون کی طرح تجرد مین زندگی گزاری - کسی مخلوق کی طرف احتیاج لیکر نہین گئے - اپنے گوشہ سے بہت کم کہین جانے کا اتفاق ہوا - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین راقم اجین کو گیا تھا - تو آپ نے کہلا بھیجا - کہ مجکو پیری جنبش سے باز رکھتی ہے - لیکن شوق اور آرزو دل سے جوش مار رہے ہین - ازراہ ترحم اگر آپ چند قدم چل کر فقیر کے حجرہ مین آوین - اور آرزو کا شعلہ فرد کرین - تو نامناسب نہین ہے - کہین ایسا نہ ہو کہ اخروی سفر پیش آکر گرانی - آزادی کو اذیت پہونچادے مین حسب اشارہ ملازمت مین حاضر ہوا - تو بے انتہا شگفتگی اور خوشی دونون طرف پیدا ہوئی - صحبت

کے وقت فرمایا - یہ درویش کی آخرین ملاقات ہے - چند روز بعد آپ کی رحلت کی خبر سننے مین آگئی -
خوابگاہ روضہ منیفیہ قدس سرہما مصرع باد جانش روشن از انوار عشق ؎

یاد شیخ کمال محمد عباسی

آپ کی ولادت احمد آباد گجرات مین ہوئی - شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے شاگرد - اور نیز خلیفہ ہین - عالم - عارف - عابد - حافظ - اور محدث تھے - حدیث کی سند شیخ عبد الملک بنبانی سے حاصل کی تھی - ہجری سنہ نوسو بیاسی مین وطن سے خاندیس کے راستہ اجین مالوہ مین آئے تھے - یہین گھر تجویز کر لیا - اور شیخ اولیا کاپوی کی لڑکی سے کدخدا ہوئے - فتویٰ نویسی کا منصب ملا - کامل تیس سال اس مقام پر شرعی اور حکمی علوم کا درس دیا - اور مفتی بہ روایات پر فتوے لکھے - بیکاری کبھی آپ کے گرد پھٹک ہی نہین سکتی تھی - کیونکہ رات اور دن کی تقسیم آپنے اس طرح پر کر رکھی تھی - رات کا ایک ثلث حصہ باقی رہتا تھا - کہ اٹھکر غسل کرتے تھے اور نماز تہجد کے اندر کبھی چھ اور کبھی سات پارہ قرآن پڑھتے تھے - یہان تک کہ صبح کی سفیدی نمودار ہو جاتی تھی - پھر دعاؤن اور ذکر جہر سے فارغ ہوکر نماز صبح ادا کرتے تھے - پھر وقت اشراق تک تلاوت کرتے رہتے تھے - نفل اشراق پڑھنے کے بعد زوال تک برابر درس دیتے رہتے تھے - پھر اہل سبق کے ساتھ کھانا کھاتے تھے - پھر ایک گھڑی کے انداز سے قیلولہ کرکے نماز ظہر کے واسطے اٹھ بیٹھتے تھے - نماز ظہر کے بعد نماز عصر تک لوگون کی مشکلات - فتویٰ نویسی سے حل کیا کرتے تھے - پھر شام کے بعد درویش دوستون کے ساتھ راز تصوف اور تحقیق کی باتین کرتے رہتے تھے - نماز عشا پڑھکر اندر گھر مین چلے جاتے تھے - شب کے اولین ثلث تک آیندہ روز کے سبقون کے مطالعہ مین مشغول اور منہمک رہتے تھے - اور شب کے درمیانی ثلث مین سے کچھ حصہ تو خانہ نشینون کے ساتھ - اور کچھ حصہ سونے مین صرف کرتے تھے - گیارہ سال کے آغاز سے جون سال تک اسی طریقہ پر زمانہ گزرا - ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین ایک خط فقیر غوثی حسن کے نام اس مضمون کا بھیجا تھا - کہ بنیاد عمر نہایت ناپایدار ہے - اعتماد کے لائق نہین ہے - شوق اس بات کو چاہتا تھا - کہ دوستان منڈو کے دیدار کے واسطے مین وہان آؤن - لیکن موانع مانع ہوئے - اگر منڈو والون کو کوئی عذر مانع نہ ہو - تو سیر اجین کرنی چاہیئے - تاکہ باہم ایک دوسرے کا دیدار غنیمت سمجھکر تھوڑی دیر مل بیٹھین - مین حسب الحکم پر آپ کی ملازمت مین گیا - چند روز حقائق کی عید - اور معارف کا نوروز

رہا - بالآخر اسی سال کی دسوین شعبان کو دوشنبہ کی شب مین ہر شب کے معمول کے موافق جس قدر طاقت مین گنجایش ملی - معینہ معتاد مین مشغول رہے - راقم بھی اُس وقت حاضر تھا - دو کلمون پر وصیت تمام کی اور شب کے اخیر حصہ مین ناسوتی مجلس سے مُنہ پھیر کر بالا اعلیٰ کی طرف روانہ ہوئے - خوابگاہ اسی دالان مین اختیار کی - جس مین درس دیا کرتے تھے - مصرع یقین میدان کمال از ملک مارفت -

یاد شیخ تاج العاشقین پور عبد اللہ سندہی

آپ کا نام محمد ہے - زادبوم برہانپور - اور شیخ لشکر محمد عارف کے خلیفہ ہین قدس سرہم حسن آواز یہ - اور حُسن سیرت پر شیدا رہتے تھے - ہجری سنہ ایک ہزار ایک کے آغاز سے چار سال تک راقم گلہ زار آپ کی - اور مسیح زمان کی ہمسائگی سے سعادت حاصل کرتا رہا - اس درمیان مین بار ہا فرمایا کرتے تھے مین ایام طفلی مین مسیح زمان کا ہم مکتب - اور آغاز ہوش مین علوم عربی زبان کی تحصیل کے اندر اُن کا شریک تھا عین شباب مین ایک آنکھہ کی مردم فریب نگاہ نے میرا قدم راستہ سے ڈگا دیا - اور مسیح زمان کی ثابت قدمی گوناگون علوم کے دروازون کی کنجی ہوئی - بالآخر عقلی علوم مین حکیم عثمان بوبکانی کی شاگردی - اور نقلی اصطلاحات مین شیخ طاہر یوسف سندہی کی شاگردی کی - اور شرح منازل السائرین - نقد النصوص - شرح گلشن راز - اور کسی قدر شرح مواقف مسیح زمان کے درس مین بھی لکالین - ایک حسین منظر کے حُسن پر عاشق تھا - کہ اس درمیان مین چلہ نشین ہو گیا - اور نفس نافرجام کی لڑائی کے واسطے کوشش کے لئے کمر باندہی - ایک رات خواب کے اندر حقیقی معشوق کو مجازی محبوب کی صورت مین دیکھا -

جس سال مین عرش آستانی اکبرشاہ نے اپنے خاص نزول سے صوبہ خاندیس کو مزین فرمایا تھا - اُس وقت مین دیرینہ حاکم خاندیس کی دوستی کی تہمت لگا کر آپ قید مین بھیج دئے گئے تھے - پھر چند روز بعد دوستون کی صائب تدبیر کی بدولت اِس تیرگی سے نجات ملی - اِس کے بعد دار الخلافہ آگرہ کو روانہ ہوئے - قلیچ خان نامی سردار - شاہنشاہ کے امرائے اعظم مین سے تھا - اور عقلی و نقلی علوم سے آراستہ تھا - یہ سردار تعظیم و توقیر کے ساتھہ پیش آیا - اور آپ کی خدمت کا بار از راہ ہمت اپنے ذمہ لیا - ہجری سنہ ایک ہزار گیارہ مین خان کا کوچ لاہور کو ہوا - اور ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین غرہ جمادی الاولیٰ کو آپ پنجاب مین پیکر پرست راجپوتون کی لڑائی کے اندر شہید ہو گئے -

مصرع شہید عاشق درویش دوانا رفت از دنیا -

یاد شیخ ابو سعید پور شیخ جگن گجراتی

آپ کی رسمی علوم کی تحصیل کمال کو پہونچی ہوئی تھی - ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین عالم ناسوت کو رخصت کیا - ملا کلامی کالپی کے فصیح شاعرون مین سے ہین انہون نے آپ کے واپسین سفر کا سال مصرع - فرباد زبوسعید ثانی سے نکالا - اور کہا - ابو سعید جو صحابہ کبار مین سے ہین رضی اللہ عنہ ان کی نسل سے آپ کے ہونے نے لفظ ثانی کو معنی ہی برابر کر دیا ہے - خوانگاہ کالپی اپنے پدر بزرگوار کے مرقد کے پائین مین اختیار کی رحمہما اللہ تعالیٰ -

یاد شیخ کبیر برہنہ مالوی دیپالپوری

آپ کے باپ درزی - اور پیکر پرست تھے - آپ مان کے پیٹ سے ہی مجذوب پیدا ہوئے تھے خردسالی مین یتیم ہو گئے مان پرورش کے زمانہ مین تنگ رکھتی تھی - اسواسطے قصبہ دیپالپور کے قاضی شیخ عبد القادر نے آپ کی کفالت اپنے ذمہ لے کر کبیر نام رکھا - کم وبیش پچیس سال اپنی زادبوم مین رہے - پھر ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین یہان سے چل کر دولت آباد مین جا رہے - جو دیپالپور سے چار کوس دور ہے - لوگ آپ کی خرق عادات بہت کچھہ بیان کرتے ہین - راقم نے بھی بارہا آپ کا دیدار دیکھا ہے - اس مین شک نہین - آپ کی بیخودی مین آثار انبساط پاکر بہرہ یاب ہوا ہے - لیکن کوئی بات یا کوئی حرکت ایسی ظاہر نہین ہوئی - جو آپ کی خرق عادت پر محمول کیجا سکتی - یا راقم کے ہی علم مین نہ آئی ہو - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین دنیا سے گزر گئے - مصرع - وے پوشیدہ در تحت قبا بست -

یاد شیخ مرتضیٰ

آپ سید محی الدین ابن سید یحییٰ گجراتی کے فرزند ہین - زادبوم بڑودہ (بڑودہ) جو ایک بڑا شہر ہے احمد آباد اور بھروچ کے درمیان ہین - آپ والاہمت - نیک نیت - درست عقیدہ - شیفتہ دل تجرید دوست اور پیر پرست تھے - آپ کے پیر بیعت سید کالے شطاری بڑودہ والے تھے - جو غوث الاولیا کے خلفائے کرام مین سے ہین -

القصہ آپ نے حقیقی رہنما کی جستجو مین وطن سے سفر اختیار کیا - اور دوران سفر مین گزر برہان پور پر بھی ہوا - تقدیر مین لکھا تھا - جس کے موجب شیخ لشکر محمد عارف کی ملازمت سے فیض

حاصل کیا۔ شیخ لشکر محمد عارف کی رحلت کے بعد سادات کی تلقین مسیح القلوب کے ہاتھ مین آئی۔ مولی کے عشق مین بے انتہا آرام پاتے تھے۔ اور نیز حقیقۃً فریفتگی تھی۔ چند چلے کئے۔ اور خلوت مین بھی بیٹھے اس آرزو مین کہ کیا چھوٹے اور کیا بڑے جملہ سادات کو ایزدی محبت نصیب ہو۔ چونکہ فنا فی الشیخ کے مقام مین کمال استغراق تھا۔ اسواسطے آپنے پیغمبر آخرالزمان **علیہ السلام** کو اپنے مرشد کے جامہ مین عالم خواب کے اندر مشاہدہ کیا۔ ہجری سنہ ایک ہزار دو مین عنصری عالم سے ملکوت آباد کو کوچ فرمائے۔ خواجگان برہان پور مین شیخ بہکاری **قدس سرہ** کے حظیرہ کے روبرو اختیار کی۔ ملا یونس سنبھی کہتے ہین پچھلے لوگون مین تو سلطان ابراہیم ادہم نے دائرۂ ترک مین قدم رکھا تھا۔ اور اس زمانہ مین سید یحیی بن دودا الخیوری کا راستہ چلے مین۔ مصرع خسرو ما کسے بے نیازی بود۔

یادداشت نصیر خان

آپ ترش خان کے بیٹے۔ اور میان جیو جی کے داماد ہین۔ آپ کے آباد اجداد سپہداری وضع کے اندر پرگنہ گجرات مین رہتے تھے۔ جس سال مین فرمان رواے اقلیم اکبر شاہ۔ گجرات فتح کرنے مین کامیاب ہوا۔ اُسی سال آپ خاندیس کی طرف چلے گئے۔ اور آہستگی کے ساتھ ترک اور تجرید مین کمال پیدا کرکے توکل اختیار کیا۔ یہان تک ہوا۔ کہ کسی کام کو ہاتھ نہین لگاتے تھے۔ اور کسی سبب پر دل نہاد نہین ہوتے تھے۔ نیستی اور گرسنگی کے ذریعہ سے دل کے اندر فروغ بڑہاتے تھے۔ آرزو اور حرص کا دروازہ آشنا اور بیگانہ دونون کے لئے مقفل رکہتے تھے۔ بہت کچھ بھاگ دوڑ کے بعد خوش قسمتی نے میان وجیہی کی ملازمت کی طرف آپ کی رہنمائی کی تھی۔ احیاء العلوم کے مطالعہ پر عاشق تھے۔ اور اسی پیمانہ پر پیشہ اندرونی اعتقاد اور بیرونی اعمال کو جانچ لیا کرتے تھے۔ ایک روز آپنے مسیح زمان کی خدمت مین عرض کیا دنیا کا ترک کرنا۔ حقیقت فہمی کی رو سے نہین ہے۔ بلکہ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ مین گجرات مقام پر مغلون مین پھنس گیا تھا۔ تو سپاہیانہ وضع ترک کرکے رہائی پائی تھی۔ اب درویشی کا سبب اُس نذر کا ایفا ہے۔ جس روز آپ نے اُخروی سفر اختیار کیا ہے اُس روز خداوند دہر دو عالم شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے بھائی کے بیٹے شیخ محمد بہاء الدین فرماتے تھے۔ آج کے روز شیخ علی متقی دنیا سے جمال تقوی گور مین اپنے ساتھ لے گئے۔

مصرع گور او پر نور تقوی باد تا روز جزا!

یادشیخ عبداللطیف پورملک شاہ گوری

معرفت۔ حقیقت۔ صفا۔ اور صلاح ان جملہ صفات کے آپ مالک تھے۔ آپکے حالات اصلح الناس حافظا صالح محمد نے بہت کچھہ بیان فرمائے تھے۔ اُن مین سے کسی قدر حالات جو یاد رہین وہ یہ ہین۔ آپ کی زاد بوم نہروالہ ہے۔ ہنوز آپ کا زمانہ ہوش نہین آیا تھا۔ کہ پدر بزرگوار کوچ فرما گئے۔ چندروز بعد خدا طلبی کی شورش آپ کے سر مین پیدا ہوئی۔ اور اسی اثنا مین شیخ صدرالدین محمد شمس ذاکر جانپانیری کی ہدایت کا شہرہ سننے مین آیا۔ لہذا قلعہ جانپانیر مین آکر خواہان ہدایت ہوئے۔ شیخ صدرالدین کی ملازمت سے درویشی اور صفا کا طریقہ حاصل کیا۔ اور ریاضت کے ذریعہ سے نفس کی گوشمالی کر کے۔ مرتبہ کمال کو پہونچے۔ ہجری سنہ نوسوستر مین اجازت ملی۔ کہ حضرت غوث الرحمن کے مقدس روضہ کی آستانہ بوسی کے واسطے آپ گوالیار کو جاوین۔ اثنائے راہ مین جب نارنول پہونچے۔ تو شیخ نظام ابن شیخ عبدالکریم نارنولی کی خدمت مین بہی حاضر ہوئے۔ جب بیان ماجرا ہوا۔ تو سفر کا مقصد بہی دریافت کیا گیا۔ جواب دیا۔ حضرت غوث الرحمن کے مرقد مبارک کی زیارت کا شوق سر مین بہرا ہوا ہے۔ یہ تقریب پاکر صاحب مکان نے کسی قدر اپنی کیفیت بیان کی جو آغاز سیر و سلوک مین پیش آئی تہی۔ اس ضمن مین تقریر شروع کی کہ ”فقیر نظام چند مدت تک غوثیہ خانقاہ مین کلبہ نشین رہا تھا۔ حضرت غوث الرحمن کی عنایت سے بحسب ظاہر و باطن بہت کچھہ فیض پایا۔ اور آپ کے بار احسان کے نیچے میری گردن ہمیشہ دبی رہے گی،،

القصہ شیخ نظام سے رخصت ہو کر دہلی مین پہونچے۔ اس شہر ولایت کے مشائخ کی ملاقات اور مقابر کی زیارات کو قدس اللہ اسرارہم اپنے حسن نیت کی علامت سمجہکر غنیمت جانا۔ پہر دہلی سے دار الخلافہ آگرہ مین آئے۔ یہان پر حضرت غوث الرحمن کے صاحبزادہ شیخ ضیاء اللہ تشریف رکہتے تہے۔ ان کی مشکل کشا خدمت کے فیض سے بہت کچھہ شرف اور سعادت کا حصہ لیا۔ جب مخدوم زادہ کی اجازت لیکر گوالیار مین پہونچے۔ تو اپنے گرد آلودہ رخسارہ روضۂ پاک کے آستانہ کی خاک پر رگڑ کر اُس مین آفتاب کی سی روشنی پیدا کی۔ اور حظیرہ کے گرداگرد رہنے والون کی مصاحبت سے کامیاب ہو کر مقام سنیچرا مین ذکر اور فکر کے ساتہہ متواتر دو چلے کہینچے۔ سنیچرا پہاڑ کے دامن مین ایک

غار ہے - گوالیار کی عمارتون سے سات کوس دور - اور حضرت غوث الرحمن بھی ابتداے سلوک مین اُسی جگہہ چلہ نشین ہوئے تھے - اُس مقام پر چند حجرہ - چھجہ - نہر - حوض - اور سایہ دار درخت ہین - جب چلہ سے فراغت ہوئی تو باحقیقت سجادہ نشین شیخ عبداللہ پسر غوث الاولیا کی ملازمت سے اور نیز دیگر باعظمت مخدوم زادون اور خلفا کی خدمت سے واپسی کی اجازت لی - آپ کی ہمت کا منتہی یہ تھا - کہ مرشد کی قدم بوسی حاصل کی جاوے - چنانچہ جانپانیر مین پہونچکر کامیاب ہوئے - جب شہر جانپانیر ویران ہونا شروع ہوا - تو آپ شہر بردورہ (بڑودہ) مین چلے گئے - یہان پر صاحب مکان اور کدخدا ہوئے - ایک دفعہ اور ہجری سنہ نوسو چوراسی مین مالوہ کے راستہ سے گوالیار کی طرف کا احرام باندہا تھا - جب منڈو (مانڈو) مین پہونچے - تو آپ کے قدمون سے راقم کے مہمانخانہ کو بھی شرف صفا حاصل ہوا تھا - اِس کے بعد بقیۃ العمر اپنے حجرہ سے سیر و سفر کا عزم آپ کی خاطر مین کبھی آیا ہی نہین - اور توکل و تسلیم مین خوش رہکر کشادہ پیشانی کے ساتھہ اوقات گزاری کی - مگر مسیح الاولیا کے دیدار کا شوق آپ کو ایک دفعہ برہان پور کی طرف دامن کشان لے گیا تھا - اور یہ حسن اتفاق تھا - کہ اُن ایام مین فقیر بھی اُسی جگہہ موجود تھا - چند روز دوستانہ گفت و شنید کر کے - اپنے وطن کو لوٹ آئے - یہ آپ کا محققانہ کلام ہے - فرماتے تھے - سلوک کے جنگل مین نئے سفر کرنے والون کو مرشد کی جست و جو مین بھاگ دوڑ کرنا سیر الی اللہ کی منزلین طے کرنے مین داخل ہے - اور مرشد کامل کا مل جانا سیر مذکور کا واسطہ ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین جسمانی تنگ کوچہ سے روحانی وسعت آباد کو روانہ ہوئے خوابگاہ بردورہ (بڑودہ) **مصرع**

سالکِ مالکِ طریقت بود

یاد شیخ پیر محمد

آپ عبدالحکیم ابن شیخ جلال محمد قادری برہانپوری کے بیٹے ہین - فضیلت و دانش مندی اور صلاح و پرہیزگاری کے چشمہ تھے - شیخ یوسف مفتی بنگالی - استادی شیخ وجیہ الدین احمد علوی احمد آبادی کے تمام شاگردون مین مقدم اور پیش رو تھے - اِن کے درس مین آپ نے التزام کر کے رسمی علوم تحصیل کئے تھے - جب تحصیل تمام ہوگئی - تب سے لیکر واپسین نفس تک سلسلہ درس کا - اس روش کے ساتھہ جاری رکہا - کہ نماز صبح سے فارغ ہونے کے بعد شام تک طلبا ر

ے درس دینے میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کے مدرسہ میں کبھی تعطیل نہیں ہوتی تھی۔ بہت سے لوگ آپ کی خدمت سے عالم ہوئے۔ ایک روز والی ملک خاندیس نے آپ کو بے انتہا تعظیم کے ساتھ اپنی مجلس میں تشریف آوری کی تکلیف دیکر یہ بات درمیان میں لایا۔ کہ بادشاہی خواہش یہ ہے آپ جیسے لوگ ملازم حضور ہوں۔ آپ نے جواب دیا۔ میں ایسے گروہ کی خدمت سے جو علم کا حاجت مند ہے۔ اپنے اوقات میں فرصت نہیں پاتا ہوں۔ جس سے فرصت کے وقت پیشگاہ خداوندی میں اپنے تئیں پہونچا سکوں۔ لہذا جس طریق سے تمام عمر گزری ہے۔ اسی طریق سے اگر بجا بحکم آزادی رہے۔ تو مراحم خسروی سے بعید نہیں ہے۔ پھر فرمایا۔ ہم ہر روز آپ کو بلانا نہیں چاہتے ہیں۔ نہ فقرا کے افادہ سے باز رکھتے ہیں۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ جب کبھی موقع سے طلب کی نوبت پہونچے۔ تو حاضر ہونا چاہیے۔ آپ نے اس فرمانے کا جواب خاموشی میں دیکر گفت وگو کا سلسلہ ختم کیا۔ صحیح القلوب میں کہتے ہیں۔ کہ آپ دوسری بار والی ملک کے دولت خانہ پر نہیں گئے۔ وہ میرے پاس آکر ظاہر کیا۔ اس شرم سے کہ میں بادشاہوں کے دربار میں ہو آیا ہوں۔ دینی دوستوں کے روبرو نہیں ہو سکتا ہوں۔ کہتے ہیں۔ بہت مدت نہیں گزری تھی۔ کہ والی ملک اور نیز آپ دونوں فانی جہان سے جاودانی سرا کو چلے گئے۔

ارباب عبرت و قیاس کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ کہ سعید دولت مندوں کو۔ اگر خلوت آشنا درویشوں کی صحبت کی آرزو پیدا ہو۔ تو اجازت مانگ کر خود اُن کے گھر جانا چاہیے۔ اپنے گھر قدم رنجہ فرمانے کی اُن کو تکلیف نہیں دینا چاہیے۔ نعم الامیر علی باب الفقیر[ك] ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ میں دنیا سے چلے گئے۔ خوابگاہ برہان پور۔

یاد شیخ عبداللہ ابن شیخ وجیہ الدین احمد آبادی

آپ کی ذات میں تمام عقلی ونقلی علوم جمع تھے۔ کسبی اور کشفی دقیقے آپ سے حل ہو جایا کرتے تھے۔ ملک و ملکوت (عالم شہادت اور عالم غیب) کے حقائق کا جلوہ آپ کے اوپر ہوتا تھا۔ عالم صوری اور عالم معنوی کی معرفت حاصل تھی۔ اور نیز اپنے پدر بزرگوار کے ظاہری کمالات اور باطنی خزائن کے وارث تھے۔ کم وبیش دو قرن آپ کے والد ماجد کے درس کا زمانہ ہے۔ اس مدت میں ایک گھڑی بھی خدمت اور حضور سے جدا نہیں ہوئے۔ ہمیشہ باپ کی کام بخش دانش وبینش سے فائدہ اُٹھایا

[ك] فقیر کے دروازہ پر امیر کا ہونا زیبا ہے ۱۲۔

اور ہر دو جہان کی فلاح اور معرفت حاصل کی۔ کہتے ہین۔ جب امکان کی عاریتی چادر اوتار پھینکنے کا
وقت وجیہ الملۃ کا نزدیک آ پہونچا۔ تو اُنہون نے خرقۂ خلافت اور فرمان اجازت آپ کو عنایت
فرماکر ظاہر اور معنی اپنا جانشین کیا۔ جب آپ مسند پر جلوس فرما ہوئے۔ تو عنصری پیکر کو دیان تاس
گھلایا۔ اور روحانی لطیفہ کی پرورش اس حد تک پہونچائی۔ کہ آپ کے قوت یومیہ کے واسطے صرف
شربت کا ایک پیالہ۔ اور سعدی کی ایک ڈلی کفایت کرتی تھی۔ سبحان اللہ ان دونون بزرگون
مین عجب یکتائی اور یگانگی تھی۔ کہ کوئی مقیم یا کوئی مسافر یہ معلوم نہین کرسکا کہ مقام دوسرے جانشین
کے سپرد ہو گیا ہے۔ وہی سابقہ روش جاری تھی۔ ایک شخص تاش بیگ نام۔ سعادت مند دودمان
نواب قدسی القاب اعظم خان کے پرانے ملازمون مین سے ہے۔ اور وہ آج کل آپ کی خدمت کی برکت
سے سرداری کے درجہ کو پہونچ کر شہنشاہی منصب دارون مین داخل ہو گیا ہے۔ اُس کا بیان ہے۔
جس سال نواب نے اطراف سورت کی فتح کے واسطے لشکرکشی فرمائی تھی۔ تو وہان پر ایک عظیم
جنگ ہوئی۔ لشکرون کے مقابلہ مین مجھپر وقت تنگ ہوا۔ تو مینے درست اعتقاد اور صادق نیت
سے شیخ عبد اللہ کی یاد اپنے دل مین کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہنگامہ فرو ہونے کے وقت تک
آپ کی صورت شریف کو مین اپنے گرداگرد ہر وقت دیکھتا رہا۔ خلاصہ کلام یہ۔ کہ آپ کی نگہبانی کی
برکت سے مین میدان جنگ سے جہان سو جانین ایک جو کی برابر بھی حیثیت نہین رکھتی تہین۔ سالم
اور خانہ نکل آیا۔ اور مقابل لڑنے والے پر فتح پائی۔ روایت ہے۔ کہ صادق محمد خان کا ایک عمل دار تہا
وہ خیانت کی تہمت مین ماخوذ ہوا۔ اور قیدخانہ مین بھیج دیا گیا۔ اُس کا ایک بہائی تہا۔ جو ہمیشہ شیخ کی
خدمت مین آتا جاتا تہا۔ وہ اپنے بہائی کی رہائی کے واسطے فاتحہ کی التماس کیا کرتا تہا۔ چونکہ تمام کامون
کا ہونا اپنی اوقات پر منحصر ہے۔ اسواسطے آپنے کوئی دعا نہین کی۔ اسی طرح ایک مدت گزر گئی۔ ایک
روز بے موسم ایک سیب شیخ کے ہاتہ مین تہا۔ وہ سیب شیخ نے قیدی کے بہائیون کو دیا۔ اور فرمایا۔ مایوس
قیدی کے پاس پہونچا دو۔ ہنوز اُس نجات بخش میوہ کی خوشبو قیدی کے دماغ مین نہین پہونچی تھی۔
کہ صادق محمد خان نے کمال نرمی اور مہربانی سے اُس کو یاد فرمایا۔ اور کہا یہ بیچارہ یون ہی ناحق قیدخانہ
مین پڑا ہوا ہے۔ چنانچہ اُسی وقت بیڑیان پانون سے کاٹ کر حاضر کیا گیا۔ اور ایک عمدہ خدمت اُس کو
دی گئی۔ مصرع آفتاب معرفت یک لمعۂ رخسار اوست ؛

یادِ شیخ منور

آپ عبد المجید ابن عبد الشکور ابن حاجی سلیمان - ابن اسرائیل کے بیٹے ہین - اپنے جد بزرگوار کے مرید تھے - صورت اور سیرت مین دل فریبی - اور بیان مین اہل نظر مین دلربائی بہت کچھہ تھی - اکثر علمائے زمانہ کے جلسہ مین اپنی حسنِ تقریر سے امر مناظرہ کو تردد کے اُلجھاؤ سے نکال کر تحقیق کے درجہ کو پہونچا دیتے تھے - جب میر فتح اللہ شیرازی بیجاپور دکن سے عرش آستانی اکبر شاہ کے فرمان کے بموجب دار السلطنۃ آگرہ مین آئے - تو ایک روز شیخ منور سے بھی عقل و دانش کی باتین ہوئین - بہت سی پُرانی لانیحل باتین آپ کی موشگافی سے راہ راست پر آگئین - شیرازی عالم نے آپ کی تعریف مین فرمایا - سیر ہند کرتے ہوئے ایک مدت گزر گئی - اس مدت مین آج شیراز کی مہک آرزومند دماغ مین پہونچی ہے - کہتے ہین - قبل اس کے - کہ فرمان روائے اقلیم کی ملازمت مین آپ داخل ہون - چوالیس سال برابر تمام کتب متداولہ کے درس کو اپنے جوہر بیان سے - آرائش بخشتے رہے - باوجودیکہ فتویٰ نگاری کا بڑا بھاری وزن آپ کی گردن پر تھا - لیکن درس کے واسطے جمعہ کے روز بھی تعطیل نہین کرتے تھے -

کہتے ہین - عزیز الحق شیخ عبد العزیز دہلوی کے بڑے بیٹے شیخ قطب عالم کو سیاحی کا بڑا شوق تھا - اور اس شوق نے اِن کو قلندرانہ لباس پہنا کر سفر کے سلسلہ مین ڈال دیا تھا - جب شیخ قطب عالم لاہور مین آئے - تو ایک روز تماشائیون کے طور پر منوری درس گاہ مین بھی گزر ہوا - چونکہ علم کا مزہ چکھا ہوا تھا - آپ کی شیرین بیانی پر فریفتہ ہو گئے - قصہ کوتاہ - وہ ایک لحظہ کا عبور - دل دادگی کا سبب ہوا - اور تلویح اصول فقہ کا سبق شروع کر دیا - چند سال کے اندر ظاہری فیض و فضل کا سرمایہ بہت سا جمع کر لیا - اور کمال کے معیت مین اپنے وطن کو معاودت فرما کر آبائے کرام کے طریقہ کو رونق بخشی - اور سجادگی کا چراغ روشن کر کے روز افزون اس کی روشنی بڑھائی -

شیخ منور کے بیٹے شیخ کبیر کہتے ہین - شمس الدین علی گیلانی کو اکبر شاہی عنایات سے حکیم الملکی کا خطاب تھا - مولانا شاہ محمد شاہ آبادی کی طرف اپنی شاگردی کی نسبت کرتے تھے - ایک روز موقع آگیا - تو حضور شاہنشاہی مین عرض کیا کہ تفسیر بیضاوی پر - اور نیز دیگر منتہیانہ کتب پر - شاہ آبادی اُستاد کے لاینحل اعتراضات ہین - اکثر علمائے زمانہ نے حل اعتراضات کے میدان مین جواب کی

اعمال اور مواد - کو سے کھول کر کہہ دی ہے - اس طرح سے شاہ آبادی اُستاد سب پر غالب آئے ہین - خلاصہ کلام یہ ہے - کہ شاہنشاہ کو اس بات پر آمادہ کیا - کہ علما کا جلسہ فراہم کر کے اس تقریر کو درست اور صاف کرنا چاہیے چنانچہ عقلون کے امتحان کا جلسہ قایم کیا گیا - گیلانی نے کہا - اِذِ ابْتَلیٰ اِبْرَاهِیمَ رَبُّهٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ سکا اس آیت کی تفسیر پر اعتراض ہے - شیخ منور نے معترض سے اعتراض کی صورت دریافت کی - اور بیانات بیان مین جواب دیا - کہ ضمیر کے راجع اور مرجع کے متعین کرنے مین تساہل ہوا ہے - اگر ایسا کیا جاوے گا - تو اعتراض پیدا نہین ہوگا - اور مراد مین بھی خلل واقع نہ ہوگا - حکیم الملک نے نامنصفانہ جانب داری کی - اور تقریب پر نظر کر کے ایسی گفت وگو کی جو حد ادب سے متجاوز تھی - شیخ منور نے شہنشاہ سے بذریعہ قرعہ حکم کے واسطے التماس کیا - قرعہ قاضی صدر الدین لاہوری کے نام سے نکلا - قاضی نے بیضاوی کی عبارت - اعتراض - اور جواب - اِن تمام باتون کو منصفانہ نظر سے دیکھکر فرمایا - آج کے روز اگر قاضی ناصر الدین بیضاوی موجود ہوتے - تو شیخ منور کی دوربین طبیعت کی داد دیتے - یہ معما کی مثل نالش کی بات بدون تعین اسم کے اس واسطے لکھی گئی ہے - تاکہ فنون اور علوم کے اندر شیخ منور کی دقیقہ شناسی اور سخن آفرینی ظاہر ہو جاوے - کہ مجلس علم کی ہمنشینون کے مقابلہ مین کس درجہ پر تھی -

ہجری سنہ نو سو پچاسی مین آپ کو صدارت صوبہ مالوہ کا عالی قدر منصب عطا ہوا - علما ارباب ریاضت - اور عاشق مزاجون کے ساتھ اس عمدگی سے پیش آئے - کہ تمام لوگ اوقات اجابت مین - آپ کے لیئے دعائے خیر کے واسطے آسمان کے سامنے ہاتھ پھیلاتے تھے - اور چند سال تک سارنگ پور مالوہ مین قیام فرما کر اس صوبہ کے طالبان علم کو فیض پہونچایا - ہجری سنہ نو سو پچانوین مین عضد الدولہ علامہ عصر میر فتح اللہ شیرازی کو جو صاحب دانش ملا میرزا جان کے ہمدرس - اور میر غیاث الدین منصور کے بالواسطہ شاگرد مشہور تھے - صوبہ مالوہ کا منصب صدارت ملا - جب میر فتح اللہ سارنگ پور مین پہونچے - تو شیخ منور نے مقدمہ طوالع کی شرح علامہ کے سامنے پیش کی جس کو خود عقیم اور منتیج اشکال کے مطالب مین لکھا ہے - اور جس کو وہ اپنی سخن آفرین طبیعت کا نتیجہ فکر سمجھتے ہین - دوسرے روز علامہ نے فرمایا - مینے اس باب مین چند باتون کا مسودہ کیا ہے جن سے جواب پر اعتراضات واقع ہوتے ہین - کسی شخص کو میرے ہمراہ کر دیجئے - مین اُن کو

صاف کرکے - اُس شخص کے ہاتھہ خدمت مین بہیج دون گا - شیخ کا بہیجا ہوا شخص - دو تین منزل گیا - اور بے جواب واپس آیا -

تحصیل علوم مین آپ کے پاس سند عالی تہی - آپ کے خالو شیخ سعد اللہ - اپنے وقت کے عالم اور خدا شناس تہے - آپ اُنہین کے شاگرد ہین - شیخ سعد اللہ کے حالات کسی قدر اس گلزار مین تحریر ہو چکے ہین - دیگر یہ ہین کہ شیخ سعد اللہ نے تحصیل علم کا آغاز ہی کیا تھا - کہ اپنے پدر بزرگوار شیخ ابراہیم جامع کی شاگردی مین داخل ہوئے - پہر جب پدر بزرگوار کو اُخروی سفر پیش آیا - تو بقیہ تحصیل دار السلطنۃ لاہور مین آکر مولانا عبد الرحمن ملتانی کے درس مین تمام کی جن کو ثانی امام اعظم کہتے ہین مولانا عبد الرحمن - اپنے والد ماجد شیخ عزیز اللہ کے شاگرد ہین - اور شیخ عزیز اللہ نے اتفاق شیخ ابراہیم جامع - جامع کے پدر بزرگوار مولانا فتح اللہ کی خدمت سے تحصیل علوم کی تہی -

شیخ جمالی کنبو نے سیر العارفین مین مولانا فتح اللہ کی بہت کچھہ تعریف لکھکر تحریر کیا ہے - کہ مینے مولانا کو - اور مولانا کے بیٹے جامع کو دیکھا ہے - اور اُن کے درس کے جلسہ مین آمد و رفت رکہی ہے - اُس زمانہ کے تمام فضلا مولانا کے ساتھہ مستفیدانہ تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکہتے تہے اور مولانا فتح اللہ - مولانا سناء الدین شیرازی کے شاگردون مین سرگروہ تہے - مولانا سناء الدین - میر سید شریف جرجانی کے شاگرد ہین - شیخ سعد اللہ کی تحقیقات یہ ہے - کہ مولانا فتح اللہ نے دہلی مین بہی مولانا موسی جعبری سے بہت سے علوم اور فنون حاصل کئے - اور اُنہین کی اجازت سے درس کی مسند کو اپنے جلوس سے آرایش بخشی تہی - مولانا موسی جعبری - علامہ تفتازانی کے بزرگ شاگردون مین سے ہین -

مصنفات سنوری کی تفصیل یہ ہے - (۱) شرح طوالع (۲) شرح بدیع البیان مسمی بہ حدائق البیان (۳) رسالہ موسوم بہ حق صریح یہ رسالہ سب کنندگان رسول علیہ السلام کی توبہ قبول نہ ہونے کے بارہ مین ہے - العیاذ باللہ اور رسالہ مذکور - رسالہ مخدوم الملک مولانا عبد اللہ لاہوری کی رد مین لکھا گیا ہے - جس مین مذکورہ بالا سیاہ باطن جماعت کی توبہ کا قبول ہونا ثابت کیا گیا ہے (۴) شرح قصیدہ بردہ - (۵) تفسیر درر النظیم فی ترتیب آلاے والسور الکریم (۶) تعریب بحر المواج تفسیر قاضی شہاب الدین - پانچ برس گوالیار کے قلعہ مین آپ قید رہے تہے - اس مدت مین ان دونون

تفسیرون کا مسودہ کر لیا تھا - چاہتے تھے کہ نظر ثانی سے تصحیح کر کے صاف کر لیا جاوے - مگر اس درمیان مین فرمان رواے زمانہ کا دل آپ پر سخت نامہربان ہوا - اور آپ کی تمام کتابین جو کم و بیش ڈیڑہ ہزار جلدین تہین - ورق ورق کر کے - بادشاہی کتب خانہ مین لے لی گئین - آپ کی تمام تصنیفات اِس اس درمیان مین دریاے نیستی کا لقمہ بن گئین - مگر ایک کتاب درر النظیم بچ گئی - جو قید خانہ مین مصنف کے پاس رہ گئی تہی -

القصہ - اُسی سلطانی قہر کے جوش مین حکم صادر ہوا - چنانچہ آپ کو قلعہ گوالیار سے دار الخلافہ آگرہ مین لے گئے - جو چند روز زندگی کے باقی رہے تہے - نہایت تنگی اور تاریکی مین آپنے بسر کر کے تاریخ بارہوین ذی قعدہ ہجری سنہ ایکہزار گیارہ مین کون و فساد کے جہان کو رخصت کیا - غربا اور فقرا کے مزرعون مین خاک کے اندر سپرد کر دئے گئے - مگر آخر کار ماہ محرم ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین آپ کے فرزندان کرام ایک مناسب تدبیر سے آپ کی نعش خاک آگرہ سے نکال کر دار الاسلام لاہور مین لائے اور اپنے آبا و اجداد کے روضہ مین دفن کیا - مصرع ربخ خمار بادۂ دانش چنین بود

یاد شیخ داؤد جہلاج

آپ کا وطن عماد پور ہے - جو احمد آباد گجرات کا ایک کوچہ ہے - آپ کے چہوٹے بہائی شیخ خلیل کا بیان ہے - کہ پیشہ وری چہوڑنے کا اولین باعث یہ ہوا - کہ ایک روز آپ کے ساتھ دوسرے ہم عمر اطفال ایک گلی مین کہیل رہے تہے - اُس گلی مین شیخ بدہن گودریہ کا گزر ہوا - آواز دی - کہ جس کسی کے پاس کچہہ ہو - اِس گدا کو دو - تمام لڑکے بہاگ گئے - آپ نے دلیری کر کے ایک تانبے کا پیسا ہاتہہ پر رکہکر نہایت ادب کے ساتہہ پیش کیا - شیخ بدہن نے وہ پیسہ لے لیا - اور اپنے منہ کا لعاب اُس نوجوان کے منہ مین ڈالا - بس اسی مین ہو چکا - جو کچہہ نصیب مین تہا - اُس وقت سے خدا طلبی کی چنگاری دل کے تہخانہ مین جا پڑی - دنیا پرستی کی عادت اور خیال کو اُس کا ایندہن بنایا - اور خدا شناسی کی شورش دماغ مین پیدا ہوئی - دنیاوی محبت کی رسم و عادت کو تہوڑا تہوڑا کم کر کے خدا شناسی مین زیادہ کیا - یہان تک نوبت پہونچی کہ اُس چنگاری مین شعلہ پیدا ہوا - اور شورش جنون سے جا ملی - جو ہندی اشعار عشق اور شیفتگی اور تجرید و توحید کی یاد دلاتے تہے - اُن کے پڑہنے - سنے - اور کہنے کا ہمیشہ ولولہ تہا اِس سبب سے آپ کا غریب خانہ کیا تہا - گویا سرود و سماع اور رقص و رقت کا معرکہ تہا - جب یہ شہرہ - فرمان رواے زمانہ

اکبر شاہ کے کان مین پہونچا۔ تو آپ کی ملاقات کی آرزو ۔ روز بروز بڑھنے لگی ۔ بیت ۔

چو آید جلوہ حسن از رہ گوشش	زجان آرام بر باید ز دل ہوشش

ایک روز بادشاہ نے فرمایا ۔ کون سے ایسے طریقہ سے مین آپ کو طلب کرون ۔ جو آپ کا دل آزار نہ مانے ۔ ایک مزاج شناس کارپرداز نے عرض کیا ۔ شاہنشاہی اقبال سے یہ مہم اِس خوبصورتی سے سر کی جاسکتی ہے ۔ کہ ہر وقت شگفتگی ۔ آپ کی خاطر کے آس پاس ہی بنی رہے گی ۔ فوراً حکم ہوا ۔ کہ بہت جلد اپنے تئین آپ کی خدمت مین پہونچا کر تول کو فعل کے سانچہ مین ڈہال دکہاؤ ۔ جب بہیجے ہوے شخص نے آپ کے دیدار سے اپنی آنکہون کو منور کیا ۔ تو دو روز تک ہمت سے آپ کے مزاج اور طبیعت کی جاسوسی کا کام لیکر آپ کی ہمزبانی کا طریقہ پہچانا ۔ تیسرے روز آپ سے کہا ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ اِس ملک سے چل کر راہ آگرہ ۔ اختیار کرو ۔ آپ بے تامل سیر و تماشا سمجھکر روانہ ہوئے ۔ چند روز بعد دار الخلافہ مین آپہونچے ۔ جب درویش کی تشریف آوری کی خبر ۔ بادشاہ کے حضور مین ہوئی ۔ تو بادشاہ نے شیخ ابو الفضل مبارک کو فرمایا ۔ کہ آنے والہ کی خدمت مین حاضر ہو ۔ اگر تمہاری رائے ہوگی تو مین خود حاضر ہو کر ملاقات کرون گا ۔ وگرنہ درویش کو اپنے ہمراہ نہایت عزت وحرمت کے ساتہہ ۔ شاہنشاہی حضور مین لے آؤ ۔ جب شیخ ابو الفضل درویش کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔ تو معرفت اور حقیقت کی باتین بہت کچہہ ہوئین شیخ ابو الفضل نے دریافت کیا ۔ آپ نے خدا کو کیسے پہچانا ۔ جواب دیا ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات ۔ شناخت کے درجہ سے ارفع اور اعلیٰ ہے ۔ عرفان کا ہاتہہ صرف مبادی صفات کے دامن تک پہونچ سکتا ہے ۔ متاثر جس اثر کا ظہور ۔ موثر کی طرف سے اپنے مین نہین پاتا ہے ۔ اُسی کے مناسب کوئی اسم ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات جلت عن الادراک کے واسطے قرار دیتا ہے ۔ اور اُسی اسم کے ساتہہ دعوت اور عبادت کرتا ہے لیکن جس جگہہ اُس کی ہویّت ہی ہویّت ہے ۔ وہان پر اسم اور مسمیٰ دونون کا راستہ بند کردیا گیا ہے ابو الفضل ۔ اس کو تم اس طرح سمجہو ۔ شیرین میوون کو شکر کے ساتہہ تعبیر کرتے ہین ۔ یہ بات یقینی ہے ۔ کہ حقیقت مین اُن میوون کی نہ ذات شکر ہے ۔ اور نہ نام شکر ہے ۔ شیخ ابو الفضل نے گزارش کیا ۔ سلطان کی خواہش یہ ہے ۔ کہ مجکو سعادت ملازمت اسی جگہہ حاصل ہو ۔ تو بہتر ہے جواب دیا جس شخص نے عزم کرکے تین سو کوس قدم فرسائی کی ہوگی ۔ وہ شخص دیگر چند قدم بہی دریغ نہ کرے گا ۔

اور اپنی جگہہ سے اُٹھکر شیخ کے ہمراہ شاہنشاہ کے حضور مین چلے آئے - جب بادشاہ نے آپ کو دیکھا - تو درویش دوستی اور محبت کے مراسم نہایت شوق سے بجالایا - اور فرمایا - کوئی بات کیجیے درویش نے جواب دیا - کوئی بات پوچھیے جس کا جواب دیا جاوے - پہر فرمایا جو گنج معرفت آپ کے پاس ہے - اس مین سے کچھہ ہم کو بھی دیجیے - اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عطا کیے ہوئے جو خزانے ہم کو سپرد کیے گئے ہین - اُن مین سے کچھہ آپ طلب فرمائیے - درویش نے جواب دیا - کہ نہ مین کچھہ رکھتا ہون - جو آپ کو دون - اور نہ آپ کچھہ رکھتے ہین - جو مین طلب کرون - پہر چند روز دارالسلطنتہ کا تماشا کرتے رہے - جب وطن کو واپس جاتے تھے تو راستہ چلتے چلتے قصبہ سانبہر مین پہونچے - جو ہندوستان کا نمک زار ہے - مقام اچھا معلوم ہوا - اسی جگہہ ٹہیر گئے - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین اُخروی سفر کو روانہ ہوئے - خوابگاہ سانبہر - جو راجہ مان سنگہ کچھواہہ کے جاگیر مین قدیم الایام سے مقرر ہے راجہ مان سنگہ - اکبر شاہی بزرگ امراءین سے ہین - جن کو شاہنشاہ کی عالی توجہ اور عنایت نے صوبہ مالوہ کے شرقی حصہ کا افیسر بنا دیا تھا - ایک لاکھہ سوار کی جاگیر ہے - مصرع

نگین باد نقش گفتارش ؛

یادمولاناخواجہ محمد باقی

آپ قاضی عبد السلام کے بیٹے - اور مولانا خواجگی آمکنگی کے مرید ہین - جو اصحاب[۱] اِلّا مَنْ اَتَی اللہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ کے استثنا مین داخل ہین - اور نیز جو ارباب[۲] عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا کی صفت سے موصوف ہین - اِن کے زمرہ مین آپ داخل تھے - زادبوم کابل ہے - ماوراءالنہر کے شہرون مین - کتابی علم تحصیل کرنے کے بعد ہندوستان کی ہوا - راہ غربت مین آپ کی قدم فرسائی کا باعث ہوئی - جب آپ دارالسلطنتہ لاہور مین پہونچے - تو شیخ فرید بخاری اکبر شاہی بخشی بیگی - جو نہایت غریب دوست شخص تھے اُنہون نے آپ کے روزینہ مصارف کی ذمہ داری اپنے اوپر لازم کرلی - یہان پر سابق برگزیدگان خدائی بارگاہ کے پرانے تذکرے مطالعہ مین آئے - جس کے سبب سے سلوک کی شورش آپ کے باطن مین اُٹھہ کھڑی ہوئی - چنانچہ ان اطراف

---

[۱] مگر وہان اُسی کی نجات ہوگی (جو پاک دل سے) کہ خدا کے حضور مین حاضر ہوگا ۱۲ [۲] (خدای) رحمن کے (خاص) بندے تو وہ ہین - جو زمین پر فروتنی کے ساتھہ چلین ۱۲ -

کے بزرگون کی خدمات مین جل بہر کر اپنے حوصلہ اور وقت کے موافق فروغ معرفت حاصل کیا۔ اور دوسرون سے پوشیدہ۔ نقشبندیہ نسبت پیدا کرنے مین بہت کچھہ مشق کی۔ بزرگوار خواجون کی پاک روحون نے معنوی امداد دیکر کرامت اور کرامت کے اوپر سعادت عطا فرمائی۔ یہان تک ہوا۔ کہ نقشبندیہ نسبت کے گرامی آثار نے آپ کے باطن کو سر سے پانون تک جکڑ بند کر دیا تہا۔ بالخصوص خواجہ بزرگ اور خواجہ احرار۔ آپ کی ہر ایک مشکل کو جو پیش آجاتی۔ فوراً حل کر دیا کرتے تہے۔ یہان تک کہ آپ کا سلوک اویسیہ طریقہ پر انجام کو پہونچا۔ مگر طریقہ کے مقاصد مین سے دو مسئلون کی تنقیح نہین ہوسکی۔ لراسمہ

	مشکلے کاسان نشد بر دل غم ہجران اوست		از طفیل عشق آسان گشت ہر مشکل کہ بود	

ہرچند توجہ کی گئی۔ لیکن مذکورہ بالا دونون مسئلے حل نہین ہوئے۔ اِس نگرانی مین بے شمار مدت گزر گئی۔ پہر اس طور پر آگاہی دی گئی کہ ارباب طریقت کی عادت خاص کر اس طرح پر ہے۔ کہ بسبب ظاہر پیر سے بیعت کرتے ہین۔ اسی سبب سے یہ دو مسئلے لاینحل پڑے ہوئے ہین۔ شرط یہ ہے۔ کہ جو رہنما اس انقباض کو دریافت سے پہلے دور کر دیوے۔ اُسی کے دستِ قبول پر بیعت کے واسطے اپنا ہاتہہ رکہدینا چاہیئے۔ ناچار آپ ایسے انفسی و آفاقی رموز کے جاننے والے بزرگ کی ملازمت حاصل کرنے کے ارادہ پر چلے۔ اور ہند کے اکثر شہرون کو تلاش کے پانون سے کہوند مارا۔ لیکن کسی برگزیدہ بارگاہ سے حصول مطلب مین کامیابی نہین ہوئی۔ جب طلب کی پریشانی سے رہائی نہین ملی۔ تو ماوراء النہر کے سفر پر کمر باندہی۔ اور وہان پہونچکر بہی بہت سے بزرگون کی ملازمت کی کسی شخص سے مقصود ضمیر شناسی کا ظہور نہین ہوا۔ اتفاقاً قصبہ امکنہ مین گزر ہوا۔ یہان پر مولانا خواجگی کے حسن دیدار سے آنکہون مین روشنی حاصل ہوئی۔ بدون اسکے کہ بات کی تمہید کی جاوے مولانا نے مذکورہ بالا دشواریان بواضح عبارت کے ساتہہ حل فرمائی۔ اُسی وقت مراسم بیعت بہی ادا ہوئے۔ چندروز خدمت مین رکہکر ہندوستان جانے کے واسطے اجازت دی۔ اور فرمایا۔ کہ ہندوستان مین ایک شاہباز تمہارے ہاتہہ لگے گا۔ جو ظاہر مین تو تم سے فیض پاوے گا۔ مگر باطن مین وہ تم کو منزلِ مقصود کی رہنمائی کرے گا۔ چنانچہ آج رات مین سویم واقعہ۔ اور اپنا طفیلی ہونا تم کو عالم خواب مین ظاہر ہو جاوے گا۔ کہتے ہین۔ اُسی رات آپنے عالم خواب مین دیکہا۔ کہ ایک طوطی ہاتہہ پر بیٹہی ہوئی ہے۔ اور آپ اپنے

منہ کا لعاب اُس کی چونچ مین ڈالتے ہین - اور طوطی اپنی چونچ کا قند آپ کے دہن مبارک مین ڈالتی ہے - جب عالم بیداری مین بازگشت ہوئی - اور تعبیر کو نوید مذکور کے موافق پایا - تو آپ عرض کرکے راہی ہند ہوئے - چند مدت لاہور مین بسر کی - پھر دہلی کے ارادہ پر چل نکلے - جب شہر سرہند کی حدود مین پہونچے - تو آفتاب کی سی روشنی اس شہر کے گرداگرد پھیلی ہوئی دیکھی - یہ حال مشاہدہ کرکے کمال حیرت ہوئی - رجال الغیب مین سے ایک نے آواز دی - پیر بزرگوار نے جس مرد کی بشارت فرمائی ہے - وہ اسی سرزمین مین مشغول خدا پرستی ہے - لیکن ازلی فرمان کا مضمون یہ ہے - کہ اُس کو دہلی مقام پر آپ کی مصاحبت مین داخل کرینگے - اب مزید جستجو کرنے کی اجازت نہین ہے -

القصہ - آپنے کچھ عرصہ دہلی مین رہ کر انتظار کیا - ناگاہ شیخ احمد کو حرمین شریفین کے طواف کا شوق پیدا ہوا - یہ شوق اُن کو پریشان کرکے وطن سے سفر مین کھینچ لایا - جب شہر دہلی مین پہونچے - اور خواجہ کی ملازمت حاصل ہوئی - تو خواجہ کو پہلے ہی دیدار مین معرفت کا چہرہ نظر آگیا - اور سمجھ لیا - کہ شخص مشہور یہی شخص ہے - اس مین شک نہین - کہ ایک ہفتہ کی صحبت مین ہی آنے والے کا کام انجام کو پہونچ گیا تھا - مگر اس اثنا مین مقیم کو ایک عزیز کے کار خیر کے لیئے قصبہ سنبھل کا سفر پیش آیا - مجبوراً واپس آنے تک شیخ احمد کو دہلی مین توقف کرنا پڑا - چند روز بعد جب خواجہ نے خانقاہ مین معاودت فرمائی اور کمال عروج کی حالت مین شیخ کا نظارہ کیا - تو از روے خواہش یہ فرمایا - وہ وقت آگیا ہے - کہ یہ وحدت کی شکرخا طوطی درویش کے منہ مین - ایک مصری کی ڈلی ڈال دیوے - چند مدت تک اسی طریقہ پر رازداری کی باتین گرماگرمی کے ساتھہ ہوتی رہین - ان واقعات کے بعد ایک محرم عزیز نے دریافت کیا - کہ حضرت خواجہ کے مشرب کا رنگ اِس سے قبل کچھ اور تھا - اور اب ان ایام مین بیان معارف کے متعلق جو کچھ فرمایا جاتا ہے - وہ سابقہ روش کے بالکل برخلاف ہے - فرمایا - کہ توحید کوچہ تنگ تھا - اب شیخ احمد کی مصاحبت کی برکات سے ایک شاہراہ مل گئی ہے - امید ہے - کہ تمام حقیقت طلب حقیقی دوستون کو یہ شاہراہ نصیب ہوگی -

کہتے ہین - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین خواجہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے دریافت کیا - کہ فقیر کی عمر کے چالیس سال ہونے مین کس قدر باقی ہے - فرمایا - بارہ روز پہونچنے دو روز نہین گزرے تھے

کہ بیماری کا اثر عنصری ترکیب مین پیدا ہوا۔ جس روز کہ چالیسوان سال ختم ہوا۔ اُسی روز منزل قدس مین جا اُترے۔ خوابگاہ دہلی۔ آپ کے مرید صوفی محمد صدیق ہرائی تخلص تھے۔ انھون نے تاریخ رحلت اِن الفاظ مین نکالی ہے۔ ہادی شریعت بود۔ اور یہ تمام بیان صوفی کی تحریر سے نقل کیا گیا ہے۔

وہو اعلم بحقیقۃ الحال فمنہ الیہ مآل ہذا المقال۔

مصرع گفت وگوی طوطی من حرف اُستاد من ست

یاد شیخ دولت گجراتی

گمنامی وخاموشی آپ کے افعال کی پیشانی کے نقش تھی اور بیخودی و انکسار آپ کے حالات کے کف دست مین خطوط تھے۔ شیخ کپور مجذوب مداری گوالیاری کے آپ مرید ہین۔ اور شیخ کا جامجذوب سارنگ پوری کی ملازمت مین بھی پہونچ چکے ہین۔ شیخ بھکاری گوالیاری جو سارنگ پور مین مقیم تھے اُن کے منور باطن سے بہت کچھ حصہ آپ کو ملا تھا۔ آپ کا پانون پرکار کی طرح چکر ہی مین رہتا تھا۔ اِس سیاحی کی بدولت تمام سطح زمین آپنے ناپ ڈالا۔ اور جہان کا نشیب وفراز خوب دیکھا۔ ہجری سنہ نوسو ستاسی مین قصبہ دسور (مندسور) کے اندر آکر ایک حجرہ اختیار کر لیا۔ اور ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ تک زندگی کی گودڑی جسم پر پہنے رہے۔ اور پہلونشین دشمن (نفس) کے ساتھہ لڑائی رکھی۔

مصرع خدایش روی فیروزی نمایاد؛

یاد شیخ صدر جہان ابن ابوالفتح

آپ کا مولد موضع موال ہے۔ جو مانک پور کے مضافات اور ہند کے شرقی حصہ مین ہے۔ ظاہری انجمن کی آرائش۔ آپ کی باطنی خلوت مین مانع نہین ہوئی۔ اور دنیا جیسی وسعت آبادی کی پیمایش نے آپ کی معنوی گوشہ نشینی مین حرج نہین ڈالا۔ ہمیشہ ہنگامہ مین گوشہ گزین اور سیر وسیاحت مین چلہ نشین رہتے۔ جب تک آپنے امانت حیات واپس سپرد نہین کی۔ تب تک آپ کے عیال واطفال کی روزی مین حیث لایحتسب (۵) ہوچکی۔ اہل جہان مین جو اسباب متعارف ہین۔ اُن مین سے کسی سبب کو کسی وقت آپنے خواہش کا ہاتھہ نہین لگایا۔ باینہمہ جو کچھہ خشک وتر۔ دوپہر کے وقت یا شام کے وقت نصیب ہوجاتا تھا۔ کبھی بینوا ہمان کو تقسیم کرنے کے بدون کام مین نہین لائے۔ اور اپنے وطن مین جہان کہین ہوسکے کی خبر ملی۔ اُس کی غم خواری کو اپنی دلسوزی کے ذمہ لازمی سمجھا۔

ایثار - (دوسرے کی منفعت اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا) از خود رفتگی - اور خیر فراموشی کا شیوہ - آپ کی خاص عادت اور خمیر مین داخل تھا - ایک عجیب و غریب حالت - آپ کے وجدان کے ساتھہ ساتھہ رہتی تھی - راقم نے ہر چند فکر کی - زبان کو آراستہ - اور قلم کو روان کیا - لیکن ایسا حرف جو آپ کے سلوک سے آشنا ہو صفحہ پر تحریر نہ کر سکا - **بیت**

چہ بستایم بہ حسن زلف درویشس	کہ حسن او ورای این و آن ست

آپ فرماتے تھے -

آغاز جوانی تھا - طواف حرمین شریفین کے واسطے **شرفنا اللہ وایاکم بزیارتھما** - جہان پیمائی کا شوق اپنے وطن سے دریا کے کنارہ کی طرف موکشان لے گیا - اتفاقاً اِس سال دریا کے اندر ایسی شورش تھی - کہ کوئی جہاز اُس بندر سے مقام مقصود کو نہین پہونچ سکا - خوف دہندہ بیماری بہی عارض ہوئی - جس نے درستی عزم مین تباہی پیدا کی اور سہولت دہندہ اسباب مفقود ہوئے - جو علامت ازلی اجازت کی ہے اِن امور کے جمع ہونے سے معلوم ہوا - کہ امسال غیب کی طرف سے رخصت نہین ہے ناکام لوٹکر ملک مالوہ مین آیا - اور قصبہ دہار مین گزر ہوا -

ایک تو زمین دہار کی تر و تازگی دامنگیر تھی - دوسرے بہت سے خدا شناس بزرگ یہان پر مقبرون کے اندر آسودگی کے ساتھہ سوئے ہوئے ہین - جیسے شیخ کمال مالوہ مولانا عنایت، برادر مولانا مغیث جن کی آرامگاہ دریاے اُجین کے کنارہ ہے - شیخ عبد اللہ چنگال - اور شیخ جو ہران صدر الذکر بزرگون کے کسی قدر حالات ہر ایک کی یاد داشت مین لکھے بہی گئے ہین) - اِن کی معیت نے مجکو جنبش نہین کرنے دی - یہ دونون باتین اقامت اور تاہل کا سبب ہوئین - **القصہ** شیخ معروف غریب اللہ کی خدمت مین آمد و رفت بہت زیادہ ہوئی - جس نے مجکو درویشی اور بینوائی کی روش سے آشنا کیا - اور استعداد کے موافق الٰہی تجلیات نے خودی سے کہو دیا - چند روز بعد شیخ معروف کو ازلی توفیق اور خاک گور کی کشش حرمین شریفین کی طرف کہینچ لے گئی - اور اُن کے لڑکے شیخ تاج الدین عطاء اللہ کی نسبت یہ راے قرار پائی کہ چونکہ شیخ تاج الدین خرد سال ہین

لہذا اِن کی پرورش میرے (شیخ صدر جہان کے) سپرد کرنی چاہیئے - اِس سبب سے میری کوشش نے سفر مبارک کی رفاقت کا ثمرہ پیدا نہین کیا - اور خطاب مین مغلوب ہو بالآخر شیخ معروف مجکو اپنی خانقاہ مین جانشین کرکے روانہ ہوئے"

چنانچہ شیخ معروف کا تحت الذکر خط جو مکہ معظمہ سے شیخ صدر جہان کے نام آیا تھا - یہ بہی صدر الذکر مضمون کو ظاہر کرتا ہے -

محب جان یار دوجہانی بالصدق والایقان شیخ صدر جہان - معروف غریب اللہ کی طرف سے عارفانہ دعا و السلام قبول فرماکر خدا کرے - ہمیشہ خیر کے ساتھ مع العشق والعرفان رہین - واللہ ثم باللہ - ایک دم اور ایک قدم بہی آپ کے بدون نہین گزرتا ہے - اگرچہ بظاہر مصاحبت اور قربت سے جدائی ہے - لیکن معنیً ہمیشہ اِس طریق عظمیٰ مین رفاقت بنی ہوئی ہے - مدعاے ضروری یہ ہے - کہ فرزند ارجمند شیخ تاج الدین عطاء اللہ کو مینے آپ کی سپردگی مین دیا ہے - اور آپ کو اپنی جگہہ چہوڑ آیا ہون - جو شخص میری طرف ارادت لیکر آوے - اُس کو بیعت اور حق سبحانہ تعالیٰ کی رہ نمائی کرنا - اور ریا بشارت خلافت نامہ - عالی مقام البیت الحرام سے روانہ کیا گیا ہے - مشایخ رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریق مین ثابت قدم رہنا - اِس حج و عمرہ کا ثواب آپ کو اُس مقدار سے زیادہ نصیب ہوگا - کہ جس قدر ہمراہیون نے پایا ہے - والسلام -

جب آپ کے پاس خبر آئی - کہ شیخ معروف کی خاک پاک مدینہ منورہ مین مدفون ہوگئی - نیز اُس جگہہ اُن کے فرزند رشید کو بہی علمی کتابون کے پڑہنے کی استعداد ہوچکی - تو شیخ صدر جہان کی نیاز مندی جو معنوی رہنما کے ساتھ تہی - جوش مین آئی - جستجو کے راستہ مین قدم رکہنا تیزی کے ساتھ شروع کیا - تقدیری سعادت کا جذبہ آپ کو مسیح الاولیا کی خدمت مین لے پہونچا - قصہ کوتاہ - تہوڑے عرصہ مین نایافت کے درد کا مسیح الاولیا کی ہادیانہ تلقین سے علاج ہوگیا - اِس کے بعد جب تک کالبد کے عنصر آباد سے آپ کی رحلت نہین ہوئی - تب تک ہر سال اپنے وطن سے ایک دفعہ مسیح الاولیا کی خدمت مین برہان پور جاتے رہے - برہان پور وطن سے ساٹھ کوس دور ہے - وہان پر ایک اعتکاف کرکے بازگشت فرمایا کرتے تہے - آپ کی تاریخ رحلت سترہوین ربیع الاول ہجری سنہ ایک ہزار چودہ ہے

آپ کے وطن سے جو راستہ برہان پور کو جاتا ہے - منڈو (مانڈو) اُس راستہ کے عین خط پر واقع ہے اور راقم کا اقامت کدہ ہے - آپ جب اس طرف سے اور نیز اُس طرف سے جاتے آتے تھے تو چند روز اِس عبرت افزا شہر مین بھی ٹھیرا کرتے تھے - اور نیز بدون اِس سلسلہ آمد ورفت کے بھی راقم کی دوستی اور آرزو کا لحاظ کر کے سال مین دو - تین دفعہ اپنے سعادت بخش قدوم سے غریب خانہ کو منور فرمایا کرتے تھے - اور رازداری کی باتین کرنے مین باہم ایک کے حالات دوسرے کو معلوم ہوجایا کرتے تھے - نیز ایک دوسرے کے عیب وہنر پر بہت کچھ تنبیہ کرنے والی نگاہین پڑجایا کرتی تھین - آپ کی مصاحبت کا مزہ بس ذوق ہی پاتا ہے - گویائی مین نہین آسکتا - جس کو زبان حوالہ قلم اور قلم حوالہ کاغذ کرے -

یاد شیخ حمید تپا

آپ کے پیر ارادت شیخ نظام نارنولی ہین - آپ کی چشم ہمت مین زمانہ کا قیمت پانے والا نقد وجنس - کچھہ قدر نہین رکھتا تھا - آپ کا ہاتھہ اموال کے حق مین - گویا چھلنی تھا - اسی دم دو حصہ اِس طرح کر دیتا تھا - ادہر لینا - اور ادہر بخشنا کمال چابک دستی سے ایک چیز کو پلک مارنے مین ایک ملک سے دوسری ملک مین پہونچا دیتے تھے - توقف کو داد ودہش کے مقام پر ننگ جوانمردی - اور نشان دلبستگی سمجھتے تھے - جب جذبہ پیدا ہوا - تو دار السلطنۃ آگرہ مین آکر ایک درخت کے نیچے نشستگاہ اختیار کرلی تھی - چند روز بعد اُس درخت کی شاخین - چارون طرف سے ایسی بڑھین - کہ آفتاب کی دہوپ آپ تک نہین پہونچتی تھی - ہمیشہ اپنے سامنے ایک بڑی اونچی آگ مشتعل رکھتے تھے - اس سبب سے ہند کی زبان مین آپ کو تپا کہتے ہین - ہجری سنہ ایک ہزار اونیس تھا - کہ عنصری پیکر کا آتش خانہ ترک کر کے - جاوید بہار باغ کی سیر کے واسطے روانہ ہوئے -

مصرع رخت ہستی آتش افروز فنائے عشق باد

یاد شیخ امین ابن احمد نہروالہ

آپ علوم متداولہ کو اچھی طرح جانتے تھے - مولانا محمد طاہر محدث نہروالہ کے بزرگ شاگردون مین سے ہین - ہجری سنہ نوسو تراسی مین گجرات سے مالوہ کی طرف تشریف لائے تھے - ایک سال سے کچھہ زیادہ دار الفقر منڈو (مانڈو) مین رہے - بعدہٗ اُجین کی طرف چلے آئے - میان شیخ راجے محمد

قادری شیخ عبدالغفور شیخ الاسلام شیخ جمال ابن احمد - قاضی باباخواجہ میان کالے میان امین مالوی
اور نیز اس سرزمین کے دیگر مشائخ کی مصاحبت ہوئی۔ **نفعنا اللہ وجمیع الطالبین برکاتہم**
یہ مصاحبت کچھہ ایسی دل چسپ معلوم ہوئی۔ کہ جہان گردی کی ہوا - اور گھر کی تجویز کی فکر دل سے نکل کر
اُجین کی اقامت کا سبب ہوئی - اس یادداشت کی نگارش کا آغاز ہجری سنہ ایک ہزار چودہ
ستے ہوا ہے - اس سال تک آپ زندگانی کی مسند پر بیٹھے رہے - اور درس دیتے رہے ہمیشہ وضو
آب روان سے کیا کرتے تھے - بارش کی کثرت - تمازت آفتاب کی شدت - سرما کی فراوانی - اور گھر سے ندی
کا دور ہونا اِن چیزون مین سے کوئی چیز آپ کو مانع نہین ہوتی تہی - قاضی عبدالعزیز - ابن شیخ عبدالکریم -
ابن شیخ راجی محمد قادری برہان پورین ظاہری اور معنوی کمالات سے آراستہ اور پیراستہ تھے - آپ اِن کے
دیدار کے واسطے ہجری سنہ ایک ہزار سترہ مین برہان پور کو گئے تھے - اتفاق سے چونکہ آپ کی خاکِ
پاک وہین کی تہی اسواسطے تاریخ یکم ربیع الاول سنہ مذکور کو اُسی جگہہ سپرد خاک کردئے گئے۔

مصرع چون امین بود شد ظلوم وجہول ؎

یادشیخ محمود ابن سید ملک

آپ کی زاد و بوم قلعہ سورت ہے - جو دارالملک گجرات کے بندرون مین سے ایک بندر ہے - ہجری
سنہ نوسو اسی مین اپنے وطن سے بتلاش پیر جہان پیمائی کا آغاز کیا - چند روز سید احمد بخاری کی خدمت
مین دل نہاد ہوکر رہے - اور آرزوے ارادت ظاہر کی - سید احمد بخاری نے مراقبہ اور تامل کے بعد جواب
دیا - تمہارا نام میرے یارون کے دفتر مین نہین ہے - لیکن صبر کرنا چاہیئے - مین جس کی طرف اشارہ
کردن - اُسی سے تم ارادت لانا - یہان سے آپ چلے - اور اثناے سیاحت مین دولت آباد دکن کے
قلعہ پر گزر ہوا - اور یہان پر آپ باجازت سید احمد بخاری شیخ عبداللطیف سجاور کے مرید ہوئے۔
شیخ عبداللطیف چند واسطہ سے سلطان برہان الدین غریب قدس سرہٗ کو پہونچتے ہین - آپ کو پیر کی
خدمت مین رہنے کی توفیق نہین ہوئی خوشی کے ساتھہ سفر کی اجازت لی - اور مالوہ کے راستہ سے نارنول
کو گئے - وہان پر قطب الاولیا شیخ نظام نارنولی کی ملازمت حاصل کی - اور شیخ جمال کو بھی دیکھا -
خلاصہ یہ ہے - کہ ہر ایک مقام کے زندہ دلان اور مدفونون کے آستانون پر ناک رگڑی - اور فروغ باطن چاہا - قلعہ
منڈو (مانڈو) کے بائین مین دو کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ نعلچہ نام ہے - اُس قصبہ کے اطراف مین

ہجری سنہ نوسو چھیاسی تہا - کہ دالان اور مسجد کی بنیاد رکہی - اونیس سال سے برابر آج تک آپ سرراہ سرد پانی سے بہرے ہوئے گہڑے موجود رکہتے ہین - اور آنے جانے والون کو اُن مین سے پانی پلاکر تازگی بخشتے ہین - حرص سے اور آزادہی سے آزاد زندگی بسر کرتے ہین - اور طبیعت کو ہوس سے دور رکہتے ہین - فرماتے تہے - ایک روز ایک شخص ایک تیتر ذبح کرکے درویش کے کہانے کے واسطے پکا لایا - اوین لقمہ کی لذت ایسی ملی کہ ہوس نے بیدار ہوکر یہ بات دل مین جمائی - کہ کبہی پہر بہی تیتر کا شوربا کہانا چاہیئے پہر یہ خیال آیا - کہ ذبح کون کریگا - خود ہی مینے کہا کہ فلان شخص ذبح کرلیوے گا - فوراً سمجہ مین آیا - کہ نفس چاہتا تھا لذت کا فریب دیکر - دل کو ہوس کے جال مین پہنسا دے - اس کشاکش سے پشیمان ہوا - غیب سے ندا آئی - کہ زندہ کو بیجان کرنا - اور اپنے تن کو پالنا - درویشون کا طریقہ نہین ہے - بس دہی فرہ دال چاول کے پانی کا پسند آیا - مین گہری خواب غفلت سے بیدار ہوا - اور وہ کہانا دوسر کو دیدیا - خشک روٹی کہاکر بہوک کو رخصت کیا -

سال کے اندر ایک دو مرتبہ منڈو (مانڈو) کے قلعہ مین آتے تہے - اور اپنے مبارک قدوم سے راقم گلزار کے مکان کو منور فرمایا کرتے تہے - ہجری سنہ ایک ہزار اونیس مین ظاہری بیداری کو ترک کرکے قصبہ نعلچہ کے میدان مین ابدی خوابگاہ اختیار کی - مصرع ظل رحمت برسرش ممدود باد -

یادہبائی اسحٰق حضور

آپ - حافظ اسمعیل سندہی کے لڑکے ہین - جوانی کا کسی قدر زمانہ سپاہگری مین گزارا - جب تیس ۳۰ سال کی عمر ہوئی - تو آلہی جذبہ پیدا ہوا - یہ جذبہ ہستی کا سامان - درویشی کی منزل مین کہینچ لایا - اور بنیوائی کا آشنا بنایا - متفرق طور پر جابجا سے قرآنی سورتین اور آیتین یاد تہین - اُن کو ہمیشہ حزین آواز کے ساتہہ پڑہا کرتے تہے - اور سننے والا کو ہلادیتے تہے - اور جہان کہین پنجگانہ اوقات نماز مین سے کوئی وقت آجاتا تہا - وہین بلند آواز سے اذان دیا کرتے تہے - مسجد اور بت خانہ مین کوئی تفاوت نہین کرتے تہے - قصبہ مہیسر مین شیخ عبداللہ چشتی قدس سرہ کے روضہ کی چہار دیواری کے اندر رہا کرتے تہے - ہجری سنہ ایک ہزار بارہ کے ذی حجہ مہینے مین راقم کے یہان - برخوردار شیخ عبدالاول زادعمرہ کی شادی کا آغاز تہا - شہر منڈو (مانڈو) کے اطراف کے قصبات اور مواضع سے بہت سے دوست اور درویش - مہمانخانہ مین تشریف لائے تہے - طبیعت بڑے بڑے

کامون مین مشغول تھی - اس وجہ سے آپ کا بلانا بہول گیا - لیکن نگرانی دل مین ضرور تھی - جس کا سبب ظاہرا نظر نہین آتا تہا - کہ مبادا دوستون مین طلبی سے کوئی صاحب باقی نہ رہ گئے ہون - آپ کے دل مین وہی سابقہ دوستی کا خیال آیا - اور بے تکلف اپنے مکان سے چلکر ایک گلدستہ تہنیت کے طور پر ساتہہ لیتے آئے - مجلس شادی کو رونق بخشی - فرمایا - جس کی طلب دل کے اندر کھٹکتی تھی - وہ اسحٰق ہے - کم وبیش تین مہینے مہمان رہے - ایک روز بدون رخصت ہوئے - اپنے گہر کو چلے گئے - سید شاہ محمد ولد سید ہبۃ اللہ مہیسری سے روایت ہے - آپ کا مرض الموت مرض اسہال تہا جب ہاتہہ پانون کی طاقت سفر کر گئی - تو تنہائی سے دل تنگ ہو کر اپنا حجرہ چہوڑ دیا تہا - اور راوی کے مکان پر چلے آئے تہے - بعدہٗ چند روز تک دانہ پانی سے حلق کو آشنا کر کے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے رمضان مہینے مین حقیقی محبوب کی دیدار سے روزہ افطار کیا - مصرع شام افطارش بصبح وصل باد!

یاد شیخ محمد حی برھنسنہ

آپ کی زاد بوم احمد آباد گجرات ہے - شیخ صدر الدین ذاکر کے فارغ البال صوفیون مین سے ہین آپ کا سلوک جذبہ کے ساتہہ ملا ہوا تہا - لیکن آپ کے اکثر حالت جذبہ مین گزرا کرتی تہی - زیادہ تعجب کی یہ بات ہے - کہ آپ کے فرض نماز اور روزہ کے تمام اوقات - درنگ اور تعطیل کی غارت گری سے ازلی حفاظت مین محفوظ رہتے تہے - آپ کے پیر بزرگوار حضرت غوث الاولیا کے روضہ مقدس کے طواف کے واسطے - ہجری سنہ نوسو تراسی مین بروده (بڑودہ) گجرات سے گوالیار کو گئے تہے - اُس وقت آپ نے پیر کی خدمت سے رخصت ہو کر شیخ حبیب شطاری کے ہمراہ - مالوہ کے راستہ سے اپنے وطن کو معاودت کی - شیخ حبیب شطاری - حضرت غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ ہین - اس سلسلہ مین آپ کا گزر منڈو (مانڈو) پر بہی ہوا تھا - جو راقم کی زاد بوم ہے - چند روز باہم ایک دوسرے کی صحبت غنیمت شمار کی گئی - جب آپ اپنے وطن مین پہونچے - تو تہوڑے ہی روز کے اندر آپ کی زندگانی کا آفتاب واپسین نفس کی اُفق مین غروب ہو گیا - جس گفت وگو سے کہ ایک شمہ انانیت باعلامت ہستی پائی جاوے - ایسے مضمون سے آپ کی زبان روزمرہ کے محاورون مین بہی قطعی آشنا نہ تہی - ہمیشہ اپنے عرفی اور عرفانی مقاصد کو مرحدانہ عبارت

ے بیان کیا کرتے تھے۔ سخت افسوس ہے۔ کہ اِس روزمرہ روش کی خصوصیات تحریر کے ذریعہ سے ادا نہین ہوسکتی ہین۔ اور تقریر کا عصا ان خصوصیات کو دل سے باہر نہین کھینچ لاسکتا ہے۔ ورنہ آشنا دِلان کے کانون کو اُس لذت مین شریک کرلیتا۔ جو ابھی تک فقیر کا دل۔ آپ کی دل آویز تقریر کے اثر سے لے رہا ہے۔ واہ عجب تعبیر اور تصویر کی نارسائی ہے۔

یادِ شیخ عبدالواحد تارک الماء

آپ کے باپ کا نام شیخ محمد ہے۔ جو تحت اللہ کر چار واسطہ سے شیخ وجیہ الدین یوسف چندیری کو پہنچتی ہین۔ یعنی شیخ عبدالکریم۔ شیخ ابراہیم۔ شیخ نعمت اللہ۔ شیخ سالار۔ پدر بزرگوار نے آپ کو خواجہ حسین چشتی اجمیری کا مرید کرادیا تھا جب آپ کا زمانہ ہوش آیا۔ تو کسی قدر علم آپ نے شیخ محمد کی شاگردی سے تحصیل کیا۔ جو میر عبدالاول شیرازی کے شاگرد تھے۔ اور پھر چند روز بعد شیخ عبداللہ صوفی شطاری اکبرآبادی اور شیخ مبارک دانش مند گوالیاری کی ملازمت مین پہونچکر شطاری طریقہ پر تلقین طریقت لی۔ صدرالذکر دونون اصحاب حضرت غوث الاولیا قدس سرہ کے بزرگ خلفاین سے ہین۔ آپ کو دونون سلسلون کے خلعت خلافت سے سرفرازی ہوئی اور اگرچہ آخرالذکر شیخ کے درس سے آپ کو تمام علوم کے کمالات حاصل ہوچکے تھے۔ لیکن اِس زمانہ مین تمام علوم سے درگزر کر صرف فقہ اور تفسیر کے علم مین منہمک تھے ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے آخرین حصہ مین راقم بھی دسور (مندسور) مقام پر آپ کی خدمت مین پہونچا تھا ایک رات رازداری کی باتین ہوئین۔ بہت سی پرمعانی باتین دونون طرف سے کہی سنی گئین۔ اِس درمیان مین آپ نے فرمایا۔ جب میری عمر تیس سال کی تھی۔ اُس زمانہ مین دو تین سال تک مجکو جذبہ رہا تھا۔ اب کہ آپ ستر کے قریب ہوگئے ہین۔ ابھی تک اُسی ازخود رفتگی۔ جنون۔ بے تعینی۔ اور بیخودی کا رنگ آپ کی پیشانی اور کاروبار سے عیان ہے مصرع آب حیوان رابسان بادہ میداندحرام ہا کم وبیش ستائیس برس تک آپنے پانی قطعی نہین پیا۔ خواہ کیسا ہی سخت آب طلب کھانا معدہ مین پہونچا۔ ہجری سنہ ایک ہزار ستر۔ مین آپنے آب وخاک کی اِس سرائے سے جان پاک کے جہان کو جاکر سیر فرمائی۔

مصرع خشک لب سیراب دیدہ زندگانی کرد ورفت؛

یادِ شیخ بدّھا

آپ کا نام عبداللہ ہے۔ حضرت غوث الاولیا کے فرزند رشید اور سجادہ نشین ہین۔ آپ کی والدہ ماجدہ

حضرت گنجشکر کی پاک نسل سے ہین۔ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا کی رموزدانی کی عبا۔ اور وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ کی قبا آپ کے زیب بدن تھی۔ دنیا اور آخرت کی سعادت مندی۔ آپ کے دامن ہمت پر سنجاف تھی۔ اور آپ کی نسبت کی آستین پر ذاتی شرافت کا ٹھپہ لگا ہوا تھا۔ وجیہ الملۃ احمد آبادی۔ اور مولانا مبارک دانش مند گوالیاری کی شاگردی سے بہت سے رسمی علوم کا سرمایہ آپ کی جیب مین فراہم ہوگیا تھا اور نیز اُستادی کے درجہ کو پہونچے تھے۔ تمام فنون مین درس دیکر آپنے طلبا کی استعداد کے موافق فیض اور فائدہ پہونچایا تھا۔ جب حضرت غوث الاولیا عالم قدس کو روانہ ہوئے۔ تو آپنے پدر بزرگوار کی مسند رہنمائی کو اپنے جلوس سے رونق بخشی۔ اُس زمانہ مین شہنشاہ زمان اکبر شاہ کو یہ منظور ہوا۔ کہ روضہ غوثیہ کی عمارت دولت کی طرف سے تیار کی جاوے۔ شیخ بدہا نے عرض کیا۔ کہ یہ خدمت اپنے نقیر زادہ کو سپرد فرمائی جاوے تو اچھا ہے۔ تاکہ شاہنشاہی بارگاہ سے جو کچھہ میرے نام مقرر ہو۔ اُس مین سے درویشانہ معاش کے موافق صرفہ معاش مین اُٹھا کر باقی جو کچھہ بچے۔ حظیرہ کی تعمیر کے مصالح مین صرف کرون۔ اور اسپر بھی اگر کچھہ ضرورت باقی رہے۔ تو حضور خسروی سے مدد لون۔ بادشاہ ان دنون پسند اور ہمت آفرین تھا۔ اُسنے آپ کی ہمت کی داد دیکر بہت کچھہ عنایتین اور التفات فرمایا۔ چونکہ شہنشاہ کو یہ منظور نہ تھا۔ کہ آپ گوشہ نشین۔ درویش ہوکر رہین۔ لہذا حکم دیا۔ کہ مخدوم زادہ چند روز بجسب ظاہر کمر مین تلوار باندہ کر اولیاے دولت مین شامل رہین۔ تاکہ آپ کی باطنی توجہ پر ظاہری امداد اضافہ ہوکر۔ یہ دونون امدادین شاید حضرت غوث الاولیا کی باطنی پرورش کے ثمرات کی نمو ہو جاوین۔ اور سب جگہہ اور ہر حال مین آپ کی ہمراہی میرے قلبی سکون کا باعث ہوکر مجھکو شاد کام اور کامیاب کرے۔

القصہ چونکہ دو امرون کے درمیان مین تعارض کی ادنیٰ شرط۔ مساوات مانی گئی ہے۔ اِس بنیاد پر اگرچہ اختیار دنیا کے تمام باعث بوجہ معارضۃ (خارج ہوتے) موانع کے درجہ اعتبار سے ساقط تھے۔ مگر فقدان شرط کے سبب سے موانع موجودہ معارض نہین ہوسکتے تھے۔ اسواسطے یہ باعث اختیار دنیا۔ جس کے آثار۔ سپاہگری کا قبول کرنا ہے۔ وقوع پذیر ہوا۔ یعنی آپنے منصب عالی کے ساتھہ سرفرازی پائی۔ اور چالیس سال تک صورت مین سپاہی اور معنی مین درویش رہے۔ کہتے ہین جب شہنشاہ زمانہ اکبر شاہ نے آپ کو وکالت کے نام سے میرزا شاہرخ کے پاس بدخشان کو روانہ فرمایا تھا۔ تو میرزا نے ایک منزل کی مسافت سے آپ کا استقبال کیا۔ اپنے دولت خانہ پر کمال عزت و

اکرام کے ساتھ لے گیا - اور شاہانہ مہمانداری کی - اس ملک کے امرا اور علما - آپ کی سپاہیانہ شکل - اور میرزا کی اس قدر تواضع و تعظیم کو دیکھکر حیرت اور تعجب مین ہوئے - اور آپ کے حوصلہ کی آزمایش کے واسطے علمی گفت وگو کے پھندون سے مشکلات علوم کا جال بنا کر پھیلایا - آخر جب بات کی نوبت آپ تک پہونچی - تو پھیلائے ہوئے جال کو آپنے ایک ہی اوڑان مین توڑ تاڑ کر درہم برہم کر دیا - اِس واقعہ سے آپ کی شاہبازی کی حقیقت ارباب امتحان پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی - اور اس نواح کے طلبانے جیسی چاہیے فرصت پائی - آپ کی خدمت سے مختلف فنون کا استفادہ کیا -

خلاصہ کلام یہ ہے - کہ جب ملک و ملت کا تخت و تاج ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین جہانگیر شاہی جلوس سے زینت یاب ہوا - تو نشاط - کامرانی - خواہش پذیری - اور آرزو شکنی کا ہنگامہ گرم ہوا - اور آپ کو سپاہگری کی منافی جو پیری ہے اُس نے آگھیرا - ترک اور تجرید کا شوق آپ کی جبلی بات تھی اس کو ترقی ہوئی - لہذا آپنے اپنی ناتوانی کو شفیع بنا کر حضور شاہی مین التماس کیا - کہ زندگانی کے دن مین نازعہ کا وقت آگیا - اگر سلطانی اجازت دستگیری فرماوے - تو مین اپنی صورت کو معنی کے ہم رنگ بناؤن اور یک رنگی و یک جہتی کے ساتھ - اپنی عمر کی نماز مغرب ادا کرون - اپنے مشائخ کے طریقہ پر دو - تین گھڑی گوشہ نشینی کو غنیمت سمجھون - اور یک دلی اور یکتائی کے ساتھ دنیا سے نکل جاؤن - تاکہ سابقہ عمر کا تدارک - اور تلافی کر سکون - کیونکہ العبرۃ للخواتیم واقع ہے - شہنشاہ نے آپ کی حقیقت نما رائے کی آفرین کی - اور التماس کو شرف قبول بخشا - سال جلوس کے آغاز سے ہجری سنہ ایک ہزار اکیس تک کہ یہی سال رحلت ہے - آپ حسب اجازت سلطانی اپنے وطن مین فارغ البال - عبادت ذوالجلال کے اندر مشغول رہے - اور اپنے پدر بزرگوار کے مرقد مبارک کی مجاورت سے عزت حاصل کی - شیخ نصیر الدین محمود جلال شطاری کے خلیفہ شیخ داؤد جو ارباب طریقت مین نظیر کے قابل تھے - روایت کرتے ہین - کہ آپنے رحلت سے چھ مہینے پہلے تمام ماکولات اور مشروبات کو ترک کر دیا تھا - صرف ایک کٹورہ پانی پی کر وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خٰلِدِيْنَ کی تصدیق فرماتے تھے - جب تاریخ بارھوین محرم سنہ مذکور اور شب جمعہ آئی - تو صائم ین

لہ - اور ہم نے اُن کے ایسے جثے نہین بنائے تھے - کہ کھانا نہ کھاتے ہون - اور نہ وہ لوگ دنیا مین ہمیشہ رہنے والے ہی تھے ۱۲ -

خدمت کو رخصت کرکے عالم محسوس سے ملک معقول کو روانہ ہوئے - اور حضرت غوث الاولیا کی نورانی آسائش گاہ کے پہلو مین خوابگاہ اختیار کی - آپ کی معنوی درویشی کا یہ بڑا شاہد عدل ہے - کہ اُخروی سفر کے بعد آپ کا نقد متروکہ تجہیز وتکفین کو کافی نہین ہوا - اور متاع - اساس البیت اور آبادی کے مکان کی قیمت میزان قرض کی برابر نہین آئی جو آپ کے ذمہ تہا - حالانکہ چند سال آباد سرکارین اور معمور پرگنات بہی آپ کی جاگیر مین رہے - ہمیشہ فرمایا کرتے تہے - کہ حقیقی فقر والے کا دل صاف ہوتا ہے اور معنوی تجرید والے کا ہاتہہ چلنی کا حکم رکہتا ہے - اگر بالفرض مشرق ومغرب کی سلطنت کی دستگاہ اُس کو مل جاوے - تب بہی وہ ظاہری تعلقات مین مبتلا نہ ہو - اِسی بنیاد پر کہا ہے - جس کسی نے کہا ہے - مصرع - گدا اگر ہمہ عالم بدو دہند گداست ؎

یاد شیخ نور محمد خلیل جانپانیری

آپ بوہرہ قوم مین سے ہین - مدت ساٹہہ سال تک خوردہ فروشی کی بساط سے قناعت - توکل - اور رضا بہ قضا کے ساتہہ نعمت حاصل کرتے رہے - بازار نشینی کے شیوہ کو اپنے مقام خلوت در انجمن کے چہرہ کا نقاب بنائے رکہتے تہے - جب حضرت غوث الاولیا نے گوالیار سے ہجرت فرماکر اپنا جہان افروز جمال گجرات نشینون کو دکہایا - تو ایک روز بازار جانپانیر کے راستہ مین حضرت غوث الاولیا کی کیمیا اثر نگاہ شیخ کے استغراق پر جا پڑی - فرمایا - اے شیخ - کہان تک فطری نور مخفی رکہو گے - بہت مدت ہوئی ہے کہ لوح محفوظ سے تمہارا خطاب شیخ نور اللہ ہو گیا ہے - یہ کہکر حضرت غوث الاولیا نے آپ کا ہاتہہ اپنے ولایت بخش ہاتہہ سے پکڑ کر دوکان سے اُٹہا لیا - اور دوکان کو فقرا پر لٹا کر - آپ کو خانقاہ مین لے آئے - اسی وقت خلعت خلافت پہنا کر رہنمائی اور شیخیت کی مسند پر بٹہایا - پہر آخیر زندگانی تک آپ سوائے عوام مسجد کے حجرہ سے باہر نہین نکلے - اور اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ [۵۱] کا مظہر بن گئی - خوابگاہ احمد آباد -

تمہید عذر گزاری ؎

چونکہ کتاب گلزار ابرار - طوالت سے مطلق خالی - اور اختصار سے بالکل مالا مال - جا بجا مین

---

۵۱ اللہ ہی کے نور سے آسمان اور زمین کی روشنی ہے ۱۲ -

کی چار ہوئی ملنا بون مین بند ہی ہوئی ہے - اِس سبب سے بہت سے دانش و بینش والے اصحاب کے حالات کے سبزہ زار کو تفصیل نگار قلم کے سینچنے سے نہین - بلکہ مجمل نویس قلم کی ہواداری سے بہی سرسبز نہ کرسکا - اور اِس نہ لکہہ سکنے کی خلش ہمیشہ دل کے اندر خراش پیدا کرتی تھی - اگر اپنے اپنے وقت کے تذکرہ نویسون نے صدر رالنہ کراصحاب کے بابرکت حالات لکہنے سے کدورت خاطر کی جہاڑ پونچہہ کرکے صفائی نہ بخشی ہوتی - بااینہمہ دل اور جان کو تسلی اور تسکین نہین ہوئی - ناچار ہر ایک ملک کے چند اصحاب جو اِس چار چمن کی انجمن مین رونق بخش نہین ہوئے تہے - اُن کے نام آخر مین لکہکر جس طرح فرمانون کو تمام کرنے کے بعد مہر اور سکہ سے مزین اور مسجل کرتے ہین - اسی طرح راقم نے بہی اس رسالہ کو مکمل اور مرتب کیا - **بیت** -

نام ہر ایک کہ ورد خامۂ ماست		رونق خالقتاہ نامۂ ماست	

یاد شیخ ابو الفتح دھلوی

آپ - سید محمد گیسو دراز کے خلیفہ ہین - آپ کے مراتب اور مقامات نہایت عالی تہے - گلبرگہ شہر سے باجازت پیر بزرگوار گجرات مین تشریف لائے - بہت سے اصحاب معرفت کے کمالات - آپ کی رہنمائی کی بدولت - قوہ سے فعل مین آئے - جیسے (۱) شیخ علی خطیب احمد آبادی - اور (۲) شیخ سراج الدین - شروع شروع مین یہ دونون صاحب - سلطان السادات قطب عالم بخاری کے مرید تہے - مگر اخیر مین شیخ ابو الفتح کی صحبت سے فیض پایا - (۳) شیخ محمد پیارا - اِن کی پرورش سید محمد گیسو دراز نے اپنے عزیز پوتے شاہ یداللہ حسینی کے حوالہ فرمائی تہی - خرق عادات مین اِن کو پورا کمال تہا - اور (۴) شاہ جلال گجراتی - جو شیخ منکن کے پیر تہے - اور جو سنبہل کے ملاوہ مین مدفون ہین - یہ چارون اصحاب آپ کے مرید تہے -

یاد مولانا مسعود بیک

آپ - ترکان عراق و تبریز کی قوم مین سے ہین - کہتے ہین - آپ کے ہاتہہ مین معرفت کا میوہ کتابی علم کے باغیچہ مین کمال کی شاخ سے آیا تہا - لیکن صحیح روایت یہ ہے - کہ مسعود بیگ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے مرید ہین - کمالی - تہے - سپاہیانہ وضع تہی - ظاہری علم اور فضیلت کی تحصیل سے کوئی حصہ نہین ملا تہا - چراغ دہلی کی خدمت سے آپ کی دانش و بینش کی شمع روشن ہوئی تہی

اور آپ کاملون کے درجہ پر پہونچے - بہت سے رسالے عربی اور فارسی زبان مین آپ کی طرف منسوب ہین - آپ کی تصنیفات جو زیادہ تر مشہور ہین مرآۃ العارفین - اور غزلون کا دیوان ہے - جس کو آپنے پیر تبریزی کی طرز پر فراہم کیا ہے -

(۱) شیخ شہاب الدین لکھنوی - حاجی الحرمین - اور محرم اسرار کونین تھے - (۲) مولانا حجۃ الدین ملتانی آپ کی پرستش اور پرہیز کسی طرح کا تھا - اور اقوال وافعال مین شوق انگیزی کی شان عیان تھی - چشتیہ بڑے بڑے سلسلون کو عربی زبان مین نظم کیا ہے - (۳) مولانا بدرالدین تولہ - (۴) مولانا رکن الدین (۵) خواجہ عبدالرحمٰن سارنگ پوری (۶) خواجہ احمد بدایونی (۷) خواجہ لطیف الدین کندسالی - (۸) مولانا نجم الدین محبوب عرف شکرخای تھانیسری (۹) خواجہ شمس الدین دہاری جنھون نے اپنے پیر کے ملفوظات کو صحیفون کی شان مین محفوظ کیا ہے (۱۰) مولانا سراج الدین حافظ بدایونی (۱۱) مولانا قاضی شاہ بائلی (۱۲) مولانا قوام الدین یگدانہ اودہی جن کی نسبت شیخ کلام کرنے مین ہمیشہ نیک مرد کر کے خطاب کیا کرتے تھے (۱۳) مولانا برہان الدین ساوی (۱۴) خواجہ عبدالعزیز بانگرموی (۱۵) مولانا جمال الدین اودہی جو تحصیل علم اور تعلیم فنون مین بڑی دستگاہ رکھتے تھے (۱۶) مولانا بحاث جو دہلی کے تمام علما مین مناظرہ کے اندر سبقت کیا کرتے تھے -

القصہ صدر اللہ کر تمام بزرگان نام آفرین جو الٰہی حقائق کے نمونے اور ایزدی تجلیات کے مظاہر ہین - اِن مین سے اکثر کو خرقہ خلافت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی کی خدمت سے حاصل ہے اور ہر ایک نے اپنے مقام پر گروہ کے گروہ لوگون کو جن کی جیب حسن عمل کے نقد سے بھری ہوئی تھی - اپنی ہدایت بخش تلقین سے - سلوک اور رہنمائی کے خزانہ کا مالک بنا دیا ہے - غرض اس سے ہے - کہ طریقت کا سلسلہ اس نمود بے بود کا رشتہ ٹوٹنے کے وقت تک مسلسل جاری رکھین - اور نیز انھون نے غول کے غول نبی آدم کو جہالت کے غار سے اپنے فیض تعلیم کی بدولت - علم اور دانائی کے بالاخانہ پر چڑہا دیا ہے - اِس نیت سے کہ عنصری اور فلکی صحیفون سے - موجودات کے نقوش مٹنے کے روز تک کتابی تصویر خانہ مین رنگ آمیزی کرتے رہین -

یاد مولانا عالم دہلوی

آپ کا لقب فریدالدین ہے - سلطان فرزند ابن رجب خلجی کے زمانہ مین - اُن کے د.. ماد ماک..

تہ بازخان نامی کے مصاحب تھے - کئی قسم کے علوم اور فنون مین تبحر حاصل تھا - بالخصوص فقہ کے اصول اور فروغ مین آپ کی یکتائی کا ڈنکا بجتا تھا - فتاوی تاتارخانی آپ کی ہی تالیف ہے - عجب کتاب ہے فقہ کی تمام جزئی روایتین - جو فتوی لکھنے والون اور لکھوانے والون کو درکار ہوتی ہین اس فتوی کے بابون مین درج ہین - کہتے ہین سلطان نے بہت کچھہ کوشش کی تھی کہ فتاوی تاتارخانی فتاوی فیروزشاہی کے ساتھہ نامزد ہوجاوے - لیکن مصنف نے اس کو قبول نہین کیا - اور اپنے محسن مصاحب کے نام پر معنون اور مزین کردیا - اس کتاب کی تالیف اسی سال مین ہے - کہ جس کی اکائیان - دہائیان اور صدیان سات سات ہین -

اس مین شک نہین - اگر ایسے لوگ - لوازم آشنائی کے بارہ مین حقیقت کا لحاظ نہ کرکے - تمنا کے تیزمزاج گھوڑے کو سابقہ معرفت کی شاہراہ سے لوٹا لیجائین - اور اسباب ہواوہوس کی تحصیل کے میدان - اور نفس پروری کے کوچہ مین اُس کو جولانی دین - تو پہر یہ مناسب ہوگا - کہ حق شناسی اور حق گزاری کی امید کا قافلہ - دلون کی سراے سے کوچ کرجاوے -

یاد مولانا سماء الدین جونپوری

آپ قاضی شہاب الدین زابلی کے بالواسطہ شاگرد ہین - سلطان حسین - ابن سلطان ابراہیم شرقی آپ کا ہی شاگرد ہے - چونکہ سماء الملۃ کی راے امور ملکی مین بیش بہا ہوتی تہی - لہذا سلطان نے خواہی نخواہی مسند وزارت پر بٹھاکر قتلغ خانی خطاب عطا فرمایا تھا - جب سلطان بہلول لودی نے سلطان حسین شرقی پر لشکرکشی کی - تو قتلغ خان گرفتار کرلئے گئے - اور شہر دہلی مین لاکر مثل یوسف قید خانہ مین محبوس رکھے گئے - دہلی کے بہت سے بااستعداد لوگون نے آپ کے دیدار اور گفتار سے قلبی فروغ اور فراغ بہم پہونچایا - بالخصوص شیخ عیسی ابن شیخ بدہا آپ کی صحبت مین بہت جایا کرتے تھے - اور فرمایا کرتے تھے - کہ خان - ظاہری و باطنی علم مین ایسا کمال رکھتے ہین - جس مین نقصان نہین ہے -

(۱) مولانا شمس الدین (۲) شیخ رکن الدین (۳) بابو تاج الدین (۴) شیخ مردان (۵) شیخ جہانگیر (۶) اور شیخ کبیر - ان محقق بزرگون نے شہر جونپور مین نشوونما پائی تھی - اور اسی شہر مین اِن کی خوابگاہین بھی ہین - چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ مین منسلک تھے - اور اس باکمال جماعت مین سے ہر فرد - تن گدازی - جان نوازی - تحصیل علوم - اور عمل کے ساتھہ تکمیل علوم مین - استوار پہاڑون کی مانند

راسخ مستقیم - اور مستقل تہا -

یاد (۱) شیخ حاجی چراغ ہند (۲) وسید اسد الدین

یہ دونون صاحب ظفر آباد کے باشندے - اور شیخ رکن الدین جونپوری کے خلفا مین سے ہین - دن اور رات - بوقلمون نفس کے ساتھہ روزہ داری کا محاربہ رہتا تھا - اور بیداری کی صف آرائی رہتی تہی - جہاد اکبر کے میدان مین شہسوار تہے -

یاد شیخ الہداد صالح

آپ شیخ عبد الوحد کے خلفا مین سے ہین - ظاہری اور باطنی علوم آپ مین جمع تہے - لیکن کتابی علم کو اپنے باصفا باطن کے جمال کا برقع بناکر ہمیشہ درس دینے مین مشغول رہتے تہے - اکثر اُس زمانہ کے طالبان علم - آپ کی خدمت مین فضیلت اور مولویت کی اونچی سیڑہی پر چڑہ گئے ہین -

منجملہ اُن کے ایک **مولانا مجد الدین محمد** ہین - تمام علوم اور فنون مین آپ کی شکل کشا تصانیف اور لطیف تالیفات ہین - اور ہندوستان کے بہت سے متبحر علما آپ کے شاگرد ہین - اور مشہور سلسلون کے اکثر مشائخ آپ سے کامل طور پر بہرہ یاب تہے - ہجری سنہ نوسو بتیس مین فرمان روائے سلطنت ظہیر الدین بابر شاہ نے ملک ہند کو فتح کیا تہا اس زمانہ مین آپ مسند حیات پر ارباب فضل کی فیض رسانی کر رہے تہے - اِس بزرگ دولت اور بزرگ دوست بادشاہ کی طرف سے آپکے بارہ مین بہت کچہہ تعظیم اور توقیر ظہور مین آتی تہی -

اُنہین مین سے ایک **مولانا عبد القادر** صابونی ہین - شہر دہلی کی تمام درس دینے والون مین آپ افضل تہے - کہتے ہین - مولانا عصام الدین ابراہیم اسفرائی کے شاگردون مین سے ایک شاگرد بیان کرتا تہا -

"مین ہجری سنہ نوسو چالیس مین شرح کافیہ مولانا الہداد کی جو میان اسد دیا کر کے لوگون مین مشہور ہین - دہلی مین لایا تھا - مولانا کے تمام شاگردون نے اور نیز دیگر علمانے اُس شرح کو مطالعہ کر کے تعلیقات اور حاشئے چڑہا دئے - جب مین دار العلم بخارا کو لوٹ کر گیا اور اُستاد کی نظر سے وہ حاشئے گزرے "تمام تعلیق نویسون مین سے مولانا عبد القادر کی علم نحو مین زیادہ تعریف زبانی"

یاد مولانا عبد اللہ

آپ مولانا شمس الدین انصاری لاہوری کے فرزند ہین - آغاز جوانی سے آپ کو مخدوم الملکی - اور شیخ الاسلامی کا خطاب تہا آپ کی تقریر کی زبان اور تحریر کا قلم - فصاحت اور بلاغت کی عروسون کو زیور پہنا کر حُسن دوبالا کرتا تہا - آپ کے قلم کی لکھی ہوئی تالیفات اور تعلیقات تو بہت کچھہ ہین - لیکن عصمة الانبیا - منہاج الدین - اور رسالہ تفضیل عقل بر علم - جو عقلی اور نقلی دلائل سے استوار کیا گیا ہے - یہ تین کتب باتمیز ظریفون کے نزدیک - آپ کی جملہ تصنیفات مین زیادہ مقبول ہین - ہجری سنہ نوسو چونتیس مین جب میر ابو البقا ابن میر عبد الباقی ابن میر تقی الدین محمد جو ایران اور توران کے تمام علما اور فضلا مین افضل تہے - ہند مین آئے - اور یہان کے علما کے ساتھہ علم آزمائی کی مجلسین ہوئین - تو انہون نے مخدوم الملک کو سب پر ترجیح دی - اور فرمایا - اس نوجوان کی معنوی نظرت - پختگی کی راہ سے کمال پیری مین - اور استحکام کے اعتبار سے آغاز شباب مین ہے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ حج کی فرضیت ساقط ہونے کے بارہ مین انہین معمولی کتب فقہ مین سے آپنے روائیتین سو سے زیادہ ہی زیادہ نکالی تہین اکثر روایتون کی بنا - راستہ کے غیر مامون ہونے پر رکہی تہی - لیکن اخیر مین تقدیری کرشمہ - عرش آستانی اکبر شاہ کی سلطنت کے صدر الصدور شیخ عبد النبی کی رفاقت مین - آپ کے گردن اختیار - اکراہ (ناخوشی) کی رسی مین باندہ کر دریا کے راستہ سے سفر حجاز کو لے گیا - ایک مدت تک اُس اسلامی مقام مین رہے - اور مدرسانہ گفت و گو کے ذریعہ سے مختلف علوم کے آئینون کی زنگ دور کرکے صیقل پر چڑہایا - جب آپنے قدیمی وطن کو معاودت کی - تو اثنائے راہ مین احمد آباد گجرات بہی پڑا یہان پر آپ کا زمانہ حیات جو تقریبًا سو سال تہا - پورا ہوا - اور صدر عالی قدر - عرش آستانی کے دربار معلیٰ مین آ پہونچے - اور جس طرح سے مقدر مین تہا - روز زندگی کی شام لے لی -

یاد مولانا عبد الرحمن

آپ شہر لاہور کے بڑے عالمون مین سے ہین خواجہ عبد الحق احراری کی خدمت مین ارادت کیش ہوئے تہے - ہجری سنہ نوسو پچاس مین جہان فانی کو رخصت فرمایا - خوابگاہ لاہور -

یاد (۱) مولانا حسام الدین سبزوار (۲) مولانا حسام الدین سرخ

یہ دونون صاحب شہرِ لاہور مین مختلف فنون کے اندر ملکہ رکھتے تھے - اور ان کے اخلاق بہی پسندیدہ تھے - خواجگان سلسلہ نقشبندیہ کی خدمت مین ارادت مندانہ برتاؤ سے پیش آتے تھے - ہجری سنہ نوسوستر مین اس عنصری ملک سے بارِ نیستی باندہ کر چلے گئے - خوابگاہ لاہور -

یاد مولانا بدر الدین اسحٰق

آپ - علم اور پرہیز کے خزانہ تھے - احراریہ سلسلہ کے حضرات سے مریدانہ اعتقاد رکہتے تھے اور اس خانوادہ کے بزرگ اصحاب بہی آپکے فطرت فروش اور بافیض درس مین کتاب کہول کر شاگردی کرتے تھے - اور اپنے حوصلہ کے انداز کے موافق جنس علم لے جاتے تھے -

یاد مولانا عبد السلام

آپ علماے زمانہ مین افضل تھے - ہجری سنہ نوسوسرسٹھہ مین مولانا سعید ترکستانی سفرِ حجاز کے ارادہ پر ہند کی طرف آئے تھے مگر کچھہ آسمانی واقعات پیش آجانے کے سبب سے مقصد کو نہ پہونچ سکے اور ناچار ولایت ماوراء النہر کی طرف لوٹ جانا پڑا - کہتے تھے ہند کے عالمون مین مولانا عبد السلام ایک ہی سر برآوردہ وقت ہین - ہجری سنہ نوسو تراسی مین آپ کے نفس مطمئنہ سنے اِرْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ کی ندا قبول کرکے سامان باندہا - اور دار السلام کی طرف چلا گیا - خوابگاہ لاہور -

لهم دار السلام عند ربهم قيل السلام ههنا بمعنى السلامة ومن كان في رق شيء من العوارض والمكونات لم يجد مشامه رائحة السلامة وانما يجدها من يحرر رقبته من رق المخلوقات عرضا كانت او جوهرا - ظاهرة كانت

ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہان سے دار السلام مقرر ہے - بعض کہتے ہین - سلام کے معنی اس مقام پر سلامتی کے ہین - اور جو شخص عوارض کی یا کون ومکان کی کسی شے کی قید مین مقید ہوگا - اس کے دماغ مین سلامتی کی خوشبو نہین پہونچے گی - یہ خوشبو اسی شخص کے دماغ کو پہونچیگی جس کی گردن مخلوقات کی قید سے محفوظ (آزاد) ہوگی - یہ حفظ عارضی ہو یا اصلی ہو - ظاہری ہو - یا باطنی ہو - اور قرآنی آیۃ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ سلامتی قوم جنت مین رہنے والی ہے - لیکن

اوبالجنة دلالة تشبيهاً لان القوم فی الجنة لكنهم ليسوا فی اسر الجنة بل تحرروا من رق كل كون لقوله تعالى لا يستوي اصحاب النار واصحاب الجنة اصحاب الجنة هم الفائزون ثمة الفوز النجاة من كل ما يمكن فيه شائبة علاقة وملاحظة قيد ويقال شرف قدر تلك الدار لكونها فی محل الكرامة واختصاصها بمنزلة الزلفة والا فالاقطار كلها ديار لكن قيمة الدار ما يجاور فی معناها انشد

قطعه

انی لاحسد جاركم لجواركم
طوبى لمن اضحى لدارك جارا
ياليت جارك باعنی من داره
شبراً لاعطيه لشبر دارا

يقال الحقيقة وان كانت منزهة من قبول الجوار وليس القرب منه يتدانى الاقطار فاطلاق هذا اللفظ لقلوب الاحباب مونس بل لو جاز القرب فی وصفه من حيث المسافة لم يكن لهذا كثير اثر وانما حيوة القلوب بهذا لان حقيقته مقدسة عن هذه الصفات ثم لاجل قلوب الاحباب يطلق هذا ولو نعرى العلماء فی كذا التاويل بل هو هذا امارة الحب انا من اجلك

یہ لوگ صرف جنت کے پردہ مین بیٹھنے والے نہین ہین - بلکہ کل کونی ومکانی قید سے نجات پاوینگے جیساکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے - اصحاب نار (دوزخی) اور اصحاب جنت (جنتی) باہم برابر نہین ہوسکتے ہین - کیونکہ اصحاب جنت ہی نجات پانے والے ہین -

فوز کے معنی ہین نجات پانا - اُن تمام چیزون سے جن مین شائبہ کسی علاقہ کا یا رعایت کسی قید کی پائی جاوے - اور کہتے ہین - اس دارالسلام کے مرتبہ کا شرف اس سبب سے ہے - کہ یہ محل کرامت مین واقع ہوا ہے - اور قربت قربی کے ساتھہ خصوصیت رکہتا ہے ورنہ کل اقطار دار (گہر) ہین لیکن قدر وقیمت گہر کی باعتبار ہمسائگی ہوتی ہے اسی معنی مین کسی شاعر نے اچہا کہا ہے

ترجمہ

مین آپ کے ہمسایہ پر آپ کی ہمسائگی کے سبب سے حسد کرتا ہون
جو شخص آپ کے گہر کا ہمسایہ ہو کر رہا - اُس کو بڑی خوشی کا موقع ہے
اے کاش آپ کا ہمسایہ اپنے گہر مین سے مجکو فروخت کردیوے
ایک بالشت بہر زمین - مین اسکو بالشت بہر زمین کے عوض ایک پورا مکان دیدونگا

کہتے ہین - اگرچہ حقیقت ایزدی ہمسائگی قبول کرنے سے بالکل پاک ہے اور حقیقت کا قرب - قرب اقطار کے ذریعہ سے نہین ہوتا ہے باانیہمہ اس لفظ قرب کا جو اطلاق کیا گیا ہے - تو اس کا سبب یہ ہی کہ لفظ قرب کا اطلاق قلوب احباب مین اُنس پیدا کرنے والا ہے - بلکہ اگر قرب کا وصف مسافت کے اعتبار سے جائز مانا جاوے تو بہی اس کا کچہہ مزید اثر نہین ہے - اور اسی قرب سے قلوب کی حیات ہے کیونکہ حقیقت ایزدی ان صفات سے پاک ہے - پس قلوب احباب کے لحاظ سے قرب کا لفظ بولا جاتا ہے اور البتہ علما تاویلات کے جہگڑے مین پڑے ہوئے ہین بلکہ یہی تو محبت کی علامت ہے - کہ مینے آپکے سبب سے ایسی شے کو اپنے

اور ہر انگیز کر لیا جس کی استطاعت نہین رکہتا تہا۔	حملت الذی لا استطیع

یاد (۱) شیخ نور الدین و (۲) شیخ شمس الدین

یہ دونون اصحاب شیخ یعقوب ابن شیخ رکن الدین کے فرزندان رشید ہین - اولین صاحب زادہ ظاہری علم سے بہت کچھ بہرہ یاب تہے - تکمیل علم کی سیڑہی پر چڑہ کر اخیر تہنا دریا سے لاہور کے کنارہ موضع میانی مین چلے گئے تہے - اور وہین گوشہ درویشی اختیار کر لیا تھا - اور بقیۃ العمر اُسی گوشہ مین اور اُسی کنارہ دریا پر گزار دی - دوسرے صاحب زادہ کو بہی بقدر حاجت رسمی علم کا سرمایہ حاصل تہا - سلوک اور طریقت کے اندر اپنے بڑے بہائی کی برابر تہے - دونون صاحب زادے اپنے پدر بزرگوار کی راست روی کے راستہ پر ثابت قدم تہے -

مولانا قاضی شاد لاہوری - شریعت اور طریقت کی شاہراہ کے سوا - قدم نہین رکہتے تہے - اور مجاز وحقیقت کے اصول سے بہی پوری معرفت حاصل تہی - بیخودی کے گوشہ مین قناعت پسند قوت سے عمر گزاری - اور مرتبہ تلوین (ایک مقام ہے تصوف کا) کی رنگ آمیزی سے رہائی پاکر بے رنگی کے مقام مین آسودہ رہتے تہے -

یاد مولانا اسمعیل

آپ ارباب حدیث کی بڑی سند دینے والون مین سے ہین - فقہ اور سنت کی کتابین ایران مین شیخ الاسلام مولانا سیف الدین احمد شہید ہروی - اور حضرت امیر سید جمال الدین عطاء اللہ محدث کی خدمت مین تصحیح اور مطالعہ فرمائی تہین - نقشبندیہ سلسلہ مین ارادت رکہتے تہے - امیر عبد اللہ ہروی جو میر قبطلی کر کے مشہور ہین شیخ جلال واعظ ہروی بخاری کے مرید تہے - امیر عبد اللہ کی ملازمت مین آپ مریدانہ سلوک سے پیش آتے تہے - ہجری سنہ نوسو اسی مین فرمان طلب قبول فرماکر لاہور مین خوابگاہ اختیار کی -

یاد (۱) مولانا الہداد و (۲) مولانا شمس الدین

آپ دونون صاحب شیخ احمد ابن شیخ شمس الدین ملتانی سلطانپوری کے بیٹے ہین - بڑے باکمال عالمون مین سے ہین - اِن کے پدر بزرگوار - ملتان کے بزرگان ولایت مین سے تہے - اور

ان کے علاوہ جناب مولانا کمال الدین داؤد ہین - جو تمام علوم مین خاندان عہد کے اُستاد تھے فنون حکمیہ کی زیادہ تر تحصیل - سید شریف جرجانی کی خدمت مین بمقام شیراز کی تھی - القصہ ان اصحاب کے طبقہ مین - دین - دانش - دیانت - درویشی - پرہیز - پرستش - پند - اور پذیرائی یہ جملہ اوصاف موروثی اور نیز کسبی ہین -

خواجہ قطب الدین سہرندی - زمان کے شرف - مکان کی سعادت - علم کے کمال - اور عمل کے جمال مین شیخ الہداد صالح کے سہیم و شریک تھے - اور مولانا مجدالدین محمد کی خدمت مین لوجہ اللہ محبت اور دوستی رکھا کرتے تھے - سرا سے مجد کے دروازہ پر آپ کی قبر اس مدعا کی شاہد ہے -

یاد شیخ بدر الدین سہرندی[۵]

آپ شیخ یحییٰ کے خلیفہ ہین - جو مقام سندیلہ مین قیام رکھتے تھے - اور نہایت بزرگ تھے - اُس نواح کے بہت سے عالی قدر لوگون نے استنباط انوار بدر الملۃ سے کیا - اور آپ کی تلقین کی روشنی مین طریقت کی منزلین طے کی ہین - منجملہ ان کے

ایک میان امان اللہ ابن میان غازی سہرندی ہین - جو مقاصد فنون کے عالم مخفی اسرار کے عارف - کلام مجید کے حافظ - اچھے شاعر - رنگین نگار منشی - موسیقی دان - مختلف قلمون کے خوشنویس اور فقراے باب اللہ کے خادم تھے -

دوسرے مولانا میر علی کنبوہ ہین - صاحب حکمت وصفا تھے - اور آپ کا ظاہر ہمیشہ باطن کا غلوت رہتا تھا - درویشون کے ساتھ ہمیشہ پرستارانہ بسر کیا کرتے تھے - اُس زمانہ مین سہرند کے اکثر فضلا - آپ کے ساتھ نسبت شاگردی رکھتے تھے - آپ کے تمام شاگردون مین افضل - جامع کمالات صوری و معنوی شیخ عبدالحی ہین - جو شیخ جوہر کر کے مشہور تھے -

یاد میان علی شیر سہرندی

آپ ایک عالم تھے - جن کو تمام مشہور سلسلون سے بالخصوص قادریہ خانوادہ سے استحکام کے ساتھ نسبت تھی آپنے عمر عزیز مشائخ طریقت کی خدمت مین صرف کر کے ہجری سنہ نوسو چیاسی مین عالم علوی کو کوچ فرمایا -

---

۵ - سرہند کو سہرند بھی کہتے ہین ایک شہر کا نام ہے ۱۲ -

یاد شیخ احمد سرہندی

آپ فقہ کے اصول اور فروع کو اُستادانہ جانتے تھے - اور اکثر اہل تجرید - اور صاحب نشا مشائخ کے ساتھ اعتقاد صحیح رکھتے تھے - اُس مقام کے تمام چھوٹے بڑے ہنگام ضرورت فتوی - آپ کے محکمہ مین آکر اپنی مشکلات حل کیا کرتے تھے - ہجری سنہ نوسو چھیاسی مین مفتی قضا کے حکم سے آپ نے نقد حیات ملک الموت کے سپرد کر دیا -

یاد شیخ عبدالاحد سرہندی

آپ شیخ عبدالقدوس چشتی کے دلی ارادتمندون مین سے ہین - آپ کو مولویت کا شرف - اور تصنیف وتالیف کا سلیقہ حاصل تہا - بہت سے مفید رسالے آپ کے قلم کے لکھے ہوئے ہین - باطنی شعلہ - پردہ سوز برق تہا - اس کی روشنی مین آپ نے مجاہدہ کے ہنگامہ سے نکل کر مشاہدہ کے خلوتخانہ مین راہ پائی تہی - بڑی عمر تک خوشحال زندہ رہے - مگر وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا[1] کے قبیلہ مین داخل نہین ہوئے -

قال بعض المحققین ارذل العمر زمان الفترة بعد المجاهدة وحال الحجبة عقیب المشاهدة ویقال ارذل العمر غلبس المرء بحیث لا یعرف قدره ویقال ارذل العمر التطوع فی اودیة الحسبان ان شیئا بغیر الله -

بعض محققین نے فرمایا ہے - رذیل ترین حصہ عمر کا وہ زمانہ ہے جس مین مجاہدہ کے بعد فترہ واقع ہوجاوے یا وہ حالت ہے جس مین مشاہدہ کے بعد حجاب واقع ہوجاوے - بعض کہتے ہین رذیل ترین حصہ عمر کا وہ وقت ہے جس مین انسان ایسا پھنس جاوے کہ اپنی عمر کی قدر نہ پہچان سکے - بعض کہتے ہین رذیل ترین حصہ عمر کا وہ زمانہ ہے جس کے اندر انسان اس خیال کے وادی مین خوشی خاطر سے چلے کہ کوئی شے اللہ جل شانہ کے سوا بہی ہے -

یاد (۱) شیخ علاء الدین سارنی و (۲) شیخ خیر الدین سارنی

یہ دونون صاحب - الٰہی تجلیات کے مظہر تھے - پرہیز اور صبر کا مرقع - توکل اور محویت کی چادر

[1] اور تم مین سے کوئی کوئی سب سے زیادہ نکمی عمر (یعنی بڑہاپے) کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے - کہ (سب کچھ) جاننے پیچھے - (آخر مین سترا بہترا ہو کر) کچھ بہی (بوجھے) خاک نہین - ۱۲

دانش اور بینش کا خرقہ اور فقر و فاقہ کی گودڑی - اپنے مشرب کے قد پر پہنے ہوئے تھے - تمام تعلقات سے آزاد خاطر اور آزادانہ رہتے تھے -

یاد شیخ اختیار الدین ساری

آپ کو تمام اشیا کے روحی تصرفات مین - اور جانداروں کے عنائر معلوم کرنے مین کامل اختیار تھا - روایت ہے کہ عزیزان قصبہ سارن چشتیہ اور سہروردیہ سلسلہ مین مراسم ارادت و خلافت ادا کیا کرتے تھے - موحدانہ ولایت احمدی کی چادر اور فقر محمدی کی عبا علی صاحبہا افضل الصلواۃ اپنی دوش ہمت پر رکھتے تھے - اور انفسی و آفاقی (عالم ارواح اور عالم شہادت) کی رموز سے واقف تھے - کما فہم من مضمون لبعض مکتوبات لبعضہم الی لبعضہا منہا -

عزیز من - ارباب بصیرت کو تحقیقی طور سے دریافت ہوا ہے - کہ آدم علیہ السلام اور اُن کے بنی نوع کی پیدائش - ذات اور صفات جات عن احاطتہ کی معرفت کے واسطے ہے - اور یہ معرفت اس مقدمہ پر موقوف ہے - کہ شناخت نتیجہ اس امر کا ہے - کہ عارف اور معروف کے درمیان مین اشتراک اور اتحاد - صورت اور معنی کے اندر پیدا ہوجاوے - نظیر اس کی یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص بادشاہ نہین ہوجاتا ہے - وہ دوسرے بادشاہ کے حالات اور اوصاف کا فی الحقیقت عارف نہین ہوسکتا ہے - پس انسان بدون اس مرتبہ کے حقیقی مالک الملک - اور اصلی مالک الملوک کو کیسے پہچان سکتا ہے - اسواسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو انسان کو پیدا کیا - تو اپنی سلطنت کی صورت اور ملکیت کی صفت پر پیدا کیا - تاکہ انسان - انسانی سلطنت کی مطابقت - الٰہی سلطنت کے ساتھ اس ترتیب سے دیوے - کہ دل عرش - دماغ کرسی - تو ۃ خیال لوح محفوظ روح حیوانی اسرافیل - دوسرے ظاہری حواس اور باطنی قوی ملائکہ - تیہ دماغ جو اعصاب کا منبت - اور قوت نامیہ کا منبع ہے آسمان اور کواکب - اخلاط اربعہ اور کیفیات ممتزجہ عناصر اور قوت ہائے ہاضمہ و مدبرہ - سپاہ اور اہل کچہری - یکے بادیگرے جڑے ہوئے اعضا وغیرہ رعیت - اور انسانی روح جو یگانگی - بیچونی - اور بیچگونگی کے عالم سے اصل خلقت مین حصہ اپنے ساتھ لیکر آئی ہے - سب پر بادشاہ اور حکمران ہے -

القصہ عالم ارواح پر عالم شہادت کے قیاس الی شرطین انسان کو حاصل کرنا چاہیئے - اور

اور معلوم کرنا چاہیئے کہ جو شخص ازلی عنایت کی مدد سے حبس کا ہیولی - پیر کا ارشاد اور مرید کا شغل ہے اپنی سرداری کے اسباب درہم برہم کر کے ناشناسا ویران جنگل مین جاکر مقیم نہ ہوگا - اور نیز جب[۵۱] مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی کے گروہ مین داخل نہ ہوگا - وہ شخص اس معرفت کے فروغ سے انسانی کی اصل صفائی دیکھ سکے گا - وہی شخص الہی معرفت کی سعادت سے سرفراز ہوگا - اور وہی شخص[۵۲] مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کے دائرہ مین داخل ہوگا - لیکن اس معرفت کا چہرہ بدون فکر کے نظر نہیں آسکتا ہے - اور فکر ذکر سے - اور ذکر محبت سے پیدا ہوتا ہے - اور سالک طالب جب تک دنیا کی خرابی خواری - تباہی - اور تناہی (انتہا) معلوم کرکے - اُس کو دشمن قرار نہیں دیتا ہے - اور اس کی محبت کو جو بغض - حسد - کینہ - اور نیز دیگر خسیس عادتون اور ناقص سیرتون کا سرمایہ ہے - بالکل سینہ کے اندر سے جھاڑ بہار کر جگہہ پاک صاف نہیں کرتا ہے - تب تک اُس کی گردن اس مکار دنیا کی محبت کے طوق سے آزادی نہیں پاتی ہے - اور ایزدی محبت جل ذکرہ اُس کی انسانی سلطنت مین پیدا نہیں ہوتی ہے وهذا مما اتفق علیه خاتم النبیین والانبیاء السابقون والاصحاب والاولیاء اللاحقون - امید ہے کہ توحید کی توفیق بخشنے والا اللہ جل شانہ اپنے تمام دوستون کو انفس و آفاق (عالم ارواح اور عالم شہادت) کی یگانگی اور اصل کے اندر سایہ کی فنا کا مکاشفہ روزی فرماویگا

اس انفاس فروشی کی غرض - اس امر کا ظاہر کرنا ہے - کہ اس مقبول جماعت کے کچھہ لوگ تو ظاہر و باطن سے آراستہ اور بیرونی و اندرونی گرشتگی سے پیراستہ تھے - جو فنا اور بقا کے مرحلے - اور جمع و تفرقہ کی منزلین طے کر کے اہل کشف و کرامات ہو گئے - کچھہ لوگون نے کاغذی نقوش کی شناخت اور تحصیل کی سیر مین سخن آفرینی کا منصب پاکر علم کا دروازہ اہل جہان کے سامنے کہول دیا - اور بعض لوگ درویشی - قناعت - گوشہ نشینی - اور تن گدازی کے طریقہ مین مشغول ہوکر تجرید اور تفرید کی شاہراہ پر پڑے -

یاد شیخ یحیی کبیر بختیار

آپ مخدوم جہانیان کے خاص مرید - اور بزرگ خلیفہ ہین - جو کوہستان ملتان اور قندہار کے درمیان ہے - اُس مین رہتے تھے - سیادت اور شرافت کے نسب کے ساتھہ خلافت اور مشیخت کا شرف آپنے

[۵۱] جو شخص اس (دنیا) مین (دیدہ و دانستہ) اندھا (بنا) رہا - وہ آخرت مین بھی اندھا ہوگا - ۱۲ [۵۲] جس شخص نے اپنے نفس کو پہچانا - اُس نے اپنے رب کو بھی پہچانا -

حاصل کرلیاتھا - تمام صحرا کے رہنے والے افغان آپ کے ساتھ اعتقاد اور ارادت سے پیش آتے تھے - اب آپ کی نسل کے تمام افراد بختیار کے لقب کے ساتھ مشہور ہین - منجملہ اِن کے

ایک شیخ محمد بختیار ہین - تمام ہند کے رہنے والے افغانون کی گردنون مین آپ کی بیعت کا طوق پڑا ہوا ہے - جیسے شیرخان سور اپنے تئین آپ کے مریدین مین سے شمار کیا کرتا تھا - اور اپنی ظاہری سلطنت اور اُس کا تسلط آپ کی باسعادت دعا کا ثمرہ سمجھتا تھا - شیرخان سور ہجری سنہ نوسو سینتالیس مین ہند کے تمام صوبون کا فرمان روا - ہوچکا ہے - شیخ محمد کے فرزند خواجہ خضر دار السلطنۃ آگرہ مین گوشہ گزین تھے انھون نے اپنے آباواجداد کا طریقہ اور مشرب تعلیم کرتے کرتے زندگی کی شام کو اجل کی صبح کردیا تھا - منجملہ پرہیزگاران سلسلہ بختیاریہ کے دوسرے شیخ حسن محمد - اور تیسرے شیخ ابابکر تھے - جنھون نے آغاز جوانی مین ترک وتجرید کی توفیق پاکر اپنے بابرکت اوقات خداپرستی مین گزارے -

یاد سید حسین مشہدی

آپ کے آبائے کرام نجف کے ہین - اور خوابگاہ بھروچ گجرات ہے - مخدوم جہانیان کے سعید خلیفہ تھے - اکثر سفرون مین ہمرکاب اور ہم عنان رہنے کا شرف حاصل تھا - آپ کی باحقیقت باتین بالکل سید محمد گیسو دراز کے ہم رنگ تھین - غالباً اِن دونون بزرگون کا باطنی باغ - ایک ہی ندی کے پانی سے سینچا گیا - اور شاداب ہوا ہے -

القصہ - یہ دونون والا فطرت نامور اپنے وقت مین کمالات اسمائی کے عیش محل کی رونق تھے - اور رہنمائی کی صفائی سے فروغ معرفت کی متلاشی اپنی آنکھون مین خداشناسی اور حق بینی کا سرمہ لگا کر نورانی رکھتے تھے - نفعنا اللہ والمسلمین ببرکات آثارہم اجمعین -

یاد سید شیخ ابن شیخ عبداللہ عندروسی صادقی یمنی حضرموتی

آپ عالی نسب سادات مین سے ہین - نسب مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہونچتے ہین - حدیث - اسمار رجال - اور انساب کے علم مین - سیر وتاریخ مین - اصطلاحات تصوف مین - اور بیان عرفان مین کامل طور پر تبحر اور رسائی رکھتے تھے - داد و دہش کی ہمت کی - اور اخذ وجر سے درگزر کرنے کی مشق اعلیٰ درجہ کو پہونچائی تھی - اپنی مدۃ العمر مین کسی امیر و وزیر کے دروازہ پر نہین گئے

اپنے عالی خاندان آباو اجداد کا سلسلہ صحیح ہوتے ہوئے - قادریہ خانوادہ اور مغربیہ خاندان مین بہی ارادت اور خلافت کی نسبت قایم کرتے تہے -

یاد شریف شیخ

ذاتی اور اکتسابی دونون طرح کی شرافت آپ کو حاصل تہی - دسوین دور کے اخیر حصہ تک حیات کی مسند پر بیٹہے رہے - راقم گلزار بہی شریف کی شریف ملازمت سے بہرہ یاب ہو چکا ہے - احمد آباد کے محلون مین سے ایک محلہ جوہری واڑہ ہے - اُسی مین آپ کی خوابگاہ ہے -

یاد شیخ عبد المعطی

آپ اپنے وقت کے بزرگ محدثین مین سے ہین - حدیث کی تصحیح اور سند آپ کی ایک واسطہ سے امام سخاوی مصری کی خدمت مین پہنچتی ہے - احمد آباد مین رہتے تہے - قادریہ اور مغربیہ خانوادہ مین اعتقاد ارادت رکہتے تہے - ہجری سنہ نوسو چوراسی مین عالم علوی کو کوچ فرمایا -

یاد شیخ عبد اللہ و شیخ رحمت اللہ

ان دونون بزرگوارون کی زادبوم سیوستان سند ہے - ایک تو انہون نے شہر مدینہ مین رہکر زادہا اللہ شرفاً علم حدیث کی تحصیل بہت کچہہ کی تہی - دوسرے شیخ علی متقی کے ساتہہ شیخ ابو الحسن بکری شافعی مصری کی ملازمت مین اور نیز دیگر والا سند محدثین کی ملازمت مین حاضر ہو کر احادیث کی تصحیح کی - اور عالی درجہ کی سندین لی تہین - لہذا یہ دونون بزرگوار شیخین منی کے لقب سے مشہور تہے - بالآخر گجرات مین آکر دونون نے احمد آباد مین مکان قیام تجویز کر لیا تہا - لیکن شیخ عبد اللہ کو حجاز کی طرف پہر لوٹ جانے کی توفیق ہوئی - اور ہجری سنہ نوسو چوراسی مین مدینہ معظمہ کے اندر اُخروی خوابگاہ اختیار کی -

یاد سید عطا محمد

آپ کا لقب علاء الدین ہے - صحیح النسب سادات - اور سلسلہ قادریہ کے عالی مرتبہ مشائخ مین سے ہین - احمد آباد گجرات مین ریاضت اور عبادت کے لئے - ایک حجرہ تجویز کر لیا تہا - ہجری سنہ نوسو کتالیس تہا - کہ جنت آشیانی ہمایون شاہ نے جب صوبہ گجرات فتح فرمایا - تو سلطان بہادر ابن مظفر گجراتی شکست کہا کر جزائر کے سواحل کی طرف بہاگا - اُس وقت سید نے بہی بہادر کے لشکر کے ہمراہ ہجرت کی تقدیری کرشمہ سے - دریا کے ایک ساحل پر اسیر فرنگ ہو گئے - اور جب وہان سے رہائی ملی - تو حرمین محترمین

زادہما اللہ شرفاً کے طواف سے سعادت حاصل کی۔ یہ زمان بہت تھوڑی سی ہی مدت میں زمین
وطن کی طرف بازگشت فرمائی۔ آپ کے حالات کا بیان کسی قدر اس طرح پر ہے کہ ایام سال کا اکثر حصہ روزہ
میں گزرتا تھا۔ روزہ کے افطار کے سبب ضیافت کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا تھا۔ آپ کا رات کا کھانا
صرف ایک پیالہ شوربے کا تھا۔ اور ایک پیالہ دودھ ملا ہوا قہوہ تھا۔ دونوں پیالوں کا وزن پانچ چھ
تولہ سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ چشتیہ۔ سہروردیہ۔ مغربیہ۔ اور بخاریہ خانوادہ سے بھی اجازت۔ خلافت
اور ارشاد کا خرقہ ملا تھا۔ عربی شعر شیخ ابن فارض مصری کی روش پر کہا کرتے تھے۔ اعجوبۃ الزمان۔ اور
نادرۃ الدوران۔ یہ دو دیوان آپ کے ارباب سخن میں مشہور ہیں۔ ماہ ربیع الاول ہجری سنہ نوسو چھیاسی
میں آخرت کا سفر فرمایا۔ آپ کی قبر اُسی خانقاہ میں بنائی گئی۔ جس میں رہتے تھے۔ پانچ بیٹے اور تین
نامور بیٹے سب رشید تھے۔ اول فرزند سجادہ نشین تھے۔ سید عبدالرزاق نام اور ابوبکر کنیت تھی
دوسرے فرزند سید نصیر نام اور ابوالمعالی کنیت تھی۔ تیسرے فرزند سید محمد۔ چوتھے فرزند سید علی۔ اور
پانچویں فرزند ... تھے۔ یعنی خلیفہ شیخ بہاء الدین۔ دوسرے خلیفہ شیخ محمد۔ اور تیسرے خلیفہ شیخ ابراہیم
تھے۔ یہ تمام اولاد اور خلفاء رہنمائی کی مسند پر ظاہری و باطنی کمالات۔ دینی و دنیوی سعادت۔ اور علمی
و عملی شرف سے آراستہ اور پیراستہ تھے۔ اور زمانہ کے مشائخ اور اولیا کے حلقہ میں کامل طور پر امتیاز
رکھتے تھے۔

یادِ شیخ کمال الدین موسی گجراتی

آپ نامور علماء میں سے ہیں۔ تقریر اور تحریر میں فصیح زبان اور شیرین قلم تھے۔ کئی طرح کی عبادات
میں اپنی اوقات منضبط رکھتے تھے۔ شمس عالم اور قمر عالم آپ کے فرزندان رشید ہیں۔ یہ دونوں صاحبزادے
حقانی انوار اور ربانی تجلیات کے مظہر تھے۔ ان تینوں اصحاب کی خوابگاہ احمد آباد میں ہے۔

یادِ شیخ نصیر جمبسال

آپ کی خوابگاہ نوساری میں ہے۔ جو گجرات کے پرگنات میں سے ہے۔ آپ شیخ الشیوخ
سہروردی کی پاک نسل سے ہیں۔ اپنے زمانہ کے قطب تھے۔ بہت سے لوگ آپ کی ہدایت سے
کمال کے درجہ کو پہونچے۔

یادداشت شیخ شریف محمد

آپ ہجری سنہ نوسو چوراسی مین منڈو (مانڈو) مین تھے۔ تصوف کا آغاز۔ علم کی تحصیل۔ جواہر خمسہ کا عمل۔ دعوات کی استجازۃ۔ اذکار کی سند۔ اور اشغال ورثۃ الحق کی تعلیم۔ یہ تمام کام آپنے شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین کئے تھے۔ جو راقم تذکرہ کے مربی ہین شیخ نصیر جمال کی نسل مین سے ہین۔ کشایش (کشف ہونے) کے بعد چند روز آپنے قصبہ دیواس مالوہ کے کوہسار مین ریاضت کی۔ اور یہان سے حضرت غوث الاولیا کی زیارت کے واسطے گوالیار کو گئے۔ گوالیار پہونچکر شیخ عبداللہ سجادہ نشین کی خدمت سے اور شیخ ضیاء اللہ۔ اور نیز یہان کے دیگر مشایخ کی خدمت سے فیض حاصل کیا۔ پھر یہان سے دہلی کی سیر کے واسطے روانہ ہوئے۔ دہلی مین اہل دہلی کے قلوب اور قبور کی زیارت کی۔ پھر گجرات کو لوٹ آئے۔ اب اپنے آباے کرام کے وطن مین چراغ معرفت روشن کرکے۔ گوشہ گزین ہین۔ ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ تک خبر ملی ہے۔ کہ مسند حیات پر بیٹھے ہوے تھے۔ خدا کرے۔ عمر دراز ہو۔

این ترانہ در پردہ شکر گزاری ست

الحمد للہ المعین علی اتمام ما اراد ظہورہ فی الازل منا کہ چارون چمنون سے بیدار دل اصحاب۔ بہ آخروی خوابگاہ کے تہ خانون مین آسودہ ہین۔ ان کے موحدانہ حالات کے لکھنے سے فراغت ہوئی اور بہ شب زندہ داران خلافت ظاہری زندگی کے دالان مین متقین و ارشاد کی انجمن۔ ان ایام مین گرم کئے ہین۔ اُن کے بابرکت حالات لکھنے کے واسطے ایزدی تجلیات کے دربار سے مخدومیت شروع کرنے کی توفیق یا اعلموا ایہا الجالسون علی بساط القرب بخوبی بہت کسی دل راشر نے یقین مین نہین آتی ہے کہ ... سیر و تاریخ ... تذکرہ و تبصرہ ... انساب و اسماء رجال ... شکرگزاری کرادا کرین کہ محبوب علی الاطلاق نے ان کے تمام تصنیفات کے ذریعہ نفس کتابت مین کراماتکے اور ہر حادثہ احیاے اموات اور انبیا سے نسل انسانی کی وہ خاصیت عطا فرمائی ہے۔ جو نطق کے ذریعہ سے انفاس مسیحائی کو معجزہ عطا فرمائی تھی۔ یا یون سمجھئے۔ وہ خاصیت رعایت و شفقت کے علاوہ نفس رحمانی کے ساتھ

نصوص ہے اور لطف من احیاھا فکانما احیی الناس جمیعا سے ثواب کا خلعت مصنفین کو ممتاز کافی امتیاز بخشتا ہے۔

اس مین شک نہین - کہ طبیعت اور فطرت کے اہل حقیقت اور صاحب طریقت گروہ نے عالم ارواح اور عالم اجساد کی رموز دانی کے دریا مین جستجو کا جال ڈالا ہے - اس تلاش سے اُن کی غرض ہوا سے اس کے نہین ہے - کہ عالم شہادت اور عالم ترکیب کے بیابانی شکار کے بارہ مین تو حلال وحرام - اور منع اور جواز کی نسبت کہین اختلاف اور کہین اتفاق ہے - لہذا اپنی فرصت کا وقت اس شکار کے کام مین صرف نہین کرنا چاہیے - تاکہ روز پرسش کی کشاکش سے - جواب دہی کی کش مکش مین گرفتار نہ ہونا پڑے - بلکہ بجاے اس کے فنا اور استغراق کے دریا مین مراقبہ کو شکار کا موقع دیا جاوے - اور کشف اور عین الیقین کے ذریعہ سے مرکبات اور مجردات کے حقائق کو [illegible] حقیقۃ الحقائق کے دسترخوان پر الاکل علی ملک المبیح کے فتوی کے بموجب اپنے لئے مباح کیا جاوے - تاکہ فرقانی بطون کی عرفانی مجلس مین آیۃ ۵۲ اُحِلَّ لَکُم صَیدُ البَحرِ کے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو۔

قیل المراد من البحر الفناء فی الله ومن الصید حقائق الموجودات ومراکز الکائنات۔ کما قال بعض المحققین فی تفسیرہ حکم البحر خلاف حکم البر فاذا غرق العبد فی بحر الحقائق سقط حکمه فصید البحر مباح له لانه اذا غرق صار محوا فنما الیه ولیس به ولا منه اذہ و محو والله غالب علی امرہ۔

کہا گیا ہے - کہ بحر سے مراد فنا فی اللہ اور صید سے مراد موجودات کی حقیقتین اور کائنات کے مرکز ہین - جیسا کہ بعض محققین نے اس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے - بحر کا حکم بر (جنگل) کے حکم کے خلاف ہوتا ہے - جب بندہ حقائق کے دریاؤن مین غرق ہوا - تو حکم بھی اُس پر سے ساقط ہوگیا - اور اس وقت مین دریا کا صید اُس کے واسطے مباح ہو جاتا ہے - کیونکہ بندہ جب غرق ہوگیا تو وہ محو ہوگیا - پس کوئی بات نہ اُس کی طرف سے نہ اس کے ساتھ ہے - اور نہ اُس کی طرف سے ہی کیونکہ وہ تو محو ہو [illegible] اپنے حکم پر غالب اور قادر ہے۔

۵۲ جس نے ورطہ کو پالیا - تو گویا اوس نے تمام [illegible] پالیا ہے ۵۲ دریائی شکار تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے ۱۲

اس بنیاد پر اعتقاد اور اخلاص کی منزلون کے رہنے والون اور چلنے والون کے حال وقال کے مناسب یہ ہے - کہ اس جماعت کے جس حال اور قال کو اپنے ادراک کی ترازو سے صحیح نہ تول سکین - یا جس حال وقال کو اپنے حوصلہ کے ظرف مین نہ لاسکین - اُس حال وقال کی تحقیق اور تفتیش سے متعرض نہ ہون - کیونکہ جس شے کو اس جماعت نے آفتاب کشف کی روشنی مین پایا ہے اُس کو یہ لوگ چراغ عقل کے پرتو سے نہین دیکھ سکتے ہین - لراقمہ

خورشید را جہان افروز نتوان ساختن
از فروغ شمع شب را روز نتوان ساختن

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ قال بعض المحققین فی تفسیرہ اذا اسبل علیکم ستر اللطف فلا تتعرضوا للعلم بما اخفی علیکم فیتنغص بالتجسس علیکم عیشکم ویقال لاتتعرضوا للوقوف علی محل الاکابر فلا یستوجبون ذلک فیسوءکم تقاصر رتبتکم -

مسلمانو ایسی باتین (کرید کرید کر) نہ پوچھا کرو - کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائین تو تم کو بُری لگین - اس آیۃ کی تفسیر مین بعض محققین نے فرمایا ہے - جب تمہاری آنکھون پر (مصلحۃً کسی امر کو مخفی رکھنے کے واسطے) مہربانی کا پردہ ڈال دیا جاوے تو جو امر تمہارے اوپر مخفی رکھا گیا ہے - اُس پر علم حاصل کرنے کے درپے نہ ہو - کیونکہ اس تلاش سے تمہارے اوپر تمہارا عیش منغص ہوجاوے گا - اور بعض کا قول یہ ہے کہ تم اکابر کے مقامات پر وقوف حاصل کرنے کے درپے نہ ہو - کیونکہ اکابر یہ علم تم کو بتانا (اپنے اوپر) واجب نہین سمجھین گے - اور پھر تم کو اپنے مراتب کی کمی بُری معلوم ہوگی -

پس یہی بہتر ہے - کہ اصحاب دعوت اس کتابی کہف (غار) کے اندر عبارت کی تیلولہ گاہ مین بے اعتبار اغیار کی نظر سے اپنے تئین پوشیدہ رکھین - اور حقائق و معارف بیان کرنے کے مقام پر اظہار سخن در حست کے سونے والون کی طرح سے خاموشی - اور باطن مین محفل زندگانی کے مسند نشینون کی مانند گویائی اختیار کرین - تاکہ ان کی رہنمائی کی ہمیشہ رہنے والی بہار - طالب افسردہ دلون کی زمین استعداد سے حل کرائم زمینا کو الرضوان عنہم وعنہ کا باغ بنادیوے الی یوم الوقت المعلوم -

یاد شیخ عیسیٰ ابن شیخ قاسم سندھی

جب آپ کی عقیدت کے آفتاب سے وحدت کی شعاعین نکلین - مقبولیت کے چاند مین مائنہ

کو اقتباس ہو - مراقبہ مشاہدہ کے جہان کو حاوی ہو - ہمت کار مایہ دار درخت - بدنصیب درویشان کے سرزمین پر چتر کا کام کرے - ہنگام ارادت آپ کی دست بوسی - ایزدی عرفان کا سرمایہ بخشے - مقیدین کی گوہر فشان زبان - آہی وجدان کے خزانہ کا راستہ دکھادے - ایک لحظہ کی باطنی توجہ ملک وملکوت (عالم شہادت اور عالم ارواح) کے کام بناوے - اور آپ کی کشادہ پیشانی کا شیوہ - ربانی لوگون کی دل ربائی کرے - تو کیونکر کہا جا سکتا ہے - کہ آپ کے وجود کا باغ صرف علوم اور فضائل کی بہار سے سرسبز ہے - بلکہ یون کہنا نہایت موزون ہے کہ آپ کا فیض رسان وجود تمام عقول اور کل علوم کے چمنستان کا نوروز ہے - مدظلہ العالی آپ شیخ لشکر محمد عارف کے مرید اور خلیفہ ہین - اگر تصوف کے شہرستان کو شیخ لشکر محمد عارف کی بصیرت کا قدم فرسودہ کوچہ اور سلوک کے سنسان جنگل کو صاحب معرفت کی دانش کے قدمون سے کہندی ہوئی گھاٹی کہا جاوے تو ناموزون نہ ہوگا قدس سرہ -

شیخ عیسی کی زاد وبوم ایرج پور دارالسلطنت صوبہ برار ہے - ایک روز آپ نے فرمایا -

جن ایام مین میری مان مجسے امیدوار تھین - اُن ایام مین پدر بزرگوار کے اُستاد نے خواب دیکھا - حضرت سلیمان علیہ السلام میرے گھر تشریف لائے ہین - انہین ایام کے قریب قریب میری مان نے یہ خواب دیکھا کہ مولانا یونس ہمارے گھر آئے ہوئے ہین جو ایک عالم متبحر اور درویش سند فرق تھے - ان ایام مین پدر بزرگوار ایک گانون کو گئے ہوئے تھے - جو ایرج پور کے نزدیک ہی ہے - والدہ ماجدہ نے علی الصباح عمی واستادی شیخ طاہر محدث کی خدمت مین حاضر ہو کر یہ واقعہ خواب کا عرض کیا - عم مکرم نے فرمایا - تمہارے اس شکم سے ایک فرزند پیدا ہوگا - جس کو دونون جہان کی ریاستین نصیب ہونگی بالآخر عم مکرم کے موثر انفاس کے فیض سے روز یکشنبہ تاریخ پانچوین ذی حجہ ہجری سنہ نوسو باسٹھہ یا ترسیٹھہ کو عنصری تصویر خانہ مین میر النقش نمودار ہوا - عم مکرم نے تیمناً اپنے عم کے ہم نام میرا نام عیسی رکھا - عم مکرم کے عم محترم - دونون جہان کے فضائل اور کمالات سے آراستہ - قرآن کے حفظ اور قراۃ کے ساتھہ نامور - اور سخاوت دعوت مین شہرۂ روزگار تھے - اس کے بعد پدر بزرگوار اُس موضع سے لوٹ کر آئے کہ جس موضع کو گئے ہوئے تھے - تو انہون نے اپنے اُستاد کی خواب کی بنیاد پر یہ پایا

کہ یہ انام سلیمان رکہین لیکن بڑے بہائی کی بزرگی اور ادب کے لحاظ نے باز رکہا۔ در تاریخ پانچوین محرم ہجری سنہ نوسو اکیاسی کو پدر بزرگوار کا سایہ میرے سر پر سے اُٹھہ گیا۔ اسی سال اپنے عم مکرم رحمہ اللہ کے ہمراہ سامان اقامت اُٹھاکر برہان پور خاندیس مین چلا آیا۔ اور ہم دونون نے یہین مکان تجویز کر لیا۔ ہجری سنہ نوسو پچاسی تہا۔ کہ رہنما پیر کی تلاش کے واسطے۔ جو معرفت کی آباد اور بانرونق بستی مین پہونچادیوے۔ سیاحی کی شورش نے دل کے اندر سے پانون باہر نکالا۔ جب مکان سے نکل کر۔ مسافرت کے راستہ مین چل کہڑا ہوا۔ تو دوسری منزل پر قصبہ کرولہ واقع ہوا۔ اِس کے قریب پہونچکر یہ تلاش ہوئی۔ کہ منزل پر جلد پہونچکر کسی عزیز آشنا کا مہمان ہونا چاہیے۔ یہ خیال دل مین استحکام کے ساتہہ قایم ہوا۔ اور اس اندیشہ سے خاطر مین ایک قسم کی شگفتگی تہی۔ ایکبارگی ایک گہاٹی مین راہ بہول گیا۔ کوہستان اور بیابان مین بہت کچہہ سرگردانی اُٹہائی۔ اتنے مین دور سے ایک ویران دیہہ نظر آیا۔ مین سمجہا۔ کہ پہٹے پُرانے کپڑے جو پاس ہین۔ یہ بہی لٹ جاوینگے۔ یہ خیال کرتے ہوئے نقیر اور رفیق دونون شکستہ دل اور دعاکنان پانی کی تلاش مین گانون کے کنارہ پہونچے ویرانہ کے گوشہ مین جو لوگ بیٹہے ہوئے تہے۔ اُنہون نے ہم درویشون کو دیکہا۔ اور دوستی دلجوئی۔ فروتنی۔ اور خوش دلی کے ساتہہ گانون کے اندر لے گئے۔ اور جو کچہہ اُن سے ہو سکا۔ پرستاری مین کوتاہی نہین کی۔ اس کے بعد آیندہ منزل کے واقعات بہی اسی روز کی طرح پیش آئے۔ یہ دو قوی ثبوت دیکہکر توکل کا خیال دل مین پیدا ہوگیا۔

القصہ جب مین اُجین مالوہ مین پہونچا۔ تو شیخ عبد الکریم ابن شیخ راجے محمد قادری علیہ کی خانقاہ مین اُترا۔ اُن ایام مین مالوہ کے جاگیردار اور امیران اعظم ایک اہم کام کے واسطے شہر کی حدود مین خیمے لگا لگا کر ایک جگہہ جمع ہوئے تہے۔ شہر کے مشائخ اور عالمون نے چاہا کہ میری ملاقات اِن اصحاب سے کرادین اور بنیے علم۔ پرہیز۔ نقر۔ اور ناز خرض کہ جو کچہہ بہی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خوشنودی کے واسطے عرق پیشانی سے فراہم کیا ہے۔ اوسکو قلیل المقدار تنخواہ کے عوض بیچ دین۔ سبحان اللہ!

راقم گلزار بہی اُن ایام مین وہان موجود تہا۔ آپ کے دیدار سے بہرہ یاب ہوا تہا۔ اور جینے والون کے

خلاف راے دی تھی۔ چونکہ لوگون کی قرارداد کو آپ کے الہام پذیر ضمیر نے پسند نہین کیا۔ لہذا دوسرے روز پیغام کے ذریعہ سے سب کو رخصت کر کے۔ سارنگ پور کا راستہ لیا۔ آپ کہتے تھے۔

"جب مین سارنگ پور پہونچا۔ تو شیخ عبد الملک شطاری کی ملازمت مین حاضر ہوا۔ شیخ عبد الملک شطاری شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے خلیفہ تھے۔ اور سالک تھے۔ مگر اہل توحید و تحقیق۔ بہت کچھ مہربانی فرمائی۔ اور معرفت کی باتین تعلیم کین۔ میرا ایک رفیق تھا۔ جس کا دست راست کار آمد نہ تھا۔ کج تھا جب کھانا سامنے آیا۔ تو اُسنے بایان ہاتھ خرقہ کے اندر سے نکالا۔ اور مذاق سے کہا۔ روایت کے بموجب عیسیٰ کے ساتھ اندھا شخص ہونا چاہئیے۔ نہ کج ہاتھ والا۔ تھوڑی دیر اسی قسم کی باتون سے دل بہلاتا رہا۔ پھر جب مین گوالیار کو گیا۔ تو یہ چاہا۔ کہ الٰہی مجذوب سید کبور حسینی کی قبر پر جاؤن۔ فوراً دل مین یہ بات آئی۔ کہ جب تک حضرت غوث الاولیا کے روضہ کی آستانہ بوسی۔ سے سعادت حاصل نہ کر لون گا۔ تب تک کسی دوسری جگہہ نہین جاؤن گا۔ جب مین قبلہ خدا پرستان حضرت غوث الاولیا کے حظیرہ مین پہونچا۔ تو دل مین آرام اور بصیرت پیدا ہو کر کچھہ ایسا جما۔ کہ ہمیشہ فاتحہ کو حضرت غوث الاولیا کی روح پر فتوح کا تحفہ کرتا رہتا ہون۔ پھر گوالیار سے روانہ ہو کر دار السلطنت آگرہ مین آیا۔ یہان پر قاضی جلال الدین ملتانی علمی مدرسہ کے استاد اور خانقاہ کے صوفی تھے۔ اِن سے ملا۔ انہون نے اول ہی رئیس المحدثین عمی شیخ طاہر کے حالات دریافت فرمائے۔ مینے جواب مین ماجرا کی کیفیت بیان کی۔ اُس وقت مولانا ابو بکر عطاء اللہ۔ اور حکیم اسحٰق لاہوری بیٹھے تھے۔ اُنھون نے کہا۔ یہ مہمان شیخ طاہر کے بھائی کا بیٹا ہے۔ بہت خوش ہوئے۔ اور بہت دلجوئی کی۔ مینے چند روز بڑائی کمائی پر چند تارکان دنیا کے ساتھہ بسر کئے۔ ہر روز کسی قدر نقد ہاتھہ آجاتا تھا۔ اور شکم پروری کے سامان ہو جاتا تھا۔ یہ دیکھکر دل مین خدشہ پیدا ہوا۔ شاید میری درویشی۔ ایزدی درگاہ مین قبول نہین ہوئی۔ جو ہر روز تونگرانہ۔ سیری کے ساتھہ گزرتی ہے۔ اس اندیشہ پر مین دیوانہ آزمایا گیا۔ اس آزمایش مین ظاہر ہوا۔ کہ اس طرح کا توکل بھی شرک خفی ہے۔ اور قوت القلوب مین جو التوکل ھو الفراد عن التوکل کا بیان ہے۔ وہ یہین سے ہے۔ جب اس قضیہ

ا۔ ترکی۔ آتکا سے ساگنا بتہ ۱۲

من ہی خوب اندیشہ کیا گیا - تو تسلسل کی ضرورت معلوم ہوئی - پھر حیرت ہوئی - کہ نوں کا حیز
ہے - بحکم الٰہی - نفس ملہم نے ادا کیا - کہ اسم قوی اور متین کی اس تجلی کو توکل کہتے
ہین - جو سالک کے دل پر پڑے - یعنی جب تک درویش کا دل ان دونون بزرگوار
اسمون کا تجلی گاہ نہین ہو جاتا ہے - تب تک اوسکو متوکل نہین کہتے ہین - اور یہ
توکل - توحید حق اور فنائے خلق کے معنی مین ہے - قصہ کوتاہ مینے برہان پور کو بازگشت
کی - یہان آکر ایک حسین منظر کے حسن پر دل مائل ہوا - اور محویت اکی نوبت یہان
تک پہونچی - کہ کتاب پڑھنے کے وقت صحیفون کے حرفون اور خطوط سے - نام محبوب
کے نقش کے سوا کچھ نظر مین یا اندیشہ مین نہین آتا تھا - اور نماز کی محراب مین
محبوب کی صورت نے صنم ہونے کی شان اختیار کی - بلکہ ادراکات اور حواس اپنے
ادراکات سے بیکار ہو کر محبوب کے سوا کچھ معلوم نہین کر سکتے تھے - قوۃ ذائقہ - پانی
کو دودھ سے جدا نہین کر سکتی تھی - اور کان - نغمہ کو نوحہ سے علیحدہ نہین پہچانتے
تھے - میرے سودا کی کسی قدر کیفیت استادی عم مکرم کو معلوم ہوئی - تو فرمایا - ایسی
استعداد والا اگر رسمی علم کی طلب چھوڑ کر ایزد شناسی کے دامن سے لگ جاوے - تو
بہت زیادہ جلدی مقصدین کامیاب ہو جاوے - بالجملہ چونکہ محبوب کی صورت نظر
کے سامنے سے - بالخصوص نماز کے اندر - تغافل کرنے اور لاحول پڑھنے پر بھی دور
نہین ہوئی - اور مینے اس بات کو ازروے شریعت ناروا جانا - لہذا شیخ لشکر محمد عارف
شطاری قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہو کر اصلیت گراہی بیان کی - ان ایام مین طالبان
ہدایت کی نماز شیخ لشکر محمد عارف کے دست رہنمائی مین تھی - شیخ لشکر محمد عارف نے فرمایا -
تین روز روزہ رکھو - اور چوتھے روز تلقین ذکر لو - ذکر کے نور سے - یہ وسواس حق کی طرف
کوچ کر جاوینگے - چنانچہ مینے ایسا ہی کیا - ہنوز تیسرا روزہ افطار نہین کرنے پایا تھا - کہ میرا
دل اس تعلق سے یکبارگی ہٹا - اور تلقین کے روز دل کے اوپر ذکر نے ایسی جگہ پکڑی
کہ گھر کی طرف واپس آنے کے وقت بازار کے چراغون سے اللہ جل شانہ کے نام کے سوا
کچھ بھی نظر نہین آیا - اولین چلہ کے آغاز مین تمام بدنی اعضا سے بلکہ ہر ایک بال کی جڑ سے

(ذاکرِ مذکور مینے گوشِ خیال سے سن لیا - اسی چلہ کے انجام مین توحید کا تخم - زمین دل پر بکھیرا گیا - اور دوسرے چلہ کی بہار سے گلستان بنادیا گیا - اب مین اُسی گلستان سے بے شمار پھول - تصنیف اور تلقین کے ذریعہ سے - دوستان حال واستقبال کے واسطے ذخیرہ کرتا ہون"

ایک روز یاد کر کے آپ فرماتے تھے -

"رمضان کا مہینا اور ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ تھا - ایک رات اعتکاف کے اندر مجھ معتکف سراپا عبودیت کی خاطر مین یہ بات آئی - کہ اس وقت مین تمام اصحاب کو جمعیت اور حضور حاصل ہے - اور حصن حصین کی حدیث مین لکھا ہے - کہ رقت قلب کا وقت دعا کی قبولیت کا محل ہے - لہذا مجکو دعا کا ہاتھ قبولیت کی امید پر اُٹھانا چاہیئے - ہنوز یہ خیال نفس ناطقہ سے آگے بڑھکر زبان تک نہین آنے پایا تھا کہ مینے حق سبحانہ تعالیٰ کو اُن تمام مظاہر سے آشکارا دیکھ لیا - جو نظر آتے تھے مع ذلک سوال کا خیال اس بنیاد پر دل سے دور نہین ہوا - کہ مرتبہ عبودیۃ اسی صورت مین ثابت ہوتا ہے -

انما یسال العبد امتثالا للامر الذی وقع فی قوله تعالے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فالعبد المحض للہ سبحانہ من ہو لیس فیہ شوب ربوبیۃ وشائبۃ رقیۃ لامر سواہ ولیس لہذا الداعی ہمۃ ورسوم متعلقۃ فیما سال فیہ من مسئول معین وغیر معین وانما ہمتہ مصروفۃ الی الامتثال فقط غیر متجاوزۃ

بندہ دعا صرف تعمیل حکم کے واسطے کرتا ہے جو اللہ جل شانہ کے قول ادعونی استجب لکم[1] مین واقع ہوا ہے - کیونکہ خالص اللہ جل شانہ کا بندہ وہی ہوسکتا ہے - جس مین ربوبیتہ کا لگاؤ - اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کسی اور شے کے ساتھ پھنساؤ نہ ہو - مذکورہ بالا سائل کا قصد اور ارادہ اُس شے کے متعلق نہین ہوتا ہے - کہ جس کے بارہ مین اُس کا سوال ہوتا ہے - خواہ وہ مسئول معین ہو - یا غیر معین ہو - بلکہ سائل کا قصد تمام وکمال صرف تعمیل حکم کی طرف متوجہ

(۱) - ہم سے دعا مانگتے رہو - ہم (تمہاری دعا) قبول کرینگے -

الی مطلوب سواه فانه لا یجوز ان یکون مطلوباً لان من شان المطلوب ان یکون موجوداً فی نفس الامر ومفقوداً عند الطالب باعتباره والغیر وما سواه معدوم فی نفسه فلا یکون من شانه ان یطلب فلا ینبغی ان یطلب احد احداً سواه فاذا اقتضی الحال السؤال اللفظی سال عبودیة واذا اقتضی التفویض والسکوت عن الدعاء سکت عنه

فسنح هذا المرجو فی صورة التمیز علی خاطری عند تخیل السؤال معاً الیست الموجودات یمکن ان تتصف بالرحمة الرحیمة کما اتصفت بالرحمة الرحمانیة علی مقتضی رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لان الشیٔ اذا اتصف بالرحمة الرحمانیة التی هی عبارة عن نفس الرحمٰن وهو تجلی الوجود الواجب تعالی فلا یلیق ابتلاءه بالقهر والعذاب لان صفة الرحمة ثابتة للحق سبحانه بالذات وبالفضل وصفة القهر بالعرض وبالتبع

ہوتا ہے۔ اور اللہ جل شانہ کے سوا کسی دیگر مطلوب کی طرف متجاوز نہیں ہوتا کیونکہ غیر اللہ کا مطلوب بنانا جائز نہیں ہے کس واسطے کہ شان مطلوب یہ ہے۔ کہ وہ نفس الامر میں تو موجود ہو۔ مگر طالب کے نزدیک اُس کے اعتبار سے مفقود ہو اور غیر اللہ اور ماسواے اللہ فی نفسہ معدوم ہیں۔ لہذا اُن کی شان میں یہ بات داخل نہیں ہے کہ مطلوب بنائے جاویں۔ پس ہرگز یہ بات سزاوار نہیں ہے۔ کہ کوئی شخص بھی اللہ جل شانہ کے سوا کسی اور شے کو مطلوب بنائے اس صورت میں اگر حال۔ لفظی سوال کا مقتضی ہو۔ تو عبودیۃ کی راہ سے سوال کرے۔ اور اگر حال تفویض اور سکوت عن الدعاء کا مقتضی ہو۔ تو دعا سے سکوت کرے۔

پھر معًا خیال سوال کے ساتھ ہی تمیز و تفریق کے طور پر میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اگرچہ تمام موجودات بمقتضی رحمتی وسعت کل شئے رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہیں۔ اور دلیل اس کی یہ ہے۔ کہ جب کوئی شے رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہوگی جو عبارت نفس رحمن سے ہے۔ اور نفس رحمانی بعینہ وجود واجب تعالیٰ کی تجلی ہے۔ تو پھر یہ بات کب موزوں ہے کہ وہی شے قہر اور عذاب میں مبتلا ہو۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ موجودات جس طرح رحمۃ رحمانیہ کے ساتھ متصف ہوئی ہیں۔ اسی طرح وہ رحمۃ رحیمیہ کے ساتھ بھی متصف ہوئی ہوں۔ کیونکہ حق سبحانہ کے واسطے صفت رحمۃ بالذات اور بالفضل ثابت ہے اور صفت قہر بالعرض اور بالتبع۔

ے ہماری رحمت داخل وناہل ہے سب چیزوں کو شامل ہے ۱۲

وعلی ھذا ما قال البیضاوی فی قولہ تعالے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ط وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۵ وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید فلا امتناع فیہ لذاتہ لیمتنع الترديد والتعليق بانٓ تمت كلمة ربك بالحسنى	اور اسی اصول پر مبنی ہے - یہ جو قاضی بیضاوی نے فرمایا ہے اللہ جل شانہ کے قول پاک ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم کی تفسیر میں وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید (ترجمہ) یعنی شرک کا نہ بخشنا مقتضائے وعید ہے - اس بیان میں بذاتہ کوئی تناقض نہیں ہے - کہ جس کی وجہ سے تردید اور کلمات تمت کلمۃ ربک بالحسنی کے ساتھ تعلیق ممتنع ہو۔

آپ کی تصنیفات کا شمار یہ ہے (۱) روضۃ الحسنی (۲) اور عین المعانی یہ دونوں رسالے تو نہ نام الٰہی کی شرح میں - اول اول ہے - اور ثانی کا ثانی نہیں ہے - (۳) انوار الاسرار - قرآنی تاویلات کے بارہ میں دوسری ذی تاویل اور حقائق نما تفسیروں پر نظر کر کے ثانی نقش ہے جس کو آپ کی فطرت کے نقاش نے معانی کے بدیع نگار قلم سے لکھکر اہل زمانہ کے سامنے پیش کیا ہے - (۴) رسالہ حواس پنجگانہ - جس میں آپنے حضرات خمس کے ساتھ مطابقت دی ہے - شیخ صدر جہان دہارروال - آپ کے برگزیدہ خلفا میں سے ہیں - ان کی التماس قبول فرما کر لکھا تھا - (۵) حاشیہ بر اشارۃ غریبہ کتاب انسان کامل جو شیخ عبد الکریم جیلی قدس سرہ کی تصنیفات میں سے ہے - یہ حاشیہ آپنے اُس وقت تحریر فرمایا تھا - کہ جب آپ شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی کے خلیفہ سید احمد دکنی کی شاگردی میں داخل تھے - (۶) شرح فارسی بر قصیدہ بردہ (۷) رسالہ قباید المذاہب الاربعہ مع اشارات اہل التصوف (۸) حاشیہ بر شرح ضیائیہ - ایک شرح ہے جس کو حقائق آگاہ مولانا عبد الرحمن جامی نے کافیہ پر لکھا تھا - اس شرح پر آپنے حاشیہ چڑہایا ہے - یہ اُس وقت کی بات ہے - کہ جب آپ اپنے بڑے صاحبزادہ شیخ عبد الستار کو درس دیتے تھے - مولانا عبد الغفور اور مولانا عصام الدین کے حاشیوں کے مقابلہ میں بڑی میٹھی میٹھی باتیں لکھی ہیں - (۹) فتح محمدی در علوم ما یتعلق بہ التفسیر - یہ کتاب شیخ فتح محمد کے واسطے تالیف فرمائی تھی - جو آپ کے چھوٹے فرزند

۵ اگر تو اُن کو عذاب دے - تو تجھکو اختیار ہے - یہ تیرے بندے ہیں - اور اگر تو اُن کو معاف کرے - تو (کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بے شک تو (ہی سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے ۱۲ ۵۲ الترديد دائر بين النفي والاثبات ۱۲ ۵۳ (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کے کلمات سب کے سب خوبیوں پر ہی تمام ہوئے ہیں ۱۲ -

ہین (۱۰) تتمیم شرح ماتہ عامل جسکو میر فتح اللہ شیرازی نے آغاز فرمایا تہا - مگر زمانہ کی بیوفائی کے سبب سے انجام کو نہین پہونچی تہی - اس کتاب کو آپنے میر سید علی ابن عم قاضی نور اللہ کی آرزو پر التفات فرماکر آغاز کی طرح انجام کو پہونچایا ہے - قاضی نور اللہ - عرش آستانی اکبر شاہ کے لشکر کے قاضی تہے -

(۱۱) رسالہ عقود جس کو سب سے زیادہ مختصر عبارت مین لکہا ہے - ارباب حدیث گنیتون کا شمار اپنے ہاتہ کی انگلیون پر رکہتے ہین - اس کو عقود کہتے ہین - (۱۲) دو رباعی کی دو شرح (۱۳) ترجمہ اسرار الوحی بہی آپ ہی کا ترتیب دیا ہوا ہے - تقدیری کرشمون سے امید ہے - کہ ان سرتاپا کشف سے بہرے ہوئے رسالون کے نام سننے والے کو اگر ان کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوگا - تو میرے ستایش نما بیان کو لاف و گزاف نہ سمجہے گا -

اس مین شک نہین - اگر تمام معاملہ ذی انصاف گروہ کے ساتہ ہی ہوتا - تو کوئی اندیشہ کی بات نہین تہی - لیکن کیا کیا جاوے - چند غربال منش اور صافی طینت لوگون سے بہی کام پڑنے والا ہے - اسواسطے ہر ایک رسالہ مین سے نمونہ کے طور پر ایک ایک نقل تحریر کرتا ہون - تاکہ جن اصحاب نے دعوت قبول کرلی ہے - وہ میری ستایش نمائی کے خوان پر سے صرف چاشنی چکہہ کر نا رسنہ نہ اٹہہ جاوین -

یہ انوار الاسرار کے دیباچہ کی نقل ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد یا من دعوتہ لطالبیہ الی جمال عزتہ فاتحۃ لابواب خزائنہ وکان دعوتہ موفورا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اے مقدس اور بابرکت خداوند حمد جمیع اقسام اور اشکال تیرے ہی لئے شایان اور موزون ہین جس ذات والا صفات کی دعوت (طلب) اُس کے جمال عزت کے طالبین کے واسطے اُس کے خزانون کے دروازون کی کنجی ہوسکتی ہے - نیز جس کی دعوت (طلب) نہایت زیادہ ہے وہ تو ہی ہے -

ولک الشکر یا من لا وسیلۃ الی اظہار نعمہ الا بسعی بقلبہ ومن کان ساعیا بقلبہ یری کان سعیہ مشکورا

اور اے کثیر النعم منعم - شکر کے جملہ افراد اور انواع تیرے ہی لئے زیبا اور سزاوار ہین جس منعم کی نعمتون کے اظہار کے واسطے سوائے قلبی سعی کے کوئی وسیلہ نہین ہوسکتا ہے - بس منعم تو ہی ہے - اور یہ مسلم ہے - کہ جو شخص دل کے ساتہ سعی ہوتا ہے - وہ دیکہہ لیتا ہے - کہ اس کی سعی مشکور ہوتی ہے -

وعليك الصلوة والسلام يا من حقيقته مجمع حقائق جميع المراتب والمجالى وروحه منبع العوالم والمعالى ووجوده لحضرة العوالم رحمة الله المتعالى وكان كتابه منشورا

اور نامحدود صلوۃ وسلام آلہی نازل ہو آپ پر اے ذات پاک محمدی - جس شخص کی حقیقۃ جملہ مراتب اور مجالی کی حقیقتون کا مجمع جس کی روح پر فتوح - عوالم اور معالی کا چشمہ جس کا وجود باجود - ظہور عوالم کے واسطے - اللہ جل شانہ کی رحمۃ اور جس کی کتاب - منشور (واضح) ہے وہ آپ ہی کی ذات عالی درجات ہے -

وعلى الذين فضلوا بالصحبة الرفيعة الصورية والمعنوية وكان صحبتهم به صلعم وعلى آله مسرورا

اور اُن اصحاب پر بھی صلوۃ وسلام نازل ہو - جو صوری اور معنوی رفیع الشان صحبت کے ساتھ فضیلت دئے گئے ہین جن کی صحبت رسول مقبول صلعم کے ساتھ رہتی تھی - اور رسول مقبول صلعم کی اولاد امجاد پر بھی صلوۃ وسلام نازل ہو - اور یہ نزول صلوۃ وسلام جملہ آل واصحاب کے مسرور الوقت ہونے کا باعث بنے -

وبعد فهذه مشاعل انوار الاسرار فى المشاهد الابكار لتنوير عيون الفحول الاحرار عن رقبة التقليد والاكدار قد لاحت من حضرة القدير على المذنب الفقير من غير تامل وكسب بل الهم الله بعين عنايته عند الكتابة ومرارا يقول النفس ايها الفضولى الى اين تذهب اتدرى ما الكتاب وما الايمان بظاهره وباطنه فنقف عنده ونقول ما ادرى مايفعل

بعد حمد وصلوۃ التماس یہ ہے - کہ یہ مضامین گویا انوار اسرار کی مشعلین ہین جو دست نارسیدہ محلون مین اُن جوان مردون کی آنکھین منور کرنے کے واسطے رکھی ہوئی ہین - جو تقلید اور کدورتون کی قید سے آزاد ہین مذکورہ بالا اسرار جناب باری عز اسمہ کی طرف سے - فقیر مذنب پر بغیر تامل اور کوشش کے وارد ہوئے ہین - بلکہ یہ کہنا بے محل نہین ہے - کہ اللہ تعالی جل شانہ نے اپنی عین عنایت سے کتابت کے وقت صدر الذکر اسرار کو الہام فرمایا اور ایسی حالت مین الہام فرمایا - کہ فقیر مذنب (مین) اپنے نفس سے بار بار کہتا تھا اور اے بوالفضول کدھر جاتا ہے - کیا تو جانتا ہے - کہ کتاب کیا ہے - اور ظاہراً و باطناً ایمان کیا ہے - کہ اُس تک

بی فالھمنی الله تعالیٰ فنفی دبیت من
سری - مَاكُنْتَ تَدْرِیْ مَا
الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ - صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
اَلَآ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ لبیان
بعض اسرار الکتاب البشیر النذیر
غیر مبینة فیها اسرار الفصاحة و
انوار البلاغة ولا مشرحة فیها غرائب
اللغة والعربیة لما فقفت الوطر
من تنبیه العلماء الراسخون فی الظاھر
ومن قرءه واوله علی الباطن ولم
یلتفت الی ظاھره اصلا کاذھب
الی فرعون انه طغی یراد بھا
ان موسی روحه وفرعون نفسه
من غیر ملاحظة المعنی الاصلی
الذی لاجله نزل فھو باطنی
لبطونه فی احد معانیه ومن فسر
علی الظاھر الصرف من غیر ایمان واقرار
بالاشارات والنکت التی ھی
عین البلاغة الی ربه وبمحض

پہونچ کر تجکو وقوف حاصل ہوئے" اور نفس مجکو جواب دیتا تھا
کہ مین "نہین جانتا میرے ساتھ کیا کیا جاوے گا" ایسی
حالت مین اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجکو الہام فرمایا۔ یعنی
میرے باطن سے آیۃ کریمہ ماکنت تدری ما الکتاب
ولا الایمان ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ من
نشاء من عبادنا وانک لتھدی الی
صراط مستقیم - صراط الله الذی لہ ما فی
السموٰت وما فی الارض الا الی الله تصیر الامور
کی ندا مجکو ہوئی - اور یہ ندا اسواسطے ہوئی کہ مین بشارت دینی
والی اور نیز ڈرانے والی کتاب (قرآن کریم) کے ایسے بعض
اسرار بیان کرون جن کے اندر فصاحت کے اسرار اور بلاغت
کے انوار بیان نہ ہون نہ غریبہ اور عربیہ لغات کی تشریح
کی جاوے - کیونکہ یہ ضرورت بڑے بڑے علماے ظاہر
کی کوشش سے پوری ہو چکی ہے - نیز جس شخص نے قرآن
پڑھ کر اُس کی تاویل صرف باطن پر کی - اور ظاہر کی جانب قطعی
ملتفت نہین ہوا - جیسے آیۃ کریمہ اذھب الی فرعون انہ طغی
مین بغیر لحاظ اصلی معنی کے - جس کے واسطے یہ آیۃ کریمہ نازل
ہوئی ہے - یہ معنی مراد لئے جاتے ہین - کہ موسیٰ - روح
انسان ہے - اور فرعون نفس انسان ہے ایسی تاویل
کرنے والا شخص باطنی ہے - کیونکہ وہ منجملہ دو معانی کے
صرف ایک معنی کے اندر گھسا ہے اور جس شخص نے
تفسیر قرآن صرف ظاہر پر کی - اور جو اشارات اور نکات اللہ
جل شانہ کی طرف نگاہ کرکے عین بلاغت - اور نفس انسانی

الفصاحة من نفسه فهو حشوی
خارجی لا یری من جلال قرءته
الا سرادقات عزته ولم یظفر
بدخوله فی مجلس وقوفه علی
جماله المندرج فیه والمندمج
تحته ومن جمع بینهما فهو العارف
الکامل الواقف بالکتاب وبمراد
نزوله ولذا اکثر ما یذکر
من الاشارات بلعل ویحتمل
لادب ادب الله سبحانه العلماء
الواقفین بجمیع مراتب التنزیه
والتشبیه واسال الله ان
یجعلنی ومن سلك طریقی
من الذین لیس للشیطان
علیهم سبیل

اعوذ بالله المتحلی بصفته
الجمال والجلال من الشیطان
البعد وهو البعد الذی وقع بین
العبد وربه وهما ولیس فی
الحقیقة او البعد الموهوم
والخلاء المتوهم فی محل وجود العالم
یعنی العالم الظاهر خارج عن حضرة

کی طرف نظر کرکے محض فصاحت ہین - ان اشارات اور
نکات پر وہ شخص نہ ایمان لایا - نہ اقرار کیا - وہ حشوی خارجی
ہے - کہ جلال قراۃ مین سے صرف پردہاے عزت کے
سوا - کچھہ نہین دیکھہ سکا ہے - اور جو خوبیان قرآن مجید کے
اندر یا اُس کے ذیل مین درج ہین - اُن کی واقفیت کی
مجلس مین داخل نہین ہو سکا ہے اور جس شخص نے
ظاہری اور باطنی دونون معانی جمع کیے - وہی عارف
کامل ہے جو کتاب سے - اور نزول کتاب کی مراد سے
واقف ہے - اسی واسطے جہان کہین اشارات کا ذکر
کیا گیا ہے - لفظ "لعلّ" کے ساتھہ کیا گیا ہے - اور یہ بھی
ممکن ہے کہ لفظ "لعلّ" کے ساتھہ ذکر - ادب کے خیال سے
کیا گیا ہو جس کی تعلیم اللہ سبحانہ نے اُن علما کو فرمائی ہے
جو تنزیہ اور تشبیہ کے جمیع مراتب سے واقف ہین -
اور مین اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہون - کہ وہ مجکو اور میرے
سب پیرو اصحاب کو اُن لوگون کے گروہ مین داخل کردیوے -
جن پر شیطان کا زور نہین چل سکتا ہے -

اعوذ باللہ - مین اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پناہ چاہتا ہون
جو جمال اور جلال کی صفت کے ساتھہ آراستہ ہے مین الشیطان
شیطان سے یعنی بعد سے - بُعد سے مراد وہ بُعد ہے جو عبد
اور اُس کے رب کے درمیان مین وہمًا واقع ہے - مگر فی الحقیقۃ
کچھہ نہین ہے - یا بعد سے مراد وہ موہوم بعد - اور متوہم
خلا ہے - جو وجود عالم کے محل مین پایا جاتا ہے - یعنی عالم
وہ ظاہری مقام ہے - جو حضرت غیب سے خارج - اور

الغيب المتجلي في الخلاء المتوهم - الرحيم المردود
عن حد الوجود الاصلي في الحقيقة وان
ظهر بالاعتبارات الوجودية -
بسم الله ملتبسا باسم الله الذي
تجلى بالاسماء والصفات المقتضية
لحقائق الاسماء الكونية بعلم اليقين
يعني شرعت في حال التحاق علمي
باسماء الله بالذوق والوجدان
او قل متحققا باسم الله الذي تجلى
بالاسماء الالوهية والصفات الربانية
بعين اليقين يعني شرعت في حال
تحققي بالاسماء والصفات
بعيني معها - او قل متلبسا باسم
الله الذي تجلى بالنسب الوجوبية
والاوصاف الفعلية بحق اليقين
يعني شرعت بحال اظهاري وتحقيقي
الاسماء الالهية الفعلية على الحقائق
الكونية الانفعالية بالخلافة لا بالاصالة
فان لا قدم للممكن كائنا
ما كان في الوجوب الذاتي
ولا يكون هذه الا للمكمل
والتي فوقها للكامل والتي
تحتها للواصل المبتدى

متوہم خلا مین نمایان ہے - الرحیم کون یعد جو مردود یعنی وجود
اصلی کی حد سے حقیقۃً باہر ہے - اگرچہ اعتبارات وجودیہ
کی رو سے ظاہر ہے -
بسم اللہ - مین اللہ تعالیٰ شانہ کے نام پر شروع کرتا ہون درانحالیکہ
کہ مین علم الیقین کے ساتھ اللہ پاک کے نام سے ملتبس ہوتا ہون
جسنے ایسے اسما اور صفات کے ساتھ تجلی فرمائی ہے - جو اسمائے کونیہ
کی حقیقتون کے مقتضی ہین - یعنی مینے ایسی حالت مین شروع
کیا ہے - کہ جس حالت مین میرا علم - الٰہی اسما کے ساتھ ذوق
اور وجدان سے ملحق ہوا ہے - یا یون کہیے - مین اللہ جل شانہ
کے نام پر شروع کرتا ہون - درانحالیکہ مین عین الیقین کے
ساتھ اللہ پاک کے نام سے متحقق ہوتا ہون - جس نے اسمائے
الوہیہ اور صفات ربانیہ کے ساتھ تجلی فرمائی ہے - یعنی مینے
ایسی حالت مین شروع کیا ہے کہ جس حالت مین میرا عینی
(ذاتی) تحقق اسمائے الوہیہ اور صفات ربانیہ کے ساتھ
ہوا ہے - یا یون کہیے - مین اللہ جل شانہ کے نام پر شروع کرتا ہون
درانحالیکہ مین حق الیقین کے ساتھ اللہ پاک کے نام
سے ملتبس ہوتا ہون جس نے وجوبی نسبتون اور فعلی اوصاف
کے ساتھ تجلی فرمائی ہے یعنی مینے ایسی حالت مین شروع
کیا ہے - کہ جس حالت مین اسمائے الٰہیہ فعلیہ کا فعل -
حقائق - کونیہ انفعالیہ پر بالخلافۃ ظاہر اور تحقیق کرتا ہون
نہ بالاصالۃ کیونکہ ممکن کو خواہ وہ کسی وقت تک رہے
وجوب ذاتی کے اندر قدم نہین ہو سکتا ہے - اور یہ تلبس
بس مکمل کو ہی حاصل ہوتا ہے - اور جو تلبس اس سے

فی العرفان بالاحدیۃ الذاتیۃ

بالاتر ہے - وہ کامل کو حاصل ہوتا ہے - اور جو تلبس اس سے بہی بالاتر ہے - وہ اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے - جو واصل ہے - اور اوس نے احدیۃ ذاتیہ کے عرفانی مقام مین قدم رکہنا ابہی ابہی آغاز کیا ہے -

والاسم باصطلاحہم اعنی اہل التصوف لیس ہو اللفظ بل ہو الذات المسمیٰ باعتبار صفۃ وجودیۃ کالعلیم والقدیر او عدمیۃ کالقدوس والسلام واقحام الاسم بین الباء والله لرفع الالتباس بالقسم عند اہل الظاہر والامر آخر وہو المشہور فی کتبہم اما عندی فوجہ الاقحام ان التحقق والتلبس والالتباس والتبرك انما ہی بمرتبۃ الالوہیۃ المقتضیۃ بذاتہا حقائق العالم المعبر عنہا باسم الله فاذا لم یقحم توہم ان التحقق وغیرہا بذات الله سبحانہ وذات الله متعالیۃ من ان ینسب الیہ وصف او یلحقہ حد او یقیدہ رسم فانہ ہو الوجود المطلق والعین البحت ومتبریۃ من ان یحیط بہ علم

اسم - اُن کی یعنی اہل تصوف کی اصطلاح مین صرف لفظ نہین ہے - بلکہ ذات ہے - جو وجودی صفت کے اعتبار سے مثل علیم اور قدیر کے اور عدمی صفتہ کے اعتبار سے مثل قدوس اور سلام کے نام زد کی جاتی ہے حرف (ب) اور لفظ (الله) کے درمیان مین لفظ - (اسم) داخل کرنا اہل ظاہر کے نزدیک تو واسطے رفع التباس کے ہے - جو باے قسم کے ساتہہ ہوتا اور نیز ایک اور وجہ سے بہی ہے - جو کتب صوفیہ مین شہرت کے ساتہہ مذکور ہے لیکن میرے نزدیک لفظ (اسم) داخل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تحقق - تلبس - التباس اور تبرک جو کچہہ بہی ہوتا ہے محض مرتبہ الوہیۃ کے ساتہہ ہوتا ہے - جو بذاتہ - حقائق عالم کا مقتضی ہے - اسی کی تعبیر اسم سے کی جاتی ہے - پس اگر لفظ (اسم) داخل نہین کیا جاوے گا - تو وہم پیدا ہوگا - کہ تحقق اور تلبس وغیرہ وغیرہ الله سبحانہ کی ذات کے ساتہہ ہے - حال آنکہ الله جل شانہ کی ذات اِس امر سے عالی ہے کہ اُس کی جانب کسی وصف کی نسبت کی جاوے یا اُس کو کوئی حد لاحق ہو - یا اُس کو کوئی رسم مقید کرے کیونکہ الله پاک کی ذات - وجود مطلق اور عین بحت ہے اور حال آنکہ الله جل شانہ کی ذات اس امر سے بالاتر ہے - کہ اُس کو

او عقل او کشف ومنزه من ان
يدرکه منزه بالاطلاق والاقتضا
والتعين او يحده مشبه فی جهة
من الجهات تعالی الله عن ذلک
علوًّا کبيرًا وهو اخفی من کل شئ هوية
وحقيقةً واظهر من کل شئ انية
وتحققًا وله مراتب باعتبار انبساطه
علی اعيان الممکنات وظهوره بمراتب
الالهيات والکائنات فاول تعين
يتعين منه بذاته فی ذاته هو الوحدة
ثم الوحدة تنقسم بقوسين قوس
الاحدية وقوس الواحدية ثم
الواحدية تتشعب بشعبتين ظاهر
الوجود وظاهر العلم والحقيقة
الجامعة بينهما والحد الفاصل
بينهما حقيقة الانسان لاغير و
من واجبات الاول الوجوب
الذاتی والتاثير والفعل وغيرها
المسمی بالله وبالاشتراک اللفظی يطلق
لفظة الله علی هذه المرتبة وعلی الوجود
المطلق ايضًا من غير ملاحظة مفهوم
من المفهومات ومن لوازم الثانی
الاستعداد والقابلية والانفعال

کوئی علم یا عقل یا کشف احاطہ کر سکے - اور حال آنکہ اللہ جل شانہ
کی ذات اس امر سے پاکیزہ تر ہے - کہ کوئی تنزیہ بیان کرنے والا
شخص - اطلاق اقتضا - اور تعین کے ساتھ اُس کی تنزیہ کرے
یا کوئی تشبیہ بیان کرنے والا شخص منجملہ جہات کے کسی جہت مین
اُس کو محدود کرے - اللہ تعالیٰ جل شانہ اِن تمام باتون سے بالاتر ہے
نیز وہ ہر ایک شے سے ہُویّۃ اور حقیقۃ کے اعتبار سے
مخفی تر - اور انیّۃ اور تحقق کے اعتبار سے ظاہر تر ہے
اور نیز چونکہ ذات باری عزّ اسمہ کو اعیان ممکنات پر انبساط
اور مراتب الٰہیات وکائنات پر ظہور حاصل ہے - اِس
اعتبار سے اُس کے کئی درجہ ہین - پس اول تعین جس کے
ذریعہ سے اللہ عزّ اسمہ بذاتہ اپنی ذات کے اندر متعین ہوتا ہے
وہ وحدۃ ہے - پھر اِس کے بعد وحدۃ دو قوسون پر منقسم ہوتی
ہے - ایک قوس احدیۃ ہے - اور دوسری قوس واحدیۃ -
اِس کے بعد واحدیۃ کی دو شاخین ہوتی ہین - ایک ظاہر الوجود
اور دوسری ظاہر العلم - اِن دونون شاخون کے درمیان مین
حقیقۃ جامعہ یا یون کہیئے - اِن دونون کے درمیان مین حد فاصل
بس انسانی حقیقۃ ہے - نہ کچھہ اور - اولین قسم کے واجبات
مین وجوب ذاتی - تاثیر - اور فعل وغیرہ وغیرہ داخل ہین - اِسی
کا نام اللہ ہے - لفظ اللہ کا اطلاق اس مرتبہ پر تو آتا ہی ہے
اگرچہ لفظی اشتراک کی وجہ سے یہ لفظ وجود مطلق پر بھی بولا جاتا
ہے - بدون ملاحظہ کسی مفہوم کے اور دوسری قسم
کے لوازم مین استعداد - قابلیتہ - انفعال - اور
تاثر وغیرہ وغیرہ شامل ہین - اسی کا نام اصطلاح مین غیر اللہ

والتأثر وغیرها المسمی بالغیر والسوی فی الاصطلاح ثم المرتبة المؤثرة اذا ظهرت تفصیلا یسمی ربا۔

الرحمن الذی تعین بمراتبه وکمالاته فی جمیع ممکناته ثم اذا تجلی الواحدیة بالاحکام والآثار بالفیض المقدس والنفس الرحمانی یسمی رحمانا والنفس الرحمانی عبارة عن انبساط وجوده تعالی وامتداده علی مراتب ممکناته فکما ان کلمات الانسان عبارة عن انبساط نفسه علی مخارجه ویظهر من کل مخرجه بحسب استعداده حروف ثم اذا اجتمعت الحروف یسمی کلمات کذلک النفس الرحمانی بسبب مروره وظهوره علی مراتب یظهر من کل مرتبة بحسب استعدادها تعینات کلیة وجزئیة ثم باجتماعها یسمی مرتبة کلیة اولیة روحا ومثالا وشهادة وشخصا جامعا ولیس لها فی الخارج وجود یتمیز عن تعیناتها خارجا کالسلطنة مثلا فان تعین کل سلطان متعین فی السلطنة ولیس للسلطنة وجود ممتاز عنه

الرحیم الذی تجلی علی المومنین

اور سوی اللہ کہا گیا ہے۔ پھر جب موثر درجہ تفصیلاً ظاہر ہوا۔ تو اُس کا نام رب ہوا۔

الرحمٰن جو رحمٰن ہے۔ یعنی جس نے اپنے مراتب اور کمالات کے ساتھ اپنی جمیع ممکنات مین تعین فرمایا۔ جاننا چاہیے کہ جب واحدیت نے احکام و آثار کے ذریعہ سے فیض مقدس اور نفس رحمانی کے ساتھ تجلی فرمائی۔ تو اُس وقت مین اُس کا نام رحمٰن رکھا گیا۔ وجود باری تعالیٰ نے اپنے مراتب ممکنات پر جو انبساط اور امتداد فرمایا ہے۔ نفس رحمانی اسی سے عبارت ہے جس طرح کلمات انسانی عبارت ہے مخارج حروف پر نفس کے انبساط سے۔ اور ہر مخرج سے اُس کی استعداد کے موافق حروف ظاہر ہوتے ہین اور پھر جب حروف جمع ہو جاتے ہین۔ تو اُن کا نام کلمات ہوتا ہے۔ اسی طرح نفس رحمانی کا حال ہے کہ مراتب ممکنات پر اُس کے مرور اور ظہور سے حسب استعداد ہر ایک مرتبہ سے کلی اور جزئی تعینات ظاہر ہوتے ہین۔ پھر اِن کلی و جزئی تعینات کے جمع ہونے سے مرتبہ کلیہ اولیہ کا نام روح۔ مثال۔ شہادۃ یا شخص جامع رکھا جاتا ہے۔ اور اس مرتبہ کلیہ کا وجود خارج مین نہین ہوتا ہے۔ جو اپنے تعینات سے باعتبار خارجی وجود ہونے کے متمیز ہو سکے۔ جیسے مثلاً سلطنت۔ کہ ہر ایک سلطان کا تعین سلطنت کے اندر ہوتا ہے۔ اور باایںہمہ سلطنت کا اُس سے کوئی علیحدہ وجود نہین۔

الرحیم۔ جو رحیم ہے۔ یعنی جس نے مومنین پر اپنی

برحمته الخاصة

(الف) باعلامه ایاهم هذه المراتب والمجالی التی ظهرت من کمال الاسماء الالهیة المقتضیة للظهور بانه هو سار بکلیته فی جمیع مراتبه ومرایاه۔

(ب) او باعلام علم الرجوع عن النفسانیة المذموم منه الی الحقیقة فی مقام العبودیة

(ج) او باعلام ان هذه المراتب باسرها کلها وجزءها ساریة بالوجود فی الکل عموما باعتبار کل شئ فی کل شئ او ظاهرة عطف فی الشهود فی حقیقة الانسان الکامل الممتاز بکمالیته عن سائر المکونات۔

(د) او باعلام ان الانسان الکامل اذا بلغ غایة الکمال الممکن فی حق البشر یری ذاته مدبرة لجمیع العوالم والمراتب ویری اوصافه سبحانه اوصاف نفسه سوی الوجوب الذاتی بمرتبة جمع الجمع + وهذا سر لایجوز کشفه الا لاهل الکمال البالغ مرتبة الرجال

الحمد لله الذی نور وجود

خاص رحمت سے تجلی فرمائی۔

(الف) یا تو اس طرح پر کہ رحیم نے مومنین کو اُن مراتب اور مجالی سے آگاہ کیا۔ جو اسماے الٰہیہ کے کمال سے ظہور پذیر ہوئے ہین اور اسماے الٰہیہ خود مقتضی ظہور ہین باین طور کہ ذات باری تعالیٰ اپنے تمام مراتب اور مرایا مین کلیۃ ساری ہے

(ب) یا اس طرح پر تجلی فرمائی کہ رحیم نے مومنین کو مذموم نفسانیت سے مقام عبودیۃ مین حقیقۃ کی طرف رجوع کرنے کا علم تعلیم کیا۔

(ج) یا اس طرح پر تجلی فرمائی۔ کہ رحیم نے مومنین کو آگاہ کر دیا کہ کلیۃً اور جزئیۃً یہ تمام مراتب وجود کے ساتھ کل کے اندر ساری ہین۔ اس طور پر کہ ہر ایک شے ہر ایک شے مین ساری ہے یا کلیۃً اور جزئیۃً یہ تمام مراتب انسان کامل کی حقیقۃ مین مشاہدہ کے اندر ظاہر ہین۔ اور انسان کامل اپنی کمالیتہ کے اعتبار پر تمام کونی اشیا سے ممتاز ہے۔

(د) یا اس طرح پر تجلی فرمائی۔ کہ رحیم نے مومنین کو آگاہ فرمایا۔ کہ جب انسان کامل۔ غایت کمال کو پہونچ جاتا ہے۔ جو حق بشر مین ممکن ہے۔ تو اپنی ذات کو جمیع عوالم اور مراتب کا مدبر دیکھتا ہے۔ نیز اللہ سبحانہ کے اوصاف کو سوائے وجوب ذاتی کے اپنے ذاتی اوصاف دیکھتا ہے مرتبہ جمع الجمع مین۔ اور یہ ایک ایسا راز ہے جس کا کشف اہل کمال کے سوا۔ دوسرے پر جائز نہین۔ اہل کمال بھی وہ ہونا چاہیے۔ جو مرتبہ رجال کو پہونچا ہوا ہو۔

الحمد للہ حمد کے جمیع افراد حضرت باری عز اسمہ کی ہی پاک ذات

الممکنات بنور ذاتہ وتلألأ فی لوح وجودہ اسرار سو رتہ ولما کان الحمد والثناء مترتبًا علی الکمال و الکمال الحقیقی لیس الا للہ سبحانہ کان الحمد کلہ للہ خاصۃ

کے لئے شایان ہین۔ جس نے ممکنات کے وجود کو اپنی ذات کے نور سے منور فرمایا۔ اور اپنے وجود کی لوح مین اپنے شرف ومنزلت کے اسرار مطالعہ کئے۔ اور ہرگاہ کہ حمد اور ثنا کمال کے اوپر مترتب ہوتی ہے۔ اور حقیقی کمال سوائے اللہ سبحانہ کے کسی فرد کو حاصل نہین ہے لہذا حمد محض خصوصیات الٰہیہ مین سے ہے۔

فعند اہل الظواہر تعریفہ ہو الثناء باللسان علی قصد التعظیم و لہ مراتب اربع عندہم اما ان یکون ثناءہ لعبدہ علی حسن اقوالہ وافعالہ او یکون ثناء العبد لہ سبحانہ علی کمالاتہ الواصلۃ الیہ من الوجود والبقاء او یکون ثناءہ لہ کقولہ تعالی الحمد للہ رب العالمین او یکون ثناء العبد للعبد علی کمالاتہ الظاہرۃ فیہ باذن اللہ سبحانہ فکل المحامد راجعۃ الیہ

پس حمد کی تعریف اہل ظاہر کے نزدیک یہ ہے۔ کہ زبان کے ساتھ بارادہ تعظیم ثنا کی جاوے۔ اور ان کے نزدیک اس کے چار مرتبہ ہین (۱) ایک یہ کہ اللہ سبحانہ کی ثنا اپنے بندہ کے لئے ہو اس کے حسن اقوال اور حسن افعال پر۔ (۲) دوسرے یہ کہ بندہ کی ثنا۔ اللہ سبحانہ کے لئے ہو۔ اس کے کمالات پر جو بندہ کی طرف واصل ہوتے ہین جیسے وجود اور بقا۔ (۳) تیسرے یہ۔ کہ اللہ سبحانہ کی ثنا خود اپنے لئے ہو۔ جس طرح خود اللہ تعالی شانہ فرماتا ہے الحمد للہ رب العلمین۔ (۴) چوتھے یہ کہ بندہ کی ثنا بندہ کے لئے ہو۔ اس کے ان کمالات پر جو اس کی ذات مین اللہ سبحانہ کے حکم سے ظاہر ہین۔ اس مذکورہ بالا بنیاد پر کل محامد راجع اللہ سبحانہ کی ہی طرف ہین۔

اما عند اہل السلوک فستۃ اقسام فعلی وقولی وحالی من کلا الجانبین فاما القولی من العبد فبان یقول الحمد للہ مواطئا للقلب عند القول بہ واما الفعلی فہو الاتیان بالاعمال البدنیۃ من العبادات

تعریف حمد اہل سلوک کے نزدیک چھ قسم پر ہے فعلی۔ قولی۔ اور حالی۔ اور یہی تین قسمین طرفین کے اعتبار سے چھ قسمین ہوجاتی ہین۔ (۱) بندہ کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ بندہ "الحمد للہ" ایسی حالت مین کہے کہ الحمد للہ کہتے وقت اس کا قلب اس کے موافق ہو۔ (۲) بندہ کی

والخيرات ابتغاء لوجه الله ولتوجها الى جنابه الكريم لان الحمد كما يجب على العبد باللسان يجب بحسب كل عضو وذلك لانه لا يكون الا باستعمال كل عضو لما خلق لاجله على الوجه المشروع عبادة للحق سبحانه وانقيادا لامره لا لطلب الحظوظ النفسانية من اللذة العجيبة في الدنيا ومن الجنة والنعيم في الآخرة واما الحالى فهو الذى يكون بحسب الروح والقلب كالاتصاف بالكمالات العلمية والتخلق بالاخلاق الملكية والربانية من الرضا في الطاعات والجود عند العطيات اما القولى منه سبحانه بان حمد نفسه في كتبه لانبيائه انى منزه عن النقائص والفعلى منه سبحانه بان يسلم افعاله من الشر المحض فعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا وهو شر لكم والحالى منه سبحانه بان يظهر في الكل من الممكنات بالكل من المحامد والخيرات

طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے کہ وہ عبادات اور خیرات وغیرہ بدنی اعمال محض لوجہ اللہ اور اُس کی جناب کریم کی طرف متوجہ ہو کر عمل مین لاوے - کیونکہ بندہ پر حمد جس طرح زبان کے ساتھ واجب ہے - اسی طرح ہر ایک عضو کے ساتھ واجب ہے اور ہر ایک عضو کے ساتھ حمد کرنا ممکن نہین ہے جب تک بندہ ہر ایک عضو کو جس کام کے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے - اُس کام مین مشروع طور پر استعمال نہ کرے - یہ استعمال محض حق سبحانہ کی عبادت کے واسطے - اور احکام آلہی کی بجاآوری کے واسطے ہونا چاہیئے - نہ نفسانی حظ کی غرض سے - جس سے مراد دنیا مین عجیب وغریب لذتین اور آخرۃ مین جنۃ اور نعیم جنۃ ہین - (۳) بندہ کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے - کہ وہ روح اور قلب کے ذریعہ سے ہو - جیسے کہ علمی کمالات کے ساتھ موصوف ہونا - اور ملکی اور ربانی اخلاق سے مزین ہونا ہے طاعات کے اندر رضا - اور عطیات ملنے پر جود کام مین لانا اس اتصاف مین داخل ہے (۴) اللہ سبحانہ کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے - کہ اُس نے خود اپنی کتب مین اپنے انبیا کو مخاطب کر کے اپنی ذات کی تعریف کی ہے کہ مین نقائص سے منزہ (پاک) ہون - (۵) اللہ سبحانہ کی طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے کہ وہ اپنے افعال شر محض سے منزہ قرار دیتا ہے - فعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا وهو شر لكم (۶) اور اللہ سبحانہ کی طرف سے

۵۲ ترجمہ عجب نہین کہ ایک چیز تم کو بری لگے - اور وہ تمہارے حق مین بہتر ہو - اور عجب نہین کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے - اور وہ تمہارے حق مین بُری ہو ۱۲

واما عند اهل المعرفة الذی سفره وسیره من نفسه الی ربه فاقسامها ستة اقسام وتعریف الحمد عندهم ظهور الکمالات لله تعالی فهو قولی وفعلی وحالی فاما القولی من العبد فبان یعلم عند المنطق ای نطق کان من النفس او من غیره ان هذه کمالات ظاهرة من الحق بصفة الکلام بعلم الیقین واما الفعلی منه فبان یتمکن عن نفسه بحرکات کل عضو من اعضائه عند التصرف والتعریف ای فعل کان سواء من نفسه او من غیره ان هذه کمالات ظاهرة بحواس السالك وجوارحه بحسب قرب النوافل بعین الیقین کما ورد فی الصحیح بی یسمع وبی یبصر وبی ینطق (الحدیث) واما الحالی منه فان یحول عن نفسه بالکلیة وبکل التصرف الی ربه لان یتصرف فیه بجمیع حواسه وقواه وجوارحه بحسب قرب الفرائض بحق الیقین

حالی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ وہ کل ممکنات مین کل محامد اور (خوبیوں) خیرات کے ساتھہ ظہور کر رہا ہے۔

حمد کی تعریف اہل معرفت کے نزدیک بہی چہہ قسم پر ہے۔ قولی۔ فعلی۔ اور حالی۔ کون اہل معرفت جس کا سفر اور سیر اُس کے نفس سے اُس کے رب کی طرف ہو۔ اور حمد کی تعریف ارباب معرفت کے نزدیک کمالات خداوندی کا ظہور ہے۔ (۱) عبد کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے کہ عبد بہنگام نطق خواہ وہ نطق اُسی کے نفس سے ہو۔ یا اُس کے غیر سے۔ علم الیقین کے ساتھہ یہ سمجھے۔ کہ یہ تمام کمالات صفت کلام کے ذریعہ سے منجانب حق ظاہر ہوتے ہین (۲) عبد کی طرف سے فعلی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ جب ہنگام تصرف وتعریف (کام مین لاتے وقت تمام) اعضا حرکت کرین تو یہ صدور فعل خواہ عبد کے خود نفس سے ہو۔ یا اُس کے غیر سے عبد اپنی ذات سے عین الیقین کے ساتھہ بالجزم یہ سمجھے۔ کہ یہ تمام کمالات سالک کے حواس اور جوارح کے ذریعہ سے حسب حصول قرب نوافل منجانب حق ظاہر ہوتے ہین۔ جیساکہ حدیث صحیح مین وارد ہے۔ بی یسمع وبی ینطق الحدیث[1] (الحدیث) (۳) عبد کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے کہ بندہ کلیتہً اور کامل توجہ سے حق الیقین کے ساتھہ اپنی ذات کو اس طور پر اپنے رب کی طرف پلٹ دیوے۔ کہ عبد کی ذات مین جمیع حواس۔ قوی اور جوارح کے ذریعہ سے حسب حصول قرب فرائض اللہ سبحانہ ہی متصرف ہے جیسے خود اللہ جل شانہ کا

[1] جیسا کہ سنا، جیسا کہ دیکھا اور معلوم ہوا

كقوله تعالى[له] وما رميت اذ رميت ولكن الله
رمى واما القولى من الله سبحانه فبان
يظهر كمالاته الوجودية عن نفسه بقوله
هو الاول[له] والاخر والظاهر و
الباطن وهو بكل شئ عليم واما الفعلى
منه سبحانه فبان ينسب اليه كل فعل
والله[له] خلقكم وما تعملون ما كان[له] لهم
الخيرة سبحان الله وتعالى عما يشركون
من نسبة الفعل الى الغير واما الحالى
منه سبحانه فبان يلتذ بكل لذة يجدها
الممكن بظهوره فى مرتبة التفرقة
ولعلك تقول ان الحق منزه واللذة
من لوازم الممكنات المحدثات
فكيف يضاف اليه فجوابه الشافى
انه من المتشابهات ستقف
عليه قريبا فى اول البقرة
ان شاء الله تعالى ولعلك
لم تجد احدا اسبق لبيان
هذه الاقسام الستة الاخيرة
عبارة وان سبق وجدانا

کا قول پاک ہے۔ وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى
(۴) اللہ سبحانہ کی طرف سے قولی حمد اس طرح پر ہے کہ وہ
اپنے وجودی کمالات خود بنفس نفیس ظاہر فرماتا ہے جیسا
کہ ہو الاول والاخر والظاهر والباطن و
هو بكل شئ عليم (۵) اللہ سبحانہ کی طرف سے
فعلی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ وہ کل افعال اپنی طرف منسوب
کرتا ہے (قرآن کریم میں اس قسم کی متعدد آیتیں موجود ہیں)
والله خلقكم وما تعملون۔ ما كان لهم الخيرة۔
سبحان الله وتعالى عما يشركون۔ من نسبة الفعل الى الغير
(۶) اور اللہ سبحانہ کی طرف سے حالی حمد اس طرح پر ہے۔ کہ
حق سبحانہ ہر اس لذت سے لذت پاتا ہے جس کے
ظہور سے مرتبہ تفرقہ میں ممکن پاتا ہے۔ اور اے مخاطب
غالباً تو یہ کہے گا۔ کہ حق سبحانہ منزہ (پاک) ہے۔ اور
اور لذت ممکنات محدثات کے لوازم میں سے ہے۔ پھر
لذت حق سبحانہ کی طرف کیونکر منسوب کی جا سکتی ہے۔
اس کا شافی جواب یہ ہے۔ کہ یہ بات متشابہات میں سے
ہے انشاء اللہ العزیز تو عنقریب سورہ بقرہ کے اول
میں ہی اس رمز پر آگاہ ہو جاوے گا۔ اور اے مخاطب
تو غالباً کسی ایک کو بھی ایسا نہ پاوے گا۔ کہ جس نے ان
اقسام ستہ آخیرہ کے بیان کی طرف قبل ازیں عبارۃ سبقت

[له] (ترجمہ) اور (اے پیغمبر) جب تم نے تیر چلائے۔ تو تم نے تیر نہیں چلائے۔ بلکہ اللہ نے تیر چلائے ۱۲ [له] (ترجمہ) وہی شروع سے ہے اور وہی آخر تک رہے گا۔ اور وہ (قدرتوں سے) ظاہر اور (ذات صفات سے) پوشیدہ ہے۔ اور وہ ہر چیز سے واقف ہے ۱۲ [له] (ترجمہ) تم کو اور جن چیزوں کو تم بناتے ہو (سب کو) اللہ ہی نے پیدا کیا ہے ۱۲ [له] (ترجمہ) لوگوں کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اس سے یعنی فعل کی نسبت غیر کی طرف کر جانے سے اللہ (کی ذات) پاک اور (اس کی شان بہت) بلند ہے۔

واشارة

وههنا سر آخر كما لا يجوز كشفه لا يجوز كتمه من اهله وهو ان في الحمد القولي والفعلي والحالي معنى آخر اما في القولي فبان ينطق العارف الخليفة بكل من يتكلم بالكلام الازلي وغيره وفي الفعلي بان يفعل ويسمع ويبصر بكل من يفعل ويسمع ويبصر وفي الحالي بان يتلذذ بكل من يتلذذ من اللذات الملائمة للطبع ولعله لم يسبق ببيان هذه الاقسام الثلاثة من الحمد ايضاً احد من قبلي او سبق ولم يبلغ لنا والله اعلم بالصواب

وللجمهور من الصوفية رضي الله عنهم في بيان معنى الحمد اربع معاني جمع بجمع او تفرقة بتفرقة او جمع بتفرقة وتفرقة بجمع فاما الجمع على الجمع فبان يتعين ويتجلى بالتعين والتجلي الاول والثاني وما اشتملا عليه من الشيون

کی ہو - اگرچہ وجہ بانًا اور اشارۃً سبقت کی ہے -

اس مقام پر ایک راز اور ہے - جس طرح اُس کا کشف جائز نہین ہے - اسی طرح اُس کے اہل سے اُس کا اخفا بھی جائز نہین ہے - اور وہ یہ ہے - کہ قولی - فعلی - اور حالی حمد مین ایک اور معنی نکلتے ہین - یعنی (۱) قولی حمد اس طرح پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے تکلم کرتا ہے - جو کلام ازلی وغیرہ کے ساتھ تکلم کرے (۲) فعلی حمد اس طور پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے فعل کرتا - سنتا - اور دیکھتا ہے جو فعل کرے - سنے - اور دیکھے - (۳) اور حالی حمد اس طرح پر سمجھی جاوے - کہ عارف خلیفہ ہر اُس شخص کے ذریعہ سے لذت پاتا ہے - جو لذات ملایم طبع سے لذت پاسکتا ہے اور غالب یہ ہے - کہ حمد کے ان اقسام ثلثہ کے بیان کی طرف بھی مجھ سے قبل کسی نے سبقت نہین کی - یا سبقت کی ہو - تو وہ بیان مجھ تک نہین پہونچا - واللہ اعلم بالصواب -

جمہور صوفیہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک معانی حمد کے بیان مین چار صورتین ہین - جمع بجمع تفرقہ بتفرقہ - جمع بتفرقہ - اور تفرقہ بجمع — (۱) حمد جمع علی الجمع - اس طرح پر ہے - کہ حق سبحانہ کی ذات پاک اولین اور ثانوی التعین وتجلی کے ساتھ متعین اور متجلی ہوتی ہے - اور نیز یہ تعین وتجلی فیض اقدس کے ذریعہ سے جن شیون اور اعتبارات پر اولاً - اور جن حقائق

والاعتبارات اولاً والحقائق الالٰهية والكونية ثانيا۔ بالفيض الاقدس والتفرقة على التفرقة كاظهار الخلق بكمالات الخلق وتبيين الاحد بجمال الاٰخر بعلمه بان هذا الجمال ظل من جمال الله تعالى بل عينه والجمع على التفرقة بان يفيض نور وجوده على حقائق الممكنات واعيان الموجودات بالفيض المقدس والتفرقة على الجمع بان يكون جميع مراتب الوجود روحا ومثالا وشخصا جميعا حامدا لحضرة الحق سبحانه قولا وفعلا وحالا بحسب استعدادهم

وعندي حمد الجمع على التفرقة بان يرى الحق سبحانه ذاته وصفاته مفصلا من رتبة الغيب في مرايا جميع العوالم والمراتب جمعا وفرادى في عالم الشهادة وحمد التفرقة على الجمع بان يرى التفرقة الجمع في المراتب والمجالي

وههنا وجوه اُخر القيت من القديم القدير على العديم الفقير بمحض العناية والتقدير احدها حمد الجمع في تفرقة الكل على نفسه بان يرى الحق سبحانه كمالاته

آلہیہ اور کونیہ پر ثانیاً شامل ہین۔ اُن کے ساتھ تعین اور تجلی فرماتی ہے (۲) حمد تفرقہ علی التفرقہ اس طرح پر ہے کہ مخلوقات کا اظہار کمال خلقت کے ساتھ اور ایک کا ظہور۔ دوسرے کے جمال مین حق سبحانہ کے علم سے ہے باین طور کہ یہ جمال اللہ تعالی جل شانہ کے جمال پاک کا ظل ہے۔ بلکہ عین وہی ہے (۳) حمد جمع علی التفرقہ اس طرح پر ہے۔ کہ وجود باری تعالی کا نور۔ حقائق ممکنات اور اعیان موجودات پر فیض مقدس کے ذریعہ سے فائض ہوتا ہے (۴) اور حمد تفرقہ علی الجمع اس طرح پر ہے۔ کہ وجود کے جمیع مراتب کیا روح۔ کیا مثال۔ اور کیا شخص۔ قولاً فعلاً۔ اور حالاً۔ حسب استعداد خودہا۔ حضرت حق سبحانہ کے ثناخوان جسم ہین۔

اور میرے نزدیک حمد جمع علی التفرقہ اس طرح پر ہے۔ کہ حضرت حق سبحانہ اپنی ذات اور صفات کو مرتبہ غیب سے جمیع عوالم اور مراتب کے آئینون مین بالتفصیل مجموعی طور پر۔ اور فرداً فرداً عالم شہادۃ کے اندر دیکھے۔ اور حمد تفرقہ علی الجمع اس طرح پر ہے کہ تفرقہ مراتب اور مجالی مین جمع کا مشاہدہ کرے۔

اس مقام پر کچھ وجوہ اور بھی ہین جو قدیم اور قدیر حق سبحانہ کی طرف سے عدیم اور فقیر (مصنف) کے دل مین محض عنایت اور تقدیر سے القا ہوئے ہین منجملہ اُن کے (۱) حمد الجمع فی تفرقۃ الکل علی نفسہ اس طور پر ہے

مع ذاته فی حقیقة جمعیة
مظهریة تفرقیة کلیة انسانیة
وثانیها حمد تفرقة الکل
علی عین الجمع بان یری الانسان
الکامل جمیع التعینات مع النفس
عین الواحد وثالثها حمد
تفرقة الکل علی التفرقة المطلقة
بان یری الانسان الکامل کل
الکمال ذاته مدبرة لجمیع
التعینات والاعتبارات جامعة
بکلیة لجمیعها بحسب استعدادتها
ورابعها حمد التفرقة
المطلقة علی عین تفرقة الکل بان یمحی جمیع
الممکنات والموجودات فی ذات الانسان
الکامل لسالك فافهم انت

تنبیه

الحمد مصدر الحامد والمحمود بالمعروف
والمجهول فالحمد قد یکون من مرتبة الجمع
علی عین التفرقة فیکون الله سبحانه حامدا
لمرتبة الجمع ومحمودا لمرتبة التفرقة وقد یکون
بالعکس فهو الحامد والمحمود فی الحقیقة
فحصلت تسعة وعشرون قسما من الحمد
فان ضربت هذه الاقسام فی الاسماء

کہ حق سبحانہ اپنے کمالات کو مع اپنی
ذات کے ایسی حقیقۃ کے اندر دیکھے
جو صفات جمعیہ - مظہریہ - تفرقیہ - کلیہ
اور انسانیہ کو شامل ہو - (۲) حمد تفرقۃ
الکل علی عین الجمع اس طور پر ہے کہ انسان
کامل جمیع تعینات کو مع نفس کے عین واحد -
کرکے دیکھے (۳) حمد تفرقۃ الکل علی التفرقۃ
المطلقہ اس طور پر ہے - کہ انسان جو کل کمال کا کامل
ہے - اپنی ذات کو جملہ تعینات اور اعتبارات
کا مدبر - اور نیز ان تعینات اور اعتبارات کی استعداد
کے موافق - ان تمام کا بالکلیہ جامع سمجھے
(۴) اور حمد التفرقۃ المطلقۃ علیٰ عین تفرقۃ الکل اس
طرح پر ہے - کہ جمیع ممکنات اور موجودات
انسان کی ذات میں جو کامل اور سالک ہے محو ہو جائیں
بس اے مخاطب تو اس کو سمجھ لے -

تبنیہ

الحمد حامد اور محمود کا مصدر ہے معروف اور
مجہول دونوں صیغوں پر - اس بنیاد پر حمد کبھی تو مرتبہ جمع سے
عین تفرقہ کی نسبت ہوتی ہے - اس صورت میں اللہ سبحانہ
مرتبہ جمع کا حامد اور مرتبہ تفرقہ کا محمود ہوگا - اور کبھی اس کے
برعکس ہوتا ہے - اس صورت میں فی الحقیقۃ حق سبحانہ ہی حامد اور حق
سبحانہ ہی محمود ہوتا ہے پس حمد کی انتیس قسمیں ہوئیں - اور
اگر یہ انتیس قسمیں ننانوے ناموں میں ضرب دی جائیں

التسعة والتسعين حصلت احد سبعون وثمان مائة والف قسم من المحامد وان ضربت في الاسماء الالف والواحد حصلت تسعة وعشرون احاد وتسعة وعشرون الفا ومعنى الاسم ما ذكرت آنفا لا تغفل عنه حتى لم يشكل عليك في الضرب لصفات عدمية كالسلام والقدوس

تو دو ہزار آٹھ سو اکہتر قسمین حمد کی حاصل ہو جاوین اور اگر ایک ہزار ایک اسماء مین ضرب دی جائین - تو انتیس ہزار انتیس قسمین ہو جاوین - اور اسم کے معنی وہی ہین - جو مین ابھی ابھی ذکر کر آیا ہون اسے مخاطب کہین تو اُس سے غافل نہ ہو جانا - تاکہ ضرب دینے مین سلام اور قدوس جیسی عدمیہ صفات کی وجہ سے تیرے اوپر اشکال واقع نہ ہو-

ان دو - تین نقلون کے بعد ایک نقل عین المعانی مین سے ہدیۂ ناظرین ہے - اسم الولی کی شرح مین آپ لکھتے ہین -

"عالی شان امام اسوۃ المحدثین شیخ محی الدین عربی کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے - کہ ہمارے نبی کو جو خاتم الانبیا علیہ وعلیہم السلام کہتے ہین - یہ اِس معنی کر کے ہے - کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت تک انسانی نوع کے افراد مین سے جو کوئی شخص کمال کے درجہ کو پہونچ جاتا تھا اُس کو نبی کہا کرتے تھے - کہ یہ نام اسمائے آلہی کے مغائر ہے - مگر آپ کی بعثت کے بعد آپ کی اُمت مین سے جو اصحاب کمالات کے درجات کو پہونچتے ہین اُن کو اس نام کے ساتھ نامزد نہین کرتے - کیونکہ آنحضرت صلعم کی بعثت نے خاتمیت کی مہر اس نام کی گویائی کے منہ پر لگا کر دوسرے نام کی تجویز جو اسم آلہی کے موافق ہے - فرمائی ہے - اور وہ ولی ہے - یعنی آنحضرت صلعم کی بعثت کے بعد کامل کو ولی کہتے ہین"

جو اصحاب انفس و آفاق (عالم ارواح اور عالم اجسام) کے رموز فہم اور موشگاف ہین - وہ صدر الذکر کلام کی اصل اور خلاصہ کو اچھی طرح جانتے ہین - کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے زمانہ تک کاملون کو نبی یا رسول کے نام کے ساتھ نامزد کرنے مین اسمی اور رسمی مغائرت باقی تھی - لیکن جب سے نور معرفت کا اولین چراغ روشن ہوا ہے - جس سے مراد حقیقت محمدیہ ہے علیہ السلام تب سے اس چراغ کی روشنی کی بدولت - مغائرت اور منافات کی تمام تیرگیان اور تاریکیان دنیا کی اعتباری سرا سے عالم عدم کو بستر باندھ گئین - یہان تک کہ اسمی مغائرت بھی باقی نہین رہی - جس سے اعتبار دوئی کا

بہم ہوتا ہے۔ یعنی جب سے آپ کے عنصری وجود کے نیر اعظم نے جمال وجلال کے افق سے آلہی سما کے آسمان اور کون ومکان کی منزل میں طلوع فرمایا ہے۔ تب سے آپ کی اُمت اور ملت کے خاص بزرگون کو[1] عند وصولهم الی درجۃ الکمال ولی کہتے ہین۔ جو ایزدی اسم اقدس کے مطابق ہے۔ اور خلیفہ اور خلیفہ کرنے والے کی درمیانی مغائرت دور کرنے کا واجب التعمیل فرمان اسما اور رسما خاتم النبوۃ علیہ السلام کی مہر اور نام ولایت کے نگینہ سے مکمل کر کے صادر فرمایا گیا ہے۔ کہ آج سے پیچھے۔ کسی شخص کے واسطے مغائرت کا کاغذ نہین لکھا جاوے گا۔

اللہ۔ رحمٰن۔ اور رحیم یہ تین جلیل الشان اسمار۔ تمام امور کے دروازون کی کنجی ہین۔ اِن کی شرح جہان پر ختم کی ہے۔ اُس مقام پر آپ لکھتے ہین۔

حدیث ابتدا کے بموجب کہ کل امر ذی بال[2] الخ ہے۔ اِن تینون اسما کی تقدیم کے بدون اقوال اور افعال مین شروع کرنا۔ حسن ادب سے دور ہے۔ اور تمام ارباب تصوف خواہ عروجی ہون یا نزولی۔ دریائے توحید کے غواص ہوتے ہین۔ اِن کی اصطلاحات کے جواہر اِن تینون اسمائے ڈبہ مین رکھے ہوئے ہین۔ واضح ہو۔ کہ اسم اللہ کا جیسا اطلاق مرتبہ الوہیت پر آتا ہے۔ اسی طرح مرتبہ لاتعین پر بھی آتا ہے اور لاتعین سے۔ تعین اول پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تعین اول کی بیسین بگئی۔ تو یہی فیض اقدس ہے۔ اور فیض اقدس کی دو طرفین ہوتی ہین۔ ایک احدیۃ دوسری واحدیۃ۔ انہین دونون طرفون کے اعتبار سے فیض اقدس۔ وحدت ذاتی کے ساتھ موصوف ہوتا ہے۔ احدیۃ جو وحدت کی باطنی طرف ہے۔ یہ اولین درجہ اور باطنی سمت قبول کر کے اسما اور صفات کے علاقہ سے بالکل مجرد ہو گئی اور واحدیۃ جو وحدت کی ظاہری طرف ہے۔ یہ دوسرے درجہ مین ہے۔ اور یہی ظاہری سمت کے میدان مین سیر وسلوک کرتی ہے۔ اور نیز الٰہی کمالات کو اپنی یورش کا مقابلہ بناتی ہے۔ کیونکہ صفات فعلیہ کا تعلق اسی مقام سے ہے۔ پھر جب صفات فعلیہ کو یہ منظور ہوتا ہے۔ کہ سلطنت کے لوازم اور اپنی مقتضیات کو ظاہر کرین۔

---

[1] درجہ کمال پر اُن کے فائز ہونے کے وقت ۱۲ [2] پوری حدیث یہ ہے۔ کل امر ذی بال لم یبدء بہ بسم اللہ فہو اقطع وابتر (ترجمہ) جو مہتم بالشان کام بسم اللہ کے ساتھ شروع نہ کیا جاوے۔ وہ ناقص اور ابتر ہوتا ہے ۱۲

تو وہ فیض مقدس کی امداد سے نفس رحمانی کے درمیانی حصہ لشکر کو ترتیب دیکر آگے روانہ کرتے ہین - اور عدم کی فوجون کو درہم برہم کردیتے ہین - تاکہ سلطان وجود کا علم فیروزی نصب ہو - یعنی صفات فعلیہ ماہیات کو وجود خارجی کی شان مین لاتی ہین - اور اسمائے متقابلہ کو جلوہ گر کرتی ہین - جب صورت نتیجہ نمایان ہوجاتی ہے تو لوازم اور مقتضیات جو اسما کے زبردست لشکر کا پچھلا حصہ ہے ہر طرف سے سر اُٹھا کر ظہور کرتے ہین - اور جس راستہ سے منزل بمنزل آئے تھے - اُسی راستہ سے وحدت کی دارالسلطنة کو بازگشت کرجاتے ہین - کیونکہ رحیمی تجلی - اِس گروہ کے حال کی پاسبان ہے اس وقت مین کسی شخص کو غنیمت - اموال - انفال - خودرائی - اور خودداری مین مشغول نہین ہونا چاہیے کیونکہ ایسے امور مین مشغول ہوجانے سے عظیم شکست پیدا ہوجاتی ہے - جیسے جنگ احد مین بعض اصحاب کو خودرائی کی وجہ سے پیش آیا جو کچھ پیش آیا - لہذا مناسب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام یا نائب نبی (ولی) کی قرارداد کے بموجب صراط مستقیم ہے - اور بسر استحکام کے سا تھ قدم جما کر اپنے مقام سے تجاوز نہ کرین - اور نیز اُن کے حکم سے ایک قدم بھی آگے پیچھے نہ رکھین - کام کی حقیقت ان اشعار کے مضمون سے معلوم کرنے چاہیے

اشعار

تامل سطور الکائنات فانها[۱]	من الملك الاعلی الیك رسائل
وخط فیها لو تاملت خطها	الا کل شئ ما خلا الله باطل

اور پروانہ وار اپنے تئین اُس بزم مین پہونچا دینا چاہیے - جس مین اسما اور صفات کے اجتماع کی شمع روشن ہے شاید[۲] لیس فی جبتی سوی الله کا ہی نغمہ تحت الذکر پردہ مین گایا جاتا ہے ؎

ہم ازین رو گفت آن بحر صفا	نیست اندر دلق من غیر از خدا[۲]

[۱] اے مخاطب تو کائنات کی سطور پر تامل کی نظر ڈال یہ سطرین ملک اعلیٰ کی طرف سے تیرے نام رسالے ہین - اور ان مین ایک خط ہے اگر تو اوس خط مین تامل کرکے دیکھے - تو معلوم ہوجاوے کہ اللہ جل شانہ کے سوا تمام اشیا باطل ہین - ۱۲ [۲] میرے جبہ کے اندر اللہ کے سوا کچھہ نہین ہے ۲

آپ کے حالات کا کسی قدر بیان اس طرح پر ہے۔ کہ جن پردون کے سبب سے اخفا اور امتیاز تھا۔ ان پردون کے اٹھ جانے سے جب آپ کے وجود شریف پر ذات احمدی علیہ السلام کی حقیقت جامعہ کا عکس پڑا۔ تو قرآن مجید جس شان کے ساتھ لوح محفوظ پر عالم غیب میں تھا۔ اُسی شان کے ساتھ ... ... سے پہر عالم شہادت مین آپ کے دل کی لوح محفوظ پر جاگزین ہوا۔ بلکہ ایزدی اسما اور الٰہی صفات کے سبب سے آثار و احکام جو کمالات اسمائی کے حصول کے واسطے عالم امکان مین آئے تھے۔ اور اُن آثار و احکام کو ما یتوقف علیہ المعاد کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنے وطن کی طرف بازگشت ... مین ہوئی تھی۔ وہ آپ کے وجود مبارک مین عالم قید سے نکل گئے اور اپنے مدعا کو پہونچ کر عالم اطلاق کی طرف رجوع ہونے کی استعداد اُن مین پیدا ہوئی جس کے سبب سے وجوبی اور امکانی قرب مین اتصال نمایان ہوا۔ اس سخن سرائی کا ماحصل یہ ہے۔ کہ جو اہل سفر۔ الٰہی علم کی آباد بستی سے نکل کر امکان مخلوق آباد کی قید مین مقیم تھے۔ یہ تمام اصحاب۔ آپ کی ولایت و ارشاد اور ہدایت و تلقین کے زمانہ مین اندوختہ دانش و بینش عروجی اور نزولی سیر و سلوک کا سرمایہ فراہم کر کے فرق کے صحرا سے جمع کے شہر مین آمد و رفت کرنے لگے۔ یہ عجیب و غریب لطیفہ ہے۔ کہ مذکورہ بالا واقعہ لکھتے وقت جب مین یہ بات کہ آپ کا دل قرآن مجید کے نور سے لوح محفوظ ہو گیا۔ اور قرآن بہی اپنے اصلی وطن مین پہونچ گیا۔ جو عالم صورت مین مسافر تہا۔ لکھ ہی رہا تہا۔ کہ یکایک شیخ صدر جہان بہار والے بیٹے شیخ فرید بہان پور سے راقم کے دالان مین آکر اترے اور مسیح الاولیا کا گرامی نامہ مجکو دیا جب مینے خط کی تہ کہولی تو اُس کے عنوان مین یہ بیت لکہی تہی۔ بیت

	لوح محفوظ است پیشانی یار		ہست در وے سر جانان آشکار

اور نامہ مین نسخہ کا ذکر ابرار کی خواہش کا مضمون تہا۔ امید ہے کہ آپ کے ساتھ میری یکجہتی اور اتحاد اور اذن المؤمن مرأۃ المومن[1] کی رموز اس سرگزشت کے پڑہنے سے ارباب دانش کو روشن ہوجاینگے

تم کلامہ۔

جو اصحاب ... اور توجیہ کے جوہر شناس ہین۔ اُن کو واضح ہو۔ کہ الولایۃ افضل من النبوۃ[2] اس قول کے معنی اگرچہ تاویل نگارون نے بہت کچہ نبوت کے ساتھ دائرہ اشکال سے نکال کر

---

[1] مومن کا آئینہ مومن ہے ۱۲ [2] نبوت سے ولایت افضل ہے ۱۲

جواز وصحت کے درجہ کو پہونچائے ہین - لیکن منجملہ توجیہات کے اِس توجیہ سے زیادہ کوئی توجیہ اقرب بصواب اور شاداب نہین ہے - کہ نبی کی نبوت پر نبی کی ہی ولایت کی تفضیل مراد ہے - کیونکہ ارباب تحقیق کے لطیف دماغون کو تمام توجیہات مین متبوع پر تابع کی - اور اصل پر فرع کی ترجیح کی بو آتی ہے -

کمال خجبند

طبع چنان بہ نکہت زلف تو شد لطیف	کز باد مشکبوے تو ام دردسر شود

اور تمام وجوہ سے ولی کی ولایت نبی کی ولایت کے تابع پائی جاتی ہے - البتہ نبوت پر ولایت کی افضلیت کی وجہ یہ ہے - کہ ولایت عبارت قرب حق سے ہے - اور نبوت حکم رسانی ہے معجزہ - قدرت مطلق کا اثر ہے - اور نبی - حق سبحانہ اور خلق کے درمیان مین برزخ ہے - پس یہ بات ٹھیر چکی کہ جب تک بندہ کو قرب نہین ہوتا ہے - تب تک قدرۃ مطلق کے مقتضیات کا اُسپر ظہور نہین ہوسکتا ہے - وہ اُس وقت تک فیض مطلق - مقید کو نہین پہونچا سکتا ہے - اور مقید کو ہدایت کی امداد سے عالم مطلق کا راستہ نہین دکہا سکتا ہے - نیز قوم کی اصطلاح مین نبوت ایک واسطہ ہے رسالت اور ولایت کے درمیان مین اس معنی کرکے - کہ نبوت صرف حقائق الٰہی کی خبرین اُمت کی طرف پہونچانا ہے - یعنی ذات صفات - اور اسما کی معرفت سے بہرہ یاب کرنا ہے - یہ خبر رسانی دو طرح پر ہوتی ہے - (۱) صرف علم دیدینا - اور معرفت مذکورہ کے طریق سے محض خبردار کردینا - اور یہ قسم - ولایت مطلق کے ساتہہ مخصوص ہے - (۲) تمام خبرین دینا جن کے ساتہہ احکام شرعیہ پہونچانا - اخلاق سکہانا - اور حکمت تعلیم کرنا وغیرہ وغیرہ امور بہی شامل ہین - اور یہ خاصہ رسالت کا ہے - اس دوسری قسم کو نبوت تشریعی کہتے ہین - اور اولین قسم کا نام نبوت تعریفی ہے - چونکہ تشریعی نبوت بعثت احمدی علیہ السلام والصلوٰۃ کے سبب سے ختم ہوگئی - تو حضور نے فرمایا[۱] لانبی بعدی اور تعریفی نبوت جو مطلق ولایت کو لازم ہے - باوجود خاتم الولایۃ ہونے حضور کے باقی رہی - کیونکہ حضور نے فرمایا ہے - علماء[۲] امتی کانبیاء بنی اسرائیل اس تمہید سے یہ بات مفہوم ہوئی - کہ ولایت تو رسالت اور نبوت سے عام ہے - اور نبوت - رسالت سے عام اور ولایت سے خاص ہے - کیونکہ ہر ایک رسول نبی ہے - اور ہر نبی ولی ہے - اور یہ لازم نہین ہے کہ ہر ولی

[۱] میرے بعد نبی نہین ہے ۱۲ [۲] میری امت کے علما - بنی اسرائیل کے نبیون کے مثل ہین ۱۲

نبی ہو - پس لفظ نبی کا اطلاق انسان کامل پر ہونا منسوخ ہوا - اور نبوت کا دعویٰ - کفر شریعت قرار دیا گیا اور اسم ولی کا اطلاق - حق سبحانہ کے بندگان خاص پر ہوا کرتا ہے - کیونکہ بندگان خاص - اخلاق الٰہی کے ساتھ تہذیب یافتہ - فنا فی اللہ کے بعد بقا باللہ کے مرتبہ کو پہونچے ہوئے - اور محو کے بعد صحو کے درجہ مین ہوتے ہین - اور ولایت عبارت ہے حق کے ساتھ بندہ کا قائم ہونا - اور یہ ایک عظیم نعمت اور بڑی سعادت ہے دیکھا چاہیے کس دردمند کو نصیب ہو -

بیدرد را شراب محبت کجا دہند
کیفیت ست عشق بتان تا کرا دہند

نیز ولی کا اطلاق قوم کی اصطلاح مین اُس فرد پر آتا ہے - جس کو حق سبحانہ کی حفاظت - عصیان اور مخالفت کے ارتکاب سے باز رکھے - تاکہ وہ اُس فرد کو ہستی موہوم کی جنگ سے بچا کر ولایت کے انتہائی درجہ کو پہونچا دیوے - جو حق سبحانہ تک پہونچتا ہے - اِس اعتبار سے ولی فعیل بمعنی مفعول کے معنی مین ہوتا ہے - اور اس اعتبار سے کہ ولی ایک بندہ قایم بحق ہوتا ہے - فعیل فاعل کی معنی مین ہے اس بنیاد پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ولی قرب فرائض کے اندر اولین معنی مین سمجھا جاوے - اور قرب نوافل کے اندر دوسرے معنی مین تصور کیا جاوے - دوسرے یہ کہ نبی کے تصرفات کا مرجع اور ماخذ اپنی ولایت کے اندازہ پر ہوا کرتا ہے - نبی کا قرب حق کے ساتھ ہی نبی کی ولایت ہے - [٥١] هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اور ولی کا تصرف اس مقدار پر ہوا کرتا ہے کہ جس مقدار پر اُس کو اپنے نبی کے ساتھ قرب ہو - اور یہی اُس کا قرب اپنے نبی کے ساتھ اُس کے اُس قرب کی میزان ہے - جو حق کے ساتھ ہے - [٥٢] قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پس آفتاب کو مانند نبی سمجھنا چاہیے - جو اپنے ذاتی نور سے منور ہے - اور ماہ کو مانند ولی تصور کرنا چاہیے - جو آفتاب کے فروغ سے نور کا اقتباس کر کے روشن ہوتا ہے والعلم عند اللہ -

یاد شیخ احمد ابن شیخ عبد الاحد

آپ فاروقی سرہندی ہین - محبوبیت - وحدانیت - اور فردیت کی محفلون مین بالانشینی کا مرتبہ آپ کو حاصل ہے صوفی محمد صدیق ہدایت تخلص - ظہیر الدین حسن کسمی کے فرزند - اور مولانا خواجہ باقی نقشبندی

[٥١] - یہین سے معلوم ہوا - کہ سب اختیار خدائے برحق کو ہی ہے - [٥٢] اے پیغمبر کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو - تو میری پیروی کرو - کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے ۱۲ -

اویسی کے مرید ہین - انہون نے ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ مین دہلی سے سیاحی کے اندر قدم اُٹھایا - تاکہ خیر بلاد ہا حفظہا اللہ وا ہلہا کم بطول فنہ کی زیارت سے - اور ہر ایک سرزمین کے مشائخ کی صحبت سے فیض حاصل کیا جاوے - جب صوفی صاحب ملک خاندیس مین پہونچے - تو آگے بڑہنے کی توفیق ہمراہ نہین ہوئی - بازگشت کے وقت منڈو (مانڈوم) کے عبرت کدہ مین جہان **غوثی** کی زاد بوم ہے - چند روز توقف فرمایا - ایک روز شیخ احمد کے باکمال حالات مینے دریافت کئے - تو صوفی صاحب نے آپ کی تصنیف کا ایک رسالہ جس کے اندر مصنف نے اپنی خاص واردات اور مکاشفات کو درج کیا ہے - راقم کے مطالعہ کے واسطے دیا - رسالہ کا ماحصل خلاصہ یہ ہے - کہ

"درویش کے دل مین جب خدا شناسی - کے سلوک کا شوق پیدا ہوا - تو ایزدی عنایت نے سلسلہ نقشبندیہ کے ایک خلیفہ کی خدمت مین مجکو پہونچایا - اور اُن کی دلنشین تقریر سے اس خانوادہ کے بزرگون کا طریقہ اختیار کر کے چند روز اُن کی خدمت مین بسر کی - اُن کے انفاس اور توجہ کی برکت سے - اور بزرگوار خواجون کے جذبہ سے جو قیومیت کے وصف مین اپنے تئین فنا کرنے سے پیدا ہوتا ہے - طالب کا حال پلٹ گیا - اور اندراج النہایۃ فی البدایۃ کی بہی چاشنی چکھی - جب صدر اللہ کر جذبہ بتحقق ہوگیا - تو نوبت بہ سلوک پہونچی - سلطان ولایت محمدی امیر مردان علی ابن ابی طالب **کرم اللہ وجہہ** کی روحانی پرورش نے مجھے اُس اسم کے مرتبہ کو پہونچایا - جو اُن بزرگوار خلیفہ کا رب تہا - اور اُس اسم سے خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روحانی امداد اور رہنمائی کی بدولت قابلیت اولی کو عروج کیا - جس سے مراد حقیقت محمدی ہے **علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ** اور حضرت فاروق اعظم رضی کی روحانی امداد ہونے پر اس قابلیت اولی سے بہی ترقی میسر ہوئی - پہر حضور خاتم النبوۃ **علیہ السلام** کی روحانی پرورش کا فیض ہوا - تو سابقہ قابلیت اور مرتبہ سے ایسے مقام کی طرف صعود ہوا - جو اقطاب محمدی کے واسطے مخصوص ہے - سابق کا مقام گویا اس مقام کی تفصیل ہے - اور جس وقت اس مقام پذیررود ہوا تھا - تو اوس وقت مین کسی قدر امداد خواجہ علاء الدین عطار کی روحی حقیقت سے بہی اس درویش کو پہونچی تہی - خواجہ علاء الدین عطار خواجہ بزرگ

لہ افضل شاہ ہم کو ورثہ اوس کے خواب سے نسبت فرمادیسم ؟

نقشبند کے بڑے خلیفہ ہین - اور اپنے وقت کے قطب ہدایت تھے - اقطاب کے عروج کی نہایت اسی مقام تک ہے - اور ظلیت کا دائرہ بھی اسی جگہہ منتہی اور تمام ہوجاتا ہے - اس کے آگے یا تو اصل خالص ہے - یا ممتزج بہ ظل ہے - افراد کی جماعت کو اس مرتبہ پر پہونچنے کا شرف حاصل ہوتا ہے - اور افراد کی صحبت کے ذریعہ سے بعض اقطاب کو بھی مقام ممتزج تک عروج میسر ہوتا ہے - اور امتزاج کے مرتبہ سے اصل پر بھی نظر پڑتی ہے - لیکن اصل خالص کو پہونچنا - یا اُس پر نظر کرنا - باعتبار تفاوت درجات - افراد کا ہی خاصہ ہے [1] ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ پھر اقطاب کے مقام پر پہونچنے کے بعد اس درویش کو دین و دنیا کے سردار علیہ السلام نے قطبیت ارشاد کا خلعت عنایت فرماکر اس مبارک منصب سے سرفراز کیا - اس کے بعد ازلی عنایت نے دستگیری فرمائی - کہ اس مقام سے ایک دفعہ ترقی اصل ممتزج تک عطا کی - فنا اور بقا جیسی اور جس طرح سے ہر ایک سابقہ مقام پر پیش آئی تھی - اس جگہہ بھی پیش آئی - اور یہان سے اصل کے مقام پر صعود حاصل ہوا - حتی کہ اصل الاصل تک پہونچ گیا - اس آخرین عروج مین جو اصل کے مقامات مین واقع ہوا - اسوۃ العرفا غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلی کی روحانیت سے مدد ملی - اُنھون نے کامل تصرف کی طاقت کام مین لاکر ان مقامات سے عبور کرادیا - اور اصل الاصل سے آگاہ کرکے یہان سے عالم شہادت کی طرف مراجعت کا حکم فرمایا - اس طرح سے - کہ مین ہر ایک مقام سے دوسرے مقام کو نزول کے طور پر بازگشت کرون - اگرچہ اس درویش کو فردیت کی نسبت جو عروج اخیر سے مخصوص ہے - اپنے پدر بزرگوار سے ارثاً تھی - اور پدر بزرگوار کو ایک قوی الجذبہ عزیز سے - اور نیز ایک بزرگ سے جو خرق عادات مین نامور تھے حاصل ہوئی تھی - لیکن منازل سلوک قطع کرنے سے پیشتر اپنے ضعف بصیرت کے سبب سے یا قلت احساس کے سبب سے اس نسبت کا اپنی ذات مین قطعاً ظہور نہین پایا تھا - اور نیز عبادت نافلہ خصوصاً

[1] - یہ اللہ جل شانہٗ کا فضل ہے - جس کو چاہتا ہے - عطا فرماتا ہے - اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۲

نماز نفل کی توفیق - پدر بزرگوار کی امداد سے ہے - اور پدر بزرگوار کو اپنے شیخ سے تھی - چشتیہ سلسلہ مین تھے - اس درویش کو علم لدنی خضر علیہ السلام کی روحانیت کے فیض سے حاصل ہوتا رہا اُس وقت تک کہ اقطاب کے مرتبہ سے آگے نہین بڑہا - لیکن جن عالی مقامات کا حال صدر مین لکھا گیا ہے - ان مقامات سے عروج اور عبور کے بعد تمام وہبی اور کسبی علوم یہ درویش ہمیشہ اپنی حقیقت سے اخذ کرلیتا ہے - یعنی تمام علوم اپنی ذات مین خود بخود پاتا ہے کسی غیر کو کوئی دخل نہین ہے - نیز اس درویش کو نزول کے وقت جو عبارت السیر من اللہ باللہ سے ہے تمام دوسرے سلسلون کے مشائخ کے مقامات پر عبور حاصل ہوا - اور ہر ایک مقام سے کچھہ نہ کچھہ حصہ ہاتہ آیا - اور ہر مقام اور سلسلہ کے مشائخ سے بے شمار امداد ملی - اور ہر ایک صاحب نے اپنی نسبتون کے خلاصہ سے مجکو آگاہ اور محرم فرمایا - اولٰی بزرگان خانوادہ چشتیہ قدسنا اللہ تعالیٰ بذکرہم - کے مقام پر گزر ہوا - اور اُس مقام سے اور اصحاب مقام سے بہت کچھہ فائدہ اُٹھایا اور منجملہ اِن کے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کی روحانیت نے سب سے زیادہ التفات فرمایا - یہ بالکل سچ ہے - کہ خواجہ کی ذات شریف کی شان اس مرتبہ مین نہایت رفیع ہے - جب یہان سے آگے بڑہا - تو اکابر سلسلہ کبرویہ کے مقام کی طرف روحنا اللہ تعالیٰ بریاحین اسرارہم راستہ ملا - یہ دونون مقام عروج کے اعتبار سے برابر ہین - لیکن مقامات مذکورہ بالا سے نزول کے وقت - اولین مقام - اس صراط مستقیم کے بائین جانب اور دوسرا مقام داہنی جانب رہتا ہے - اور یہ شاہراہ ایسا راستہ ہے کہ بعض اکابرین یعنی اقطاب ارشاد - فردیت - کے مقام کو اسی راستہ سے جاتے ہین - اور نہایۃ النہایۃ کو پہونچتے ہین - تنہا افراد کا راستہ دوسرا ہے - بدون قطبیت کے اس شاہراہ پر ہوکر گزر نہین ہوسکتا - اور یہ مقام ایک قسم کا برزخ ہے اس شاہراہ کے اور مرتبہ صفات کے درمیان مین - یعنی دونون طرف سے بہرہ یاب ہے اور اولین مقام - اس مبارک راستہ کی دوسری جانب مین واقع ہوا ہے - جس کو مرتبہ صفات سے آمیزش اور مناسبت بہت کم ہے - سلسلہ کبرویہ کے مقام سے آگے بڑہکر ان مشائخ کبار سہروردیہ کے مقام پر نفعنا اللہ ببرکات حقائقہم عبور ہوا - جو شیخ الشیوخ

شہاب الملۃ والدین شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اس جانب ہین - یہ مقام بڑی سنت نبوی علیہ السلام کے فروغ سے آراستہ - اور جمال فوق الفوق کے مشاہدہ سے پیراستہ ہے - عبادات کی توفیق - اور خدا پرستی کی طاقت اس مقام کے ساتھ ہے بعض نارسیدہ سالک جو عبادات نافلہ مین سخت منہمک ہین - اور اسی خشک پرستش سے آرام پا رہے ہین - ان کو فی الجملہ حصہ بحسب مناسبت اسی مقام سے ملتا ہے - غرض یہ ہے کہ نفس عبادت سے یہ مقام حاصل ہوتا ہے - **القصہ** یہ ایک بے نظیر مقام ہے - ایزدی فروغ جو اس مقام پر نظر آتا ہے - دوسرے مقامات پر نظر نہین آتا - اور اس مقام کے لوگ کمال متابعت اور پیروی سنت کی وجہ سے - دوسرے عالی مقام خدا شناسون سے قدر اور شان مین اعظم اور ارفع ہین - اگرچہ عروج اور فوقیت کے اعتبار سے دوسرے مقامات بلند زیادہ ہین - لیکن جو کچھ اس مقام والون کو حاصل ہے دوسرے مقامات والون کو میسر نہین ہے - سہروردیہ مقام کے بعد - جذبہ کے مرتبہ پر اوترآیا - یہ مقام بے شمار جذبات کے مقامات کو جامع ہے - پہر مجکو اس مقام سے بہی اوترنا پڑا - مراتب نزول کی نہایت - مقام قلب تک ہے - جو حقیقت جامع ہے - اور ارشاد وتکمیل اسی مقام پر اوترنے سے وابستہ ہے - اِس مقام پر تمکین حاصل ہونے کے بعد پہر ایک دفعہ عروج واقع ہوا - اس دفعہ اصل کو بہی ظل کی طرح سے چھوڑنا پڑا جب پہر نزول ہوا - تو اس دوسری دفعہ مین مقام قلب پر تمکین حاصل ہوگئی - الحمد للہ علی کل حال ومقال "-

ایک کتاب معارف لدنیہ آپ کی تصنیفات سے ہے - اس مین آپ تحریر فرماتے ہین -

" خدا شناسون کی جماعت کو کامل توجہ اور خاص حضور کے اعتبار سے بحکم [ا] فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا ؟ ایسا عالی درجہ حاصل ہے - کہ جس مین سالکون مین سے کسی سالک کی بگزر ہے - اور نہ نظر ہے - اس تفرقہ کا اصلی راز یہ ہے - کہ جب تک ارواح کا تعلق اور تعشق بدن کے ساتھ نہین ہوا تھا - تب تک ارواح کو حق سبحانہ کے ساتھ حضوری حاصل تھی - پہر جب حسب فرمان اعیان ثابتہ ارواح کا تعلق اور تعشق - ابدان کے ساتھ ہوا - تو دو صورتین پیدا ہوئین - (۱) بعض کا زمانہ حضور

[ا] یہ خدا کی بنائی ہوئی سرشت ہے - جس پر خدا نے لوگون کو پیدا کیا ہے - ۱۲

بالکل موقوف ہوگیا - اور توجہ - تو دو - اور اُس کے لوازم - صرف پیکر کے ساتھ رہ گئے (۲)
اور بعض کی سابقہ توجہ جو مبدء کے ساتھہ تھی - بالکل فراموش نہین ہوئی - یعنی عالم
اجسام کے ساتھہ وابستگی ہونے کے بعد بھی اُس نسبت کا اثر باقی رہا - اِس بنیاد پر
جب قدیمی توجہ کا فراموش کرنے والا اولین گروہ - یہ مبدء کی طرف عروج کرتا ہے - تو
اُس کو حق کے ساتھہ ایسی خاص نسبت اور قرب حاصل ہوتا ہے - کہ پچھلے گروہ کو عروج
اور سلوک کے ذریعے سے اگرچہ ترقی حاصل ہوجاتی ہے - لیکن اُس خاص مرتبہ کی ہوا تک
اُن کے دماغ مین نہین پہونچتی - کیونکہ صدر الذکر معاملہ اور مقولہ سے ایسا مفہوم ہوا - کہ اولین
فرقہ کا طریقہ استعداد اِس طور پر ہے - کہ جس شے کی طرف توجہ کرتا ہے - اُسی کا رنگ
پکڑ لیتا ہے - اور احوال سابق کا کوئی اثر اُس کے ساتھہ باقی نہین رہتا ہے - اور
دوسرے فرقہ کی صور علمیہ کا اقتضا اس طرح پر نہین ہے - بلکہ جس امر کی طرف رخ کرتا ہے -
حالت سابقہ سے کچھہ حصہ اپنے ساتھہ محفوظ رکھکر لائق لباس مین ظہور کرتا ہے - اِس
عقلی دلیل کا خلاصہ یہ ہے - کہ اس گروہ کی سرشت - قصور توجہ پر - اور دوسری جماعت
کی خلقت کمال تعشق پر واقع ہے - بای معشوق کان -

ارباب معرفت جو دوربین نظر رکھتے ہین - وہ اچھی طرح جانتے ہین - کہ اِس تفرقہ کے
راز کی بنیاد - کشفی شہادت کے بدون - صرف عقلی دلائل پر قایم کرنا - کوئی استحکام کی بات
نہین ہے - دران حالے کہ عقل اس مدعا کے خلاف اس قضیہ اور تفرقہ مین اس طور پر
دلیل قایم کرتی ہے - کہ مبدء کو بالکل فراموش کرنے سے - اور عنصری ابدان کے لوازم کی
طرف ہمہ نوع متوجہ ہونے سے - ایسا پایا جاتا ہے - کہ عالم وجوب کے ساتھہ مناسبت
قلیل - اور عالم کون و مکان کے ساتھہ خصوصیت زیادہ ہے اور جہان امکان کی طرف نزول
کرنے کے بعد - حضرت باری تعالی کے ساتھہ فی الجملہ تعلق باقی رہنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ ذات باری عز اسمہ کے ساتھہ حد درجہ پر اتصال - اور عالم امکان کی طرف سے بالکل
بے تعلقی ہے - لیکن اِس گروہ کے حقائق کا عالم امکان مین نزول بمقتضائے حکمت
الٰہی ہے پس اِس تقدیر پر عقل کی رو سے عروج ابر معہود کے بعد مقام خاص کو دوسری

وجہ تشخص بیان کی گئی ہے - دوسری وجہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ محقق ...
خلاصہ کلام یہ کہ دونوں توجیہیں باہم ایک دوسرے کو چاہتی ہیں - لہٰذا ان دونوں
دونوں میں سے کسی ایک کو عقلیہ دلیل کی رو سے - صدر الذکر ہیبہ وحدت کے ساتھ
مخصوص نہیں کر سکتے ہیں - اس میں شک نہیں کہ تخصیص کی پہلی وجہ میں از روے
تحقیق - معرفت کی شان پیدا ہے ۵۲ وهو اعلم بمن ضل عن سبيله وهو
اعلم بالمهتدين - اور دونوں گروہوں کی افراد میں مذکورہ بالا خاص مرتبہ کے عام کرنے
اور دائرہ رستے کے ساتھ اعتقاد رکھنا - اقرب بصواب ہے -

دوسرے یہ کہ بہرحال ہر ایک ۵۳ حدیث هذا من الافراد پر قیاس کرکے نیا
ان سب ... تو دونوں قسم ان چار قسم پر منقسم سمجھی جاوے ... کہ مذکورہ حصہ
نہ ہونا من سے ... کے ساتھ تعلق پیدا ہونے کے بعد اپنے تئین مع
تا و گزشتہ حالات کے بھول جاتا ہے - منجملہ چار قسم کے قسم اول میں شمار کیا
جاتا ہے - اور ... سے ... لوگ ... نقشبندیہ ہیں - اور ترکیبی صورت کے
ساتھ تحقق پیدا ہونے کے بعد جن اصحاب کا حضور اپنے مبدء کے ساتھ باقی رہتا
ہے - یہ اصحاب مقدار تعلق کے اعتبار سے تین اقسام پر منقسم ہیں - یعنی ان لوگوں
کا تعلق دونوں طرف برابر ہے یا نہیں ہے - جن لوگوں کا تعلق طرفین کے
ساتھ برابر نہیں ہے - ان کی دو قسمیں ہیں - کیونکہ راجح تعلق یا تو قدم کی طرف ہوگا
یا حدوث کی طرف ہوگا - پس جو لوگ حدوث کی طرف تعلق راجح رکھتے ہیں - وہ
اصحاب استدلال - اور ارباب براہین علمیہ وعقلیہ ہیں - اور جو لوگ قدم کی جانب
زیادہ تعلق رکھتے ہیں - وہ ذات احدیت کے اندر مستغرق اور اہل جذبہ ہیں - اور
جو لوگ دونوں طرف برابر تعلق رکھتے ہیں وہ صاحبان کشف وتحقیق ہیں - اور

---

۵۱ حقیقت حال کو حق جل شانہ ہی خوب جانتا ہے ۱۲
۵۲ - جو شخص خدا کے راستہ سے بھٹکا - اُس کو وہ خوب جانتا ہے - اور نیز وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے
جو راہ راست پر ہیں ۱۲ ۵۳ افراد میں سے جو نظر آتے ہیں ۱۲

اسی شکل کی تقسیم آیہ کریمہ[۵۱] ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ سے بہی مفہوم ہوتی ہے - اس طور پر کہ اولاً اصطفیٰ کے لفظ سے جمہور انام کی دو قسمین کین - ایک جماعت غیر مختار - دوسری جماعت مختار - اور پہر مختار جماعت کو تین اقسام پر منقسم کیا لقولہٖ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ پس غیر مختار قسم اول ہے کہ وہ گرفتاران تقلید ہین - ظالم لنفسہ وہ اصحاب ہین جو جذب اور استغنا کے دریا مین مستغرق ہین - اور مقتصد وہ لوگ ہین جو اعتقاد اور استدلال کے پر فضا محل مین آسودہ ہین - اور سابق بالخیرات وہ جماعت ہے جو مشاہدہ اور معاینہ کے گلزار کی تماشائی ہے۔

اس مین شک نہین - نقل کی لکڑی - نظر اور عقل کی امداد سے جس قدر تانا تن کر بانا بن سکتی ہے - اُس بُنے ہوئے کپڑے کا طول اور عرض اُس سے زیادہ نہین ہوگا - اگر کسی شخص کے دل مین اُس مقام کی تحقیق کا درد ہو - اور وہ چاہے کہ مجرب علاج سے کامل شفا پاکر تن درست ہوجاوے - تو اُس کو شیخ الاولیا کی خدمت اور ارشاد سے چارہ جوئی کرنی چاہیے - کیونکہ آج کل در اصل ایسے دردمندون کے حاذق طبیب ہی ہین اور خلفائے حضرت غوث الاولیا مین سے ایک اور جماعت بھی اس شطاریہ سلسلہ مین ہو چکی ہے جس کی ولایت اور ہدایت کے آثار باقی ہین - جیسے وجیہ الملۃ والدین علوی گجراتی شیخ لشکر محمد عارف شیخ شمس الدین شیرازی - شیخ صدر الدین محمد شمس برودرہ (بڑودہ) گجرات - شیخ عبد الحی جو شیخ جیوہ کر کے مشہور ہین - اور نیز دیگر بزرگوار اصحاب ان ارباب شہود اور اصحاب یقین کے کسی قدر حالات اس مختصر کتاب کی گنجائش کے موافق ہر ایک بزرگوار کے ذکر خیر مین لکھے گئے ہین - حافظ

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

۵۱ - پوری آیہ اس طور پر ہے - ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ
ترجمہ - پہر ہم نے اپنے بندون مین سے اُن لوگون کو اس کتاب کا وارث ٹہیرایا - جنکو ہم نے (اہل سمجھکر اُس کی خدمت کے لئے) منتخب فرمایا - (یعنی مسلمانون کو) پہر اُن مین سے بعض تو (اس پر عمل نہ کرکے) اپنی جانون پر ستم کر رہے ہین - اور (بعض) ان مین سے بیچ کی چال چلے جاتے ہین - اور (بعض) اُن مین سے (ایسے بہی ہین جو) خدا کے حکم سے نیکیون مین (اور ون سے) آگے بڑھے ہوئے ہین ۱۲

یاد شیخ خدا بخش منڈوی

آپ کے آباو اجداد ہجری آٹھوین صدی کے سنوات مین عربستان سے ہند مین آئے تھے - آپ کے پیر بیعت شیخ نفس اللہ ابن شیخ حسین ملتانی چشتی ہین - آپ تنہائی اور گمنامی کے محب - گوشہ نشینی اور خلوت کے مشتاق - مراقبہ اور محاسبہ کے دریا مین مستغرق اور آثار سوز و گداز کے مجموعہ ہین - سلمہ اللہ تعالیٰ اگرچہ علوم متداولہ کی مختلف فروع اور اصول کے میدان یا نخلستان مین آپ کی عندلیب طبع پرواز نہین کرتی ہے - لیکن اعتقادات کے معانی اور عبادات کے ارکان کی اصلاح کے واسطے جیسے کہ اِنے بن تک اس قدر علم فقہ سے آگاہی ضرور ہے - آپ کی تجرید کا بیان - تفرید کا اظہار - مخلوق کے ساتھ بیگانگی اور حق کے ساتھ یگانگی کی تحریر ان مین سے کوئی چیز - عبارت - اشارت - بیان - یا زبان مین نہین آسکتی - محض معانی اور معقول ہین - لہذا ان کا ادراک اہل حال و عرفان اور اصحاب ذوق و وجدان کے حوالہ کر کے آپ کے ماجرا مین سے چند باتین لکھتا ہون اور یہ چند باتین وہی ہین - جو راقم کو بلا واسطہ معلوم ہوئی ہین -

ابتدا ابتدا مین آپ کا پیشہ نمدبافی تھا - حریر فروشی کی بھی دوکان کر رکھی تھی - اور الکاسب حبیب اللہ کے لباس مین یکتا درویش تھے - سرمایہ مین سے روزانہ محنت کا فائدہ حاصل کر کے ایک حصہ تو مستحق فقرا کی نذر کر دیتے تھے - ایک حصہ عیال و اطفال کی معاش کے نام زد کرتے تھے - اور ایک حصہ اپنی قوت اور مہمانون کی ضیافت کے نام سے اٹھا لیتے تھے - اس درویشانہ انتظام کے ساتھ پندرہ سال کی عمر سے چالیس سال تک بسر کی اور ترک خانہ نشینی اور اختیار گوشہ گزینی کی آرزو کو اپنے دل کے اندر پرورش دیتے تھے - اسی کشاکش مین جب آپکی عمر پالیس سال کی ہوگئی - تو تجرد گزینی کا نشہ ابھرا - ایکبارگی خدا طلبی کا جوش - اور حق شناسی کی خواہش کا سیلاب آیا - اوسنے آپکے صنوبری دل کو شوق کا فوارہ بنایا - جو کچھ گزر اوقات کے واسطے بساط مین تھا - وہ تمام و کمال آپنے بے اختیار ہو کر عام محتاجون پر لٹا دیا - اور خود خاص درویشی کا جامہ پہن کر مقصد اور آگہی معرفت کی یافت کے واسطے ہر ایک دل سے اور ہر ایک دروازہ سے گدائی کرنے لگے ایک مدت تک اس طریق مین بھی عمر گزاری - پھر آخر کار ہجری سنہ نوسو اکیاسی مین خضر سیرت مرشد کی بابرکات صحبت سے کسی قدر گوناگون اضطراب کا جوش بالتسکین اور تمکین کے ساتھ دل مین فرو ہوا - ساگر تالاب کے کنارہ ایک پشتہ پر ایک کہنہ مسجد تھی - اُس کی درست فرما کر قبر کی طرح ایک چھوٹا سا حجرہ [illegible] جہت کے

پیچھے بنایا - یہ حجرہ آبادی سے ایک کوس دور ہے - اس تاریخ سے ہجری سنہ ایک ہزار بائیس تک ایزدی عنایت سے حجرہ مذکور مین استقامت کے ساتھ تنہا بیٹھے رہے - اور آخر کار فقر و بینوائی کے بارہ مین جس درجہ کے آپ متلاشی تھے - وہ درجہ آپ کی استعداد کے موافق حاصل ہوا یافت اور شناخت کی بخیہ جو آپ کی گدڑی پر لگی - تو گدڑی مذکور شاہی سوزنی بن گئی - اب آپ کی زبان حال نے **لیس فی جبتی سوی اللہ** کا ترانہ گانا شروع کیا - گو چند سال سے آپ کا آستانہ اکابر اور اصاغر کا مرجع ہو گیا ہے - لیکن آپ کی ملازمت حاصل ہو جانا - عالی شان سلاطین اور سپہ سالار امرائے اعظم کے بھی اختیار اور قبضہ قدرت مین نہین ہے - بلکہ آپ کی عنایت اور ارادت کے متعلق ہے - تنہا بیٹھے رہنے - اور لوگون سے نکلنے کی عادت جو ابتدائے زمانہ ترک سے تھی - وہی عادت آج تک روز افزون ترقی پر ہے - یعنی ملاقات چاہنے والون سے ایک لحظہ کا بھی ملنا آپ اپنے اوپر جائز نہین رکھتے ہین - ضرورۃً صرف بمقدار ایک فاتحہ پڑھنے کے - با اخلاص آنے والون کے نزدیک بیٹھ جاتے ہین - بلکہ اکثر اوقات کھڑے ہی رہتے ہین - اور جو کچھ خشک و تر اُس وقت ہاتھ مین موجود ہوتا ہے - پیش کر کے رخصت کر دیتے ہین زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ آپ مخلوقات سے علیحدہ رہنے کو تنہائی اور گمنامی کا جز جانتے ہین - بالآخر یہی شیوہ آپ کی نامورِی اور شہرہ کا باعث ہوا - اس مین شک نہین - کہ یہ ظاہری اور باطنی موجودات کا مبدء ہی ہے - جو تنور سے طوفان کا نکالنے والا ہے - اور ہمیشہ تقدیر سے تدبیر منفعل رہتی ہے [۵] عَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ -

الحمد للہ والمنۃ کہ باینہمہ - ازلی محافظت - مصاحبت چاہنے والے اور خدمت کرنے والے لٹیرون کی لوٹ سے آپ کی اوقات شریف کی نگہداشت فرماتی ہے - اور آپ کو صرف یاد حق کی طرف متوجہ اور مشغول رکھتی ہے - سبحان اللہ سوائے گوشہ نشینی کے - مرید کرنا - خانقاہ بنانا - خادم رکھنا - ہنگامہ عرس کو رونق دینا - اور سرود و سماع کی مجلس گرم کرنا وغیرہ وغیرہ سلسلہ دوست مشائخ کے کسی طور اور طریقہ سے آپ کی آزاد اور تنہائی پسند طبیعت مقید نہین ہے - اس پر بھی آپ اپنے نفس مطمئنہ سے خطاب کر کے اِس مضمون کے ساتھ مترنم رہتے ہین - نظم

مجرمان طریقت جائے عشقے دگر اند		باین صفت کہ تو داری بدان صفت نبرند	

۵؎ عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے - اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو - اور عجب نہیں کہ کوئی چیز تم کو بھلی لگے - اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو ۱۲

اِن تمام حقائق کے بیان کا خلاصہ یہی ہے کہ آپ مشیخت کا بناؤ سنگھار بے تعینی کی سادگی کے عوض فروخت کر کے میدان فنا کے شہسوار اور رسوم شکنی کے معرکہ مین صف شکن ہین[۵۱] ولا تقولوا لمن ہو فانی فی اللہ وعائش فی المزاج انہ حی علی مثال انفسکم بل ہو غریق فی بحر الفنا وانتم لا تشعرون

آپ کی سعید اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیان ہین - بڑے شیخ عبدالرحیم ہین - جنہون نے اپنے تئین عین جوانی مین پیری کے کمالات سے آراستہ کیا ہے - اور جو مشائخ اور طبقہ صوفیہ علیہم الرحمۃ کی اصطلاحات مین فہم درست اور استعداد روشن رکھتے ہین - منجھلے لڑکے عبداللطیف ہین - حُسن سیرت - اور حسن صورت دونون مین متوسط ہین - سب سے چھوٹے تیسرے محمد لطیف ہین - باادب جوان ہین - اپنے پدر بزرگوار کی خدمت باعظمت مین قبولیت کا مرتبہ پائے ہوئے ہین - چھوٹی لڑکی مریم نام راقم کے فرزند - برخوردار عبدالاول کے حبالہ نکاح مین ہے - قائل[۵۲] اِنِّی خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِینٍ نے ہجری سنہ ایک ہزار تیرہ مین بہ شب غرہ صفر[۵۳] ختم اللہ بالخیر والظفر ایک لڑکا برخوردار عبدالاول مد عمرہ کے گھر عطا فرمایا - ادھر آپ کی بے پروائی - اور ادھر ولادت کی خوشی - اس مین راقم کی غفلت سے کچھ ایسا ہوا - کہ جدامادری کے اتفاق کے بدون اُس مبارک نوزاد کا نام شیخ ماہ رکھدیا - بدین وجہ شیخ کی خدمت سے کمال خجالت ہوئی - پھر جب واجب العطایا کی عنایت سے تاریخ بیسوین رمضان المبارک ہجری سنہ ایک ہزار اکیس کو دوسرے فرزند کی علیہ صورت - عینی وجود کے لباس مین ظہور پذیر ہوئی - تو شیخ کی ملازمت مین راقم نے حاضر ہو کر مبارک باد کے مراسم ادا کئے - اور تجویز نام کے واسطے التماس کیا - آپ نے فرمایا نام رکھنا آپ کو ہی مبارک ہے - اور تصدیق کرنا - اور مبارک باد دینا ہمارا حق ہے - جب الارشاد مینے عیسیٰ نام تجویز کیا - آپنے مسکرا کر دعا دی اور فرمایا[۵۴] الاسماء ینزل من السماء بہت ہی مناسب اور خوب واقع ہوا - کیونکہ اس کی مان کا نام بھی مریم ہے

[۵۱] جو شخص اللہ کی ذات مین فنا اور ازروے مزاج زندہ ہو - اُس کو یہ نہ کہو - کہ وہ تم لوگون کی طرح قید حیات ہے - بلکہ وہ دریاے فنا مین مستغرق ہے - مگر تم نہین سمجھ سکتے ہو ۱۲ [۵۲] مین مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہون ۱۲ [۵۳] اللہ تعالے اوسکو خیر اور ظفر کے ساتھ ختم کرے ۱۲ [۵۴] اسما آسمان سے اوترتے ہین ۱۲ -

پھر فرمایا - کہ شیخ ماہ آپ کا ہے - اور شیخ عیسی ہمارا - اور یہ کہکر دونوں کو سعادت بخش دعاؤں کے ساتھہ سربلند فرمایا - خدا کرے سب کو علم سے اور عمر سے بہرہ وری نصیب ہو۔[۵] بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الرشاد -

یاد شیخ عبدالقادر

آپ - ابی محمد - ابن ابی احمد - ابن ولی ہامون بغدادی کے فرزند رشید - اور سید جمال ستھری کے مرید ہین زادبوم باب اللزج - جس کو اہل زمانہ بغداد جدید کہتے ہین - اسی مین قطب الاقطاب سید محی الدین عبدالقادر جیلانی کی خوابگاہ ہے - رحمتہ اللہ علیہ اور پل کی اُس طرف والی آبادی کا نام بغداد قدیم ہے اس مین امام موسی کاظم کی آسایش گاہ ہے رضی اللہ عنہ اور اہل بغداد اسی کو برج اولیا کہتے ہین جس کے اندر ایک روایت سے چوبیس ہزار نامدار مشایخ سوئے ہوئے ہین - اس مین شک نہین - جب باحقیقت خداشناس لوگ - چاند سورج کی طرح سالک - درویشون کے رہنما ہین تو اس بافروغ گروہ کی آسایش گاہ کا نام برج قرار دینا اہل مذاق سخن آفرینون کو بہت کچھہ مزہ دیتا ہے - غوثی اگرچہ اس نغمہ مین دل ربائی کی طرز ضرور ہے - لیکن یہ نغمہ - پردہ آغاز کے ہم آواز نہین ہے - لہذا ایسی کے اُٹھاو جس کا راستہ اصل مقام کی طرف پلٹ جاوے - ایک روز آپ کے حالات راقم نے دریافت کئے تو فرمایا -

ایزدی مشیت کے بموجب مین اپنی زادبوم مین ڈھائی برس کی عمر کو پہونچکر بے باپ ہوگیا - لہذا عم مکرم نے میری پرورش اپنے ذمہ لی - نو برس کی عمر مین کلام ربانی حفظ کرلیا - جب گیارہوین سال کا آغاز ہوا - تو عم مکرم مجکو اپنے ہمراہ بندر گووہ کو لے گئے - وہان پر عم مکرم سامان سفر باندہ کر اُس جہان کو روانہ ہوئے - مین جب تک سولہ برس کا نہین ہولیا تب تک اُس بندر سے باہر نکلنا نہین ہوا - القصہ ہجری سنہ نوسو چھیاسٹھ مین کہ یہی سال سلطان مظفر ابن محمود کے جلوس کا ہے احمد آباد گجرات مین آیا - یہان پر چند روز سرکہیج کے مدرسہ مین فقیہ حسن عرب کی ملازمت مین علوم ادب کی تحصیل کی فقیہ صاحب - داہولی کر کے مشہور ہین - اس کے بعد

[۵] - نبی - اور نبی کے بزرگ اولاد کی عزت کے طفیل مین - اللہ تعالی کی رحمت نبی پر اور اولاد نبی پر غرض کہ سب پر یوم قیامت تک رہے ۱۲ -

شیخ حسین بغدادی کی شاگردی سے عقلی علم حاصل کیا۔ اسی اثنا مین قاضی علاء الدین عیسی احمد آبادی کی خدمت مین علم کلام کی کتابین نکالین۔ بالآخر اپنی جملہ تحصیل کو شیخ وجیہ الدین علوی شطاری کی خانقاہ مین رہ کر کمال کے درجہ پر پہونچایا ہجری سنہ نوسو اسی مین جب کہ عرش آستانی اکبر شاہ نے گجرات فتح کیا ہے مینے تحصیل علم کے واسطے دار السلطنۃ آگرہ کی طرف سامان باندہا۔ چند روز بعد شرح تجرید کا قدیم حاشیہ تحریر اقلیدس مجسطی۔ شرح تذکرہ مولانا نظام اعرج۔ اور نیز دیگر بعض عربی علوم۔ علامی میر فتح اللہ شیرازی کے درس مین سنکر شہرستان خاطر کی آئینہ بندی کی۔ پورے ایک ہزار سال ہجری مین ملک الشعرا شیخ فیضی فیاضی ابن شیخ مبارک خضر۔ نہایت خواہش کر کے مجھے اپنے ہمراہ دکن کو لیگئے

راقم بہی اپنے وطن سے جو دکن کے عین راستہ پر واقع ہے۔ طوعا و کرہا ہمراہ ہو کر اس جانے مین شریک تہا۔ جب بازگشت ہوئی تو آپ اجین کے اندر ملک الشعرا کی ہمراہی سے رہ گئے تہے۔ یہان پر اس شہر کے طالبان علم کی فیض رسانی شروع کی۔ ہجری سنہ ایک ہزار اکیس تک آپ کے وجود سے مسند نشین رسانی رونق پر ہے۔ اسی جگہ عقد بہی کر لیا ہے۔ دو لڑکے۔ اور ایک لڑکی اس بیوی سے ہین۔ ابو علی فیاض اور ابو الحسن فیاض نام بہی ہین۔ اور نیز ان دونون تاج دانش کے گوہرون کی تاریخ ہاے ولادت بہی ہین۔ ان مین فرزند نے ہجری سنہ ایک ہزار انیس مین عالم رحلت کو کوچ کیا۔ دوسرے فرزند بقید حیات ہین۔ اللہ تعالی جل شانہ عمر طبعی کو پہونچاوے قصائد عربی کا ایک دیوان متنبیانہ طرز پر۔ ہر ایک فن کی کتابون پر جستہ جستہ حاشیے۔ عربی عبارت کا ایک رسالہ جو نہایت سنجیدگی اور تازگی کے ساتھ ملک الشعرا کے بعض حالات کے بیان مین ہے۔ اور ایک رسالہ علم کی تعریف مین متکلم اور حکیم کی طرز پر جو شیخ ابو الفضل مبارک کے نام سے معنون ہے۔ اس قدر آپ کی تصنیفات ہین۔ ناظرین پر مخفی نہ رہے۔ کہ صدر الذکر نمائشی حالات بعض تو خود صاحب حالات کے بیان پر۔ اور بعض راقم کی معلومات پر لکہے گئے ہین۔

مصرع ع آب حیوان تو امان علم اوست

یاد سید احمد افغان

پنجاب کے پرگنات مین ایک بستی قصبہ بجواڑہ ہے۔ اس مین آپ گوشہ نشین تہے۔ شیخ محمد ابن الیاس

شیخ یوسف خوشتی کے فرزند ہین - صوری اور معنوی فضیلت کی تحصیل مین آپ نے اپنی استعداد پوری کرلی تہی - جب آپ کے پدر بزرگوار ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین فرق کے ویران گوشہ سے جمع کے آباد صحن مین چلے گئے - تو جانشینی کی مسند کو آپ کے وجود سے شرف حاصل ہوا - آپنے آباؤ اجداد کے مراسم سلوک کو اپنا دستور العمل بنایا - کہتے ہین - آپنے دانش و بنیش زیادہ تر - اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے - اور کمتر شیخ الہداد لاہوری کی شاگردی سے حاصل کی تھی - جب ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین شہنشاہ کشورستان اکبرشاہ نے اقلیم زندگانی کے تصرفات - اور عنصری کشور کے تمتعات رخصت فرمائے - تو اُس کے پور پر نور - نورالدین جہانگیر شاہ سے تاج و تخت سلطنت کو رونق ہوئی - جس کے گرامی نام پر اس کتاب کی بنیاد رکھی گئی ہے - اِس اثنا مین شہنشاہ نورالدین کے بیٹے سلطان خسرو کو چند امرا جو عقل مین جوان مگر بے تربت تھے - دارالسلطنۃ سے نکال کر لاہور کی طرف چلے گئے - پیچھے سے ہوشیار فرمان روا بہی تعاقب کنان جا پہونچا - اس غرض سے کہ نصیحت کو کام فرما کر اُس کو ناہموار بے راہی سے باز رکھے - اور ادب اور فرمان برداری کے راستہ مین لے آوے - مگر سلطان خسرو نے حقوق کا کچھہ لحاظ نہ کر کے جنگ کی طرح ڈالی - بالآخر اُس کی سپاہ نے شکست کہائی - **القصہ** اِس فتنہ انگیز سال مین ہر ایک تقریب سے شہنشاہ کی محفل مین باوجود کمال ارزانی کے اسی قسم کی گفت و گو کا نرخ بڑہ گیا تہا - ایک روز ایک ندیم نے سادات صفویہ کے سلسلہ مین سلطنت ایران کے انتقال کا باعث عرض کیا - اس اثنا مین ایک اور شخص بول اُٹھا - کہ اِس وقت ہند مین بہی چند درویش صورت اشخاص ایسے ہین - جو ایک ولایت کی فوج کی برابر اپنے فرمان بردار معتقدین رکہتے ہین - انہین مین سے اُس جماعت کے سرگروہ سید احمد افغان ہین - جو بجوارہ کی افغان قوم کے اندر جنگ و شورش کا باعث ہوتی ہے - اور تمام جماعت آپ کے حکم سے سرتابی نہین کرتی ہے - فرمان صادر ہوا - کہ اچھا سید احمد افغان دربار معلی مین حاضر کئے جاوین - **قصہ کوتاہ** جب آپ شاہی حضور مین پہونچے - تو ملازمت شاہی کے آداب بجا نہین لائے - بادشاہ نے فرمایا - اِس دیوانہ کو چند روز قلعہ گوالیار کے دبستان مین محفوظ رکہو - یہان تک کہ حُسن سلوک کے گلوبند مین اپنی گردن دینا گوارا کرے - تین برس تک آپ اُس عالی شان قیدخانہ مین کشادہ پیشانی سے خدا کے ساتہہ مشغول رہکر زندہ رہے - اور ولایت کے متعلق بہت سی فتوحات اور ہمنشین دشمن پر فیروزی حاصل کی - اتفاقاً ہجری سنہ ایک ہزار اُنیس مین خان جہان جن کا قدیمی نام پیرخان ابن دولت خان لودی ہے - صوبہ خاندیس اور دکن کے حاکم مقرر ہُئے

گئے - اور انہین حدود کی لشکرکشی ان کے ذمہ کی گئی - جب خان جہان قلعہ گوالیار کے نیچے پہونچے - تو
واجب العرض بحضور شاہ ملکمر التماس کیا - کہ سید احمد اس یورش مین فدوی کے ہمراہ دے جاوین - یہ گزارش
حضور شاہنشاہی مین قبول ہوئی - اِس سبب سے آپ خان جہان کے ہمراہ خاندیس تک گئے - اور
چند روز برہان پور مین رہے - آخرکار یہ ہوا - کہ خان جہان کے واسطے دار السلطنت سے فرمان طلب صادر
ہوا - اور وہ برہان پور سے دار السلطنت آگرہ کو روانہ ہوئے - آپ بہی ہمراہ تہے - جب تاریخ چہبیسوین ۲۶ شعبان
ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین آپنے اپنی قدوم کی برکات سے منڈو (مانڈو) کو سرفراز کیا - تو راقم
حروف بہی آپ کی ملاقات سے بہرہ یاب ہوا تہا - جب راز کی باتین ہونے لگین - تو آپ کی گفت وگو
کا سلسلہ اس تقریب پر مائل ہوا -

" ایک روز خان جہان پسر دولت خان لودہی احمد کے مکان مین آئے - اور شیخ علاء الدولہ
سمنانی کی چہل مجلس اُن کے ہاتہہ مین تہی - اِس کتاب مین شیخ محی الدین عربی کی یہ روایت
درج تہی [۱] رایت ربی جالساً علی الکرسی وقام بین یدی واجلسنی وقال انت ربی
وانا عبدک - یہ روایت مجکو دکہائی - اور میرا دامن پکڑ لیا اس تشابہ قول کے
معنی ذہن نشین کئے جاوین - لاچار احمد نے جواب دیا کہ رب اول سے مراد نفس امارہ
ہے - جب یہ - عالم کالبد پر قبضہ پالیتا ہے - تو قوی - حواس - اعضا - اور جوارح کا
ملک وملکوت اوس کے زیر حکم آجاتا ہے - دل کی کرسی پر نشست کرتا ہے - جو روح کی
نشستگاہ ہے - اور علی الاعلان ربوبیت کا دعوی کرتا ہے - اور عنصری اقلیم کے دیگر
باشندون کی طرح روح کو بہی اپنی عبودیت مین لینا چاہتا ہے - پہر جب صوفی مجاہدہ
اور ریاضت کی بدولت نفس پر فتح پاتا ہے - تو ناچار کرسی نشینی روح کی طرف عود کرآتی
ہے - اور نفس اطاعت اور پرستش کے مقام پر کہڑا ہوکر انت ربی وانا عبدک
کہکر اسم بندگی بجالاتا ہے اور روح کے اوپر نفس کی طرف سے رب کا اطلاق اور اقرار
یہ بہی شیطان رجیم کا فریب ہے "

[۱] مینے اپنے رب کو دیکہا - کہ کرسی پر بیٹہا ہے (مجہکو دیکہکر) میرے سامنے اُٹہہ کہڑا ہوا - اور مجہکو بٹہایا - اور کہا -
تو میرا رب ہے - اور مین تیرا بندہ ہون ۱۲ -

یہ تاویل بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

"میں نے مکاشفہ ابن عربی کی عبارت شیخ عیسیٰ کی خدمت میں بھیجی تھی۔ شیخ عیسیٰ نے بھی اپنا ما فی الضمیر کئی طرح کی توجیہ اور تاویل کے ساتھ لکھ کر میرے پاس روانہ فرمایا۔ چونکہ اُن تاویلات کی نامقبولیت کا حرف میری زبان سے نکلا۔ اور یہ حال شیخ عیسیٰ کو معلوم ہوا تو اُنھوں نے اپنا نوشتہ مکرر واپس طلب فرمایا۔ اور پیغام طلب کے ساتھ اُس کے چاک کر دینے کی بھی التماس کرکے آزردگی ظاہر فرمائی۔ لیکن باوصف چند تلاش کے اُس نوشتہ نے واپسی کی راحت یا چاک ہونے کا رنج نہیں دیکھا۔ اب وہ نوشتہ میرے ہمراہ ہے۔ اگر آپ کہیں تو منگاؤں"

میں نے جواب دیا۔ آپ کو اختیار ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ مسیح القلوب کا نوشتہ میں نے پڑھا۔ اس میں شک نہیں مسیح القلوب کا جامع دل۔ وحدت وجود کے فروغ سے منور ہے۔ جس کے کمال کا شاہد عدل یہ توجیہ نامہ ہے۔ اس توجیہ نامہ کے مطالعہ نے خوانندہ کے حسن اعتقاد کی بنیاد میں گویا استحکام کا سیسہ پلا دیا۔ اور جو اعتراضات تاویل کی ہوئی ظاہر روایت پر از روے شریعت و طریقت وارد ہوتے تھے اِن اعتراضات کو عقلی و نقلی دلائل۔ اور کشفی و یقینی براہین کے ساتھ دفع کرنے سے ابن عربی کے کشف کی صحت پر ایک حجت قاطع اور اکابر سلف کے ساتھ مشار الیہ کی پیروی پر ایک دلیل واضح ہاتھ آئی۔

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ۔ اعلم ان توجیہ السید احمد ناظر الی ان قائل ہذا القول المتشابہ امرء مبتدی فی السلوک فارغ عن تزکیۃ النفس متصف بتصفیۃ القلب شارع فی تجلیۃ الروح و تخلیۃ السر و تاویل مسیح قلوبنا ناطق بان من صدر منہ ہذہ العبارۃ ہو رجل کامل واصل	جمیع اقسام و انواع حمد اُسی اللہ جل شانہ کو سزاوار ہیں جس سے ہم کو یہ ہدایت دی۔ اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے۔ واضح ہو۔ کہ سید احمد کی توجیہ سے یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ اس متشابہ قول کا کہنے والا۔ ایسا شخص ہے۔ جو راہ سلوک میں مبتدی ہے۔ تزکیہ نفس سے فارغ ہے۔ تصفیہ قلب کے ساتھ متصف ہے اور جس نے روح کی جلا۔ اور اسرار کے چھپانے کا کام شروع کیا اور ہمارے مسیح القلوب کی تاویل یہ کہتی ہے۔ کہ جس شخص سے یہ عبارت صادر ہوئی ہے۔ وہ شخص کامل ہے۔ اور درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے

بدرجة الكمال في الفناء من
لوازم الامكان وفي البقاء
بحقيقة الربوبية في مقام
الجمع وفي التخلق باخلاق الرحمن
الذي على العرش استوى ثم لا يخفى
على ذائقي سيلة تراب الكلام في
خلوات التشابه بفحولته التاويل
ما في هذا التعيين والتفريق من
نكتة وهي ان الكلام المتشابه
سواء نزل من الله المرسل الى العبد
المرسل اليه - او وصل منه الى الصحابة
او وقع منهم بالتابعين - او وصل
منهم الى مشائخنا ومنهم الينا مرآة
ينطبع فيها حقائق مراتب المترجمين
بمفهوماتها - ومحك يظهر به عيار معارج
المترجمين بمعانيها لا ما يراد به من تكلم بهذا
الكلام لان مراده لا يعلمه الا هو بدليل
قوله تعالى في حق الآيات المتشابهات
لا يعلم تاويله الا الله فظهر بهذين
التاويلين ما ظهر من حقيقة مرتبتهما
سلمهما الله تعالى وفهما من له انصفة
رحم الله من انصف -

تنا کے اندر درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے امکانی لوازم چہوڑ کر بقا کے اندر
درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے حقیقت ربوبیت کے ساتھہ جمع کے مقام
پر - اور تہذیب اخلاق مین درجہ کمال کو پہونچا ہوا ہے - اخلاق رحمن
کے ساتھہ - جو عرش پر براجمان ہے جو اصحاب متشابہات کی خلوت
مین - تاویل کی جوانمردی کے ساتھہ - دوشیزگان کلام سے لذت پانے
والے ہین - اُن پر وہ نکتہ مخفی نہین ہے جو اس تعین اور تفریق ... کے
اندر ہے - اور وہ یہ ہے - کہ کلام متشابہ خواہ بہیجنے والے اللہ تعالیٰ جل شانہ
کی طرف سے مرسل الیہ بندہ پر نازل ہوا ہو - یا مرسل الیہ بندہ سے
صحابہ کو پہونچا ہو - یا صحابہ سے تابعین کو پہونچا ہو - تابعین سے
ہمارے مشایخ کو اور مشایخ سے ہم کو پہونچا ہو - غرض کہ متشابہ کلام ایک
آئینہ ہے جس کے اندر مترجمون کے درجات کی حقیقتین مفہومات کلام
کے ذریعہ سے منعکس ہوتی ہین - اور نیز متشابہ کلام ایک کسوٹی ہے
جس سے طبع آزمائی کرنے والون کی انتہائی پرواز کی مقدار - معانی کلام
کی روسے ظاہر ہو جاتی ہے - متشابہ کلام سے وہ مراد نہین ہے - جو
ایسے کلام کے ساتھہ تکلم کرنے سے ارادہ کیا جاتا ہے - کیونکہ متشابہ
کلام کی مراد اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کوئی نہین جانتا ہے اِس کے
دلیل خود اللہ جل شانہ کا ارشاد آیات متشابہات کے بارہ مین ہے -
لا يعلم تاويله الا الله پس اِن دونون تاویلون سے جو کچہہ ظاہر
ہوا - وہ صدر الذکر دونون اصحاب کے درجات کی حقیقت ہے
اللہ تعالیٰ ان دونون صاحبون کو سلامت رکہے - اور اس بات
کو سمجہا بہی وہی شخص ہے - جو منصف ہے - جس نے انصاف
کیا - اللہ تعالیٰ اسپر رحم فرمائے -

معذرت - بذیر اصحاب کو واضح ہو کہ سبع القلوب کے خطاکی نقل اس واسطے جز رگذار نہین

کی گئی - کہ یہ ماجرا سید احمد کی خدمت مین اخیر صحبت کے وقت پیش آیا تھا - اور بات زیادہ گور جانے کے سبب سے برخاست مجلس کے مقدمات کا آغاز ہوگیا - تکلیف دہی کا خیال بھی دامنگیر رہا - اگرچہ نقل کر لینا ممکن تھا - لیکن دوبارہ مجلس کی نوبت پہونچنے کا بھی گمان تھا - اس گمان نے کوشش کے چہرہ پر یون ہی سستی کا نقاب ڈالا - اور مسافر عزیز کا کوچ علی الصباح ہی ہوگیا - اس سبب سے یہ اندیشہ جو دل کے اندر رہتا - پورا نہ ہوسکا - ایک مدت تک یہ دور اندیشی دل کے اندر کھٹکتی رہی - (۱) ایک مسیح القلوب کے خط کی نقل نہ لینے کی پشیمانی (۲) دوسرے اُس خط پر سید احمد کا اعتراض الحمد للہ کہ غیبی صفائی اور ارادت کی برکت سے مذکورہ بالا خس و خاشاک سلوک کے راستہ سے دور ہوا - بلکہ اس تجربہ کے سبب سے یہ ہوش اول سے بھی زیادہ ہوا - کہ جو شخص - زمانہ حال کی قدر نہ جانے - شک مین رہ کر نیک کام کرنے کو زمانہ استقبال پر موقوف رکھے - اور آج کا کام کل پر چھوڑے - وہ شخص جلد عظیم نقصان کی پشیمانی اُٹھاوے گا - بقیۃ العمر اس کو نایابی کی حسرت مین گزارنا پڑے گی - اور [۵۱] الوقت سیف قاطع کا زخم کھا کر - مرہم نہ ملنے کے سبب سے اُس کے التیام کی آرزو مین - ہمیشہ گرفتار رہے گا - اور وقتاً فوقتاً ہمیشہ آگاہی ملنے - سے یہ ہدایت ہوئی کہ جب کسی کے قول و فعل کا مضمون تجکو ناگوار گزرے - اُس کو مبدء کی طرف سے تصور کر کے - نکتہ چینی اور اعتراض کا ذریعہ نہ بنانا - اور عقیدت کے بازار مین جو فروش گندم نما نہ بننا - کیونکہ [۵۲] ما یدب علی الارض تمام - الٰہی تقدیر کے قبضہ قدرت مین ہین - حرکات اور سکنات مین خود کوئی اختیار نہین رکھتے ہین بالخصوص آدمی زاد - جو کمال اسمائی کا مظہر ہے پھر جو بزرگوار اصحاب ایزدی اخلاق - کے ساتھ تہذیب یافتہ ہین اُن کے حالات اور افعال کو الٰہی شان اور الٰہی ادا سمجھکر دل کے اندر روگردانی کا خیال نہ آنے دینا - کیونکہ باحقیقت خداشناسون کے اقوال اور افعال - مخاطبین کے مختلف ادراکات اور استعدادات پر لحاظ کر کے بعض کی نسبت جان گزا - اور بعض کے حق مین جان بخش کا حکم رکھتے ہین - ان کی مثال قرآن مجید کی جیسی ہے - جس کے منصوص احکام بعض کے اعتبار سے نافع - اور بعض کے اعتبار سے ضار واقع ہوئے ہین - یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا پس اس جگہ کسی قدر دوربینی کو کام فرمانا چاہیئے - تاکہ جلد معلوم ہوجاوے - کہ جس قدر اوراق فرقانی کے اندر وعدہ اور وعید کی آیتین آج کے روز موجود ہین - یہ تمام خاتم النبوۃ علیہ السلام پر جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے پروردگار جل اسمہ کی بھیجی

۵۱ وقت شمشیر بُران کا حکم رکھتا ہے - ۱۲ ۵۲ جو متحرک زمین پر چلتا ہے ۱۲

ہوئی ہین - اب انصاف کے گریبان مین سر جھکا کر معلوم کرنا چاہیئے - کہ ان لکھے ہوئے قرآنون کے دشمن ماننے سے - ایمان کا جاتا رہنا - اور دھونا دل مین لانے سے کس قدر کفر اور ضلالت کا نتیجہ پیدا ہوگا - اور اس کا ثمرہ کیا ہے - اسی طرح سمجھنا چاہئے - کہ ہر ایک شخص کے حالات کی حقیقتین - اوس کی صور علمیہ کے موافق ہوتی ہین - باینہمہ لوگون کے اقوال اور افعال کی عیب گیری کی جاتی ہے - پس ظاہر ہے کہ اس سے کس قدر گمراہی اور سیاہ دلی پیدا ہوگی - اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا - کیونکہ صاحبان نبوت کی آیات اور معجزات کا نزول - ظاہری اور باطنی دونون طرح کی وحی سے ہوا ہے - اور اصحاب ولایت کے معاملات اور مکاشفات کا ورود صرف باطنی وحی سے ہوتا ہے -

بر حرف ہیچکس منہ انگشتِ اعتراض ؛		آن نیست کلک صنع کہ حرفِ خطا کشد	

کہتے ہین - سلطان سادات - اور برہان مشائخ شاہ محمد بخاری - جن کی اخروی خوابگاہ دار الاسلام لاہور مین ہے ایک دفعہ شیخ محمد افغان کی ملاقات کے واسطے قصبہ بجوارہ مین آئے تھے - جب معرفتون کے بیانات کا ہنگامہ گرم ہوا - تو ایک تقریب سے اس قسم کی بات نکلی - کہ باوجود شرف سیادت حاصل ہونے کے اپنے تئین قوم غرغشتی سے ظاہر کرنا - کس غرض سے ہے - اور یہ بھی دریافت کیا کہ یہ نوید اس جانب کی ہے - یا اُس جانب کی - جواب دیا - کہ فقیر دو جانب جاننے سے ایک طرف ہے - کل امور جانب حق سے سمان کر کھیتی کا بول بوتا ہے - اور آج کے بعد جو لڑکا پیدا ہو - اُس کا نام سید احمد رکھا جاوے - یہی وجہ ہے - کہ یہ خدا پرست بزرگوار اس لقب کے ساتھ مخصوص ہین - کسی قدر اجمالی بیان آپ کے حالات کے متعلق یہ ہے - کہ آپ وحدت وجود کے باغ کی فضا سے اپنے عقیدہ کے گھوڑے کی باگ کشیدہ رکھتے ہین آپ کے سلوک کا طریقہ شیخ علاء الدولہ سمنانی کی پیروی ہے - اور اپنے تئین اویسیہ سلسلہ مین سے شمار کرتے ہین -

یاد سید ابراہیم نوری

آپ کا سابقہ نام شیخو ہے - زاد بوم غیاث پور - جو کیھانہ کر کے مشہور ہے - حویلی حصار کے تعلق ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سولہ مین ماہ ربیع الثانی ایک روز راقم نے آپکے مکان پر جاکر آپ کے حالات کی حقیقت دریافت کی تھی - تو فرمایا -

"ابراہیم کی بارہ سال کی عمر تہی - کہ مکتب کے اندر کلام ربانی کی تصحیح کرتا تہا - ناگاہ سیاحی
کی شورش اور الہی طلب کی خلش - سودائی دل مین پیدا ہوئی - لہذا وطن چہوڑ کر دیوانون کی
طرح چل کھڑا ہوا - دہلی مین پہونچکر بہار الاولیا بخاری کے صوفیون کی ایک جماعت کے
ساتھ لاہور چلا گیا - یہان پر مولانا اسحٰق کاکو کے درس مین کسی قدر فقہ سیکھی - یہان سے
ملتان کو گیا - شیخ کبیر بخاری کی خدمت مین مراسم ارادت بجا لاکر پہر دہلی چلا آیا - اور حضرت
غوث الاولیا کی ملازمت سے مشرف یاب ہوا - حضرت غوث الاولیا نے مجھکو شیخ مبارک
دانشمند کے حوالہ فرمایا - جو اون کے بڑے خلیفہ ہین - شیخ مبارک سے نزدیک - جواہر
خمسہ پڑہکر کمالات طریقت حاصل کئے - پہر حجاز کے ارادہ پر لاہور - ملتان - ایران
توران - اور شیراز ہوتا ہوا - لار کے راستہ سے بغداد کو چلا گیا اس جگہہ سید زین العابدین
امام اور متولی روضہ محی الملۃ غوث الصرفا جیلانی کے دیدار سے بہت کچھ فیض حاصل
کیا - یہان سے موصل مین پہونچکر یونس **علیہ السلام** کے روضہ کی زیارت کی اور شام کے
اندر جنۃ النسا مین شیخ حسن چشتی کے دیدار سے باطنی فروغ لیا - مدین مین حضرت شعیب **علیہ
السلام** کے روضہ کی زیارت کر کے تخت رب العالمین کی طرف نکل گیا - یہان سے قدس
خلیل کی طرف جا کر مسجد اقصی مین نماز پڑہی - اس کے بعد تمام حصہ جات زمین کی سیاحی کرتا
ہوا اسکندریہ کے راستہ سے مصر مین جا پہونچا - یہان پر چند روز رئیس المحدثین شیخ محمد بکری
کی ملازمت سے حدیث اور تفسیر کا استفادہ کیا - پہر مصر سے دریاے شور مین قدم رکھا -
اثناے راہ مین شیخ ابو الحسن شاذلی کی خاک پاک کی زیارت کی اس کے بعد دریاے
شیرین پر سے عبور کر کے - مدینہ مکرمہ مین حضور کے آستانہ کی خاک پر ناک رگڑی - یہ یاران
قافلہ کے ہمراہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوکر ارکان حج ادا کئے - شیخ علی متقی کی ملازمت سے بہی
مشرف ہوا - چونکہ کوہ نور مین بارہ سال خلوت کے اندر رہ چکا تہا - لہذا شیخ نے جلدی ہی
خرقہ خلافت پہنا دیا - اور ابراہیم نوری خطاب ملا - بعدہ جدہ کے راستہ سے روپار جہاز
پر سوار ہو کر باب مندب کے جزیرہ مین جا اوترا - یمن دیکھنے کا شوق ہوا - تو اس سرزمین کی
بہی سیر کر کے عدن کے جہاز مین سوار ہوا اور اکیس روز کے اندر دیو بندر مین جا پہونچا - چند"

سورت کی سیر کی اس سیر کے اندر شیخ جمال نوری اور سید حبیب کی ملازمت سے جونہ گڈہ
مین فیض پایا - قصبہ لاٹھی مین ایک بزرگ سید کی قبر پر فاتحہ پڑہ کر سلطان خواجہ احمد دانش مند
سے بہی ملاقات کی - جو سید محمد گیسو دراز کے بالواسطہ خلفاے اعظم مین سے ہین - یہان
غیبی اشارہ ہوا - تو ان کی تلقین مین داخل ہوکر بہت کچہہ فائدہ حاصل کیا - پہر ڈونگر پور
کے راستہ سے بانسواڑہ ہوکر مندسور کو دیکہا - اور ہجری سنہ نوسو اٹہتر مین اجین مالوہ
کے اندر آگیا - اور یہین بوریا بچھا کر قیام کرلیا - اس کے بعد تین دفعہ یہان سے اپنے قدیمی
وطن کو قدم بڑہایا ہے - ایک دفعہ والدین کی پابوسی کے واسطے - دوسری دفعہ ماں کی
رحلت کے بعد فاتحہ کے واسطے - تیسری دفعہ پدر بزرگوار کی وفات کے بعد - اُن کی خاک
پاک کی زیارت کے واسطے - ان تین سفرون کے سوا پہر کبہی اپنی خلوت کدہ سے
نکل کر کسی شخص کے گہر جانے سے پانون خاک آلود نہین کیا -

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر ہے - کہ دل اور پانون دونون شکستہ ہین - اور سیورغال
(زمین وجہ معاش) کے طور پر حاکم صوبہ اور گماشتگان حاکم کی طرف سے کوئی چیز قبول نہ کر کے - روزی
کی طرف سے تمام عمر آسانی کے ساتہہ پوری کردی - آپ کی دل افروز باتون مین سے یہ بات بہی ہے -
خدا ندا قبلہ کی طرف یا قبیلہ (پدری خاندان) کی طرف قدم فرسائی کی توفیق عطا فرما - اور اس کے
سوا دوسری جگہہ جانے سے بندہ کے پانون مین لنگ پیدا کردے گا آپ نسب کے اندر سید شاہ
اجملی سامانی ترمیذی کو پہونچتے ہین - اور یہ بات تحقیق ہے - کہ سید شاہ سادات ترمیذین سے ہین
آپ کے بزرگوار آباو اجداد کے انساب اور حالات کی تفصیل تاریخ اشتر دشتی مین لکہی ہے -
خدا عمر دراز کرے -

یاد شیخ عبداللطیف

آپ شیخ نور محمد احمد آبادی کے بیٹے ہین - جب پانچ چہہ سال کی عمر تہی اس وقت مین حضرت
غوث الاولیا نے شیخ نور محمد کو خدمت کے طور پر - اپنے فرزند شیخ ضیاء اللہ کی پرورش کے لئے - شہر
نہروالہ مین بہیج دیا تہا - کہتے ہین - شیخ عبداللطیف کی ولادت - فقر وفاقہ کے زمانہ مین ہوئی تہی -

جب آپ کے ہوش کا زمانہ آیا - تو وہ ایام طفولیت مین فقر و فاقہ کے اندر پائی ہوئی پرورش آپ کے سلوک کے واسطے - اختیاری فقر مین معین ہوئی - اور اوس نے آپ کے پانون مین ثابت قدمی پیدا کی - ایام کی گردش اور نفس نافرجام کی رنگ آمیزی بھی اپنے فریب اور افسون سے آپ کے استقامت پسند پانون کے لیے سنگ راہ یا باعث لغزش نہ ہو سکی - الحمد للہ علی نعمتہ جمال صورتہ العامتہ ہوش اور اختیار درویشی کے وقت سے ہجری سنہ ایک ہزار اٹھارہ تک کہ اس وقت مین آپ کی عمر شریف چونسٹھہ سال کی میزان کو پہونچی ہے - آپ نے ہجرہ سے بہ معاش کی تجویز کے لیے - باہر نکل کر نصف قدم بھی تردد کے راستہ مین نہین چلے - اور معین وجہ معاش کے طور پر اُس نواح کے والی اور امرا سے کوئی روپیہ قبول نہین کیا - کہتے ہین - آپ کے عیال اور اطفال کی یومیہ قوت جب تک شیخ بنیاراللہ مسند حیات پر جلوس فرما رہے - تب تک فتوحات ضیائیہ سے متعلق تھی یعنی دار السلطنتہ آگرہ سے دار الاسلام احمد آباد مین پہونچتی تھی - اِس کے بعد کے چند سال کا حال معلوم نہین ہے -

شیخ داؤد شطاری بیان کرتے ہین - ایک روز شیخ عبد اللطیف نے فرمایا - چونکہ قوت بہم پہونچانے کے راستہ مین ظاہری بے سببی کی گھاٹی کے اندر نشیب و فراز بہت ہوتے ہین - اس وجہ سے چند روز تک آزمایش کا پلہ بھاری ہو گیا تھا - اور مین بدستور اپنی ہمت کے پانون صبر و شکیبائی کے دامن مین سمیٹے ہوئے تھا - لیکن متعلقین کی بے طاقتی پر رحم آتا تھا - ایک رات عالم خواب مین حضرت غوث الاولیا نے فرمایا - عبد اللطیف - فلان طاق مین ایک سکہ دار رکھا ہے - وہ لے لو - جب عبادت صبح کے وظیفون سے فارغ ہوا - تو اوس طاق کو جا کر دیکھا - نقرۂ ایک درم ملا - جس سے دو تین روز کی قوت نکل آئی - اس تاریخ کے بعد پھر کبھی آزمایش نہین کی گئی - اور روزمرہ خرچہ مین تنگی نہین آئی پس معلوم ہوا کہ روزی آسمان مین ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ روے زمین پر کوئی جنبش کرنے والا ایسا نہین ہے جس کی روزی پروردگار کی جامع الکمالات ذات پر اس کے فضل سے اور اُس کے وعدہ کے بموجب نہ ہو - وہ ہر جنبش کرنے والے کی قرارگاہ کو جانتا ہے - کہ زمین مین کہان پیدا ہوا ہے - اور کہان آرام کرتا ہے جب مرتا ہے - تو کہان مرتا ہے - کس صورت سے اور کس حالت سے اوس کی پیکر تبدیل ہو جاتی ہے - نیز جانتا ہے - کہ استقرار سے پہلے کہان رکھا گیا تھا - آیا دواب کے اصلاب مین - رحم مین - یا انڈے مین

اور رزق - استقرار - اور استیداع یہ تمام چیزین لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہین -

واضح ہو - کہ لفظ علیٰ لانے سے کچھہ تفضیل کے منافاۃ نہین ہوتی ہے - کیونکہ وعدہ کی ایفاء اور فضل کی ایصال مین مبالغہ ہے - اِس کی نظیر یہ ہے کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اور ایسے لفظ کو لانا جس سے وجوب کا مفہوم پیدا ہو - اس غرض سے ہے - کہ بندون کو اعتماد ہو - وصول رزق کا یقین ہو - اور اُن کے قلوب کو اطمینان حاصل ہو - اور اس مین اشارہ توکل کی طرف ہے استقرار اور استیداع کے علم کا جو ذکر ہے - اس مین یہ اشارہ ہے کہ ایصال رزق یقینی طور پر ہو گا - اور کتاب مبین مین ان تمام امور کے لکھے ہونے کا جو ذکر ہے - اس مین یہ اشارہ ہے کہ بڑھنے گھٹنے اور کم و بیش ہو جانے کا وہم نہین آنے پاوے گا - کیونکہ ایک تو وَمَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ واقع ہے دوسرے جف القلم بما ہو کائن موجود ہے **بیت**

جامی مکن اندیشہ کہ تغییر نیابد	در روز ازل انچہ مقدر شدہ باشد

قال بعض المحققین اراح القلوب عن تعب التقسیم والافکار عن نصب الترجم فی باب الرزق حیث قال الا علی اللّٰہ رزقہا فسکنت القلوب لما تحققت ان الرزق علی اللّٰہ ونقال اذا کان الرزق علی اللّٰہ فمن المحال طلبہ من غیر اللّٰہ ونقال اذا کان الرزق علی اللّٰہ فصاحب الحانوت فی غلط من حسبانہ - ثم ان اللّٰہ سبحانہ بیّن الرزق الذی علیہ ما حالہ فقال وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وما کان فی السماء لا یوجد فی السوق

بعض عارفین نے فرمایا ہے - اللہ تعالیٰ جل شانہ نے رزق کے بارہ مین رحم کو کام فرما کر تقسیم اور افکار کی تکلیفات سے قلوب کو راحت دی ہے جب کہ ارشاد فرمایا ہے الا علی اللّٰہ رزقہا یعنی مخلوقات کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس واسطے قلوب نے تسکین پائی - جب کہ تحقیق کر لیا - کہ رزق بے شک اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے - کہ جب رزق اللہ جل شانہ کے ذمہ قرار پایا - تو غیر اللہ سے اوس کا طلب کرنا محال ہے - اور بعض کا کہنا ہے جب رزق اللہ جل شانہ کے ذمہ قرار پایا ہے تو دوکاندار رزق کے حساب کی وجہ سے غلطی مین پڑا ہوا ہے - پھر جو رزق اللہ سبحانہ کے ذمہ ہے اوس کا کیا حال ہے - یہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فی السماء رزقکم یعنی تمہارا رزق آسمان مین ہے - اور جو شے آسمان مین ہو گی وہ بازار مین نہین پائی جا سکتی ہے - اور نہ مشرق و مغرب کے اندر گشت لگانے سے مل سکتی ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے -

ف اُسنے لوگو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ۱۲ ف ہمارے ہان جو ایک بات ٹھہر جاتی ہے پھر نہین بدلا کرتی ۱۲

ولا فی لنطواف فی الغرب و
المشرق ویقال الارزاق
مختلفة فرزق کل حیوان
علی ما یلیق بصفته ویقال
للنفوس رزق وهو غذاء
طریقه الحلق وللقلوب
رزق موجده الحق - و
لم نقل ما یشتهیه ومقدار
ما یکفیه بل هو موکول الی المشیة
فمن موسع علیه ومن مقتر علیه

ارزاق مختلف ہین - پس ہر ایک حیوان کا رزق اُس طور پر ہے جو اُس کی شان کے مناسب ہے - اور بعض کا کہنا یہ ہے - نفوس کا رزق علیحدہ معین ہے اور یہ ایک غذا ہے جس کا راستہ حلق ہے - اور قلوب کا رزق علیحدہ ہے جس کا موجد حق سبحانہ ہے - اور ہم نے وہ شے بیان نہین کی ہے جس کی خواہش رزق کمانے والا کرے - اور نہ وہ مقدار بیان کی ہے جو رزق کمانے والے کو کفایت کرے - بلکہ یہ دونون باتین مشیت الٰہی کے سپرد ہین - پس ذی مقدور کا رزق اُس کی مقدار کے موافق اور غیر ذی مقدور کا رزق اُس کی مقدار کے موافق اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے -

یاد شیخ عبد الستار

آپ علم و عمر سے برخوردار - ربانی دانش کے حاکم پسندیدہ افعال - اور مسیح القلوب کے بڑے بیٹے ہین - امر ایجادی کی رہنمائی سے عالم جوانی مین ہی ترک اور توبہ کی توفیق ہوئی تھی - آپ کا طریقہ سلوک خداطلب ریاضت مندون کے واسطے دستور العمل ہوا ہے آپ کے چھوٹے بھائی شیخ فتح محمد ہین - فتح اللہ علیہ ابواب کل خیر کما فتح علی اولیائہ برخورداری - کامیابی - ادراک - اور فراست کے آثار و احکام ان کی پیشانی سے بہت کچھ نمایان ہین - مصرع ع باد عرش عمر شیخ المرسلین -

ایک شخص صوفی کرد علی عرب مسیح الاولیا کے برگزیدہ درویشون مین سے ہین - ایک روز کہتے تھے ایک مدت تک شیخ عبد الستار نے - ریاضت کی غرض سے کھانے پینے کا راستہ اپنے اوپر روک دیا تھا جب یہ خبر آپ کے والد ماجد کو پہونچی - تو ایک پیالہ شوربا کا دیکر مجھکو آپکے پاس بھیجا - اور وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ کے مضمون سے متنبہ کیا - اور مسنون ریاضت کے واسطے پیغام فرمایا - جو افراط اور تفریط کے درمیان مین ہے - ناچار ہو کر آپ نے یہ ارشاد قبول کیا - اور تھوڑا تھوڑا کھانا شروع کردیا تاکہ تن گدازی کی مشق بھی قایم رہے - جو خاص آپ کی نیت تھی - آپنے ظاہری علوم - اور معنوی معارف کی اکثر تحصیل تو اپنے پدر بزرگوار کی خدمت سے کی ہے - اور ریاضی کے بعض فنون مین میرزا شکر اللہ

؎ اور ہمنے اُن کے ایسے جسے نہین بنائے - کہ کھانا نہ کھاتے ہون ۱۲-

شیرازی کے شاگرد ہین - جب میرزا شکر اللہ ملک فارس سے ہندوستان مین آئے تھے - تو چند سال
برہان پور مین افاضہ اور افادہ کی انجمن گرم رکھی تھی - عبد الرحیم خان خانخانان ان ایام مین صوبہ دکن کے
مالک - اور چارون ارکان فضیلت کے مالک تھے - ابدہر مسیح الاولیا - ولایت معرفت کے والی - اور رسوم
کثرت کے مٹانے والے موجود تھے - ان دونون اصحاب کی محبت اور ہمسائگی کے ذوق نے میرزا کو
قیام برہان پور پر مجبور کیا - ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین سپہ سالار کے ہمرکاب دار السلطنۃ آگرہ کو چلے گئے
اور یہان زمان روائے زمانہ کی ملازمت مین پہونچکر ان کے اقبال کا درجہ - ترقی پاگیا - خدا عمر کرے -

یاد شیخ فیض اللہ نارنولی

آپ نے جب تک ترک وتجرید اختیار نہین کی تھی - تب تک آپ خوراک حمالی کے ذریعہ سے بہم
پہونچاتے تھے - ایکبارگی - آپ کو توفیق شیخ نظام نارنولی چشتی کے دربار مین موکشان لے گئی - یہان پر
آپ لوازم ارادت بجالاکر شیوۂ درویشی مین سرگرم ہوئے - اور پیر کی روشن تلقین کی امداد سے اپنے آبا و اجداد
کا پیشہ ترک کرکے توکل کا خرقہ پہن لیا - ناگاہ ایک کسبی کے جمال سے دلبستگی پیدا ہوئی اور بڑھتے بڑھتے آخرکار
اس کے سودا مین بے خودی - گرفتاری - اور عاشقی کی نوبت یہان تک پہونچی - کہ ننگ و ناموس کا خیال
بھی پس پشت ڈال دیا - کسبی کا طبلہ اور سارنگی کندھے پر اٹھاکر ہمراہ رہنا لازم کرلیا - القصہ اسی شکل کے
ساتھ آپ ایک روز پیر بزرگوار کی خدمت مین بھی پہونچے - چونکہ آپ عشق کی شورش مین محو - اور حسن کے
تلاطم مین مضطرب تھے مجلس کی کیفیت معلوم نہ ہوئی - اور یہ نہ جانا - کہ مین کون ہون - کہان آیا ہون -
کس کے ہمراہ ہون - کس کے سامنے کھڑا ہون - میرا کیا طریقہ تھا اور اب کیا حال ہوگیا ہے - پیر بزرگوار
یہ محویت دیکھکر حیرت مین ہوئے - اور کہا - فیض اللہ - تم دور چلے گئے - اندویر کردی - اور بھول گئے
لوٹ آؤ - ہماری یاد تم کو - اب تمہارے اوپر نہین رہنے دیگی - یہ دل آویز گفتار سُن کر معنوی دلدار کے
قدمون پر سر رکھا - اور ایک عرصہ دراز تک خودی سے گذرے رہے - جب پھر ہوش آیا - تو سر اٹھاکر ارشاد
پیر کے گرویدہ ہوئے - اور سلوک کا قدم بزرگون کے راستہ مین استحکام کے ساتھ رکھکر فریبی نفس کی لڑائی
اور ہوسناک تن کے گھلانے مین مشغول ہوئے - رہنما پیر نے ان الفاظ کے ساتھ آپ کی دلاسا فرمائی
جس گروہ والا معشوق کے ساتھ تم کو دلبستگی تھی - وہ گروہ واپسین نفس تک تمہارا مطیع فرمان رہے گا -

چنانچہ آج کے روز تک کہ ہجری سنہ کچھہ اوپر ایک ہزار ہین - گروہ مذکور آپ کی پرستاری مین اپنا مال و منال صرف کرکے آپ کی خوشنودی کا جویان رہتا ہے - خدا عمر کرے -

یاد شیخ نعمۃ اللہ شیخپوری

آپ - وحید العصر شیخ فرید گنجشکر کی نسل سے اہین - نیز قرآن مجید کے حافظ - ارباب توحید مین منتخب اور ظاہری و معنوی مسالک کے واقف کار ہین - آغاز جوانی مین حرمین شریفین کی زیارت کا شوق آپ کی آئینہ نما صاف طبیعت مین پیدا ہوا - تو والدین کی اجازت سے توکل اور تسلیم کو زاد راہ بنا کر دریا کے راستہ سے روانہ ہوئے - اور طواف حرمین سے **زادھما اللہ شرفا** سعادت حاصل کرکے قبول اور اقبال دونون پائے - چند سال بعد جزیرہ دابھول کے جہاز مین سوار ہوکر ہند کی طرف لوٹ آئے - مذکورۃ الصدر بندر مین مسیح الاولیا کے خلیفہ شیخ محمد نامی اُس نواح کے لوگون کی رہنمائی کے واسطے نامزد تھے - ان کے دیدار سے آنکھون کو منور کیا - جب مرشد کے اوصاف کا حُسن شیخ محمد خلیفہ کی پُر اثر تقریر سے از راہ گوش - مہمان کے دل مین جاگزین ہوا - تو دولت ملازمت اور سعادت پابوسی حاصل کرنے کا ولولہ شورش مین آیا - بے اختیار صاحب خانقاہ سے - سفر برہان پور کی اجازت چاہی - جہان مسیح الاولیا کا ہدایت خانہ ہے - مقیم نے اس خیال سے - کہ چند روز کا توشہ ضرور ہونا چاہیئے - کچھہ نقد مسافر کی خدمت مین پیش کش کیا - آپ کی ہمت نے اِس کو منظور نہ کیا - اور کہا - مجکو آپ درویشی کے باسعادت گھر کی طرف رہنمائی فرماتے ہین - جہان سب چیزون سے زیادہ پسند چیز فقر اور نیستی ہے - لہذا یہی بہتر ہے کہ آپ میرے ہمراہ جو کرین - وہ قناعت کا توشہ اور توفیق کا نقد ہونا چاہیئے - نہ کہ چند پتھر کمر مین باندھ کر دل کو دنیا کا صنم خانہ بنا دین -

القصہ - وارستگی اور آزادی کی رفاقت مین آپ جبل کر مسیح الاولیا کی خدمت مین پہونچے اور نشاط دیدار پایا - چند روز گرامی صحبت مین رہکر اذکار اور اشغال کی مشق کی - اور دانش و بینش - اور ظاہری و باطنی صفائی کا سرمایہ فراہم کرکے اپنے وطن کی اجازت لی - بالآخر حسب اجازت پیر - اپنا کمالاتی سامان بے شمار لیکر قافلہ معرفت کی معیت مین اپنے ملک کو چلے **الحمد للہ والمنۃ** کہ ایسی آراستگی اور پیراستگی کے ساتھہ ایک عمر کے انتظار کے بعد پدر بزرگوار کی قدم بوسی حاصل کرکے بہرہ یاب

ہوئے - اور اُسی قدیمی باپ دادون کے گہر مین ایک حجرہ تجویز کر لیا - کہتے ہین - بہت سے ذی استعداد اور صاحب حوصلہ لوگ آپ کے مرید ہوئے - چونکہ لوگون نے آپ کی ذات مین آثار گنجشکری مشاہدہ کئے اس واسطے اس نواح کے تمام چہوٹے بڑے آپ کی ولایت کے گرویدہ ہوئے اور فرید ثانی لقب دیا - خدا کرے - مبارک ہو -

یاد شیخ صالح حافظ

آپ خان محمد ابن تاج کے بیٹے - اور شیخ نورالدین ضیاءاللہ ابن حضرت غوث الاولیاء کے مرید ہین - زاد بوم جانپانیر گجرات صلاح اور صلح - نگہداشت اور برگزیدگی - طریقت کی طلب - اور طبیعت کی طرب - یہ تمام خوبیان آپ کے خمیر مین داخل - اور سرشت کے اعتبار سے نمک کا حکم رکہتی ہین - ملک علام کے کلام کی عبارت حفظ یاد ہے - اوراد - اذکار - اشغال - اور مراقبہ کی مداومت رکہکر اپنے اوقات عمر زندہ رکہتے ہین - ہمیشہ ربانی کلام کی تلاوت کرتے ہین - جس کے سبب سے موسیٰ ع کی طرح کلیم اللہی خلعت زیب بدن ہے - روایت ہے - آپ کلمات عیسوی کے حافظ لافظ - اور ولایت موسوی کے والی ثانی ہین - جب سے آپنے عاقل بالغ ہوکر خداطلبی کے راستہ مین قدم رکہا ہے - تب سے ہمیشہ سفر اور حضر مین شریعت کی صراط مستقیم پر چلتے رہے ہین - اور ہمیشہ استقامت کے ساتہ توکل - اور قناعت کے ساتہ تسلیم - مدنظر رکہی ہے - چالیس سال تک عالم تجرد کا تماشا کیا - اس کے بعد محمود العاقبۃ شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین رہ کر منڈو - (مانڈو) مین تاہل اختیار کر لیا - لڑکے ہوگئے - اور سامان خانہ داری بہی ہم پہونچ گیا - تقریبًا پندرہ سال تک دارالسلطنۃ آگرہ کے اندر اپنے پیر کی ملازمت مین رہکر فقر و درویشی کے اسباب تحصیل کئے - جب پیر بزرگوار کا وصال ہوا تو روح پرفتوح سے اجازت لیکر منڈو (مانڈو) مین چلے آئے - یہان پر مسافرت کا خیال دل سے نکال دیا اور گوشہ نامرادی اختیار کیا - آپ کو چند اولیاءاللہ سے خرقہ ہائے خلافت حاصل ہین انہین مین تین خرقے حضرت غوث الاولیاء کے فرزندون سے ہین -

(۱) اپنے پیر سے (۲) شیخ اکمل الدین برہان سے (۳) شیخ اویس سے (۴) شیخ محمود جلال سے - (۵) شیخ القلوب کی خدمت سے ان اصحاب کے علاوہ دوسرے مشائخ کی طرف سے بہی درجہ مقبولیت

حاصل ہے - ہجری سنہ ایک ہزار بائیس مین چالیس سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ آپ راقم گلزار کے ساتھہ سفر مین رفیق شفیق - اور وطن مین ہمسایہ مہربان ہین -

مصرع بمن تا عمر باشد ہمچنین باد -

یاد سید احمد قادری

آپ - سید الاولیا جیلانی کی نسل سے ہین قدس سرہما آپ اپنے وقت کے پیشوا اور رہنما ہین ظاہری علم سے بقدر ضرورت حصہ ملا ہے - شہر ٹانڈہ مین وطن اختیار کر لیا ہے - اور یہان والے آپ کے فیض پرورش سے روشن ضمیری حاصل کرتے ہین - آپ کے درویشون کے رہنے کی خانقاہ عرفان اور عبادت کا خزانہ ہے - خدا کرے - عمر ہو -

یاد سید حسن حسینی منڈوی

آپ الہ بخش چشتی کے بیٹے - اور سید علی چشتی کے مرید ہین - جو چھہ واسطے سے سید محمد گیسو دراز کو پہونچتے ہین - زاد بوم منڈو (مانڈو) ہجری سنہ نوسو اڑسٹھہ مین بیرخان نے جو اکبر شاہی امراے اعظم مین سے ہین - اولاً مالوہ کو - اور پھر دار الخلافہ منڈو (مانڈو) کو فتح کیا - یہ دستور ہے - اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا شہر کے باشندے مغلون کے ڈر سے پریشان ہو کر بھاگے اس شورش مین سید کے پدر بزرگوار بھی اپنے فرزندون سے کہین علیحدہ جا پڑے - اور باوصف کوشش کے بھی ایک دوسرے کو نہ پا سکا - اس وقت آپ کی عمر دس برس کی تھی - اس کے بعد آپ کے بہنوئی شیخ فیروز نامی نے آپ کی پرورش کی - اس سبب سے رسمی فضیلتین آپ تحصیل نہ کر سکے - جب زمانہ عقل و ہوش آیا - تو آپ کی بہن نے آپ کو کد خدا کر دیا - اس اثنا مین خداجوئی کا ولولہ آپ کو پیدا ہوا - مرید ہو گئے - مگر آپ کے پیر نے دنیا سے جلد کوچ فرمایا - آپ کو پیاس نہ بجھی - لہذا جمال الاولیا شیخ محمود جلال شطاری کی خدمت مین پہونچے علم طریقت حاصل کیا - جب پچیس سال کی عمر ہوئی - تو لوگون سے کنارہ کر لیا حدود شہر کے کنارہ حجرہ بنایا

ف بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کر کے اُس) مین داخل ہوا کرتے ہین - تو (اُن کا دستور ہر کہ) اُس کو خراب کر دیا کرتے ہین ۱۲

تن کے روز تک کہ اٹھائیس سال ہوئے - توکل پر گزران کی ۔ امیر یا فقیر جو کوئی آپ کی ملازمت مین جاتا ہے ایک پیالہ چھاچ پیش کرتے ہین - اس مدت مین کبھی دولت مندون کے دروازہ پر نہین گئے - لکڑی اور گھاس جنگل سے لاکر فروخت کرتے ہین - اور اوس سے اپنے عیال و اطفال کا مرفہ نکالتے ہین - تمام سال روزہ رکھتے ہین اور افطار کے وقت خشک روٹی کے ٹکڑہ سے روزہ کو وصل سے جدا کرتے ہین - اس طریقہ سے زندگی بسر کرتے ہین - بہت سے آثار ولایت آپ مین موجود ہین - راقم اذکار مشائخ کے ہم عمر اور ہمدم ہین -

مصرع خدا بر عمرش افزونی فرستاد ؛

یاد شیخ بابو ابن جیون ابن بھائی خان ہلیم

آپ سید راجن ابن شاہو کے مرید ہین - نیز شاہ عالم بخاری گجراتی کے پوتون مین سے ہین - عقیق فروش کے لڑکے ہین برہان پور مین چندروز اسی پیشہ سے زندگی گزاری - اس کے بعد ایزدی جذبات کے سبب سے فقیری لباس پہن لیا - جوگیہ رنگ کے کپڑے رکھتے تھے - کھانے کی قسم کی کوئی چیز اپنے کچکول مین بچاکر نہین رکھتے تھے - نیستی کا کھلیان - تواضع کے بار سے دبا رہتا ہے ازروے تعظیم کتے سے بھی لفظ جمع کے ساتھہ ہی خطاب کیا کرتے تھے - ذرات کائنات کے ساتھہ ادب سے رہتے تھے - ایک روز آپ سے ایک محرم نے اعتراض کیا - جب آپ گفت وگو مین کتے اور آدمی دونون کو لفظ جمع کے ساتھہ بولتے ہین - تو بس ان دونون کے مرتبہ مین آپ کے نزدیک کوئی فرق نہین ٹھیرا - اس طرز سے حفظ مراتب کی رعایت نہ رکھنے کی بو - سننے والون کو آتی ہے فرمایا جمع کے مقام پر کوئی فرق نہین ہے حفظ مراتب کی رعایت جو کچھہ ہے فرق کے ہی مقام پر ہے **بیت** -

	محقق ہمان بیند اندر ابل	کہ در نقش خوبان چین و چگل	

اور یہ اعتراض صرف لفظ جمع پر وارد ہوتا ہے - اور اگر دونون کلام کے مجموعہ پر - اور اون کے مقاصد پر نظر کی جاوے - تو لامحالہ کوئی فرق نہین ہے - حسین مظاہر کے نظارہ مین آپ کو فرو آیا کرتا تھا - ادنی حسن صورت پر آپ کا دل ٹھکانے نہین رہتا تھا - چند سال تک آپ سفر مین اور حضر مین راقم کے ہم دم رہے تھے - عرس وسماع کے ہنگامہ سے - رقص و جشن کے معرکہ سے اور حسینون کی مجلس سے آپ کو برا بھلا کہکر یا زنجیرون مین باندہ کر بھی ہم باز نہین رکھہ سکتے تھے - اور ہمیشہ آپ کی صحبت سے دوست

خوش وقت رہتے تھے۔ مصرع وقت او خوش باد وقت ما خوش ست۔

یاد زندہ حاجی

آپ ذی عقل مجذوب۔ شیخ معروف دہاروال کے مرید۔ اور پایک رامراج کے بیٹے ہین جو بیجانگر کا راجہ تھا۔ بیجانگر ایک بڑا شہر ہے اخیر حد دکن پر ملک۔ سراندیپ سے ملا ہوا۔ جس سال مین شاہ احمد نگر حسین نظام الملک نے رامراج کو مار ڈالا۔ اور ملک لوٹ لیا تھا اس سال مین آپ خرد سال سے قید مین جا پڑے۔ اور مشیت ایزدی نے آپ کی پرورش چند گردون کے ذریعے مقرر کی جب آپ حد بلوغ کو پہونچے۔ تو بندوقچیون مین نوکر ہو گئے۔ یہان محنت معلوم ہوئی تو نقر کی پناہ مین بھاگ کر گھس بیٹھے۔ دار الملک گجراتی کی آستانہ بوسی سے شرف پایا۔ قصبہ دہار مالوہ مین آئے شیخ معروف سعد اللہ چشتی کے مرید ہوئے۔ پھر پیر سے آسودگان ہند کی زیارت کے واسطے اجازت لی۔ اور اس شرف سے مشرف ہوکر لوٹ آئے۔ ہجری سنہ نوسو ستانوین مین پیر کے ساتھ سفر حجاز مین جانے سے معذور رہے۔ لہذا پیر کی اجازت سے راقم کی ہمراہی قبول کی۔ ایک عجیب مزہ دار آدمی ہے۔ اپنے تئین ساتون ولایت کا بادشاہ سمجھتا ہے۔ اور اس سمجھنے پر ناز کرتا ہے۔ کسی شخص کو مرتبہ مین اپنے سے بڑا تصور نہین کرتا۔ سب کو پست نظر سے دیکھتا ہے دنیادی سر برآوردہ لوگون کے سامنے سر نہین جھکاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی لقمہ بہم پہونچاتا ہے۔ گفتار کبھی وحشت اور کبھی نشاط پیدا کرتی ہے۔ پریشان گوئی مین بھی نفس الامر کی خبر ملتی ہے۔ بے نیازی مین بناوٹ نہین ہے۔ جب راقم آپ کے حالات قلم بند کر رہا تھا۔ تو آپنے فرمایا۔ لکھے جانے کے قابل بزرگون کے حالات ہوتے ہین۔ حالات لکھے جانے سے ہم بزرگ نہین ہو سکتے۔ اور کاغذ پر سوار ہوکر شہسوارون کے ہم رکاب نہین ہو جاوینگے۔

مصرع نصیبش باد پندارے کہ دارد ؁

یاد شیخ عبد اللہ مجذوب قادری بغدادی

آپ کے اقبال اور ادبار۔ ہوش اور دیوانگی کے ہاتھون کشاکش مین رہتے ہین اور آپ کا دماغ مستی اور ہوشیاری کی آمد ورفت کے لئے سرائے ہے۔ آپ دولت پرست زمانہ ساز لوگون سے کوئی نقد لیکر

بار احسان نہین اوٹہاتے - اور اپنی نیاز و آرزو کے چہرہ سے نقاب نہین اوٹہنے دیتے - کلام مجید کی تلاوت مین خوشی کے ساتہہ وقت گزارتے ہین - قرآن کا ترجمۂ سیقہ، تو ایسی عبارات مین جو نظم قرآنی سے نزدیک ہین - اور کسی قدر ایسے اشارون مین جو فہم سے بالکل دور ہین - بیان کرتے ہین شیخ محمد برقع پوش سے کے مرید ہین - جو سید محی الدین جیلانی قدس سرہ کی نسل سے تہے - جب بغداد سے ہند کی طرف آئے - تو ایک مدت تک سیالکوٹ مین - اور چند روز فتح پور مین بسر کی - سخن کوتاہ ہجری سنہ نو سو بیاسی کے اندر قصبہ دسور (مندسور) مین پہونچکر حجرہ اقامت تجویز کیا - کہتے ہین - ایک رات ایک حسین وجمیل عورت اس ارادہ پر - آپ کے مکان کے صحن مین پہونچی - کہ شیخ کی خلوت مین جا بیٹہے - اور ہوا و ہوس کا پیمانہ - شہوت کی شراب سے لبریز کرکے کام دل حاصل کرے - کیا دیکہتی ہے - ہر ایک سمت سے کچہہ لوگ بالکل کشتہ اور چند اشخاص نیم کشتہ - خون فشان زخم کہائے ہوئے پڑے ہین - سر سے پانون تک لرزہ پیدا ہوا - یہان تک کہ ٹہوکر کے بدون صحن کے اندر ایک قدم بہی نہ رکہہ سکی - پہر دوسرے روز آئینہ سے زنگ صاف کرکے - پاک دل کے ساتہہ آپ کی ملازمت مین گئی کسی قسم کی زحمت نہ دیکہکر مجلس مین جا پہونچی - آپنے فرمایا - کل کی رات جو وحشت اور آشوب کا سامنا تہا - یہ نفسانی وسواس کا عکس تہا - اور آج کے روز جو دیدار کی حلاوت - اور خاطر کا آرام حاصل ہے یہ توبہ اور پشیمانی کی صورت ہے - للہ الحمد ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ تک آپ کے وجود سے شہر والون کے دل سعادت کے ساتہہ آباد ہین آرزو یہ ہے - کہ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ[۱] آپ کی حیات مین اثر بخشے - **بیت**

خوش قسمت است ہستی او را بدور عشق	نیمی بدست مستی و نیمی بدست ہوش

یاد شیخ چندن

آپ کی زاد و بوم لاہور ہے - شروع شروع مین صابون فروشی سے آپ اپنی قوت ہم پہونچاتے تہے - جب خداطلبی کی روشنی روز افزون بڑہتی گئی اور اوس نے بالآخر دل کو سر سے پانون تک بہر لیا - تو آپنے صابون فروشی سے قطعی ہاتہہ اوٹہاکر درویشی اور بے سببی کا گریبان پکڑا - لیکایک

؎ لیکن جو لوگون کے کام آتا ہے وہ زمین مین ٹہیرا رہتا ہے ۱۲

ایسا اتفاق پیش آیا - کہ ازلی ہدایت اور آسمانی کرشمہ کے بموجب آپ وطن سے کوچ کرکے شہر بردوان مین چلے آئے - جو صوبہ بنگالہ کا باعث رونق گویا نگینہ ہے - اور شیخ بہرام سقا کے روضہ کے برابر مین ایک صحن کے اندر عبادت کے واسطے مستانہ بیٹھ گئے - لیکن ہمیشہ دل مین یہ آرزو آیا کرتی تھی - کہ یہان پر کوئی درخت ہوتا - جس کے سایہ کے اندر کبھی آفتاب کی گرمی سے بچنے کا موقع ملتا - چند روز بعد اس سرزمین مین ایک پودہ اُگا - اور وہ زمانہ کی پرورش سے سایہ دار درخت ہوگیا - آپنے اُس کی جڑ مین ایک دالان بنایا - پھر اسی طرح ایک ایک درجہ کے دالان کی عمارت بلند ہوتی چلی گئی - چنانچہ آپ بیس سیڑھیان چڑھ کر اوپر پہونچتے ہین - آپ نے اُسی جگہہ اپنی قبر بنالی ہے - اور ہر شب جمعہ کو اوس کے اندر گھستے ہین اِس اُمید پر - کہ اسی شب کے اندر جانا نصیب ہو جاوے -

رفیق دلہاے راست روان - عزیز خاطرہاے خداجویان میر فروغی کا بیان ہے - ایک روز مین آپ کی ملازمت مین پہونچا زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ دوسرے روز وہان جانے سے مین اپنے تئین ضبط نہین کرسکا - لہذا بے ارادہ اُس جگہہ گیا - چونکہ صدر الذکر مقام منظر ہر جمیلہ اور شاہدان دل ربا کا گذرگاہ ہے - لہذا نظر مین گرمی پیدا ہوئی - اس اثنا مین آپنے فرمایا - شروع زمانہ مین جب مینے یہ گوشہ اختیار کیا تھا - تو بہت سے نظرباز بوالہوس لوگون کو درویش کے موجود ہونے سے اِس چمنستان مین آنے کا بہانہ ہوجاتا تھا اور بندہ کو ہمیشہ اس سبب سے خجالت ہوتی تھی - کہین ایسا نہ ہو - تماشائی آنے والون سے کوئی نامناسب حرکت سرزد ہوجاوے - جو اُخروی حساب گاہ کے اندر جواب دہی اور گرفتاری کا سبب ہو - چونکہ مبدء کے ساتھ خیر لگی ہوئی ہے - نسبتی شہر کو بازر کھکر مجازی نظربازون کو توبہ اور نیکی کی توفیق نے شرف سعادت بخشا - راوی کا بیان ہے - یہ تقریر سنکر انفعال کے سبب سے میرے چہرہ پر آثار پشیمانی ظاہر ہوئے جب میری صورت حال سے آپنے اندرونی مخفی بات معلوم کی - تو فرمایا - سخن معترضانہ نہین کہی گئی ہے - اور دیکھنے دیکھنے مین بہت فرق ہے مصرع ع نازنین جملہ نازنین بیند ؎

القصہ اِس طرز کے ساتھ تسلی بخشی -

کم وبیش چالیس سال اسی گوشہ مین توکل تسلیم - طاعت - اور طہارت کے ساتھ گذارے - کسی شخص سے کسی قسم کا نقد - اسباب اختیار سے نہین لیا - اس سبب سے لوگ نذر کا نقد اور جنس

دالان کے صحن مین ڈال آیا کرتے تھے - اُس کو اگر کوئی اُٹھا لیتا تھا تو کچھہ پوچھہ گچھہ نہین ہوا کرتی تھی اگر اتفاقاً آپ کو بھی کوئی ضروری احتیاج پیش آجاتی تھی - تو دالان پر نظر ڈالتے تھے - اور وہان کی پڑی ہوئی چیز سے مایحتاج رفع کر لیا کرتے تھے - خدا اعلم کرے -

یاد شیخ تاج

آپ کی زاد بوم فتح آباد ہے - تقدیری کرشمہ سے آپ شہر ٹانڈہ مین سامان اقامت لے گئے سلطان محمود فتح آبادی کی نسل سے اور سلطان غیاث بنگالہ کے ہم عصر ہین - اور سلطان غیاث وہ ہین - جن کے نام خداوند لسان الغیب شیرازی نے ایک غزل بھیجی تھی یہ دو بیت اُسی غزل کی ہین

آن چشم جادوانہ عابد فریب بین	کش کاروان سحر بدنبالہ میرود
شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند	زین قند فارسی کہ بہ بنگالہ میرود

آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین راہ و روش سنجیدہ - اور ماند بود پسندیدہ ہے - مشائخ زمانہ کی بازگشت آپ کی تلقین و رہنمائی کی طرف - اور دلدادگی - آپ کی مصاحبت اور ملازمت پر بہت کچھہ ہے - توکل کو ایثار کے ساتھہ اس طرح فراہم کیا ہے کہ آپ کا تمام زمانہ ان دونون طریقون کے بارہ مین خرق عادت سے منسوب ہے - خدا اعلم کرے - مصرع توکل بر جدا تاج سرش باد؛

یاد شیخ ھمایون مجذوب بہاری

آپ - افغانان سور کے گروہ مین سے ہین - عمر اسّی سے اوپر نکل گئی ہے - آپ کی بودگی مین بہت ہی شیرینی ہے - گفتار تقدیری نسخہ ہے - اور موثر انفاس مین اثرات اُس سے زیادہ ہین جو تحریر مین آسکین - ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین افصح روزگار مقبول دلہاے کامگار میر محمد اشرف فروغی ابن نظیر الدین علی اشرف بلخی کا گزر منڈو (مانڈو) کی طرف ہوا تھا - ایک روز بیان کیا - فروغی - شہر بہار مین انہی مجذوب کی خدمت مین گیا تھا - آپ ایسی مہربانی اور عطوفت سے پیش آئے - جس کی امید ہند وبونا سے نہین ہوسکتی ہے - میرے دل مین سفر کا ارادہ مصمم تھا - آپنے صراحت کے ساتھہ منع فرمایا - آپ کے پیر بیعت لوگون کی زبان زد نہین ہین - اکثر حالات مین آپ دردناک نغمہ کرتے رہتے ہین - جس سے

عام سننے والون کے ہوش جاتے رہتے ہین - اور محویت پیدا ہوجاتی ہے - خدا عمر کرے -

یاد شاہ عمر خوشتہ گری[لہ]

آپ چشتیہ سلسلہ مین مرید - اور اصلی و رسمی علوم کی کوٹھی ہین - خانقاہ و مدرسہ بھی رکھتے ہین اِس صوبہ کے اکثر لوگ علمی اور عملی معاملات مین آپ کے فرمانے پر کام کرتے ہین - آپ کے جاذبہ کے زور سے شہر والون کے دل کی کشش ہمیشہ آپ کی مجلس کی طرف رہتی ہے - جو لوگ آپ کی خدمت مین کثرت سے رہتے ہین وہ آپ کی بزرگی اور خرق عادت کی بہت سی باتین بیان کرتے ہین - دریوزہ گر آزادہ ولان میر فروغی اشرف کہتے تھے - مولانا مغیث کا کوکی نسل کا ایک جوان میرے ہمراہ تھا - جب شاہ کی خدمت مین پہونچا تو آپ کی ملازمت سے اُس کو ایسا ذوق حاصل ہوا - کہ وہ میری ہمراہی سے رہ گیا - تھوڑے عرصہ مین آپ کے فیض رہنمائی سے انسانی کمالات حاصل کرکے بہرہ یاب ہوا - خدا عمر کرے -

یاد شیخ جمال بیابانی

آپ اعلیٰ پور بنگالہ مین گوشہ گزین ہین - دنیا کے علم اور زبانی محاورات سے اس قدر واقفیت ہے - کہ دینی مطالب اور دنیاوی مقاصد صحیح صورت کے ساتھ ذہن مین آجاتے ہین - بہت مدت تک آبادی سے علیحدہ ہوکر صحرائی جان دارون کے ساتھ نشست برخاست رکھی - یہان تک کہ ہر ایک کے ساتھ باہم آرام کا داد و ستد تھا - اور نیز وہ آپ کے رام تھے - جب ایزدی اسما کی تجلیات سے حسب فرمان صورت علمیہ - یہ جذبہ ہوشیاری - کے ساتھ تبدیل ہوگیا - تو آپنے سلوک کے راستہ مین قدم رکھا - اور لوگون کے ساتھ صحبت رکھنے سے جو ناگوارائی تھی - وہ دور ہوئی - اس سبب سے شہر کے کنارہ آپنے مکان تجویز کیا - میر فروغی اللہ جل شانہ اپنا فروغ ان کے راستہ کی شمع بنادے - ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ مین راقم گلزار سے ملاقی ہوئے تھے - جب یہ خبر میر صاحب کو ملی - کہ مین خدا پرستون کے حالات لکھ رہا ہون - تو جن چند با صفا درویشون کی ملازمت سے میر صاحب اثنائے سیاحی مین بہرہ یاب ہوئے تھے - اُن کے حالات بیان کرنے کی تحریک میر صاحب کو ہوئی - بیان کیا - شیخ بیابانی نے ایک خوش رنگ بلی مجکو دی تھی - جس کو مین سفر اور حضر کے اندر اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا ایک سال مجکو

لہ - خوشت گڑھ شمالی کوٹ سے مضافات اور ناندیڑ دکھن مین ہے :

غازی کہنہ کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ اس راستہ مین شیر کا خوف بہت تھا۔ پشیمان ہوا۔ رات کو خواب
مین دیکھا شیخ نے مجکو چند نصیحتین ایسی فصیح البیانی سے فرمائین۔ جس کو فصحاے زمانہ کی عبارت
آرائی نہین پہونچ سکتی ہے۔ پھر فرمایا۔ آزمودہ کار قافلہ والون سے یہ بات کان مین پڑی ہوئی ہے
کہتے ہین۔ جس راستہ مین شیر کا خوف ہو۔ اُس راستہ مین بلی کو ہمراہ رکھنا چاہیئے۔ جب تم کو یہ امر
حاصل ہے۔ تو شیر کی طرف سے خوف نہین کرنا چاہیئے۔ آخر کار مین اُس کے دوسرے روز وہ
راستہ امن کے ساتھہ طے کر کے خیر و عافیت سے مقصد کو پہونچ گیا۔

یاد شیخ الہداد ساکن ٹانڈہ

آپ چشتیہ سلسلہ مین سے ہین۔ کتابی علم کی سمجھہ آپ کو اُس قدر حاصل ہے۔ جس سے
اعتقاد اور عبادت کی درستی ہو جاوے۔ ابتداے حالات مین آپ کو جذبہ تھا۔ اب سلوک مین
از شریعت اور طریقت کے عقائد سے آراستگی ہو گئی ہے۔ لوگون کو آپ کی صحبت مین دلبستگی۔ اور
آپ کو لوگون کے اوپر مہربانی بہت کچھہ ہے۔ خدا عمر کرے۔

یاد شیخ کرم اللہ ملتانی

آپ سہروردیہ سلسلہ مین شیخ داؤد ملتانی کے مرید ہین۔ شروع شروع مین آپ کا سلوک جذبہ
کے لگاؤ سے خالی نہ تھا حسین مظاہر پر نظر رہتی تھی۔ عمدہ رت دارون کی خوشی یہان تک مد نظر ہوتی
تھی۔ کہ اپنی شیخ کی طرف قطعی نظر نہین کرتے تھے۔ بالآخر آپ اپنی زاد بوم سے شہر ٹانڈہ کی طرف چلے
آئے۔ یہان کے لوگون کی دوستی دامنگیر ہوئی۔ ناچار سامان اقامت کھول دیا۔ اس صوبہ کا
جاگیردار راجہ مان سنگھہ کچھواہہ تھا۔ اس نے آپ کی بہت کچھہ عزت اور تعظیم کی۔ اس وقت آپ کے
اس شہر مذکور مین اکابر و اصاغر کی رجوعات ہے آپ کے شیرین حالات بہت سے ہین قلم
ان کے بیان سے عہدہ برا نہین ہو سکتا ہے۔ خدا عمر کرے۔

یاد شیخ گدائی پانی پتی

آپ کو آغاز جوانی مین خدا طلبی کی شورش۔ اور دریافت پیر کا شوق ہوا جس نے آپ کو وطن سے

جہان بیابانی کے جنگل مین نکال کھڑا کیا۔ جب آپ کا گذر اجمیر مین ہوا۔ تو جس کسی کے منہ مین زبان گویا تھی۔
اُس سے آپکے کان مین یہی آواز پہونچی۔ کہ آج کے روز رہنمائی اور خداشناسی کی روشنی سید حسین کے
حالات سے عیان ہے جو خواجہ عمربال جبتی کے جانشین ہین۔ رحمہما اللہ ہ

بدین میلش افتاد از شنیدن		سبلے باشد شنیدن تخم دیدن	

آپ نے نہایت خواہش کے ساتھ ملازمت مین پہونچکر اولین دیدار مین ہی رسم ارادت ادا کی۔ چند روز
پیر کی خدمت مین رہے آخرکار پیر کی اجازت سے سفر کے واسطے کمر باندھی۔ کم وبیش بیس سال ہوتے ہین
کہ قصبہ برادرہ کی مسجد مین آکر گوشہ گزین ہین۔ قصبہ برادرہ دسور (مندسور) کے پرگنات مین ہے راقم نے
ہجری سنہ ایک ہزار چودہ کے آخرین حصہ مین آپ سے ملاقات کی تھی۔ اور حالات بھی ٹٹولے تھے
ایک مجذوب پایا محفوظ الاوقات لیکن گانون والے آپ کی خرق عادات بہت کچھ بیان کرتے ہین منجملہ اُن کے
یہ بھی بیان کیا۔ ہمارے آمون کے باغ مین ایک درخت ہے جس نے چالیس سال کے اندر ایک پھل بھی نہین
دیا تھا۔ ایک روز ہم لوگ نمبردار کی کہنے سے اُس کے کاٹنے کے واسطے گئے شیخ کو بھی خبر لگی۔ کہلا بھیجا۔
کہ اس سال کاٹنا ملتوی رکھو۔ اگر اللہ تعالی جل شانہ کے حکم سے یہ درخت امسال پھل نہ لاوے۔ تو آیندہ
سال کاٹ ڈالنا کہتے تھے۔ اس درخت نے اُسی فصل مین دوسرے درختون سے زیادہ پھل دئے۔ اُس
تاریخ سے اس درخت کے آم فقرا کے واسطے وقف ہین **القصہ** جو بات باشندگان دیہ کی زبانی سنی تھی
لکھدی۔ **بیت**

نخل وجدان ونہال طلب وشاخ بقا		ازنسیم نفسش تا ابد خرم باد	

یاد شیخ برخوردار گجراتی

آپ۔ صاحب تجرید وتفرید ہین۔ ہمیشہ سیاحی مین زمانہ گذارتے ہین۔ اکثر مختلف ادیان کے
اصول اور فروع سے واقف ہین اور دیگر مذاہب والون کی تحقیقات کے اندر سوچ سمجھ کے ساتھ
آمد ورفت رکھتے ہین۔ ہجری سنہ نوسو بانوین کے آغاز سے راقم کے دل مین اس باصفا ذات کی آشنائی
کی بنیاد استحکام کے ساتھ رکھی گئی ہے۔ اتفاقاً ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین آپ حاجی پور پٹنہ سے سیر
کرتے ہوئے شہر برہان پور کی طرف جاتے تھے۔ اس سلسلہ مین ماہ صفر کی چاندرات کے روز آپ کا گذر

منڈو (مانڈو) مین ہوا - قدیمی یگانگی کے سبب سے فقیر کی مسجد مین اُترے - محبوب القلوب شیخ داوُد شطاری بہی ان ایام مین اُسی حجرہ کے اندر عبادت اور ریاضت مین مشغول تہے - ایک رات چند تونگر اور درویش حجرہ مذکور مین حاضر تہے - چونکہ شیخ برخوردار پنجگانہ فرائض اداکرنے کے پابند نہین تہے - لہذا حاضرین مین سے ایک شخص نے نصیحت آغاز کرکے بہت کچہہ ہوتتی باتین کہین - آپنے جواب دیا - کہ مجکو اپنی حالت معقول بنانے کی طاقت نہین ہے - اور تم کو بہی اُن مقدمات کی قابلیت کی قوت اور طاقت نہین ہے - لہذا یہی بہتر ہے - کہ اس قسم کی گفت وگو کا دروازہ مقفل رہے میرے گناہ پر تمہاری گرفت نہین ہوگی - اور آیہ کریمہ ولا تزر وازرة وزر اخرى[۱] کا ترجمہ اِس ذیل کے مطلع مین پڑہکر سنایا **حافظ** -

عیبِ رندان مکن ای زاہدِ پاکیزہ سرشت		کہ گناہِ دگران بر تو نخواہند نوشت	

فقیر بہی اس باب مین زبان حکمت بیان سے معترض ناصح کی تقویت کرتا تہا - **القصہ** اگرچہ ظاہری صفائی اور شگفتگی کی نگہبانی بہ تکلف کی گئی - لیکن حاضرین انجمن کے دل مین دوسرا ہی رنگ پیدا ہوگیا تہا - بقیہ شب شورش مین گزری - علی الصباح اس ارادہ پر کہ دل کا میل صاف کیا جاوے - راقم نے تذکرہ مشائخ **علیہم الرحمة** کہولکر پڑہنا شروع کیا - اولین صفحہ کے آغاز مین شیخ شرف الدین بوعلی قلندر کا ماجرا نکلا - جس کو شیخ شرف نے اپنے مقامات کے بارہ مین اس طرح پر لکہا ہے -

ایک روز شیخ نظام الاولیا سے میری ملاقات ہوئی - اتفاقاً اُس روز شیخ کی ایک نماز فرض قضا ہوگئی تہی - اور اِس سبب سے شیخ کے مزاج مین غصہ اور غم کی موجین کی موجین آتی تہین - یہ آگاہی دینے کے واسطے - کہ میری فرض نماز قضا ہوگئی ہے - شیخ نظام الاولیا نے ایک ہندی بیت اس مضمون کی پڑہی کہ مجکو محبوب کے ساتہہ ایک لحظہ کی بہی جلتی بے انتہا بے آرامی کے شکنجہ مین دباتی ہے - افسوس ہے اُن لوگون کی جان پر - جو ہمیشہ دوری مین خاک خواری پر پڑے ہوئے ہین - اور جنہون نے بیکاری کو اپنا شغل بنالیا ہے - چونکہ ہمدرد آشنائی طرف سے رخ پہیر لینا دشوار معلوم ہوتا ہے - لہذا شورش عشق سے مجبور ہوکر مینے بہی ہندی عبارت مین ایک بیت کہی - جس کا مضمون

[۱] اور کوئی شخص کسی دوسرے کا بار اپنے اوپر نہین لے گا ۱۲-

یہ ہے - کہ تمہاری انگشت - خوانِ وصال کے نمک سے آشنا نہین ہے - نہ تمہاری نگاہ کا آئینہ اُس جمال سے انعکاس قبول کرتا ہے - کیونکہ ایسے صاحبِ کمالات کی باتون کا رنگ ڈھنگ کچھہ اور ہی ہوتا ہے - دوئی کی بو وجدان والون کے دماغ مین نہین آتی ہے - مین اُمیدوار ہون کہ اللہ تعالیٰ اجلّ شانہ تم کو ذرہ برابر اپنی محبت کا سوز عطا فرماوے - اُسی رات آتش عشق مشتعل ہوئی - یہان تک کہ سوختگی کے آثار شیخ کے جسم اقدس پر دیکھے گئے - اور کسی تدبیر سے دل مین صبر نہین آیا - میر خسرو یہ حال دیکھکر سخت بیتاب ہوئے - معذرت کے طور پر ایک رنگین غزل کہی - اور اس بیچارہ کو سنا کر دعا کے لئے عرض کیا - بالآخر اُسی دم ایزدی بخشش نے شیخ کے باطن مین تمکین اور ظاہر مین تسکین بخشی "

باقی شیخ شرف کے حالات شریف اُن کے ذکر مین لکھے گئے ہین مطالعہ مین آوین گے - اس ہوش آفرین بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو چاہئے - اولاً اپنی آنکھون کو دوسرون کی عیب بینی سے بند کرے - ہر ہنر بینی کی عینک اُن آنکھون پر لگا کر چھوٹا سا ہنر بھی - جو خط غبار کی طرح افعال کے ورقون پر لکھا ہوتا ہے - خط جلی کی مانند بڑا کر کے دیکھے - بالخصوص اُس گروہ کے حالات کا مشاہدہ جو پشمینہ پوش اور از خود رفتہ معلوم ہوتا ہے تجسس کی نظر سے نہ کرے بلکہ اعتقاد اور حسن ظن کی نظر سے دیکھے - اور دکھاوے - امید ہے - کہ ایسی نظر برادران طریقت کی اندرونی اور بیرونی شستگی کا سرمایہ ہو کر عقل اور اعتبار کی جلا اور رونق کا باعث ہوگی - اور جو شخص سوختگان ایزدی محبت کے اسرار کی نسبت حسن عقیدت اپنے دل کے اندر استواری کے ساتھہ قایم کرے گا - وہ شخص توفیق کی برکت سے - اپنی دو جہان کی مرادات مین کامیاب ہوگا - جس کسی کے دل مین اُلجھے ہوے بالون والے درویشون کی نسبت ناقص اندیشہ پیدا ہو - اُس کو چاہئے - کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اجلّ شانہ سے پناہ مانگتا رہے - اور اپنا باطن اس تیرگی سے توبہ کے پانی اور پشیمانی کے آنسوؤن سے دھوتا رہے تاکہ یہ فعل سوء خاتمہ سے اُس کی نجات کا سبب ہو - اور اس عذر پذیر گروہ کے مقابلہ مین - قیامت کے روز عذر گوئی کے دست آویز ہاتھہ آوے -

طالبانِ صحبت کو واضح ہو - کہ گدڑی پوشون کی مصاحبت مین سلامتی کے ساتھہ رہنے والون کی

شاہراہ یہ ہے کہ اگر خاکساران نیستی کے ساتھہ نشست و برخاست کی خواہش کسی شخص کے دل مین سچے کام کے ساتھہ قایم ہو - تو اُس کو چاہیے - کہ اولاً محبت کی فوج کو عقل اور خیال کے لشکر پر غالب اور فتح مند کرے - جس کو حقیقی تمیز پر مطلق نگاہ نہین ہے - اِس فوج کشی مین خیر اندیشی کے لشکر سے کمک مانگے اور اِس فوج پر نگرانی بہی درکار ہوگی - سو یہ کام - لوگون کے اخفائے حالات سے یوے دوسرے حُبُّكَ الشَّيْئَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ کے دریا مین غریق ہوکر دوست ہم نشینون کے عیب دیکہنے اور سننے سے اپنی آنکہون اور کانون کو بینائی اور شنوائی کے فعل سے معزول کرے - کیونکہ یہ جماعت باطن مین جلال - اور ظاہر مین جمال رکہتی ہے اور ایسے مظاہر مین جلال ظہور کو - اور جمال بطون کو چاہتا ہے - دراصل ان کی صحبت کی مثال - پتھر اور لوہے کی مانند ہے - کہ اگر کوئی رگڑ یا ٹکر - درمیان مین نہ لگے - تو شعلہ نہ اُٹھے - اور العیاذ باللہ اگر صورت صحبت برعکس پیدا ہوئی تو جل جانے کے خوف کے سوا - کوئی فائدہ کسی قسم کا نہین ہے - حافظ

خاکسارانِ جہان را بحقارت منگر		توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد	

پس مصاحبت کے اندر صحیح وسالم رہنے کی صورت اگر ہے - تو اصحاب مجلس کی رضا اور تسلیم مین ہی ہے ؎

آتشے را کند سے گہے تسلیم دل قوی کے کند ز زحمت و بیم		داغِ نمرود و باغِ ابراہیم جز شراب و مفرح تسلیم	

	آن شرابے کہ اولیا سازند از شفاخانۂ رضا سازند	

القصہ اگر دو مصاحب باہم موافق ہو جاوین تو الحمد للہ والمنۃ اور اگر مقابل ہون - تو اِس صورت مین نجات کی شکل یہ ہے - کہ انصاف کر کے اپنی حقیقت حال پر واقف ہون - اِس درمیان مین جو زشت ہے - اُس کو شکر خدا بجا لانا چاہیے - کہ ایسے پسندیدہ ہمدم کی نعمت سے مشرف ہے - اور جو خوب ہے - اس کو صبر کرنا چاہیے - کہ وہ آلہی مشیت سے ہم نشین کی بلا مین مبتلا ہے - اس طریقہ سے دونون مصاحب - ایک دوسرے کی صحبت سے خوش اور نیز سود مند رہین گے - اسی قسم کی ایک حکایت جو مناسب مقام ہے - مدارک سے نقل کی جاتی ہے -

كان عمران الخارجی من ادم بنی ادم و زوجته من اجملهم فلما نظرت الیه فقالت انی وانك من اهل الجنة قال فكیف قالت انك رزقت مثلی وشكرت وانی رزقت مثلك وصبرت والجنة موعودة للشاكرین والصابرین -	عمران خارجی گندمی رنگ والا نبی آدم تہا - اور اوس کی عورت جمیل ترین نبی آدم تہی - جب اُس عورت نے اپنے شوہر کو دیکہا - تو کہا - مین اور تم دونون اہل جنت ہین - عمران نے کہا - یہ کیونکر عورت نے کہا - مجہہ جیسی حسینہ تم کو دی گئی اور تم نے شکر کیا - اور تم جیسا گندمی رنگ والا شوہر مجکو دیا گیا اور مین نے صبر کیا اور جنت کا وعدہ شاکرین اور صابرین کے واسطے کیا گیا ہے -

شعر

اوجزت ذکری وفی الایجاز فائدة	وللکرام من التطویل تفندیع

ضمیمہ

ضمیمہ - جس کو اس کتاب کا خاتمہ - تکملہ - نیز تتمہ کہہ سکتے ہین - اس طور پر ہے - کہ حمد وستایش کے پہول صور علمیہ کی چمن بندی کرنے والا کی حکمت اور قدرت پر نثار ہین - جس نے اِس خاکسار کی طبیعت کی نوبہارین - کتاب گلزار کے آغاز کا گلدستہ - مقامات مشائخ کے باغی پہولون سے - ازلی عنایت کے تاگہین پروکر - ترتیب دیا - جن کو عالم شہادت کی سیر کے وقت - یہ خاکسار تلاش کے ہاتہہ سے چن کر - دامن ادراک مین فراہم لایا تہا اور اسی طرح جس نے صورت بنانے والی قلم کو جو درویشون کے ذات کے چار چمنون کا انجمن آرا ہے - عنصری عالم مین روان کیا - تب کہین قلم - غیبی تصور خانہ مین بہشتی نا علمی گلدستہ کی نقاشی کرسکا ہے - اور نیز عالم عبرت دعبارت ہ تماشا کرنے والون - اور عالم غیب وشہادت کے سیاحون کی چشم شہود کو مالا عین رات کا ہنگامہ دکہا سکا ہے - اب یہ خاکسار ایزدی تقدیر اور آلہی توفیق سے یہ اُمید رکہتا ہے کہ اس گلدستہ کے انجام مین اپنے احوال کے تصویر - بقدر گنجایش - اور باندازہ فرصت آغاز کے رنگ مین کہینچکر دکہا سکے - اور پہر فارغ البالی اور آزادی کی نعمت ملنے کی شکر گزاری - ابدالآباد تک کرتا رہے -

چونکہ دفتر کا تتمہ - بجاے خود - ایک جداگانہ رسالہ ہوتا ہے - لہذا اس خوف سے - کہ کہین ایسا نہ ہو - کوئی انتخاب دوست نکتہ سنج - گل کی طرح - اس تتمہ کو گلزار سے جدا کر کے - جمہور اہل ولایت اولیا کے نیم رکابی سے محروم کردیوے اور اس سبب سے یہ تتمہ تنہائی کے ہولناک جنگل مین - بے رہبر - بے سر و سامان - اور بے دانہ پانی رہ جاوے - اسواسطے مینے اپنے حالات کی تحریر کو - ایسے چند بزرگان و مشائخ کے اذکار کے تابع کیا ہے - جو بعض تو عالم عنصری سے بہشتی جہان کی سیرگاہ کو چلے گئے ہین - اور بعض زمانہ کے خلوت خانہ مین - شاہد زندگانی کے ساتھہ ہم آغوش ہین - خدا کرے - تابع ہی رہین -

یاد شیخ نظام انبیٹھی

آپ - عالم - عامل - عابد - عاشق - اور عارف تھے - خواجہ مودود چشتی کے پاک نسل سے اور شیخ معروف کے بامراد مریدون مین سے ہین - آپ ہمیشہ اخلاق کی درستی مین ایزدی حفاظت اور اخلاق کی جلا مین مصطفائی بصیرت کام مین لاتے تھے - اور نیز ہمیشہ تمام حرکات و سکنات کے آغاز مین بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہا کرتے تھے - ہمیشہ اس طرح مستعد اور مہیا رہتے تھے - کہ جیسے کوئی سفر پر بہمہ وجوہ تیار ہو - مہمان کی خدمت گزاری اپنی ذات خاص سے کرنا - یہ آپکی تواضع کا طریقہ تہا - بلکہ تمام اہل دنیا کے ساتھہ - آپ مشفقانہ عام مہربانی - اور مرشدانہ خاص عنایت فرماتے تھے - امر معروف مرحمت کی شان مین - اور نہی منکر مروت کے لباس مین کیا کرتے تھے - القصہ آپ کی صحبت کی چاشنی مین ربودگی کا بے شمار ذوق ہوتا تھا - اور آپ کی خدمت کی حلاوت مین اکسیر کی جیسی بے انتہا تاثیر ہوتی تہی - آپ کے باصفا حالات کی شرح - عبارت کے حوصلہ مین نہین آسکتی ہے - آپ کے اوصاف کی حقیقت دانستنی ہے - گفتنی اور نوشتنی نہین ہے - بیت

چہ پرسن یارا سے دانستن ندارم		بہ گفتن یا نوشتن چون سپارم	

امیر سید شاہ محمد ایک بزرگ تھے - اکثر کتب متداولہ محقق استادون کی درس مین پڑہی تہین اور کیا عرب کیا عجم - کیا ہند - دسوین دور کے تمام مشائخ کی فیض بخش صحبت سے پورا حصہ لیا تہا - ظاہر اور باطن دونون آراستہ تھے - جب حرمین شریفین کی زیارت سے لوٹ کر آئے - تو چند روز ملک گجرات

مین افادہ اور استفادہ کے طور پر گذرا وقات کی انہین ایام مین اطراف ہند کی سیر و سیاحت کر کے منڈو (ماندو) مین آ ئے - دل کے اندر قیام کا شوق جاگزین ہوا امیر جمال الدین ترکستانی بیرعاک کر کے مشہور - اور شہر منڈو (مانڈو) کے قاضی ہین - ان کی لڑکی کے ساتھ عقد کرلیا - کم و بیش سات سال راقم کی مسجد مین درس دیا - فقیر نے بھی کشف منار اور تلویح اصول فقہ یہ کتابین اس عرصہ مین سید کی باعظمت خدمت مین نکالی ہین - سید صاحب ایک روز فرماتے تھے -

"مسافرت کے زمانہ مین قصبہ انبیٹھی مین گذر ہوا تھا جو شیخ نظام کا وطن ہے - مین آپ کی خدمت مین گیا - جب شام ہوئی - تو نماز مین خود امام ہو گئے پہلی رکعت مین سورہ کافرون ملائی میرے دل مین یہ خیال آیا - کہ جو دوسری صورتین نسخ سے سالم ہین - ان مین سے اگر کوئی سورۃ ملاتے - تو اولیٰ ہوتا آپنے نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا - سید - اگرچہ یہ سورۃ نسخ کو شامل ہے - لیکن قرءۃ کی رو سے چوتہائی قرآن کا ثواب اس کے پڑھنے مین ہوتا ہے - اگر اس نظر سے یہ سورۃ نماز مین پڑھی جاوے - تو اولیٰ معلوم ہوتا ہے - نیز فرماتے تھے - کہ آپ کی پیشانی مین ایمانی فراست کا نور - اور مصطفائی کرامت کی صفائی پائی جاتی تہی **تخلقوا باخلاق اللہ** کا دروازہ آپ کے چہرہ پر کشادہ تہا"

ہجری سنہ نوسو نوے مین اس عالم سے اخروی سفر اختیار کیا - قبر اُسی قصبہ مین بنائی گئی - اس سے زیادہ آپ کے باصفا حالات پر اطلاع نہین ملی ہے - اور طبیعت ہمیشہ آپ کے مفصل حالات معلوم کرنے کی تشنہ ہے - ناچار یہ خدمت خیال کے سپرد کی - کہ کسی آشنا یا بیگانہ کو پیدا کرے - جو دل کی یہ پیاس بجھا کر حصول آرزو سے سیراب فرما وے - بہت سے غور کرنے کے بعد یہ بات خیال مین آئی کہ شیخ علم اللہ سلمہ اللہ جو ظاہری و باطنی علم کے عالم عبدالرزاق کے فرزند - اور شیخ نظام کے سالے ہین - شاید شیخ نظام کے حالات سے واقف ہون - ان کی خدمت مین دو کلمہ لکھکر تحقیق احوال کرنی چاہیے - جب نامہ التماس شیخ علم اللہ کے مطالعہ مین پہونچا - تو جواب دیا کہ اُس درویش کو ابتدائے زمانہ ہوش سے کتاب دانی کا شوق - اور خداشناسی کا جوش تہا جس نے مجھکو اپنے وطن سے نکال کر جہان پیمائی کی سرگردانی گوارا کردی تہی - بالآخر کامل اٹھارہ سال عربستان مین رہ کر دینی علوم اور یقینی معرفتین تحصیل کرنے مین افادہ و استفادہ دونون طرح پر گذارے - جب وہان سے معاودت نصیب ہوئی - تو گجرات کے راستہ سے

خاندیس مین آیا - اوس وقت مین علی عادل شاہ فاروقی والی برہان پور تہا **بیت**

ز نسبت دارد فاروق ست باد اجاہ وشان عدلش	اباعل خورد کان ظلم را تریاک دنیا روتی

اوس کی ملاقات کی گرمی اور اخلاق کی شیرینی نے دارالاسلام برہانپور کے قیام کے لیے پانون مین زنجیر ڈالی - جب بہت کچہہ حیلہ وحوالہ سے وطن کی اجازت لیکر حسب حالت سے وطن مین پہونچا - اوس حالت مین ایسی تلاش کا خیال بہی نہین آیا - اِس مین شک نہین کہ زبانون پر رسمی حکایتون کے سوا - کوئی حرف نہین ملا - اور بہت سی ضروری باتین ناگفتہ رہ گئین - اب کہ آپ کو اِس قسم کا خیال دامنگیر ہے - تو اُس نواح کے آنے والون سے جو اِس قسم کے حالات سے واقف ہین - تحقیق کر کے خدمت مین لکہون گا" سبحان اللہ یہ وعدہ بہی پورا نہین ہوا - کیونکہ اِن سنوات مین سفر حجاز کا خیال شیخ علم اللہ کے دل مین پیدا ہوا - اور اُس کی تیاری مین بالکل اپنے تئین منہمک کر کے جس طرح سے ممکن ہوا - بندر راہے دکن کی طرف متوجہ ہوئے - امسال ہجری سنہ ایک ہزار بائیس ہے چونکہ جہاز کا موسم گزر گیا تہا - لہذا بیجاپور دکن مین قیام فرمایا - یہان کا حاکم آپ کی تشریف آوری کو اپنے پرگنہ کی سعادت سمجہکر معتقدانہ پیش آتا ہے **مصرع** در طریقت ہرچہ پیش سالک آید خیر اوست

یاد شیخ جلال محمد تھانیسری

آپ - عالمانہ کمالات - اور درویشانہ مقامات کے جامع - دریاے توحید کے غواص - اور کشتی تحقیق کے معلم تہے - شیخ عبدالقدوس حنفی کے مرید ہین - رسمی علم کی فروع و اصول مین آپ کے مطالعہ کو ید بیضا حاصل تہا - اکثر کتب متداولہ پر مشکل کشا حاشیے لکہے ہین - اور تعلیقات لگائی ہین - روز - روزہ مین گزرتا تہا - اور شب نماز مین گزرتی تہی - نماز تہجد ادا کرنے کے بعد کہانا کہایا کرتے تہے - ہر روز رات دن مین خانقاہ کے حافظون کے ساتہہ دو دفعہ قرآن ختم کیا کرتے تہے - نماز ظہر سے فارغ ہونے کے بعد درس مین مشغول ہوجاتے تہے - آپ کی صحبت باطنی فروغ - اور ظاہری فیض زیادہ کرتی تہی - آپ درویشانہ سماع کے حریص تہے - آپ کے تواجد مین آپ کی سوزناک حالت سے حاضرین کے دل کو بہی حصہ پہونچتا تہا - جب دورِ عمر ضعیفی کو پہونچا - استغراق اور استہلاک کی حالت آپ کی تمام اوقات پر حاوی ہوگئی - لیکن جب نماز کا وقت آتا تہا - تو جو

برستار حاضر ہوتا تھا وہ بلند آواز سے حق حق کہتا تھا - اُس وقت آپ عالم استغراق سے سر اونچا کر کے نماز کی تیاری کیا کرتے تھے - جماعت کے ساتھ فرض ادا کر کے - پھر سابقہ حالت کی طرف پلٹ جاتے تھے - کہتے ہین - کم و بیش ایک سو دس سال کی عمر پائی ہجری سنہ کچھ اوپر نو سو مین عالم صورت سے معنوی روضہ کی سیر کو چلے گئے -

آپ کے پیر بزرگوار - حضرت شیخ الاسلامی بہاء الاولیا ملتانی کو پہونچتے ہین اس ترتیب کے ساتھ شیخ عبدالقدوس شیخہ درویش قاسم ابن شیخ برہان الدین او وہی شیخہ - شیخ بدہن بہرایچی شیخہ - شیخ سید اجمل شیخہ - مخدوم جہانیان سید جلال بخاری شیخہ - شیخ رکن الدین ابوالفتح شیخہ - ابوہ شیخ صدرالدین عارف شیخہ - ابوہ بہاءالاولیا - **قدست اسرارہم** شیخ عبدالبصیر شیخ جلال کے فرزند رشید ہین - والد ماجد کے سجادہ نشین بھی ہین - اور آپ کے مریدان کامل مین سے شیخ بہاءالدین احمد سہرندی ہین - جو ارامتمندون مین اقدم تھے -

یاد شیخ نظام تھانیسری

آپ - صاحب توکل و تسلیم ہین - علم لدنی سے تعلیم پائی ہے - ہجری سنہ ایک ہزار سات مین اپنے وطن سے سفر حجاز کو دریا کے راستہ سے گیے تھے - اور حرمین محترمین کا طواف کر کے سعادت دارین حاصل کی تھی - پھر ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین بندر دکن کے جہاز پر سوار ہو کر شہر بیجاپور مین پلٹ آئے - یہان کے حاکم نے - اور نیز دیگر بزرگان دین و دولت نے آپ کی تشریف آوری کو مبارک سمجھکر - نہایت تعظیم اور تواضع کی - جب یہان سے روانہ ہوئے - تو اپنے وطن مالوف مین پہونچے - پھر ملک عجم اور بلاد شمالی کی سیر و سیاحت کا شوق دل سے اُٹھہ کھڑا ہوا - بے اختیار بلخ اور بدخشان کی طرف روانہ ہو گئے -

مصرع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش

یاد شیخ درویش قاسم

کہتے ہین - آپ چشتیہ سلسلہ مین شیخ صدرالدین بدایونی کے مرید تھے - نیز اپنے پدر بزرگوار اور اون کے پیر شیخ فتح اللہ بدایونی سے بھی فیض یاب ہوئے تھے شیخ فتح اللہ کو خلافت کا خلعت شیخ صدرالدین احمد شہاب قریشی ناگوری سے حاصل ہوا تھا - اور نیز شیخ صدرالدین احمد کے پیر شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی

کی صحبت سے ہی باطنی شمع روشن کر کے فروغ خاطر پایا تھا۔

القصہ درویش قاسم تین واسطہ سے حضرت چراغ دہلی کو پہونچتے ہین **قدست اسرارہم** درویش خانوادہ چشتیہ اور سہروردیہ ہائیہ مین ایک بلند اور بیش بہا شان رکھتے تھے۔

یاد شیخ کمال الدین کمال مالوہ

آپ شیخ بایزید ابن شیخ نصیر الدین نصر اللہ کے بیٹے ہین۔ معرفت مشیخت۔ کشف وکرامت فضیلت۔ اور فراست۔ یہ جملہ صفات آپ کی ذات مین موجود تھین۔ آپ کے جد امجد حضرت گنجشکر کے بڑے بیٹے ہین۔ آپ کو شیخ نظام الاولیا نے خلعت خلافت عطا فرماکر۔ مردمان مالوہ کی رہنمائی کے واسطے دہلی سے بھیجا تہا۔ ہجری سنہ کچھہ اوپر نوسو نوے مین جب کہ بیکر پرست راجہ پورنل نامی حاکم صوبہ مالوہ تہا۔ شیخ قصبہ دہار مین تشریف لائے۔ عبادت اور ریاضت کے واسطے حجرہ تجویز کر کے۔ اقامت کا بستا بچھایا۔ مجاہدہ اور مراقبہ کا سلسلہ شروع کیا۔ ہمیشہ مناجات مین رہتے تھے۔ بحکم [1] وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ غیبی فیض اور فتوح کے دروازے آپ کے چہرہ پر کشادہ ہوئے۔ بالآخر گمنامی کا نقاب۔ شہرت کے ہاتھ نے۔ آپ کے حالات کے چہرہ پر سے حیات مین اور نیز رحلت کے۔ بعد ایک مدت تک نہین اٹھایا جب ملک مالوہ کی حکومت غوری اور خلجی سلاطین کے قبضہ مین آئی تو بہت اچھے اچھے لوگ فراہم ہوئے۔ اسلام نے قوت اور رونق پکڑی۔ چھوٹے اور بڑے سب نے آپکے مرقد اقدس کی طرف توجہ کی آپ کے فرزندان کرام کے اعزاز اور تعظیم کا درجہ ترقی پا چلا۔ اور نذرات وفتوحات کے بازار مین گرمی پیدا ہوئی۔ یہان تک کہ حکومت کی نوبت سلطان محمود ابن ناصر الدین خلجی کو پہونچی۔ دورہ سلطنت خلجیہ کا زمانہ اخیر ہوگیا۔ اپنے زمانہ مین سلطان محمود نے شیخ کی قبر پر ایک گنبد۔ ایک خانقاہ۔ اور صوفیون اور فرزندون کے واسطے ایک بڑا دالان بنوا دیا **بیت**

درین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر	کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند

آپ کی نسل مین سے کچھہ لوگ تو مرحوم ہین۔ اور کچھہ لوگ ماوف قصبہ دہار مین اپنے آباے کرام کے قبہ خوابگاہ پر مجاور ہین مشروع نذرات اور نفقات کے مصرف اور محل مقبول ہین۔ دیکھین۔ توفیق کون سے دولتمند کو

[1] اور جن لوگون نے ہمارے دین (کے کام) مین کوششین کی ہین ہم (بھی) اون کو ضرور اپنے رستے دکھا دینگے ۱۲

رہنمائی کے ذریعہ سے اِن تک پہونچا کر سعادت کونین بخشے۔

یاد شیخ محمد ابن شیخ عارف چشتی

آپ معروف و محمود۔ اور احمد و عارف تہے۔ آپ کی صورت اور سیرت سے خرق عادات کی چمک۔ اور برق حالاتکی دمک عیان تہی۔ مسند جانشینی کا منصب اپنے والد ماجد کی خدمت کی برکت سے پایا تھا۔ احوال اور مراقبات ایسے مشابہ اور مناسب تہے کہ ان کے اعتبار سے آپ اپنے باپ کے بہائی ہو گئے تہے۔ ہجری سنہ آٹہ سو اٹہاسی مین معنوی ولایت اور خلافت کا ڈنکا بجانے تہے۔ اِن ایام مین سلطان بہلول لودی۔ دار الخلافتہ دہلی کے شہرون مین ظاہری سلطنت کر رہا تہا۔ آپ کے کلمات مین عیسوی معجزات کا اثر تہا۔ تحت الذکر چیند جملے آپ کے مکتوب مین سے ہین۔

"اے عزیز۔ ارادہ۔ سالک کی سواری ہے۔ یہ ارادہ جس قدر زیادہ قوی اور مستحکم ہوگا۔ اوسی قدر طریقت اور طریق شریعت کا سلوک اور اس کے پیچہے پیچہے۔ منزل حقیقت کو وصول زیادہ آسان اور جلد ہوگا۔ سالک کو چاہیئے کہ کشش کے بعد کوشش کرے۔ اپنے تیئن۔ مرشد دانا کے پاس پہونچاوے جس کو انسان کامل کہہ سکین اور جو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال۔ افعال۔ اور احوال سے آگاہ۔ اور ان کے ساتہہ متحقق ہو۔ سالک ایسے مرشد کے تحت فرمان ہوجاوے۔ اپنی ظاہر و باطن کو مرشد سے پوشیدہ نہ رکہے۔ اور تقویٰ۔ بہوک۔ بیداری۔ قلبی خاموشی۔ اور باطنی تنہائی کو عمل مین رکہے۔ تاکہ ابرار کے مقام اور احرار کے درجہ کو واصل ہوجاوے"

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل و عنایت سے شیخ عارف کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار شیخ احمد عبد الحق ردولی سے ہے۔ جن کا علم اور معرفت مین پایہ۔ اور استقامت و کرامت مین سرمایہ بہت بڑا تہا۔ ہمیشہ اپنا سر۔ مراقبہ فنا کے گریبان مین رکہا کرتے تہے۔ جب نماز کا وقت آتا تھا۔ تو خدمت گزار صوفی لوگ کلمہ حق حق کہکر ان کو آگاہ کیا کرتے تہے۔ جب نماز سے فارغ ہوجاتے تہے۔ تو پہر بدستور وحدت کے تعر عمیق مین غرق ہوجاتے تہے۔ شیخ احمد خلیفہ شیخ جلال پانی پتی کے ہین جو ایسے آفتاب تہے۔ جس کے شعاع۔ کمالات تہے۔ اوج۔ الہی جمال۔ اور شرف۔ ایزدی جلال تہا۔ نیز اپنے وقت مین

عالیشان درویشون کے مرکز تھے - خوابگاہ پانی پت مین ہے - کہتے ہین - خوابگاہ کے طواف سے اس قدر فیض از فتوح دلون کو پہونچتا ہے - کہ بیان نہین ہوسکتا - لراسمہ

بعد از وفات تربت ما در زمین مجو		در سینہ ہائے مردم دانا مزار ماست	

شیخ جلال کے مفید کلام مین سے کسی قدر نمونہ یہ ہے - فرماتے تھے -

"طریقت مین منزلین اور مقامات ہین - اور ہر منزل اور مقام کی ایک ابتدا اور ایک انتہا ہے نہایت کو پہونچنا ممکن نہین ہے - جب تک ابتدا صحیح نہ ہو - اگر اصول ضائع ہوجاوینگے - تو وصول سے بھی حرمان ہوجاوے گا - اور اصول بعض کے نزدیک پانچ ہین - اور بعض کے نزدیک سات ہین"

فی العوارف - فالمرید ینبغی ان یخرج الی طریق القوم لله فان وصل الی نہایات القوم فقد لحق بالمنزل وان ادرکہ الموت قبل الوصول الی المنزل فاجرہ علی الله وکل من کانت بدایتہ احکم - کانت نہایتہ اتم	عوارف مین لکھا ہے - مرید کو چاہئے کہ اللہ کے واسطے قومی طریق اختیار کرے - اس کے اندر اگر مرید قومی طریق کی غایت کو پہونچ جاویگا - تو منزل کو پہونچ گیا - اور اگر اوس کو منزل پر پہونچنے سے پہلے موت نے آلیا تو اس کا اجر اللہ عزوجل کے نزدیک بڑا ہے اور جس شخص کی ابتدا زیادہ محکم ہے - اوس کی انتہا تمام ہوجاوے گی -
انبانا ابو زرعۃ اجازۃ عن ابن خلف عن ابی عبد الرحمن عن ابی العباس البغدادی عن جعفر الخلدی قال سمعت الجنید یقول اکثر العوائق والعلائق والحوائل والموانع من فساد الابتداء فالمرید فی اول سلوک ھذا الطریق یحتاج الی احکام النیۃ واحکام النیۃ تنزیہا من دواعی الھوی وکل ما کان فیہ للنفس حظ عاجل حتی یکون خروجہ خالصا لله تعالی -	ابو زرعہ سے روایت ہے - جن کو اجازت ابن خلف سے ابن خلف کو ابی عبد الرحمن سے ابو عبد الرحمن کو ابی العباس بغدادی سے - اور ابو العباس کو جعفر خلدی سے ہے - وہ کہتے ہین - مینے جنید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے - وہ فرماتے تھے - اکثر عوائق - علائق حوائل - اور موانع - فساد ابتدا سے ہوتے ہین - لہذا مرید کو اس طریق کی ابتدائی حالت مین استواری نیت کی احتیاج ہے - اور نیت کی استواری -

ہوا وہوس کی مقتضیات سے - اور ہر اُس شے سے اُچکا دیتی ہے جس کے اندر نفس کے لئے فوری حظ ہو - اِس قدر اُچکا دیتی ہے کہ مرید کو خالص للہ تعالیٰ کے واسطے خروج حاصل ہو جاتا ہے -

وكتب سالم ابن عبد الله الى عمر ابن عبد العزيز اعلم يا عمران عون الله للعبد بقدر النية فمن همت نيته عون الله له - ومن قصرت عنه نيته قصر عنه عون الله بقدر ذلك

سالم ابن عبد اللہ نے عمر ابن عبد العزیز کے پاس ایک دفعہ اس مضمون کی تحریر بھیجی تھی - سنو عمر - بندہ کو اللہ جل شانہ کی مدد بقدر نیت ہوتی ہے جس شخص کی نیت کام کا قصد کرے گی - اُس کو الٰہی مدد پوری ہوگی - اور جس شخص کی نیت کام میں قصور کرے گی - اُس کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی کوتاہی کرے گی بقدر قصور نیت

وكتب بعض الصالحين الى اخيه اخلص النية فى اعمالك يكفيك قليل من العمل ومن لم يهتد الى النية بنفسه فليصحب من تعلمه حسن النية

ایک صالح شخص نے اپنے بھائی کو لکھا تھا تم اپنے اعمال میں خلوص نیت سے کام لو - تم کو خلوص نیت کا تھوڑا سا عمل بھی کفایت کرے گا - اور جو شخص خلوص نیت کی طرف خود ہدایت نہ پاوے - اس کو چاہیے کہ اُس شخص کی صحبت اختیار کرے جو حسن نیت کی تعلیم کر دیوے -

قال سهل ابن عبد الله التستري اول ما يؤمر به المريد المبتدى التبري من الحركات المذمومة ثم التنقل الى الحركات المحمودة - ثم التفرد لامر الله تعالى ثم التوقف فى الرشاد ثم الثبات - ثم القرب الحاصل متى تمسك المريد بالصدق والاخلاص بلغ مبلغ الرجال ولا يتحقق صدق الاخلاص الا بشيئين متابعة امر الشرع وقطع النظر من الخلق وكل الآفات دخلت

سہل ابن عبد اللہ تستری کا قول ہے - مبتدی مرید کو جن باتوں کی نسبت امر کیا جاتا ہے اُن میں اولیں بات یہ ہے - کہ مذمومہ حرکات سے بچے - پھر محمودہ حرکات کی طرف انتقال کرے پھر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے حکم کا ہی ہو جاوے - پھر راہ راست پر توقف کرے - پھر اس پر ثابت قدم ہو جاوے - پھر اس کے بعد قرب حاصل ہے جب مرید صدق اور اخلاق کو مضبوط پکڑے گا ضرور درجہ رجال کو پہونچے گا اور صدق و اخلاص کے ساتھ تحقق مرید کو دو ہی چیزوں سے حاصل ہوتا ہے - (۱) شرعی امور کی متابعت (۲) خلق کی طرف سے قطع نظر کرنا - اور جس قدر آفتیں مبتدیوں کو عارض ہوتی ہیں سب خلق کی طرف توجہ رکھنے سے عارض

علی اھل البلایات لموضع نظرھم الی الخلق وبلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث انہ قال لایکمل ایمان المرء حتی یکون الناس عندہ کالاباعر اشارۃ الی قطع النظر عن الخلق والخروج منھم وترک التقید بعاداتھم ونقل فی معنی الصدق ان عابدا من بنی اسرائیل راودتہ ملکۃ من نفسہ فقال اجعلوا الی ماء فی الخلاء انتظف بہ ثم صعد عن موضع فی القصر فرمی بنفسہ فاوحی اللہ تعالے الی ملک الھواء الزم عبدی قال فلزمہ ووضعہ علی الارض وصار نیقا فقیل لابلیس الا اغویتہ فقال ابلیس لی سلطان علے من خالف ھواہ وبذل نفسہ للہ عزوجل۔ تمم

ہوتی ہین۔ اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہونچی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ انسان کا ایمان کامل نہین ہوتا ہے۔ جب تک اُس کے نزدیک تمام لوگ اونٹون کی مثل معلوم نہ ہون۔ اس مین اشارہ ہے اس طرف کہ مخلوقات سے قطع نظر کی جاوے۔ مخلوقات مین سے اپنے تئین خارج کرے۔ عادات مخلوقات کی پابندی سے آزاد ہو جاوے اور رسول اللہ صلعم نے صدق کے بارہ مین ایک نقل فرمائی۔ کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تہا جس پر ایک ملکہ عاشق تہی۔ اُس عابد نے کہا میرے واسطے خالی مکان مین پانی رکہہ دو تاکہ مین اُس سے صفائی جسم کرون۔ پہر عابد ندکور محل کے اندر ایک مقام سے دیوار پر چڑہ گیا۔ اور وہان سے نیچے کودا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہوا کے فرشتہ کو حکم فرمایا۔ میرے بندہ کو تہام لے رسول اللہ صلعم فرماتے ہین۔ اُس فرشتہ نے اُس کو تہام لیا اور اُس کو زمین پر نہایت سہولت کے ساتھ لاکر کہڑا کیا۔ پہر ابلیس کو کہا گیا۔ کیا تو اس کو گمراہ نہین کر سکا۔ اُس نے جواب دیا۔ میرا کوئی زور اُس شخص پر نہین چل سکتا ہے جو اپنی خواہش نفسانی کی مخالفت کرے اور جس نے اپنا نفس اللہ عزوجل کے واسطے وقف کر دیا ہو۔

یہ چند باتین بہی شیخ جلال کے اقوال مین سے ہین۔ عمل بے علم سقیم ہے۔ علم بے عمل عقیم ہے۔ اور علم باعمل صراط مستقیم ہے ''اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم'' شیخ جلال۔ خلیفہ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی کے ہین۔ حالات کے شغلون کو مخفی رکہنا۔ اور ظہور کے اسباب کو برہم کرنا شیخ شمس الدین کا مشرب تہا۔ شیخ شمس الدین سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ مین مفقود الخبر ہو کر شہر دہلی مین سرائے معرفت

لہ یا اللہ ہم کو راہ راست دکہا ۱۲

جمع کرتے تے - چونکہ اِن کی خدمت مین سلطان وقت کی آمد ورفت زیادہ ہوئی - تو لوگون کے ہجوم سے ان کی گمنامی اور خاموشی مین خلل واقع ہوا - **بیت**

ہیچ کنجے بے دود بے دام نیست	جز بہ خلوت گاہ حق آرام نیست

بالآخر اپنے مرشد شیخ علی صابر کی اجازت لیکر دہلی سے قصبہ پانی پت مین چلے گئے - اور وہان پر گوشہ گمنامی اختیار کیا - باقی ماجرا شیخ شمس الدین کا جیسے سرزمین پانی پت کے مشائخ - علما - اور حکما کا حلقہ بگوش ہونا - ایام زندگی ختم ہونا - اُس جگہہ خوابگاہ ہونا - اور نیز دیگر سوانح کسی قدر مولانا علی کابلی گلبہاری کے تذکرہ مین لکھے ہوئے ہین - وہان سے مطالعہ کرلئے جاوین -

شیخ علی صابر - خلیفہ - اور بہن کے بیٹے حضرت گنجشکر کے ہین - وصال شیخ علی صابر کا ہجری سنہ چھہ سو نوے کے کسی مہینے مین ہے - خوابگاہ کوہپایہ کے توابع مین سے کسی مقام پر ہے -

یاد سید عبد الواحد

آپ - سید ابراہیم قنوجی اور بلگرامی کے بیٹے ہین - صاحب مجاہدہ و مشاہدہ تے صحت حال اور فصاحت مقال بہی رکہتے تے سید حسینی کی نزہتہ الارواح پر ایک شرح لکہی ہے - جو قابل تحسین ہے - بہت سی توجیہات اور تاویلات کام مین لاکر عبارت کے تمام مقاصد کو حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے - آپ شیخ حسین اسکندر آبادی کے مرید ہین - جب ایکبارگی ترک و توبہ کی توفیق نے مال ومنال اور عزوجاہ کا گرد وغبار شیخ حسین اسکندر آبادی کے اعتقاد کے نذر کیا - تو آپ کسی عالی مرتبہ صاحب معرفت کی تلاش کرتے ہوئے شیخ صفی الدین عبد الصمد کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور مراسم ارادت بجالاکر ذکرو فکر - مراقبہ - اور تصور مین مشغول ہوگئے اور اپنے مطلوب پر کامیابی چاہی شیخ صفی - شیخ محمد قطب لکہنوی کے بزرگ خلیفہ ہین - جو اس وقت کے لوگون کی زبانون پر شیخ مینا کرکے مشہور تے - سہروردیہ اور چشتیہ سلسلہ مین لوگون کو کلاہ ارادت - اور مریدون کو خلعت خلافت بخشا کرتے تے اور طالبون کو ایزدی وصول کے کمالات پر پہونچا دیا کرتے تے -

یاد امیر سید صبغۃ اللہ

آپ بہڑوچی مولد - شطاری مشرب - اور وجیہ الملۃ احمد آبادی کے عالی فطرت شاگرد اور مصاحب

..یت خلیفہ ہین۔فضیلت اور فصاحت کے قرآن کا آغاز۔کشف وکرامت کی کتاب کا خاتمہ۔انس وقرب کی نفحات کا تکملہ۔اور صدق وصفا کی رشحات کا سرچشمہ تھے۔چند سال تک مرشد کی اجازت سے اپنے وطن مین رہکر امر معروف اور نہی منکر کی ہدایت اور علوم کی تعلیم مین مشغول رہے۔حجاز کے مبارک سفر کی توفیق۔حرمین شریفین کی زیارت کا سبب ہوئی۔جب آپ کو حرمین کی بہشت نما زمین سے آب ودانہ کی کشش۔صلہ رحم کی رعایت اور فرزندون کی اور وطن کی محبت کے پردہ مین آگرہ کی طرف لوٹا لائی۔تو اس ذنعتاب ہمیشہ دل ہی دل مین رویا کرتے تھے۔**بیت**

	گہ یکہ منزل وگہ در مدینہ جا کنم		کے بود یا رب کہ رو در یثرب وبطحا کنم

اتفاقاً ہجری سنہ نوسو ننیانوین مین اپنے وطن سے تمام چیزون کو اور تمام لوگون کو خیرباد کہکر بے اختیار تن تنہا حسب مشیت ایزدی ملک مالوہ مین چلے آئے۔اسی اثنا مین ایکبارگی۔مدینہ مصطفویہ کی زمین بوسی کا شوق **علی صاحبہا افضل الصلوۃ** آپ کی آرزومند خاطر سے جوش کر اٹھا۔عنان اختیار ہاتھ سے نکل گئی۔لہذا یورش کر کے ہجری سنہ ایک ہزار مین خاندیس کے راستہ سے احمد نگر دکن مین پہونچے۔اس ملک کے فرمان روا برہان الملک نے خوش کیا تو کچھ کم ایک سال تک یہان پر توقف فرمایا زمانہ کے حسن اتفاق سے یہ بات ہے کہ راقم ماجرائے درویشان ان ایام مین اس مقام پر فقرا اور فضلا کی خدمت سے فیض حاصل کر رہا تھا۔نیز شعرا اور ظرفا کی صحبت مین بھی شامل نشاط وطرب ہوا کرتا تھا۔**القصہ** آپ کے تشریف لانے۔اور درویش کے موجود ہونے نے دونون کو غریبی اور تنہائی کے اندوہ سے نجات بخشی۔اور چند روز مصاحبت غنیمت سمجھی گئی **بیت**

	بخاطر جمع ودل شاد مہمان بود مرا		چند روزے کہ غمت مونس جان بود مرا

دوسرے سال جزیرہائے دریا کے عزم پر سامان باندہ کر تیار ہوگئے۔جب بیجاپور پہونچے۔تو وہان کے حاکم نے نہایت تواضع کے ساتھہ دل ہاتھہ مین لے کر اور تعظیم مالاکلام سے پیش آکر کچھ مدت تک ٹھیرایا۔پھر سفر مبارک کا سامان کر دیا۔اور جہاز خاصہ پیش کیا۔تاکہ صوفیون اور درویشون کی جماعت فراغ خاطر کے ساتھہ جمع کر کے۔[۵] وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کی اشارت سے کامیاب

[۵] جو شخص اس مین داخل ہوگیا۔وہ امن مین آگیا ۱۲

ہو جب حسب دلخواہ مشتاق آنکھیں مدینۃ الحرام کے دیدار سے منور ہوئین - تو آپ نے بقیۃ العمر یہین رہنے
کی نیت کر کے اسی بنوت کے شہر مین گھر اور خانقاہ بنائی - ہر چند سلطان روم کی جانب سے نامہ و پیام آیا
اور منت و معذرت کی گئی - مگر آپ نے سیور غال (معاش کی وجہ معین) قبول نہ فرمائی - اور بقیۃ العمر توکل اور
تسلیم مین گزار دی -

کہتے ہین - آپ کی زیادہ خواہش پر نظر کر کے ایک رات خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والسلام نے
اپنے خدام حرم کو اجازت فرمائی - کہ سید صبغۃ اللہ - ہمارا فرزند ارجمند ہے - عرب اور عجم کے دیگر تمام زائرون
کی طرح نہ سمجھکر اس کو ہمارے حرم سے باہر نہ کرنا - چھوڑ دینا کہ شب جمعہ کو ہماری خدمت مین رہکر صلوات اور صلوات
صبح کی سفیدی نمودار ہونے تک ادا کرتا رہے - یہ بھی ہمنے اجازت دی ہے - کہ اپنے یارون مین سے جس کسی
کو چاہے اپنے ہمراہ حرم شریف مین رکھے - جس روز سے کہ حضور نبوی نے خاکیون کی نظر سے عنصری
پیکر کا ظاہری چہرہ حجاب اور عزت کے برقع مین چھپا کر مدینہ وحدت مین خوابگاہ اختیار فرمائی ہے -
اُس روز سے آج تک کسی فرد بشر کو ایسی خاص عنایت کا خلعت عطا فرما کر سرفراز نہین فرمایا ہے -
الحمد للہ علیٰ ذلک -

آپ کے کمالات - حالات - اور خرق عادات کتابت کی امداد سے انجام پذیر نہین ہین - اور اس
کتاب کا اختصار مفصل حالات کی برداشت کر ہی نہین سکتا - اس وجہ سے ان معانی کا ادا - ایما - اشارات
اور اجمال کے سپرد کیا جاتا ہے - بالآخر اسی تفویض اور توکل پر استقامت اختیار کر کے ہجری سنہ ایک ہزار پندرہ
کے کسی مہینے مین مدینہ معظمہ کی زمین امین کے اندر دفن کئے گئے **رحمہ اللہ تعالیٰ -**

یاد شیخ شمس الدین جالندہری

آپ ہندوستان کے اندر مشائخ نامدار کے سر دفتر - اولیاے کامگار کے سرگروہ - دانش مندان
روزگار کے سر حلقہ - اور صلحاے تقویٰ شعار کے سردار تھے - جس وقت انسانی مظہر - مراتب الٰہی کے ساتھ
متصف ہوتا ہے - تو باعتبار کمال اس کے مدارج مختلف ہوتے ہین اس کمال کے جامعیت کے
بارہ مین آپ فرماتے ہین -

الکمونی محقق ببعض الصفات والاسماء	معنی کچھ اسما اور صفات کے ساتھ تو خصوصیت رکھتا ہے

فانها لا يليق بجناب العزة تعالى وتقدس
ومتخلق بالاسماء والصفات الالهية
فان الصوفي من كان حزينًا في القلب
عليلًا في البدن وباكيًا في العين
خالصًا في العمل جاهدًا في الدعاء
خلقًا في الثوب بائتًا في المسجد رفيقًا
مع الفقراء باكيًا من الذنوب مونسًا
بالرب مزينًا بالزهد آكلًا للغضب هاديًا
لطالب قاريًا للقرآن كريمًا على الخلق
عالمًا بأحكام الشرع ودقائقها
راحمًا على الناس رحيمًا عليهم بستر
عيوبهم مالكًا على النفس الامارة
متكبرًا عن المسئلة خالقًا للاخلاق
الحميدة باديًا لها بالرتبة خلاقًا
للاخلاق الحسنة الكلية مصورًا
لافعاله واقواله في باطنه غفارًا
لذنوب رعيته من عبيده واماءه
وهابًا على الناس رزاقًا لاولاده
ولمن كان في عياله فتاحًا على الخلق امورهم
عليمًا بعيوب نفسه قابضًا على الظلمة
باسطًا على الطلبة خافضًا للجهلة
رافعًا لارباب العلم معزًا لاصحاب الحقوق مذلًا
للكفرة والملاحدة سميعًا لذكر الله بصيرًا

کہ وہ جناب باری تقدس وتعالیٰ شانہ کی شان کے لائق
نہیں ہیں اور باقی اسماء وصفات الٰہی کے ساتھ تہذیب
یافتہ ہوتا ہے - پس صوفی وہ ہے جو دل کے اندر حزین
ہو - بدن کے اعتبار سے علیل ہو - آنکھوں کے اعتبار سے
روتا ہوا ہو - عمل کی رو سے خالص ہو - دعا کے اندر کوشش
کرنے والا ہو - کپڑے پھٹے پرانے رکھتا ہو - رات کو مسجد میں
رہتا ہو فقرا کا رفیق ہو - گناہوں کے خیال سے روتا ہو
رب کا مونس ہو - زہد کے ساتھ زینت یافتہ ہو - غصہ کھاتا ہو
طالب کا ہادی ہو - قرآن کا پڑھنے والا ہو - مخلوق پر کریم ہو -
احکام شرع اور ان کے دقائق کا عالم ہو - لوگوں پر رحم
کرنے والا ہو - اور ان پر ان کے عیوب کے چھپانے سے
رحیم ہو - نفس امارہ پر مالک ہو - سوال کرنے سے تکبر کرتا ہو -
اخلاق حمیدہ کا خالق ہو - نیز رتبہ کے اعتبار سے ان کا
زیبندہ ہو - تمام اخلاق حسنہ کا خلاق ہو - اپنے باطن کے
اندر اپنے افعال اور اقوال کی تصویر کھینچنے والا ہو - اس کے
لونڈی غلام جو اس کی رعیت ہیں ان کے گناہوں کو معاف
کرتا ہو - لوگوں کے اوپر بخشش کرتا ہو - اپنی اولاد کا - اور جو
اس کے عیال میں ہے - اس کا رزاق ہو - خلقت پر
اس کی مشکلات کا حل کرنے والا ہو - اپنے نفس کے عیبوں
کو جانتا ہو - ظالموں کے حق میں قابض اور طالبوں کے
حق میں باسط ہو جاہلوں کا درجہ پست اور ارباب علم کا رتبہ
بلند کرنے والا ہو - اصحاب حقوق کو عزت اور کافروں اور
ملحدوں کو ذلت دینے والا ہو اللہ جل شانہ کا ذکر سننے -

لاحد انه حكماً على الخلق بالحق عدلا
فى احواله واقواله لطيفا فى غاية
خبيراً عن احوال الفقرآء حليما
عن جواز الناس غفوراً لتعدى
الخلق وظلمهم شكوراً عن نعم
البارى عليّاً بالهمة حفيظاً عن
ارتكاب المعاصى حسيباً لافعاله
واقواله جليلاً لامتنزهاً عن
اصحاب الدول رقيباً لرعيته
من ظلم الظالم مجيباً لسوال
السآئلين واسعاً بقوة من فى
عياله حكيماً فى امره ودوداً
لاصحاب الزحمة مجيداً فى ورعه
باعثاً لافعاله واقواله الحسنة
شهيداً على الناس بالصدقة
فى الطاعة وكيلاً فى امر الدنيا
والدين قويّاً فى الذات متيناً فى
العبادات ولياً لارباب الخيرات
حميداً فى الصفات محصياً
للحركات والسكنات الواردة
من النفس الامارة فى اليوم
والليلة معيداً للصيام والصلوة
باعتبار تحقق الشبهات محيياً

اور اُس کا احسان سمجھے۔ مخلوقات کے اوپر حق کے ساتھ
حکم ہو۔ اور اُس کے احوال اور اقوال کے بارہ مین عادل ہو۔
غایت درجہ لطیف ہو۔ فقرا کے احوال سے باخبر ہو لوگون سے
جو تجاوز ہو جاوے۔ اُس پر حلیم ہو۔ خلقت کے تعدی اور ظلم کا
بخشنے والا ہو۔ اللہ جل شانہ کی دی ہوئی نعمتون کا شکر کرے۔
ہمت عالی رکھے ارتکاب معاصی سے محفوظ رہے۔ اپنے
افعال اور اقوال کا حساب کرتا ہو۔ صاحبان دولت سے
بڑا اور علیحدہ رہتا ہو۔ ظالم کے ظلم سے اپنی رعیت کا محافظ ہو
سائلین کے سوال کا مجیب ہو۔ جو لوگ اُس کے عیال مین ہین
اُن کے رزق مین اپنی قوت سے وسعت دیوے۔ اپنے بارہ
مین حکیم ہو۔ تکلیف والون کا دوست ہو۔ اپنی پرہیزگاری مین
بزرگ ہو۔ اپنے نیک افعال اور اقوال کا باعث ہو۔ صدق
کے ساتھ لوگون کے مقابلہ مین گواہ ہو۔ طاعت کے اندر درست
ہو۔ دنیا اور دین کے کامون مین وکیل ہو۔ اپنی ذات سے قایم
ہو۔ عبادت کے اندر متین ہو۔ ارباب خیرات کا دوست ہو۔
صفات کے اندر محمود ہو۔ جو حرکات اور سکنات دن اور رات
مین نفس امارہ سے صادر ہونے والے ہون۔ اُن کا ضابطہ
ہو جب شبہات کا ورود ہو۔ تو روزون کے واسطے اور
نماز کے واسطے تیار ہو۔ اخلاق حمیدہ کا زندہ کرنے والا
ہو۔ افعال ردیہ کا نیست و نابود کرنے والا ہو۔ روح کے
ساتھ زندہ ہو۔ عبادات باقیات کے واسطے قوی ہو حسنات
کا حاصل کرنے والا ہو۔ اغنیا کے سوال سے مستغنی ہو۔
گوشہ کے اندر اکیلا رہتا ہو۔ خلق کے اندر ایک ہو کر رہے

للاخلاق الحميدة ممينا للافعال الردية حييا
بالروح قريا للبادأ البا نيات واجل الحسنات فاجملا
عن سؤال للاغنياء واحذ بالعزلة احذا
فى الخلق سهلا فى حوائج الرعية متقدرا
بالقدرة الالهية مقدما لحوائج الناس مؤخرا
لحوائج النفس ولا فى الاتيان بالاوامر اخرا
فى الخروج عن المسجد ظاهرا فى الفرائض باطنا
فى النوافل عاليا عن النفس متعاليا على الخلق
بكثرة الطاعات برا فى المعاملات توابا فى عصيان
العصات منتقما من النفس عفوا من الناس رؤفا
على الصغراء مليكا على النفس لجميع اوامره
هاديا للخلق الى الطاعات غنيا عن الناس معطيا
للسائلين سوالهم مانعا للنفس عن ارتكاب
المعاصى بديعا فى الخيرات نافعا للغير نورا
لاصحاب الضلالة بالافعال الحميدة وارثا فى الارض
بالصلاحية راشدا لاصحاب الارادة رشيدا الهم
عن ظلم الخلق حافظا لحقوق اصحاب الوعظ عند هذا
ظهر اسرار تخلقوا باخلاق الله وهذا معنى اشتهر
من الامام الغزالى قدس الله تعالى روحه ان
للعبد شركة فى كل اسم وصفة من اسماء
الربوبية وصفاتها وبعد ذا فهو غير واصل
بالله تعالى شانه وتعالت اياته و
تقدست اسمائه وصفاته

رعیت کی کارپر اری مین مرجع ہو- الٰہی قدرت کے اندر صاحب
مقدرت ہو - لوگون کی ضروریات کو آگے رکھے - اپنی
ذاتی ضروریات کو پیچھے ڈالے او امر کی تعمیل مین اول ہو-
مسجد سے باہر نکلنے مین آخر ہو- فرائض کو ظاہر طور ادا
کرے - نوافل مخفی پڑہے - اپنے نفس کے اوپر غالب ہو
خلق کے اوپر کثرت طاعات مین ورہو- معاملات مین
نیک ہو عاصیون کے عصیان پر توبہ قبول کرے - اپنے
نفس سے انتقام لیوے - اور لوگون کو معاف کرے - چھوٹون
کے اوپر مہربان ہو - اپنے جمیع امور مین نفس کے اوپر مالک
ہو خلق کو طاعت کی طرف ہدایت کرے - لوگون سے غنی
ہو سائلین کے سوال پورے کرے - نفس کو ارتکاب
معاصی سے باز رکھے - خیرات کا عمل نئی نئی طرح سے کرے
غیرون کو نفع پہونچاوے - گمراہون کے واسطے افعال حمیدہ
کے ذریعہ سے نور ہو - زمین پر صلاحیت کے ساتھ وارث
ہو - اصحاب ارادہ کا مرشد ہو - ان کو ظلم خلق سے نیک ہدایت
دیوے اصحاب وعظ کے حقوق کا محافظ ہو - اور مذکورہ
بالا اعمال پر عمل کرنے سے ایسے اسرار ظاہر ہوئے ہین جن
کے سبب سے اہل تصوف الٰہی اخلاق سے متصف ہوگئے
ہین - اور یہ معنی امام غزالی سے پہونچے ہین - قدس اللہ تعالیٰ
روحہ کہ بندہ ربوبیت کے اسما اور صفات مین سے ہر ایک
اسم وصفت مین شرکت رکھتا ہے - اور نیز بعد بھی اس
اعتبار سے رکھتا ہے کہ اللہ جس کی شان اور ایات عالی ہین
اور جس کے اسما اور صفات پاک ہین اس کو پہونچ نہین سکتا ہے -

یاد شیخ جلال واصل رحمہ اللہ

آپ کالپی کے باشندہ - مولانا خواجگی بخوی کی نسل سے - اور حضرت غوث الاولیا کے خلفا مین سے ہین - آپ کے دل کا سویدا مشاہدہ اور مراقبہ کا مرکز اور آپ کا باخبر ضمیر معارف اور مواجید کا مزرعہ تھا آپ کی باصفا آنکھون کو انکشاف[۱] کے روز مین احدیت کے آفتاب سے اور استتار کی رات مین وحدت کے چراغ سے بینائی ملتی تھی - سرود و سماع کی بزم پر آپ عاشق تھے - آپ کے وجد اور حالت کا سوز - قلوب کی استعداد اور قابلیت کے موافق - حاضرین انجمن مین سرایت کر کے ان کو خود بینی سے رہائی دیتا تھا ہجری سنہ کچھہ اوپر نو سو نوے تھا - کہ آپ کے جسمانی آئینہ مین اسم محیی کے جمالی انعکاس کے جگہہ اسم ممیت کا جلالی عکس منودار ہوا - عیال کا مسکن - عبادت کا حجرہ - اور عاقبت کا مرقد زمین کالپی مین ہے - آپ کے فاضل اور اہل فصاحت فرزند موجود ہین - خدا کرے - ان کو آبائے کرام کے مکاشفات کی ترقی نصیب ہو - سب سے بڑے شیخ افضل تھے - درحقیقت یہ اپنے وقت کے علما مین افضل تھے - پدر بزرگوار کے بعد ان کو عالم فرق مین قیام کے لئے دو سال کی مہلت ملی - ہر ہجری سنہ ایک ہزار ایک مین عالم جمع کی جمعیت آباد کو کوچ فرمایا - دوسرے فرزند شیخ اجمل جمیلی تخلص ہین - فارسی شعر مین ان کی مشق پختگی کے درجہ کو پہونچ گئی ہے - تیسرے فرزند شیخ معین الدین ہین - فضیلت اور دانش مندی کا فروغ ان کی پیشانی مین تابان ہے - درویشی کے طریقہ مین ثابت قدم ہین - توکل - تسلیم - عزلت - خلوت - گزشتگی - اور بے نیازی کے طریقے کمال کے ساتھہ رکھتے ہین - خدا کرے - اکملیت کے درجہ کو پہونچین -

یاد شیخ بابو سندہی

محبت اور حیرت کے بیابانون مین تنہا قدم آپنے ہی رکھا ہے - فنا کے صحرا - اور بقا کی شاہراہ کے اندر چلنے مین آپ کو آندہی یا بگولہ کہنا ناموزون نہین ہے - شیخ لشکر محمد عارف شطاری کے اچھے مرید ہین - شہر برہان پور کے اندر سندہیون کے محلہ مین آپ کی عبادت کا حجرہ تھا جب حجرہ مذکور دونون طرف سے گر گیا - اور اُس کی مرمت کا ارادہ دل کے اندر مستحکم ہوا - تو آپنے چاہا - کہ راقم گلزار سے اس بارہ مین مشورہ کرے

[۱] انکشاف اور استتار - اصطلاحات صوفیہ مین مقامات کے نام ہین ۱۲ -

طور پر کچھ بات چیت کرین - اور اس ذریعہ سے پریشانی خاطر دور فرماوین اسی خیال کے اندر ناگاہ یا اندیشہ ہوا - کہ اولاً اس باب مین استخارہ کرنا درویشون کی حالت کے اعتبار سے بہتر ہے - مثنوی منطق الطیر ہاتھ مین تھی - اُس کو تفاول کے طور پر کھولا - یہ ابیات برآمد ہوئین - **ابیات**

گلخن ست این جملۂ دنیا ے دون	قصر تو چندست ازین گلخن کنون
قصر تو گر خلدِ جنت آمد ست	با اجل زندانِ محنت آمد ست
گر نبودی مرگ را بر خلق دست	لائق افتادے درین منزل نشست

ان واقعات کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے - کہ اس کے بعد ہر چند تعمیر در و دیوار کے واسطے التماس کی اور آوازین بلند کی گئین - لیکن قبولیت کا درجہ نہ ملا - اور ہجری سنہ ایک ہزار تین سے لیکر فزار کی عمارت تیار ہونے تک جس کا سنہ ایک ہزار پندرہ ہے بے در و دیوار اُسی ویران گھر مین عمر گذاری - **بیت**

در این خانہ بے بوم ست **غوثی** از خرد نبود	پئے پاسِ متاعش رخنۂ دیوار بربستن

یاد شیخ بدھا طیب بھاری

آپ اپنے زمانہ مین ظاہری معلومات کی - اور رسمی علم کی مجلس کے ہم نشینون مین سر حلقہ - اور معنوی و حقیقی عقل کی بحرون کے اندر قطب تھے - محقق دانشوران ہند - مولانا حاتم سنبھلی فرماتے تھے شیخ بدھا کی بزرگی اور شان کے بارے اکثر بزرگان وقت کی طاقت کی پشت خم تھی - ان مین سے چند بداندیش سیاہ باطن لوگ - آپ کی خداداد رونق توڑنے کے واسطے ہمیشہ فلک سے بہانہ دریافت کرتے تھے - کیونکہ وہ بھی حیلہ پشت مین اس جماعت کی مثل ہے - اور فرمان روایان ملک - دولت کے نشہ اور خود بینی کی مدہوشی مین سرشار ہوتے ہی ہین - ان کے ساتھ وہ لوگ موافق ہو کر قرار دیتے تھے - کہ امتحان کی انجمن ترتیب دیجاوے تاکہ جو مدعی دعویٰ بلا برہان رکھتے ہین - وہ الزام اور انفعال کے گوشہ مین خاموش ہو کر بیٹھین - اور ہر ایک کی حقیقت کا جوہر کھل جاوے - چاہتے تھے کہ اس حیلہ سے شیخ کی بات مین فرق پیدا کرین - ہر چند یہ منعقد ہے - زمانہ پرستون کی خواہش کی بساط پر مکرر بٹھائے گئے - لیکن کسی شخص کو کسی مجلس مین آپ کے ساتھ کلام مین معارضہ اور نقض کے طور پر بات کرنے کی گنجایش نہین ملی بلکہ صرف فنون کے بیان کرنے کی قوت - آپ کی ذات شریف کے سوا - دوسرے کو میسر نہین ہوئی - اور تمام امتحانات کے مقامات سے

آپ نے فتح اور فرخندگی کے ساتھہ اپنے مکان کو بازگشت فرمائی - نتیجہ اس کا یہ ہوا - کہ حاضرین انجمن نے آپ کی گفتار کے شاہوار موتیون سے سمعنا و اطعنا [1] کا گوشوارہ بنا کر ارادت اور اطاعت کے کان مین پہنا - اور ہونٹون پر خاموشی کی مہر لگائی - حافظ

	بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات		باڈردکشان ہرکہ درافتاد برافتاد

یاد شیخ بدھا حقانی جونپوری

آپ شیخ بدہا طیب بہاری کے ہم نام ہین - علوم متعارفہ کے اندر آپکے مطالعہ سے فنون کے اعتراضات اور مشکلات حل ہوکر بالکل روشن ہوجاتی تہین - چونکہ آپ کی صحبت سے حق ثابت اور باطل معدوم ہوجاتا تہا - آپ سخن حق کو شاہ و ملا مین پوشیدہ نہین رکہتے تہے - اور بلند آواز کے ساتھہ - نماز کی اذان کی طرح لوگون کے کان مین پہونچاتے تہے - اسواسطے آپ حقانی لفظ کے ساتھہ مشہور ہوئے - باطنی کمالات کا کسب شیخ محمد عیسیٰ جونپوری کی خدمت باعظمت سے کیا تہا - آپ کا امر مخاطب کو قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا [2] تہا -

اراد بالحق ههنا الاسلام والدين و بالباطل الكفر والشرك والحق المطلق هو الموجود والحق المقيد ما كان حسنا في العقيدة والفعل والنطق والباطل نقيض الحق والله حق على معنى انه موجود وانه ذو الحق وانه محق الحق يقال الحق ما كان لله والباطل ما كان لغير الله ويقال الحق من الخواطر ما دعى الى الله والباطل ما دعى الى غير الله -

اس مقام پر لفظ حق سے مراد اسلام اور دین ہے - اور باطل سے مراد کفر اور شرک - مطلق حق موجود ہے اور مقید حق وہ ہے - جو عقیدہ مین - فعل مین - اور نطق مین نیک ہو - اور باطل نقیض حق ہوتا ہے اور اللہ حق ہے اس اعتبار پر کہ وہ موجود ہے - اور وہ ذوالحق ہے - اور وہ محقاق حق کرنے والا ہے - یہ بہی ایک قول ہے کہ حق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو - اور باطل وہ ہے جو غیر اللہ کے واسطے ہو - اور یہی ایک قول ہے کہ منجملہ خواطر حق وہ ہے جسکا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور باطل وہ ہے جس کا رخ غیر اللہ کی طرف ہو

[1] - ہمنے سنا - اور قبول کیا - ۱۲ [2] (اے پیغمبر لوگون سے) کہدو - کہ (اس دین) حق آیا اور (دین) باطل نیست و نابود ہوا - اور (دین) باطل نیست و نابود ہونے والا ہی تہا ۱۲ منہ

یادِ شیخ دولت ابن شیخ عبد الملک منیری

آپ علم آموز۔ عمل اندوز۔ دانش گستر۔ اور بنیش پرور تھے۔ جب آپ حروف کی اور کتابی نقوش کی شناسائی، مسائل اور مقاصد کتب کی تحصیل۔ میان بدن منیری سے کر کے۔ ظاہری آراستگی کمال درجہ پر کر چکے۔ تو رسمی ارادت کے مراسم بھی میان بدن کی خدمت مین ہی ادا کئے۔ جب رہنمائی کی بدولت سلوک کے پانون سے۔ طریقت کا راستہ چل کر۔ درویشی کی منزلین اور مقامات طے فرمائے اور تلوین[۵۱] احوال کے گرداب سے نکل کر ساحل تمکین کے عالی مقام کو پہونچے۔ تو خلافت کا خرقہ۔ اور اجازت کا فرمان بھی ملا۔ آپ کی مانند فطرت مین۔ فراست مین۔ فنا مین اور نفس پر فیروزی پانے مین۔ میان بدن کے ہان دوسرا کوئی خلیفہ اور شاگرد نہین تھا آپ کے درس کے حلقہ مین یہ اصحاب حاضر ہوتے تھے۔ شیخ احمن۔ شیخ عبد الکریم۔ سید احمد بہاری۔ شیخ احمد چشتی جو حضرت گنجشکر کی نسل سے ہین شیخ خلیل نبی۔ جن کے نام سے موضع نوادہ منسوب ہے۔ شیخ تنا فدا ساری۔ شیخ یعقوب۔ جن کے نام ایک مدت تک دار الخلافہ آگرہ کی قضا کا عہدہ رہا۔ اور نیز اس جماعت کی مثل دیگر بزرگان نامور بھی حاضر ہوتے تھے۔ اس حلقہ مین آپ مثال مرکز۔ تھے۔ شاہ ابو الفتح ہدیۃ اللہ سرمست ابن شیخ قاضن شطاری کی خدمت اور ملازمت سے بہت کچھ کامیابی اور فیض حاصل ہوا تھا۔

آپ کی ایک سرگذشت بطریق اختصار اس طرح پر ہے۔ کہ ایک روز ایک امر شروع کی تقریب سے آپ قلعہ رہتاس کی طرف گئے تھے۔ اثنای راہ مین ایک شخص ملا۔ اُس نے کہا۔ میری لڑکی کے کار خیر (شادی) کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ جس نے مجکو سوال پر مجبور کیا ہے۔ اور آپ کے چہرہ سے مین الٰہی بخشش کا فروغ مشاہدہ کرتا ہون۔ لہذا آپ میرے حق مین کیا فرماتے ہین۔ آپ نے مرحبا کہکر خادم کو فرمایا۔ جس قدر نقد جیب مین موجود ہو۔ اِس سائل کے سامنے رکھدو۔ خادم نے عرض کیا۔ ایک سو درم مسکوک موجود ہین۔ اگر ارشاد ہو۔ تو کل کے لائق بچا کر باقی اس سائل کو دیدون۔ آپ نے فرمایا۔ غم نہ کرو۔ کل کا آنا اور روزی کا پہونچنا۔ دونون ساتھ ساتھ ہین۔ کوئی فردا بے روزی کے نہین

---

[۵۱] تلوین اور تمکین اصطلاحات صوفیہ مین دو مقامات کا نام ہے ۱۲

ہو گی - تمام نقد بغیر توڑے ہوڑے اس شخص کو دیدو - ہنوز وہ شخص نقد مذکور لیکر ایک تیر کے فاصلہ پر نہین گیا تھا
کہ دو سوار اُسی طرف سے دوڑتے ہوئے شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئے - اور بیس دینار زر سرخ - یومیہ نزدا
کے نام سے پیش کئے - اور کوندتی ہوئی بجلی کی طرح چمک کر نظر سے غائب ہو گئے -

دیگر قاضی عبد اللہ نامی ایک عالم قصبہ منیر مین رہتے تھے - مشائخ طریقت کی راہ و روش - بیعت
خلافت - اور خرقہ پوشی ہے - اس سے انکار رکھتے تھے - ایک رات قاضی صاحب کو عالم خواب مین معلوم ہوا
کہ کوٹھہ کے اوپر مخدوم شیخ شرف الدین - شیخ احمد چرم پوش - مولانا عبد الرحمن جامی - اور امیر خسرو بیٹھے ہوئے معرفت
کی باتین کر رہے ہین - اور فقیر اور شیخ دولت ہم دونون نیچے کھڑے ہوئے ہین - مولانا جامی نے ہم نشینون سے
شیخ دولت کے اوپر چڑھ آنے کے واسطے اجازت لے لی - جب شیخ دولت اوپر چلے گئے - تو اُنہون نے
کہا - قاضی عبد اللہ بھی حاضر ہین - حضور کی خدمت کی اُن کو آرزو ہے - شرف الاولیا نے فرمایا - یہ ازل سے
سائل کے حوالہ ہین - اپنا مرید کر لینا چاہیے - چنانچہ شیخ دولت نے حسب اشارہ میرے سر کے تھوڑے سے
سے بال مقراض سے کتر لئے - اور مراسم ارادت ادا کئے - صبح کو جب مین مراسم ارادت بجا لانے کے لئے
شیخ کی ملازمت مین گیا - تو مسکرا کر فرمایا - عبد اللہ تکرار بیعت کی حاجت نہین ہے - اس بارہ مین مشائخ
کی رسمین جو کچھہ تھین رات کو ادا ہو چکی ہین - یہ پوشیدہ بات سنکر سخت حیرت مین رہا - بالآخر شجرہ
اور ٹوپی جو ظاہری ارادت کا قاعدہ ہوتا ہے - لے کر اعتقاد اور اخلاص سے خوش اور سیراب ہو گیا -

کہتے ہین شیخ دولت کی تمام عمر آسمانی روزی پر گزری - اُس ملک کے حکام اور فرمان روا - آپ کے
ساتھہ معتقدانہ سلوک کیا کرتے تھے - اور بار بار سیور غال (معین وجہ معاش) قبول فرمانے کے لئے
التماس کرتے تھے - لیکن اُن سے آپ کی فاقہ دوست اور فقر پرور طبیعت نے اپنا گوارا نہین کیا - اور
مضمون التماس پر کان ہی نہین دئے - بلکہ زمانہ سابق کے فرمان اور اسناد جو اراضی کے بارہ مین آپ کے
آبا و اجداد کے پاس تھین - اِن سب کو لپیٹ کر آپ نے آگ دکھادی - اور دل کو وافوض امری الی اللہ[۱]
کے سپرد کر کے اس سرچشمہ سے شاداب کیا - کہتے ہین - جب آپ کے گوشہ خلوت مین اسم القابض
کی تجلی سے دل کے اوپر تنگی اور تیرگی کا پرتو پڑتا تھا - تو دور دراز جنگل بیابان کی طرف جو آپ کی عمر کے
اعتبار سے زیادہ دور ہوتا تھا - تنہا چلے جایا کرتے تھے - اور چند روز ایسی جگہہ مین جہان سراغ

[۱] مین اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہون ۱۲

نہین لگ سکتا تھا۔ مراقبہ مین مشغول ہو جاتے تھے۔ تاکہ سابقہ تجلی اپنے مقابل کی طرف تبدیل ہو جاوے۔ **بیت**

تا کہ چون گنج غوثی ویرانہ دوست باشی		شد سودہ دررہ تو پاے سراغ مردم	

جب کامل طور پر انشراح پیدا ہو جاتا تھا۔ تب آپ اپنے مقام کو معاودت فرماتے تھے۔ جب آپ کو پیری نے آدبایا۔ تو استغراقی حالت نے آپ کے تمام اوقات کو گھیر لیا۔ لوگ نماز کے وقت کلمۂ **حق حق** کہتے تو تب کہین ہستی کا ادراک **لاتعین** کے مرتبہ سے نزول فرما کر اس تعینی مظہر کے ساتھ تعلق پکڑتا تھا۔ اور اس وقت **ماھوالمکتوب** کے ادا کرنے مین مشغول ہوتے تھے۔ ایک سوسات برس کی عمر اسی مستقل نشست و برخاست کے ساتھ پوری کر کے ہجری سنہ ایک ہزار انیس کے کسی مہینے مین ربانی بہشت کی سیر کے واسطے چلے گئے۔ خوانگاہ منیر۔

یاد شیخ محمد ابن فضل اللہ

آپ کی زاد بوم گجرات ہے نشو و نما دار الامان احمد آباد مین پایا ہے تسلیم۔ توکل۔ تقوی۔ اور ظاہری و معنوی علم کی فضیلتون کے مالک ہین۔ رسمی علم مین وجیہ الملۃ احمد آبادی کے شاگرد۔ اور طریقت مین شیخ طاہر برہانپوری کے مرید اور خلیفہ ہین جن کو خلافت کا خلعت اور اجازت کا خرقہ شیخ من اللہ عرف شیخ اودہن۔ ابن شیخ بہار الدین جونپوری کی خدمت سے ملا تھا شیخ محمد۔ محمد شاہ ابن مبارک شاہ فاروقی کے دور دولت مین گجرات سے خاندیس مین آئے ہین۔ اور برہان پور مین مسجد اور خانقاہ بنائی ہے۔ ہمیشہ حدیث۔ تفسیر۔ اور دیگر دینی علوم کی درس مین مشغول رہتے ہین۔ بہت سے طالب آپ کی رہنمائی کی برکت سے حق شناسی کے درجہ کو پہونچ گئے۔ آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین۔ آپ ازبس کہ روضہ نبوی **علیہ السلام** کی زیارت پر والہ شیفتہ ہین۔ اسواسطے ہر سال اپنے وطن سے جہاز کے موسم پر دیوانہ وار اُس کر دریا کے کنارون پر پہونچ جاتے ہین۔ اگر کوئی مانع پیش آجاتا ہے۔ تو آئندہ موسم تک صبر کرتے ہین۔ ورنہ اپنے مطلوب مقصد کی طرف متوجہ ہو کر روانہ ہو جاتے ہین۔ اسی طریق سے کئی دفعہ سفر حجاز کو دریا کے راستہ سے گئے۔ اور حرمین شریفین کے طواف سے دونون جہان کی سعادت حاصل کر کے اپنے وطن کو لوٹ آئے۔ ہمت کا قدم سلوک کے راستہ مین استواری کے ساتھ رکھ کر

صراط مستقیم پر چل رہے ہین - سماع وسرود کی طرف میلان نہین کرتے ہین - اور ماہ ربیع الاول کے اولین بارہ روز مین روزمرہ رات کو حدیثین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لغت مین عربی اور فارسی قصیدے - ذاکرین کی جماعت - آواز حزین کے ساتھہ پڑہتی ہے - اور جو کچھہ آپ کی بساط مین ہوتا ہے وہ اُن ایام مین حلوے - عطریات - اور صلحا - فقرا مجلس میلاد کے ذاکرین اور حاضرین اِن اصحاب کی خدمت کرنے مین صرف ہوجاتا ہے - اور کوڑی پیسہ جو کچھہ آپ بچاتے ہین - اُس کا سبب اِن چند روزون مین انہین چند مبارک ایام کا خرچ ہے - یا کسی معتمد شخص کے ہاتھہ حرمین محترمین کو بہیج دینا - جو لیجا کر اُس ملک کے فقرا کو تقسیم کر دیوے - اِن دو اہم کامون کے سوا دوسری آرزو - اشیا کے جمع کرنے اور لینے کی نہین ہوتی ہے آپ کی عمر عزیز اس ہجری سنہ ایک ہزار بائیس مین ستر کو پہونچ گئی ہے - امید ہے - کہ باقی ماندہ سنوات گذرے ہوئے سنوات سے زیادہ ہونگے - آپ کے کامگار اور ذی معرفت متعدد فرزند اور مرید ہین - اللہ تعالے **جل شانہ** سب کو مرشد کے بلند مرتبہ پر پہونچا وے -

شیخ اوہن - جو شیخ ماہ کے پیر تہے - مشائخ وقت کے انیس - اولیاے زمانہ کے جلیس اور بزرگان دین دولت کے اندر رئیس تہے - کہتے ہین - مولانا علاءالدین محمد لاری - نوع انسانی کے بڑے جوہر شناس اور دقائق سخندانی کے بال کی کہال نکالنے والے تہے - فرماتے تہے شیخ اوہن - اپنے زمانہ مین بے نظیر ہین - مولانا محمد بر علی کے بہائی مولانا حافظ بر علی کو جنت آشیانی کی رکاب مین جب ہجرت کی توفیق نہین ہوئی - اور جونپور مین رہ گئے - تو ارادت مندان شیخ اوہن کے حلقہ مین داخل ہو کر ہمیشہ ان کی خدمت کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا تہا - علی ہذا القیاس جنت آشیانی کے امیر اعظم اور عالی فطرت خان زمان علی قلی نے جب ہجری سنہ نوسو پینسٹہہ مین جونپور کو افغانون کے قبضہ سے نکال لیا تہا تو شیخ اوہن کی خدمت مین حاضر ہو کر بہت کچہہ مراسم عقیدت مندی ادا کئے تہے - **القصہ** سب قسم کے لوگون نے اپنی گردن شیخ اوہن کی ارادت کے طوق مین دے رکہی تہی - تمام اقسام عمر کے حقوق کافی طور پر حاصل کر کے اطوار زندگانی کے حقیقتین معلوم کی تہین - بعدہ ہجری سنہ نوسو بہتر مین حقیقی محبوب کے وصال کی مجلس مین جا داخل ہوئے - خوابگاہ جونپور -

یاد شیخ عبد الحق حقی تخلص

آپ حقی تخلص - قادری مشرب - دہلی مسکن - علوم متداولہ اور فنون متعارفہ کے دقیقہ شناس -

عالم ارواح کی ام الکتاب اور عالم اجسام کے سوالید نامہ کی رموز سے واقف ہین - سلمہ اللہ تعالیٰ
آپ کے کسی قدر خجستہ حالات - جو کسی تذکرہ نویس کی سابقہ گزارش کے بدون راقم گلزار کے
نمور علمیہ ہین - عیان کے تختے پر لکہتا ہون - ہجری سنہ نوسو پچانوین کے آغاز مین سفر حجاز کے شوق کے
جذبات آپ کو اپنے وطن سے نکال کر مالوہ کے راستہ سے بندر گجرات کی طرف لے آئے - ان
ایام مین مرکز مدار مردمی و مروت - مہر سپہر مجد و مکرمت - مروج مراسم ملک و ملت - بزرگ کوکہ عرش
آستانی اکبر شاہ - حاکم ممالک صوبہ مالوہ - مرزا عزیز محمد الملقب بہ خطاب اعظم خان مدظلہ - شہر اجین مین
بطریق قیام تشریف رکہتے تہے - جب آپ مرزا کی ملازمت اور اجازت سے راستہ چل کر دار العزۃ
مندو (مانڈو) مین آئے - تو ان ایام مین راقم گلزار نے بہی آپ کے بافروغ دیدار سے بہت کچہہ
فیروزی اور فرخندگی کے فوائد حاصل کئے تہے - بالآخر آپ گجرات مین ایسے وقت پہونچے - کہ موسم جہاز گزر
چکا تہا - میرزا نظام الدین احمد اُس صوبہ کے بخشی تہے - انہون نے بے حد التماس کر کے آیندہ موسم تک
ٹہیرایا اور نہایت خواہش کے ساتہہ آپ کی خدمتین بجا لائے - پہر جب دوسرا سال آیا - تو الٰہی مشیت کی
کارسازی سے آپ حرمین شریفین کے طواف سے مشرف ہوئے - وہان بمکہ معظمہ مین شیخ علی متقی کے
خلیفہ اور جانشین شیخ عبد الوہاب رہتے تہے - ان کی سعادت تلقین سے خلعت پایا - اور نیز اس معلیٰ
مقام کے دیگر عالی اسناد بزرگون سے بہی کتب احادیث کی تصحیح فرمائی - **القصہ لطولہا** جب آپ
واجعت کر کے اپنے وطن مالوف مین پہونچے - تو خلوت اور وحدت کی حلاوت نے سیر و سیاحت کا اندیشہ
عزم کے مذاق مین تلخ کر دیا - آج کے روز تک کہ ہجری سنہ ایک ہزار بائیس ہے - آپ ہمیشہ صبر و سکون
کا بالون - آسودگی کے دامن مین پہیلا ہوا رکہتے ہین - اور ہمیشہ طالبان علم و عرفان کی درس اور تلقین مین
مشغول رہ کر اپنے بابرکات اوقات کے عامر ہین - اور باینہمہ **الحمد للہ** آپنے اس فرصت کے اندر عالم
باطن کے پردہ نشینون کی تصویر بہی قلم کی نقاشی سے کہینچ کر کتب تصنیف کو معرفت بیانی کے تصویر خانہ
مین جگہہ دی ہے - بالخصوص تذکرہ مشائخ جو اخبار الاخیار کے نام سے نامزد ہے - اس کتاب کی
خوبیان - تعریف کے قالب مین نہین سما سکتی ہین - چونکہ آپنے اس تذکرہ کے ضمن مین اپنے آباے کرام اور
اقرباے عالی مقام اور حضرات مرشدین کے باحقیقت حالات تحقیق اور تفصیل کے ساتہہ لکہے ہین - اسواسطے
راقم نے اس حامل الاختصار نسخہ مین صدر الذکر حالات کا اعادہ نہین کیا - بلکہ تیمنًا فہرست کے طور پر -

اور عنوان کی طرح۔ اس عزیز ماجرا مین سے چند حرف لکھے ہین آپ کے عالی فطرت فرزندان رشید سب کے سب دانشوری اور سخندانی کے درجہ کو پہونچکر راہ طریقت پر چل رہے ہین۔ خدا کرے۔ پدر بزرگوار کی مشاطگی سے سب کی عمرون کی نوعروس۔ علم و عمل کے زیور سے۔ ہمیشہ روز افزون بناؤ سنگھار۔ کے ساتھ جلوہ گر رہے۔

یاد مولانا محمد رضا

آپ شکیبی تخلص۔ اور خواجہ عبد اصفہانی کے فرزند ہین۔ فنون معقولہ کے مسائل کے ذاکر اور طبقات سلف کے ان حالات کے بیان کرنے والے ہین جو اصحاب سیر و تاریخ کی کتب مین مسطور ہین۔ آپ فارسی شعر کو اعلیٰ درجہ پر پہونچاکر فن انشا مین آثار اُستادی۔ ظاہر کرتے ہین۔ اور جو کچھ آپ کی معنوی خوبیان ہین۔ وہ الفاظ اور تعبیر کے کالبد مین نہین آسکتی ہین۔ کسی قدر آپ کے حالات بیان کئے جاتے ہین۔ آپ کے مورثان اعلیٰ خواجہ عبد اللہ نامی کی پاک نسل سے ہین۔ جن کے باکمال حالات۔ نفحات الانس مین حقائق پناہی مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی نے لکھے ہین۔ خواجہ عبد اللہ امامی خواجہ امین الدین حسن کے فرزند ارجمند تھے اور خواجہ امین الدین حسن وہ ہین۔ جن کے مبارک نام پر لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی نے ایک غزل موشح کی تھی۔ یہ دو بیتین اُسی غزل مین سے ہین **حافظ**

	نہ میل لالہ و نسرین نہ برگ نسترن دارم		چو در گلزار اقبالش خرامانم بحمد اللہ	
	ہمہ غم دارم و جو در عالم امین الدین حسن دارم		بر ندی شہرہ شد حافظ پس از چندین ورع لیکن	

دوسرے یہ ہے۔ کہ ہجری سنہ ایک ہزار چار کے آغاز مین آپ خانخانان مد ظلہ کی سپہ سالاری کی ملازمت مین دکن کی یورش پر عازم ہو کر آئے تھے۔ مولانا نظیری نیشاپوری۔ یولقلی بیگ انیس ملا محب علی سندہی۔ شریف کاشی۔ ملا کامی سبزواری ملا بقائی۔ یہ تمام اصحاب۔ اور نیز اہل سخن کی دیگر جماعت بھی۔ رفاقت مین تھی۔ یہ بڑا اصحاب سندو (مانڈو) کے راستے سے گذرے بجو راقم کا غریب خانہ ہے۔ روحانی شناخت تو اول ہی سے تھی بحکم اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ اب یہ موقع آیا۔ تو صدر الذکر شناسائی۔ غیب کے تہخانے سے نکلکر وجود کے جلوہ گاہ مین آئی۔ اور پھر دونون جانب سے ہوئی اس کی پرورش۔ لہذا نوزادگی کے درجہ سے ابھر کر کمال کے درجہ کو پہونچی لیکن اس تربیت کی مدت مین

...رت کے جسم پر سفارقت کی بیماری مکرر عارض ہوئی - الحمد للہ کہ بغیر آفت دیکھے ہوئے - ہر دفعہ مرض
...سفارقت صحت قرب کے ساتھہ تبدیل ہوتا رہا - القصہ لطولہا ہجری سنہ ایک ہزار سترہ مین ہیر
...ب کا عبور منڈو (ماندو) پر ہوا - چونکہ ایک مدت کے بعد نوبت ملاقات پہونچی - اور یہ وقت وہ وقت تہا کہ
...راقم مشائخ وقت اور بزرگان عصر کے بامعنا حالات لکھہ رہا تہا - لہذا گزرے ہوئے خاص خاص واقعات
...دریافت کئے گئے - فرمایا -

"ہجری سنہ نو سو چونسٹھہ مین میری علمی صورت - عالم عین مین آئی - جب زمانہ ہوش آیا - توکچہہ علوم تو شیراز مین - اور کچہہ اپنی زاد و بوم مین تحصیل کرکے - مطالعہ کے ذریعہ سے عبارت پڑہنے مین مہارت پیدا کی - جب عمر نے چونتیس سال کی بساط پر قدم رکہا - تو کلام کا وزن برابر کرنے کا ملکہ پیدا ہوا - اور جوانی نے قوت جسمانی بخشی - اِس بنیاد پر سیر ہندوستان کی ہوا - سر مین بہری - فرمان دل کی اطاعت کرکے اپنے مکان سے لار ہوکر ہرمز مین آیا - ہرمز سے بندر جیول کی کشتی مین بیٹھکر دریا پار کے کنارہ آ - اوترا - یہان سپہ سالاری کی ملازمت کا شوق مجکو کشان کشان احمد آباد گجرات مین لے گیا - ان ایام مین نواب کام بخش دار الخلافہ شاہنشاہی مین تشریف رکہتے تہے - لہذا جس طرح سے ممکن ہوا - احمد آباد سے روانہ ہوکر اپنے تئین نواب معظلہ کی گراہی خدمت مین پہونچایا - ہنوز مین اپنے دامن سے گرد راہ نہین جہاڑنے پایا تہا - کہ ہمرکاب دولت تہ کے لشکر مین فوراً جانے کا عزم بالجزم ہوگیا - الٰہی تائید شامل حال تہی کہ فتح کا چہرہ نظر آیا - اور اُس صوبہ کا والی میرزا جانی جو تہا - اوس کو ہمراہ لیکر شاہی دربار مین حاضر ہوا - انہین ایام مین دکن کی لڑائی بہی حسب مشیت ایزدی نواب کی خدمت مین جہگتنی تہی - سو بلا توقف اودہر روانہ ہونا پڑا - قصہ کوتاہ ہجری سنہ ایکہزار چہہ مین سہیل مقہور کی لڑائی کے بعد حسب قرارداد یہان سے فارغ ہوکر لشکر سرونج مین آیا - ناگاہ خون شکم کی بیماری عارض حال ہوئی - یہان تک کہ دوست زندگی سے ناامید ہوکر اخروی سفر کے سامان مین مشغول ہوئے - اس حالت مین یہ ارادہ مصمم ہوا - کہ اگر صحت حاصل ہوجاوے تو آیندہ دنیا کے کام کو ہاتہہ نہین لگاؤن گا اور اخروی سامان کو راہ حجاز مین صرف کرون گا - اسی روز سے شفا کا ستارہ طلوع ہوکر اونچا ہونا شروع ہوا - چونکہ تعلقات کا سلسلہ بے انتہا مستحکم تہا -

اسواسطے شمسی جو چند دور مین تدبیرین کرتے کرتے بتدریج منقطع کیا - اور دل کو کامل طور پر دنیاوی گرفتاری اور آلایش سے نجات دی - پھر ہجری سنہ ایک ہزار بارہ مین حجاز کے مبارک سفر کا ارادہ ہوا - تین سال کے اندر دشواریان اور سختی کی گھاٹیان طے کر کے - اس باسعادت سفر کو انجام دیا - وہان سے مراجعت کر کے بندر سورت کے کنارہ پر اترا - جب برہان پور مین پہونچا - تو وہی خانخانان کی محبت کی زنجیر آزادی کے پانون مین پڑگئی - بے اختیار ایک مدت تک ملازمت مین جس طرح مقدر تھا - بسر کیا - چونکہ یہ بات تجربہ مین آچکی ہے - کہ جو کام صفاے طبیعت کے ساتھ کیا جاوے - اُس کی تاثیر ضرور ہوتی ہے - لہذا ہجری سنہ ایک ہزار انیس مین نواب نے میری گوشہ نشینی کی درست خواہش پر اطلاع پائی اور آزادی کی اجازت دیکر اندرونی ناسور پر مرہم رکھا - اور جہانگیری عالی شان دربار سے سیورغال جو درویشانہ معیشت کے واسطے مکتفی ہو - لیکر دہلی مین گوشہ اختیار کرلیا ہے ؎

اب آپ صدارت کا خلعت پہنکر فقراے دہلی کی خدمت مین فراغ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہین اللہ تعالی آپ کو نشاط حضوری نصیب فرماوے **ایہا السامعون** ان ایام مین خانخانانی انجمن کے اندر - اور سپہ سالاری کی مسند پر صاحب مجلس کی توجہ سے سخن سنج اور عالی فطرت آدمیون کا ایک ایسا دائرہ فراہم ہوا تھا - کہ اگر ایران اور توران جیسے بڑے بڑے ملکون کے سلاطین کوشش کرین - تو ایسی خوبی اور خوشی کی جامع مجلس کو برسون مین بھی منعقد نہ کرسکین - آپ لوگ - اس راست کلام کو صرف آواز اور مدح کا نقش نہ سمجھین - کیونکہ اگر آپ لوگ منصفانہ معاملہ پیش کرینگے - تو اس مدعا پر عادل شاہد - قاضی وقت کے حضور مین بہت سے پیش کئے جاسکتے ہین بالخصوص یہ سرآورون کی جماعت جس کے نام اوپر لکھے جاچکے ہین - اس جماعت کی گفتار - اور اس کا شعار - اپنے خداوندون کی فضیلت اور فصاحت پر خود گواہ ہے - منجملہ ان اصحاب کے مولانا نظیری نیشاپوری ہین - حاجی الحرمین درویش طبیعت - صوفی سیرت - اور مہذب الاخلاق تھے - آپ کے کلام کی معجون مین تاثیر کی تلخی - سوختگی کی شورش - اور چوٹ کھائے ہوئے دل کا نالہ - یہ صفات - فصاحت کی شیرینی - اور عبارت کی ترتیب سے زیادہ پائی جاتی ہین - انہون نے زندگانی کے آخری حصہ مین نظم کا رخ - موحد صوفیون کی گفتار کی طرف پھیر دیا تھا - اور عربی عبارت مین مہارت رکھتے تھے گذار

کی مصاحبت سے پیدا کی تہی بعدہ بارہ سال جو بقیہ عمر کا حصہ رہا اس کے اندر احمد آباد مین قیام کر کے دینی علوم تحصیل کئے۔ تفسیر و حدیث کی تصحیح۔ مولانا حسین جوہری دائرہ والہ کی خدمت مین کی تہی۔ اور ہجری سنہ ایک ہزار بیس مین عالم قدس کو کوچ فرما گئے بیت

	لاینفع العلم والآداب وا لحجے	وصاحبها عند الکمال یموت	

یاد شیخ فرید

آپ شیخ عبد الحکیم ابن شاہ باجن چشتی برہان پوری کے فرزند ہین فضل و فراست کی فصل کی نوبہار رضا و ریاضت کی بربیع کے نوروز۔ کشف و کرامات کی کتاب کے شاگرد۔ اور حالات و مقامات کے خداوند ہین۔ شروع ہوش کے زمانہ سے آپ سیح القلوب کی خدمت پر شیفتہ ہین۔ علوم متداولہ کی تحصیل اُن کے درس مین کر کے عیانی اور بیانی علوم کے کمالات کو پہونچے ہین۔ فارسی اور عربی کی بہت سی مبسوط کتابون کا اختصار اور انتخاب اس طرح سے کیا ہے۔ کہ وہی انتخاب اُن مبسوط کتابون کے معانی کا فائدہ دیتا ہے۔ آپ فارسی شعر درویشانہ کہتے ہین۔ آپ کی حالت دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ فکر کی زبان۔ شعر کو ذکر مین ادا کرتی ہے۔ یعنی ذاکر ہونا۔ شاعر ہونے سے بہتر ہے۔ اکثر سرود کی مجلسون مین دیکھا گیا ہے۔ کہ جب اسماع کے وقت آپ تواجد کے ہاتھون کو جنبش دیتے ہین۔ تو اہل انجمن کے لب پر شوق کا نعرہ۔ اور سر پر حیرت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ آپ کی ظاہری صفائی اور باطنی نور سے آبائے کرام کی معرفت کے چراغ مین از سر نو روشنی پیدا ہو گئی ہے مصرع کجا حدست حسنش را ہنوز آغاز می بینم۔

سیح القلوب اپنے بڑے بیٹے شیخ عبد الستار کی پرورش۔ اور آپ کی تربیت یکسان فرماتے ہین۔ اور آپ بہی اپنے مرشد کی نسبت نہایت اطاعت اور ادب کے مقام مین رہتے ہین بیت

	میان عاشق و معشوق صحبت عجب است	اگر فرشتہ بود غیر در نمی گنجد	

خدا کرے۔ ان دونون اوج شرف کے نیرین۔ اور دونون برج سعادت کے قمرین کی تربیت کا پرتو۔ ابن الاشتیاق کے سر پر ابدالآباد تک رہے۔

یاد خواجہ علی مسیحی تخلص

آپ کی زاد بوم احمد آباد ہے۔ قادری سلسلہ حسین رومی کے فرزند۔ اور گجرات کے بزرگ۔ دولت مند

مین سے تھے طریقت کی تلقین مسیح الاولیا سے تھی - راقم گلزار کے ساتھہ بہت کچہ رسم دوستی رکھا کرتے تھے رسمی علوم کی کلیات سے آگاہ تھے فارسی زبان مین موزونیانہ اشعار کہا کرتے تھے - آزاد خاطر - فارغ البال نوعی شرکاسے بے نیاز قسام لاشریک لہ کے دئے ہوئے حصہ پر خوشنود تھے - اپنے مرشد کے خرق عادات کے متعلق حالات کے چند اوراق لکھکر راقم کے پاس بھیجے تھے منجملہ اُن کے چند بیانات کا خلاصہ تو عبارت مین لاکر راقم نے اپنے گلزار کی بہار بنایا - باقی چند بیانات کو عذر اختصار کر کے دیگر تذکرہ نویسون کی کتابت پر موقوف رکھا -

رومی نگارخانہ مین سے ایک بات ہے - کہ سید محمد قادری کے بیٹے - سید عبد اللطیف نے شیخ عبد الرحیم چشتی عادل پوری کی روایت کے حوالہ سے فرمایا ہے - کہ شیخ عبد الرحیم کہتے تھے - ایک رات اعتکاف کے اندر خواب اور بیداری کے درمیان مجکو ایسا معلوم ہوا - کہ چار نورانی اشخاص نے مسیح الاولیا کے بیٹھنے کے واسطے اُن کے مکان مین ایک تخت آراستہ کیا ہے اور اون کے نام سے قطبیت کا ترانہ گاتے ہین - اور مسیح الاولیا مسکراتے ہوئے فرماتے تھے - مجہ جیسے شخص کو اس تخت کی نشست کے لائق نہ سمجھو - قصہ کوتاہ - اِن چارون شخصون نے مسیح الاولیا کے بہانہ پر خیال نہ کر کے تخت کے اوپر بٹھایا - اور سبنے ازراہ طرب سامنے ادب سے ہاتھہ باندہ کر مبارک باد مین خوشی اور نشاط کی آوازین بلند کین - جب مین صبح کے وقت مسیح الاولیا کی خدمت مین گیا - تو میرے بشرہ سے رات کی دیکھی ہوئی حالت کے آثار معلوم فرمائے - اجازت کے واسطے لب نہ ہلایا - اور مجکو کہنے سے روک دیا - درس سے فارغ ہونے کے بعد جب خلوت ہوئی - تو وہی خواب کی سرگذشت مجھے بے کم و کاست خود ظاہر فرمائی - مینے اللہ جل شانہ کا شکر بہت زیادہ کیا - کہ میری خواب اضغاث احلام (پریشان خوابون) مین سے نہ تھی -

یاد شیخ کاجا

آپ کا نام الہداد ہے - اور نسل افغان سے ہین - بے خودی - بے نیازی - اور آزادی - آپ کا شعار ہے - جب جوانی تھی - تو آپنے ایک عمر سپاہ گری مین ہی گذاری - اُنہین ایام مین ایک حسینہ عورت پر بھی نظر جا پڑی تھی - اور آپ اسیر نگاہ ہوگئے تھے - مجازی محبت کا غلبہ - ظاہری اسباب روزگار چھوڑنے کا سبب ہوا - اور رفتہ رفتہ نوبت بہ جذبہ پہونچی - سارنگ پور مالوہ مین رہتے ہین - صادر اور وارد لوگ ہمیشہ آپکی

خدمت مین جاتے ہین - اور آپ کے ایسے عجائبات دیکھتے ہین - جو خرق عادات تو نہین - البتہ قریب بہ خرق عادات ضرور ہین - **القصّہ** آپ شراب جذبات سے ست - اور خمخانہ آزادگی مین مدہوش ہین جب **راقم** نے آپ کے حالات تحریر فرمانے کے واسطے عارف وقت اور عارف تخلص صورةً اور معنیً سید مولانا محی الدین سارنگپوری کے خدمت مین مدظلال **افادتہ** یاد دہانی کی - تو مولانا نے آپ کے اسرار کچھ ایسے لکھے کر کانون سے سنکر سخت تعجب ہوا - باوجود پانچ منزل کی مسافت کے - اور باوصف غلبہ شوق کے - آپ کی صورت جو دل کے اندر ہے - آنکھون کی منزل مین نہ لاسکا - اس مین شک نہین جو شے مرہون وقت ہوتی ہے - اُس کا انفکاک نقدِ وقت خرچ کرنے کے بدون - صرف کوشش سے نہین ہوسکتا ہے -

یاد شیخ داوٗد شطاری

آپ کے پدر بزرگوار کا نام شیخ خان محمد ہے - آپ کی حقیقت حال - صبر اور شکر کے مرتبہ سے بڑہی ہوئی ہے راقم آپ کی ازخود رفتگی - اور شگفتگی کا حال کیا لکھے آپ شہر اور جنگل کو بے تفاوت ایک سمجھتے ہین - درویش اور تونگر مین فرق نہین کرتے ہین - آباد اور ویرانہ کو یکسان جانتے ہین - سب کے ساتھ کشادہ پیشانی سے پیش آتے ہین - اظہار احتیاج کو کفر طریقت شمار کرتے ہین - ایثار (دوسرون کی مصلحت کو اپنی منفعت پر مقدم رکھنا) اور نثار کو فرض سمجھتے ہین - آپ کے کسی قدر حالات اس طرح پر ہین - آپ کے پیر خرقہ - اور پیر صحبت محمود العواقب شیخ جلال محمود شطاری ہین - عین جوش شباب مین ترک و توبہ کی توفیق نے آپ کی آرزومند دل کی فریادرسی کی - اور رہنما بزرگ کی تلاش کے ارادہ پر گہر سے نکال کر مسافرت مین ڈال دیا - ہر ایک آبادی اور ویرانہ مین ہو نکلکر - اُن بزرگون کی ملازمت حاصل کی - جو ارشاد کی عام شاہراہ پر بیٹھکر طالبون کی ہدایت کا سامان فرماتے تھے - کسی شخص کے دیدار سے اپنی پرورش کا کاغذ آپنے مطالعہ نہین کیا - اسی طریقہ پر قدم فرسائی کرتے کرتے شہر منڈو (مانڈو) مین آئے ازلی عنایت کے پرتو سے راستہ محمود العواقب کی خدمت مین ملا - اور اولین مشاہدہ مین ہی دلبستگی کی تہوڑی سی جہلک نمایان ہوئی - پہر حق شناسی کے آثار روز افزون ہونے شروع ہوئے - چنانچہ بہت تہوڑے عرصہ مین اذکار و اشغال کی تعلیم اور مراقبات صوفیہ کے تصورات کا نشیب و فراز طے کرکے شطاری راہ و روش سے آشنا ہوگئے تین سال بعد محمود العواقب نے صورت کا برقع حقیقت کے چہرہ پر سے دور کیا - اور ان کا آفتاب عمر اخروی مغرب مین ڈوب گیا - آپ نے

بہ اقتضاے وقت مکان مرشد مین جب تک مقید رہے - گزران کی - جب حضرت غوث الاولیا کی زیارت اور خالی قدر مخدوم زادون کی ملازمت کا شوق ہجوم کر کے آیا - تو باطنی جذبات کے ساتھ روانہ گوالیار ہوئے - گوالیار پہونچکر بہت دنون تک شیخ عبداللہ - اور شیخ ضیاءاللہ کی صحبت سے الٰہی معرفت کا فیض حاصل کیا - اِس درمیان مین صوبہ دہلی - اور ممالک شرقی و شمالی کی سیر و سیاحت کر کے - شہرنشین و خانہ بدوشون اور صحراگزین خداپرستون کے دیدار سے باطن کی تشنگی کو دبایا - اور صفائی قلب کی بدولت سرچشمہ وحدت کے کنارہ سے - کامیابی کے ساتھ سیراب ہوئے - کم و بیش بیس سال بعد ہجری سنہ ایک ہزار اُنیس مین پیر بزرگوار کی زیارت کا خیال پیدا ہوا - چنانچہ آپ سنہ (مانڈو) کی طرف آئے - یہان پر کچھہ اوپر ایک سال بسر کرنے کے بعد - پھر شوقِ گوالیار - گوالیار کو لے گیا - جب بمقام گوالیار پہونچے - تو حضرت غوث الاولیا کے جانشین شیخ عبداللہ کو مرض الموت مین مبتلا پایا - چنانچہ شیخ عبداللہ دس روز بعد اخروی سفر کو روانہ ہوئے - آپ نے چند روز تو شیخ عبداللہ کے فرزندون اور ملازمون کے ساتھہ افسوس اور تاسف کے اظہار مین شریک رہکر مراسم تعزیت ادا کئے - پھر اجازت لیکر منڈو کی طرف مراجعت فرمائی ہجری سنہ ایک ہزار اکیس مین ماہ ذی قعدہ اپنے شہر مالوف مین داخل ہوئے - جو کچھہ آپ کے ظاہری ماجرا کا خلاصہ تھا - اختصار کے طور پر لکھا گیا - لیکن آپ کی باطنی حقیقت جو کچھہ ہے - اُس کے بیان کرنے کی طاقت عبارت مین نہین ہے -

یادِ شیخ اویس پور غوث الاولیا

آپ نے ہنگام جوانی مین عربی زبان کی مہارت پیدا کر کے ظاہری علم تحصیل کیا تھا - نیز سلوک کے راستہ مین قدم رکھکر پانچون جوہرون کو کہ وہ یہ ہین - عبادات - اوراد - دعوات - اذکار - اور اشغال عمل مین لاچکے ہین - اور اپنے تمام اوقات کو مشائخ کے معمولی کامون پر تقسیم کر کے ایک لحظہ بھی بیکار نہین جانے دیتے ہین - احمدآباد کی خانقاہ اور مسجد آپ کے پدر بزرگوار کی تعمیر کرائی ہوئی ہے اُس کو ظاہری اور باطنی فرحت سے معمور رکھتے ہین - آپ کی طبیعت انقاد دست واقع ہوئی ہے - اِس نے شہرت کے مقابلہ مین گمنامی کو اختیار کیا ہے - ظاہر کرنے والی رسمیات کو دل مین گھسنے نہین دیتے ہین - آپ کی والدہ ماجدہ افضل و اعلم روزگار امیر شاہ میر شیرازی کی سادات نسل سے ہین - جنھون نے بزرگ سلطان محمود کی سلطنت کے زمانہ مین گجرات مین آکر جانپانیر مین قیام فرمایا تھا - امیر شاہ میر - صدرالدین محمد شیرازی - اور مولانا جلال الدین محمد

دونی یہ تینون بزرگ ایک ہی زمانہ کی مجلس مین صدر نشین تہے۔ جب راقم گلزار ہجری سنہ ایک ہزار تین مین وجیہ الملۃ کے مقدس روضہ کا طواف کرنے کے ارادہ پر خاندیس سے احمد آباد گیا تہا۔ تو اُس وقت مین شیخ اویس سے ملا تہا۔ حالات بیان کرنے کے ضمن مین ایک تقریب سے گزارش کیا۔ کہ علی العموم مشائخ اور بالخصوص آسودگان ہند کے باکمال احوال کی جمع اور تالیف کا خیال ایک مدت سے دل مین ہو رہا ہے۔ دعا سے امداد فرمایئے تاکہ ذہن کی خلوت مین بیٹہنے والیان تحریر کے کہلے ہوئے میدان مین نکل کر اپنا جلوہ دکہائین۔ آپنے دعا دیکر فرمایا۔ اگرچہ یہ منصوبہ دیر سے ظہور پذیر ہوگا۔ لیکن بہت اچہا ہوگا۔ یہی وجہ تہی کہ دس سال تک اس مسودہ کے تیار کرنے کے واسطے قلم اُٹہانے کی توفیق ہی نہین ہوئی بالآخر جب ہجری سنہ ایک ہزار چودہ مین شیخ ابوالخیر مبارک خضر جن کی پیشانی سے فلاح اور اخلاق کے بہت سے آثار نمایان تہے۔ بطریق سفارت میرزا شاہرخ والی ملک بدخشان کی ملازمت مین جانے کے واسطے اجین مالوہ مین آئے تو غوثی بہی ان ایام مین مولانا کمال محمد عباسی کے عرس کے واسطے اجین کو گیا تہا۔ چونکہ شیخ ابوالخیر مبارک خضر کو راقم کے مذکورہ بالا ارادہ پر۔ اور اُس کے آغاز اور انجام پذیر نہ ہونے پر اطلاع تہی۔ تو ہنگام ملاقات کمال آرزو اور اخلاق کے ساتہہ زمانہ کی بیوفائی۔ عمر کی کوتاہی۔ اور مافی الغیبۃ معلوم ہونے کے متعلق بہت سی باتین کرکے اِس کے اہتمام کے واسطے غایت درجہ راقم کو آمادہ کیا چونکہ اہتمام پر آمادہ کرنے والی شیخ ابوالخیر کی گفتار آلہی تقدیر کے موافق تہی۔ تو کوشش کا دامن خدمت گزاری کے ہاتہہ نے پکڑ لیا۔ اور شیخ کی ہمت اور امداد کی برکت سے اولین نسخہ دو سال کے اندر کتابت کی صورت مین آیا۔ لیکن اُس کی تصحیح اور صاف کرنے مین پہر اٹکاؤ کی شکل پیدا ہوگئی۔ آخرکار مسیح القلوب کے پیامی اور زبانی تازیانے جو غیبت اور حضور مین وقتًا فوقتًا لگتے رہے یہ تازیانے قلم تہیم کی روانی کا باعث ہوئے۔ اور مسیح القلوب کے باتاثیر انفاس کی برکات سے بیاضی نسخہ ہجری سنہ ایک ہزار بائیس کے رجب مہینے مین اتمام کو پہونچا۔ اِس ماجرا کے بیان کرنے کی علت غائی یہ ہے۔ کہ فرزند غوث الاولیا شیخ اویس کے زمانے کے بموجب اِس مجموعہ کے فراہم کرنے کا تخم نااندیشہ۔ نوبہار زبان کی امداد۔ کلک بیان کے سینچنے۔ اور دوستون کی مددگاری سے۔ کاغذی صفحون کے باغچہ مین اٹہارہ سال بعد درخت کی مانند بارور ہوا۔

الحمد للہ المعین وحسن لقائہ	جمیع اقسام حمد اللہ جل شانہ کے واسطے ہی ہین جو معین ہے اور اُس کا حسن دیدار

لمن سعوا فيه قوله تعالیٰ ومن اراد الآخرة وسعیٰ لها سعیها وهو مؤمن فاولئك كان سعیهم مشكورا۔ علامة من اراد الآخرة علی الحقیقة ان یسعی لها وارادة الآخرة اذا تجرد عن العمل لها كانت تمنیا لا ارادة

قوله تعالیٰ۔ وهو مؤمن ای فی المآل كما انه مؤمن فی الحال وقیل وهو مؤمن بان نجاته بفضله لا بسعیه

قبل السعی المشكور المقبول ومع القبول یكون فی التضعیف موفورا كما ان صدقة العبد یربیها ویكثرها فكذلك طاعة العبد اذا شكرها یثیبها ویكثرها۔

اُن اصحاب کے واسطے ہے۔ جنہون نے اُس کے واسطے سعی کی ہے

قوله تعالیٰ ومن اراد الخ جو شخص طالب آخرت ہو۔ اور آخرت کے واسطے جیسی کوشش کرنی چاہیئے ویسی کوشش ہی کرے۔ اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو۔ تو یہی لوگ ہین جن کی محنت خدا کے ہان مقبول ہوگی۔ جس شخص نے فی الحقیقۃ آخرت چاہی۔ اُس کی علامت یہ ہے۔ کہ آخرت کے واسطے کوشش کرے۔ اور ارادہ آخرت جب عمل آخرت سے خالی ہوگا۔ تو یہ صرف تمنائی ارادہ ہے۔

قوله تعالیٰ وهو مؤمن۔ ترجمہ۔ اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو۔ یعنی عاقبت کے بارہ مین جیسے کہ وہ ایمان رکھتا ہے حال مین۔ نیز کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایمان رکھتا ہو اس طور پر کہ اُس کی نجات فضل آلہی سے وابستہ ہے نہ اُس کی سعی سے۔

کہتے ہین۔ سعی مشکور وہ ہے جو مقبول ہو۔ اور قبول کے ساتھہ دوچند ہونے مین زیادہ ہو۔ جیسے کہ بندہ کا صدقہ بمقدار صدقہ کو بڑہاتا ہے اور زیادہ کرتا ہے۔ اسی طرح بندہ کی طاعت۔ جب بندہ شکرگزار ہو تو نتیجہ طاعت کو بڑہاتی ہے۔ اور زیادہ کرتی ہے۔

یادشیخ حسن ابن موسی احمدآبادی

آپ راقم گلزار کے پدر بزرگوار ہین۔ کلام مجید کے حافظ۔ اور رسمی علم کے عالم تہے۔ آپ کے والد ماجد نے چار سال کی عمر ہونے کے بعد آپ کو اُستاد کے سپرد کیا تہا۔ آٹھوین سال مین ربانی کلام حفظ کرلیا۔ اور رسمی علوم کی تحصیل مین مشغول ہوئے۔ ان ایام مین آپ کے پدر بزرگوار کی موسوی روح۔ عیسوی کالبد کی طرح۔ آسمان کو چلی گئی جس کے سبب آپ کی ہمت جمعیت۔ فراغت اور کوشش کی چار دیواری مین رخنے پڑگئے۔ بس آپ کسی قدر نحو۔ فقہ۔ اور حدیث کے سوا کچھہ تحصیل نہ کرسکے۔ مراسم ارادت سید جلال ابن سید احمد جعفر رفاعی کی خدمت مین ادا کرکے خانقاہ مین رہتے تہے۔ ہجری سنہ نوسو اکتالیس مین جب آپ کی

عمر چوبیس سال کی تھی - جنت آشیانی ہمایون شاہ نے گجرات فتح کرنے کے واسطے لشکرکشی کی تھی - اور سلطانی خیمے احمد آباد مین آکر نصب ہوئے تھے - صوبہ مذکور کا حکمران سلطان بہادر دریا کے سواحل کی طرف بھاگا - ان ہوشربا آزما اور خرد ربا حادثات کے پیش آنے سے گجراتیون پر پریشانی کی فوجین یورش کر کے آئین - قاعدہ کی بات ہے اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا[1] یہان تک کہ ثریا کے متصل چھ ستارون کی طرح جو لوگ اجتماعی حالت مین آباد تھے - وہ بنات النعش کے منتشر سات ستارون کی طرح متفرق ہو کر تمام ہند کے شہرون مین پراگندہ ہو گئے - موسیٰ کے فرزند کا دل خانمان کی خرابی - اور ہمراز صوفیون کی مفارقت کے سبب سے ہو پریشان خاطر بنی تھی - اُس سے پہلے ہی باختہ تہا - اب یہ تنہائی کا درد - اور اہل قبیلہ کی جدائی کا رنج - مذکورہ بالا واقعات پر مزید ہوا جس نے نہایت حسرت کے ساتھ گھر سے ہی آوارہ کر دیا لہذا آپ ہمایونی باظفر لشکر کے ہمراہ خاندیس سے چل کر مالوہ کی طرف آ گئے - ایک موضع لونہرہ نامی شہر منڈو (مانڈو) سے شمالی سمت مین تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اِس موضع مین قیام کرنے کا ارادہ کیا - چندروز تک رسمی اسباب کو ہاتھ نہین لگایا صرف ظاہری توکل پر گزران کی - اور نو بارہ نامی ایک عمارت قصبہ اور آبادی کی حدود سے دور ہے - اِس عمارت مین آپ قیام فرما کر تن کے گُھلانے - اور جان کی پرورش کرنے مین راتون کو صبح کیا کرتے تھے اور دن کے اندر آبادی مین آکر آزادگان زمانہ کی صحبت مین گزارتے تھے - جو لقمہ بے سوال بہم پہونچتا تہا - چونکہ اُس کے روا - و ناروا - اور حلال و حرام کی تمیز اور پہچان مین قوت شناخت کارگر نہین ہوتی تھی - اور دل شریعت پسند کمانے کو چاہتا تہا لہذا آپ نے فتوحات لینے سے ہاتھ آستین مین کھینچ لیا - اور روزی کے واسطے ناچار یہ تجویز نکالی - کہ آپ کی شب باشی کے گمنام گوشہ کی ہمسائگی مین کاغذیون کا ایک محلہ تہا - وہان جا کر چند دستہ کاغذ قرض خریدے - اور کاغذ فروشی کے پردہ مین روزی دہندہ پروردگار کے کمال کا مشاہدہ کر کے اپنی حقیقت بین آنکھون مین بصیرت کا سرمہ لگایا - اِس پیشہ کے ذریعہ سے وسعت رزق کا دروازہ آپ کے چہرہ پر کشادہ ہوا - یہان تک کہ اِس ملک کے تمام سوداگرون کے معاملات کا انحصار آپ کے مشورہ پر ہو گیا اور آپ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ[2] کے حلقہ مین سرگروہ قرار دئے گئے - اور مدت تک ایک جگہ رہنے سے ایسا ہوا - کہ باغ دوستی کے تازہ کھلے ہوئے پھول ان کے ہاتھ آ گئے اپنا

[1] بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کر کے اُس) مین داخل ہوا کرتے ہین - تو (اُن کا دستور ہے کہ) اُس کو خراب کر دیا کرتے ہین ۱۲

[2] ایسے لوگ جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا کے ذکر سے غافل نہین کرنے پاتی ۱۲ -

دل اور آنکھین فروخت کردین - اور اِس حالت کے اقتضا سے کدخدا ہونے کا ہیولی ضمیر کے اندر اُٹھ کھڑا ہوا -

جب اِس ناشگفتہ پھول کی مہک - دلسوز ہمدمون کے دماغ کو پہونچی - تو اُنہون نے اس اندرونی خیال کو عمدہ سے عمدہ صورت کے ساتھہ تکمیل کو پہونچایا - اور تنہائی کے وحشت کدہ سے رہائی دیکر خانہ آبادی کا سامان دیکر سعید کدخداؤن کی طرح کیا - آخرکار سمدھیانہ والون کی کشش اور کوشش کے اثر سے آپ نونہرہ مین رہنے سے دل تنگ ہوکر منڈو (مانڈو) مین رہنے لگے - چند روز بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نور محمد رکھا گیا - ہنوز دو سال کی عمر نہین ہونے پائی تھی - کہ اُس بچہ کی ہستی کا سامان آسمانی ہوا - پھر ایک مدت دراز تک کسی فرزند کی ولادت کی نوید - گوش امید کے کان مین نہین پہونچی - ہجری سنہ نو سو ساٹھہ مین شیخ میان جیو جو سید جلال ابن سید احمد جعفر کے مرید شیخ صدرالدین ذاکر کے خلیفہ - اور راقم گلزار کے مامون ہین تجارت کے طور پر احمد آباد گجرات مین گئے تھے - ایک دفعہ شب جمعہ کو اپنے پیر کے روضہ مین گئے - اور مراقبہ کے زانو پر - جو آرزومندون کے اونگھنے کا تکیہ ہے - اِس ارادہ پر سر رکھکر محو ہوگئے کہ میری فلان ہمشیرہ جو بچہ ہونے سے نا اُمید ہے - اِن بزرگوار کی برکت سے نشاط خوشخبری کے ساتھہ اُمیدوار ہو - الحاصل عالم مثال مین ایسا نظر آیا - کہ ایک نہایت منور فانوس میرے ہاتھہ مین دیا گیا ہے جس کی روشنی کے اندر مین اُس جگہہ بآسانی پہونچ گیا ہون - کہ جہان کا عزم تھا - اور جہان راستہ کی تنگی و ناہمواری اور رات کی تاریکی اور خوف سے نہین پہونچ سکتا تھا بیدار ہوکر اِسکا جل شانہ کا شکر حد سے زیادہ کیا - شیخ میان جیو وطن کو لوٹ کر آئے - تو اِس بشارت سے ہمشیرہ کے مغموم دل کو مسرور کیا - اور اِسی واقعہ کی تعبیر سے جو تقدیر کے موافق تھا - راقم گلزار کی علمی صورت نے اطوار سبعہ[۱] پر سے عبور کر کے جمعہ کی رات تاریخ گیارہوین رجب ہجری سنہ نو سو باسٹھہ مین عنصری پیکر کا لباس زیب بدن کیا -

اِس خوشی کی روح فزا ہوا سے گھر کے درو دیوار شگفتہ ہوئے - اور تمام خویشون اور عزیزون کے گھرون مین نوروزی اور آرایش کی صورت پیدا ہوئی جس طرح باغ - ہزار داستان کے ترنم سے پر آہنگ

---

[۱] اطوار سبعہ صوفیہ اصطلاح مین یہ ہین - طبع - نفس - قلب - روح - سر - خفی - اور اخفی اور بیان پر اطوار سبعہ سے مراد بمضمون آیۂ قرآنی ہے - جو اٹھارہوین پارہ کے اول رکوع مین ہے - ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشانٰہ خلقا اخر ۱۲

ہوتا ہے۔ اسی طرح نشاط اور خوش دلی کے نغموں سے مکان مالامال ہوگیا۔ سعادت نگار منجموں نے زائچہ کے اعتبار سے محمد نام رکھا۔ پرستارانِ خانہ محبت اور تعظیم کی راہ سے راجہ محمد کہنے لگے۔ (راجہ ہندی لغت مین شاہ کو کہتے ہین) اور پدر بزرگوار نے یعقوبی محبت سے یوسف نام رکھا جس قدر نقد وجنس قبضہ مین تھا۔ نیز جس قدر نقد اور کپڑا قرض سے بہم پہونچ سکا۔ تمام کشادہ پیشانی سے۔ اور عذر ومعذرت کے ساتھ معززین کی تواضع اور تکریم مین۔ آزادہ دلون کی نذر مین۔ عزیزون کی خلعت مین۔ مطربون کے گانے بجانے کے انعام مین۔ اور بادفروشون کی سخن آرائی کے صلہ مین صرف کیا۔ قصہ کوتاہ۔ ہرایک گروہ کے ساتھ جس طریقہ سے کہ مناسب معلوم ہوا۔ خدمت گزاری کرنے مین نیم قدم بھی پیچھے ہٹا کر نہین رکھا۔ چنانچہ سد الذکر لات وگزاف کی صورت راقم کے وطن مین گوناگون رنگ کے ساتھ شہرت رکھتی ہے اس ہمت آزما خوشی کے اندر مال لٹانے مین جوڑ ہیلی چٹکی سے کام لیا گیا۔ اس سبب سے آپنے پھر دوبارہ مال ومنال فراہم کرنے مین کبھی تگ ودو کر کے اپنا پانون غبار آلود نہین کیا۔ صرف قوت کی مقدار سے ضروری الوقت چیزین پسند رہین۔ بالخصوص جب راقم کی عمر کم وبیش پانچ سال کی ہوئی۔ تو گردش زمانہ سے سلطنت مین صورت تحویل پیدا ہوئی۔ اس شورش کے سبب سے کیا سوداگر۔ اور کیا سپاہی۔ جملہ ارباب داد وستد ہجرت اور فرار کر گئے۔ اور زیان زدگی کی ترقی ہونے کے سبب سے تہی دستی کا بازار گرم ہوا۔ چونکہ خدا طلبی اور درویشی کی سابقہ عادت پدر بزرگوار کی ذات مین استحکام کے ساتھ قایم تھی۔ اسواسطے کام کرنے والا ہاتھ بیکاری کی آستین مین۔ اور پانون گوشہ گزینی کے دامن مین کھینچ لیا۔ آپ کا واپسی سفر شب جمعہ تاریخ چودھوین صفر ہجری سنہ نو سو تہتر مین ہوا ہے۔ اُس وقت تک کسی حاجت اور کسی کام کے واسطے اپنے مکان اور مسجد سے بازار کی طرف یا کسی کے مکان کی طرف باہر نکل کر نہین گئے۔

مصنف گلزار کے حالات

تقریب کی تلاش نہین کرنی پڑی۔ اور اس کے بدون سخن کا گوہر۔ درویش کی سرگزشت پر رہا جس کو سنگلاخ کہنا ناموزون نہین ہے۔ پانچوین سال مین اُنہین میرے مامون (شیخ میانجیو) نے مجکو شیخ کمال الدین قریشی کے مکتب مین داخل کیا۔ ان دونون بزرگون کا کسی قدر حال چوتھے چمن مین گزارش ہوچکا ہے۔ آٹھوین سال کے آغاز مین تجوید قرآن کی صفائی کی۔ پھر فارسی خوانی مین کوشش کی گئی۔ جب زباندانی کے

کوچہ مین نوزفتار طفل کی مانند چلنا سیکہا - اور عمر نے گیارہ سال کے دائرہ مین قدم رکہا - تو پدر بزرگوار کی حیات
کی ترکی تمام ہوئی - کوچ کے وقت فرمایا - میرے دل مین ایسا خیال تہا - کہ تیس سال تک اِس خرد سال لڑکے
کو جس کے خرد روزافزون ترقی پر ہے - ہوشیار دانا دلون کی خدمت سے - اور اہل علم عالی فطرتون کی ملازمت سے
دور نہین ہونے دون گا - تاکہ گوناگون درستی فنون اور انواع واقسام کے ملکی اور انسانی علوم کی تحصیل مین سرگرم
ہوکر اپنا تقدیری جوہر اونچے درجہ پر ظاہر کرے - لیکن اُخروی سفر بعجلت پیش آجانے کے سبب سے یہ اندیشہ
اندرون باطن سے ظہور مین نہین آیا - اور دل کے ارمان دل مین ہی رہے - یہ بالکل سچ ہے - کہ آپنے
اپنے قلبی نقش کے قرار داد کو زبانی تقریر مین ایسی خوش اسلوبی سے ادا کیا - کہ سننے والے کوئے کی طرح اندر سے
خالی کرکے - اپنے باثر ترنّم سے مالامال کردیا اور راقم کے دل مین استحکام کے ساتھہ یہ بات جمی - کہ اگر تقدیر
تدبیر کے ساتھہ موافق آوے - تو والد ماجد کے قایم کئے ہوئے خیال کے موافق کار [illegible] س کام کو مین
اِس طرح انجام دون گا - کہ جس طرح این وآن کی صور علمیہ عینی لباس مین ظہور پذیر ہوتی ہین - اور پدر بزرگوار
کی روح اس تعلق سے آزاد ہوکر بے رنگی اور آسودگی کی بہشت مین خرامان خرامان پہرے گی -

بالآخر - سوا ے اُن چند روزون کے جو پابندی رسم وعادات کے لحاظ سے - لوازم سوگواری ادا
کرنے مین گذرے راقم نے ایک سانس بہی طلب علم کا راستہ چلنے کے بدون نہین لیا - اور بفرمان
[۵۱] من استوی یوماہ فہو مغبون نہ ہر ایک دن کو اس کے آگے آنے والے دن کے ساتھہ ایک حالت
پر نہین ملایا - بلکہ روز بروز دریافت مطالب کے فتوحات دوڑنے کے اندازہ سے سو حصہ زیادہ اپنی ذات
مین پاتا تھا والدہ ماجدہ ہر چند مجہہ سے ناخوش اور رنجیدہ اور دل تنگ رہتی تہین کہ شاید یہ حال دیکہکر
مین درویشون کی خدمت اور مدرسون کی ملازمت سے دل برداشتہ ہوکر دنیادارون کے کام اور کسب مین
اولجہہ جاؤن اور اسی خیال سے مجکو سترہ سال کی عمر مین کتخدا بہی کردیا - اِس امید پر کہ اس زنجیر کے سبب سے
جو پانون دانش پژوہ طلبی کے کوچہ مین آمدورفت رکہتا ہے وہ سست قدم ہوجاوے گا - اور اِس
کمند کے ذریعہ سے ہماری اور نیز دیگر اپنے عزیزون کی طرف کہنچ آوے گا لیکن اِس جنتر منتر کرنے پر بہی
اُس استغراقی حالت سے جو تحصیل معرفت کے عرفاب مین حاصل تہی - ایک بال برابر بہی کمی نہین آئی
جب بیس سال کی عمر ہوئی - تو کسی قدر تونگری جو ظاہر مین تہی - ہزار حصہ زیادہ ہوکر تعمیر باطن کی طرف

۵۱ - جس شخص کے دو دن برابر ہون - وہ نقصان مین ہے ۱۲ -

متوجہ ہوئی - اور تمام فقر و نیستی - جس نے دل کے اندر - اور اک اور علم کا دامن ہاتھہ سے پکڑ رکھا تھا - صرف دسوان حصہ باقی رہ کر بوجہ معاش کے گریبان سے تنگ گئی - یہان تک کہ دن مین تنہا اور غنی طور پر جنگل مین سبا کر پتے اور خود رو گھاس سے آتا تھا - اور اس ذریعہ سے درد گرسنگی کا علاج کرتا تھا - اور رات مین گہر کے اندر دل کی روشنی چراغ کا کام - اور ہاتھہ کی ٹٹول بینائی کی نیابت کرتی تہی - کیونکہ میری طبیعت کو ما ہو الواقع کے اظہار مین ننگ معلوم ہوتی تہی - اور زبان کو ہمت فروشانہ گفتار سے آشنا نہین کرتا تھا - آخر کار یہ شیوہ بڑہتے بڑہتے - اس درجہ پر پہونچا - کہ میری استغنا اور بے نیازی کے سبب سے چند لوگ ارباب تجارت کے ساتھہ میری ملاقات دیکھکر مجھکو مالدار تاجر کہتے تہے - بعض لوگ میری موزون طبیعت پر نظر کر کے صلہ لینے والا شاعر جانتے تہے - بعض لوگ جوہریون کے ساتھہ میری ہمراہی دیکھکر مجھکو کیمیا گر تصور کرتے تہے بعض لوگ دولتمندون کے ساتھہ میری آشنائی دیکھکر میرے اوپر ان سے بہت کچھہ فائدہ حاصل کرنے کا گمان کرتے تہے - بعض لوگ عمال اور پرگنات کے کلان افسرون کے ساتھہ میری امداد دہی دیکھکر - مال گزاری کے کامون مین شریک سمجھکر مجکو منشی کہتے تہے - القصہ لباس پرست لوگون کے نزدیک سب قسم کے لوگون سے ان کی صورتون مین میری آمیزش اس قسم کے خلاف ظنون اور خیالات کا منشا ہوتی تہی - اور نیز لوگ اسی طرح کے مختلف تصورات میری تونگری کے بارہ مین - ظاہری وہم سے قائم کر کے ہمیشہ مجکو ذی ثروت دنیا دار جانتے تہے - مروت اور جوانمردی کے ساتھہ پیش آنے سے جس کی کچھہ قدر و قیمت عوام کے نزدیک نہین ہے - مجکو اور نیز خود کو شرمندہ نہین کرتے تہے - خشک و خالی آشنائیون کو خدائی صحبت اور ربانی مجلس قرار دیکر کبہی اجازت کے ساتھہ - اور کبہی تغافل کے ساتھہ ہم ایک دوسرے سے خوش و خرم جدا ہوتے تہے - ہم مین سے ہر ایک بحسب ظاہر خوش دلی کے ساتھہ اپنے اپنے کام کا راستہ لیتا تھا لیکن جو اصحاب محرم ہوتے تہے - ان کے ساتھہ ہمیشہ رازداری کی باتین رہا کرتی تہین - اور مین ہمیشہ اپنی خاطر کو رضا و تسلیم کا گلستان - اس تصور کی بہار سے بنائے رکہتا تھا - الحمد للہ الملہم بالصواب جس نے اس گزرے ہوئے واقعہ مین اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کے اوصاف کے ساتھہ مجکو متصف ذاکر آیہ کریمہ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ط تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ط

لے خیرات تو ان حاجتمندون کا حق ہے - جو اللہ کی راہ مین گہر سے بیٹھے ہین ملک مین کسی طرف کو

کے عام مفہوم مین اتباعًا شامل کیا - اور جس نے صدر الذکر سربستہ نکتہ سمجھا کر اہل زمانہ کے سلوک کو جو بہت سی شکایتون کا سبب تہا - ہزارون شکر کا باعث بنایا - القصہ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے - کہ مہمان داری - مروت - اور تقلیدی داد ستد مین خویش و ہمسایہ کے ساتہہ برتاؤ - اور آشنا و بیگانہ کے ساتہہ معاملہ جس طرح سے اور جس درجہ پر پدر بزرگوار کے زمانہ مین اور فراخ دستی کے وقت تہا - بالکل بے کم و کاست اوسی طرح سے اور اوسی درجہ پر عمل مین آتا تہا - ایزدی پوشش کی وسیع پردہ داری کی ستایش سے کیونکر عہدہ برا ہو سکتا ہون - کہ اُس نے وقت بے وقت کام پیش آنے پر - کمال ضرورت کے موافق - نقد و جنس مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ[۱] عطا فرما کر حسب عادت کار برآری فرمائی - کیونکہ اگر سابقہ طریقہ پر کوئی کام نہین کیا جاتا ہے - تو ناداری اور درویشی کے چہرہ پر سے نقاب دور ہوا جاتا ہے - اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ کہ مین اس حالت کی مشق کو غنیمت نہین جانتا تہا اور قدم ڈگمگا جاتا تھا - کہ عزیزون کی طرف بازگشت کرتا تہا - اگرچہ معاش مین تنگی نہین آتی تہی - لیکن مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا[۱] کے پیشگاہ سے ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ[۲] کی گمراہی کے گڑہے مین سرنگون جا پڑتا تہا - پہر تقدیری کرشمہ سے اس دشوار زمانہ مین والدہ ماجدہ کی خوشنودی کا باعث ہے کہ مقلب القلوب نے مدد فرمائی اِس طور پر - کہ مان نے اپنے بیٹے کو درویشی اختیار کرنے پر دلاور کیا - جس کے سبب سے ارادون کی قوت یکدلی پر بڑہا کر خداشناسی اور تحصیل علم کی شاہراہ مین پہلے سے زیادہ استواری کے ساتہہ قدم رکہا - اور اِس لغزشگاہ سے بہت جلد آگے بڑہکر - سازوسامان والے عزیزون کو مشرق مین - تو خود کو مغرب مین سمجھا - اور ظاہری توجہ کو اُن کی طرف محال جان کر اپنے تئین برگزیدہ کام مین تیز رو کیا -

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عجب شان ہے - جس خسوف نما شورش نے - والدہ ماجدہ کی دل تنگی کے سبب سے بیٹے کی خاطر کے آفتاب کو سر سے پانون تک گہیر لیا تہا - اُس کا نہ ہونا پورا پورا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۳ - (جانا چاہین - تو) جا نہین سکتے - (جو شخص اِن کے حال سے) بے خبر ہے وہ) ان کی خودداری (کی وجہ) سے اِن کو غنی سمجہتا ہے - (لیکن اے مخاطب) توان کو دیکہے - تو) ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے (کہ محتاج ہین مگر ان) لگ لپٹ کر لوگون سے نہین مانگتے ۱۲

سلہ جس کو بات کی سمجہ دی گئی - تو اوس نے بے شک بڑی دولت پائی - سلہ پہر ہم اُس کو (بوڑہا کر کے) کمتر سے کمتر مخلوق کے درجہ مین لوٹا لائین گے ۱۲ -

انکشاف نہین ہونے پایا تہا کہ ابخلاے باطن کے آغاز مین ہی - ایک وبال مین گرفتار ہوگیا - یعنی اُس کی آنکھہ ایک نورانی صورت جمیلہ کے دیدار سے گرم نگاہ ہوئی - اور ایک زمانہ درازتک طرفین سے سوال وجواب کا کام - گوش وزبان کی نیابت کی حیثیت سے نگاہ کرتی رہی - بوستان ؎

	دو کس را کہ باشد بہم جان وہوش		حکایت کنانند ولبہا خموش	

اس آفت کے نازل ہونے سے کونین کے اسباب اور دونون جہان کی کامیابی حاصل کرنے سے دل سرد ہوا - صدرالذاکرین شیخ صدرالدین محمد شمس ذاکر - برودرہ (بڑودہ) گجرات سے حضرت غوث الاولیا کی آستانہ بوسی کے واسطے گوالیار گئے ہوئے تہے - یہان سے اِن ایام مین تاج العرفا شیخ سراج الدین خان اپنے پیر صدرالذاکرین کی خدمت سے واپسی کی اجازت لیکر براہ مالوہ اپنے وطن کو جاتے تہے - جب شہر منڈو (مانڈو) مین گزر ہوا - تو راقم گلزار کے مکان مین نزول فرمایا - راقم کو سوز عشق اور شور شوق مین بالکل مستغرق پایا - ایک رات میرا ہاتہہ پکڑکر اپنی ارادت مین لینے کے واسطے دعوت دی - مینے بہی قبول کرکے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ[1] پڑہا - اور رسمی بیعت انجام کو پہنچائی - میری دیکہا دیکہی میرے بہت سے ہم عمر اور دوست بہی مرید ہوئے - تاج العرفا عرض معروض کرنے پر دو تین روز مہمان رہکر - روانہ وطن ہوئے - غوثی کا غذی نقوش والون کی دیرینہ رسم ہے کہ ہر ایک نامہ نگار تقریبی واقعات درمیان مین لاکر بیان کا اولین سلسلہ توڑدیتا ہے - اور جب تقریبی واقعہ سے فراغت ہوجاتی ہے - تو اُسی سابقہ ناتمام تقریر کی طرف متوجہ ہوجاتا ہی جیسے کوئی راہ رو - راستہ چلا جارہا ہے راستے کے درمیان مین اگر دائین بائین دیکہنے کے قابل کوئی چیز نظر آجاتی ہے - تو فوراً اُس طرف نگاہ اُٹہاکر دیکہنے لگتا ہے - اور اُس دلکش منظر کے دیکہنے سے ایزدی آفرینش کے عجائبات پر عبرت کی نظر ڈالکر سمت مقصود کو چل نکلتا ہے - علی ہذا - اب تم کو بہی اسی سابقہ واقعہ نگاری کی طرف رخ کرنا چاہیے ایک سال نہین ہوا تہا - کہ اُس جمیلہ کے شوہر کا ارادہ - دارالسلطنۃ آگرہ کے سفر کا ہوا - راقم کو ایسا کوئی بہانہ نہین ملا - جس کے سبب سے سفر کرنے کی صورت مین سفر کی اصلیت پر نکتہ چینون کی رسائی کا ہاتہہ ہمو پہنچنے سے کوتاہ رہے - ناچار ہمراہی سے بازرہا - صبروسکون کی دیوار پر تکیہ لگاکر - اور تحمل کے زانو پر سر رکہکر جدائی کے غم کا بے انتہا بار - حوصلہ کے دوش پر اٹہاتا رہا - جو گہاس کے تنکہ کا وزن بہی

[1] جو لوگ تمہارے ہاتہہ پر بیعت کرتے ہین - تو وہ (تم سے نہین بلکہ) خدا ہی سے بیعت کرتے ہین ۱۲

نہین اُٹھا سکتا تھا - لراسمہ

قرار صبر بخود دادہ باز ماندم ازو	باین خیال کہ تن دردہم بہ تنہائی
فراق میکشدم ہر زمان ومیگوید	سزائے آنکہ کند تکیہ بر شکیبائی

چند مدت اسی طریقہ پر خون جگر کھاکر عمر گزاری - بالآخر معلوم ہوا - کہ محبت کے درد اور دوری کی تکلیف کے واسطے ملامت کا سفوف نصیحت کی گولیان - شرم کا لعوق - دوستی وطن کا ضماد - دیدار والدہ کا شربت - ہم نشینون کی مفارقت کا داغ - عزت کی معجون عقل کا تریاق - طعن کا نشتر - اور آسودگی کا نطول - یہ چیزین فائدہ بخش نہین ہین - اور کبھی افسون دانشمانہ سے - کبھی تعویذ وطومار سے - اور کبھی قسم کے تصدق و خیرات سے اس درد اور تکلیف سے نجات کی صورت ممکن نہین ہے لراسمہ

دیگر برفع درد محبت دلا بکوشش	ہر روزے کہ ہیچو وصل دوا داشتم بشد

ناچار یہ بات دل مین ٹھانی - کہ جو سمت اپنے مسافر کی ہے - اُس طرف آوارگی کا سامان کرنا چاہیئے - یہ خیالات ہو ہی رہے تھے کہ اس درمیان مین صدرالذاکرین ہی حضرت غوث الاولیا کی روح پرفتوح سے اور انکے حقیقی جانشین شیخ عبداللہ سے قدس سرہما رخصت ہو کر براہ مالوہ گجرات کی طرف لوٹ کر آئے جو اُن کا خاص وطن ہے - جب منڈو (مانڈو) مین پہونچے - تو غریب خانہ کو اپنے بابرکت قدوم سے سعادت خانہ بنایا - راقم نے اپنے سابقہ واقعات تحصیل علم کی کیفیت - اسی کے برابر مین والدماجد کا ضمیر جو وصیت کے وقت زبان پر لائے تھے - اس تعمیل کے ضمن مین جو واقعات پیش آئے - اور برداشت کرنے پڑے - عشق کی بلا مین مبتلا ہونے کا ماجرا - جدائی کی آفت - ہمراہ نہ جاسکنے کا حرمان - ان گھاٹیون کے طے کرنے مین جو کچھ سر پر گزرا - اور اٹھانا پڑا - اس اثنا مین شیخ سراج الدین کے پہونچنے اور اپنے مرید ہونے کی کیفیت - اور اس سلوک کے اندر جو کچھ عمل مین لایا - اور قرار دیا - غرض کہ یہ تمام حالات ایک ایک کرکے تفصیل وار ان بزرگوار کے سامنے عرض کئے - صدرالذاکرین نے فرمایا - جب تک آب و گل کی دوری (ظاہری بعد) درمیان مین تھا - تب تک شیخ سراج الدین کے ساتھہ تمہاری ارادت - صورت اور معنی کے اعتبار سے سراج اور صدر کے درمیان مین منقسم تھی - جب تقسیم کا سبب - جو مکانی بعد ہے - باقی نہین رہا - تو وہ نسبت بھی جو صورت کے اعتبار سے تھی - صدر کی ہی طرف لوٹ آئی - بیان سے ظاہر ہوا کہ جس شخص کا شیخ زندہ ہو - اُس شخص کا مرید جب تک شیخ (دادا پیر) سے دور ہے - تب تک صدرالذکر شیخ

(دادا پیر) کے ساتھ ارادت معنیٰ رکھتا ہے - اور جب وہ مرید شیخ (دادا پیر) کی صحبت مین پہونچ جاتا ہے تو ظاہری تصرف بھی اُسی شیخ (دادا پیر) کی طرف بازگشت کرجاتا ہے - اور وہ شخص (مرید کا اصلی پیر) اس معاملہ مین محض سفیر رہ جاتا ہے -

درویش کی اعیان ثابتہ (صور علمیہ) کی عجب سعادت ہے - کہ وطن کی طرف جانے والا مسافر کو جن کا ایک روز کا مقام بھی ذی عزت اصحاب کی التماس سے - یا کسی مانع کے پیش آنے سے ہی ظہور پذیر ہوسکتا ہے، مسبب الاسباب نے بدون اس بہانہ کے ایک سالہ قیام کی توفیق عطا فرمائی - اور اُن کی زبان کو اس دل نواز بیان کے ساتھ شکر فشان کیا - کہ اس شہر کا قیام - اس نیک مزاج جوان کی خوش قسمتی نے میرے حق مین عزیز کیا ہے اور مسافر کے معنوی تصرف کی عجب کرامات ہے - کہ کوچ کا ارادہ کرنے والا مجبور کو جو اپنے سفر کو گئے ہوئے دلدار کے پیچھے آوارگی کا ارادہ رکھتا تھا - س قدر عرصہ دراز تک اپنی ملازمت کے اندر کام مین لگائے رکھا - اور باوصف اس قدر پراگندہ دلی اور پریشان خاطر کے اُس کے ادراک کے ڈبہ کو نیجگانہ جواہر کے اسرار سے مالامال کیا - جو حضرت غوث الاولیا کی عمدہ تصانیف مین سے چند روز بعد جب ایک دل پر چوٹ مارنے والی خبر صدر الذاکرین کو پہونچی - تو گجرات جانے کا پرانا عزم جو ضمیر کے تہ خانہ کے اندر خواب فراموشی مین تھا - بیدار ہوا - مرغ دل پھڑپھڑایا - اور دماغ چکر کہا گیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ کالبد کے قفس کو جنبش ہوئی - ناچار سکون کا پلہ سفر کے پلہ سے ہلکا پڑگیا - صدر الذاکرین نے محمود العواقب مسعود المآرب شیخ ظہور الدین محمود بیلال کو درویش کی باطنی پرورش کے واسطے جو اُس وقت تک اتمام کو نہین پہونچی تھی - ہمیشہ منڈو (مانڈو) مین رہنے کی اجازت دی - مسبب الاسباب کے الطاف کی ستایش سے کیون کر عہدہ برا ہوسکتا ہون - کہ جن ایام مین ظاہری و باطنی حواس کے بھائیون نے میری روح کے یوسف کو - نفسانی ہوا و ہوس کے کنوئین مین ڈالا تھا - اُن ایام مین صدر الذاکرین کے دل مین اپنے وطن سے حضرت غوث الاولیا کی زیارت کا عزم بالجزم قایم کرکے روانہ گوالیار کیا - اور پھر قافلہ والون کی طرح گوالیار سے براہ مالوہ لوٹا کر اس تباہ کاری کے کنوئین مین ڈوبے ہوئے شخص کے سر پر پہونچایا - تا کہ صدر الذاکرین - توجہ کے ڈول مین تلقین کی رسی کے ساتھ غریق کو مجازی گرفتاری کے کنوئین سے نکال کر مصر حقیقت کی طرف رہنمائی فرماوین - اب راقم امیدوار ہے - کہ وہی مسبب الاسباب - پھر مالک نشاتین - اور صاحب ریاستین کو مہربان کردیوے - کہ اس گرفتار کے حق مین تھوڑی سی توجہ کو کام فرماکر انانیت کے قید خانہ سے

رہائی بخشین - اور تخت خلافت کی کرسی پر پہونچا دیوین - اور مذکورہ بالا بہائیون کا مسجود بنا دیوین - سبحان اللہ اس قدر کام کے واسطے کس قدر اسباب انگیزی اور پردہ داری کام مین لائی گئی ہے - اسی معنی مین ہی جس کسی نے یہ کہا ہے رُبَّ سَاعٍ لِقَاعِدٍ ترجمہ - ایک بیٹھنے والے کے لئے - کئی خدمت کنندہ ہوتے ہین -

قال بعض المحققین فی تفسیر قولہ تعالی وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ الآیۃ - لما اراد اللہ خلاص یوسف عن الجب ازعج خواطر السیارۃ فی قصد السفر واعدمھم الماء حتی احتاجوا الی الاستسقاء لیصل یوسف علیہ السلام الی خلاصہ ولھذا قیل

بعض محققین نے قولہ تعالی - وجاءت سیارۃ فارسلوا واردھم فادلی دلوہ کی آیۃ کی تفسیر مین ایسا کہا ہے - ہرگاہ کہ اللہ تعالی جل شانہ نے کنوئین مین سے یوسف علیہ السلام کی رہائی کا ارادہ فرمایا تو ارباب قافلہ کے قلوب کو قصد سفر پر برانگیختہ کیا - اور ہر ان کے پاس سے پانی معدوم کر دیا - یہان تک کہ قافلہ والے پانی بہم پہونچانے پر مجبور ہوئے - اور یہ سب سامان اللہ تعالی نے اسواسطے کیا کہ قافلہ والون کو یوسف علیہ السلام کے پاس تک اون کی رہائی کے واسطے پہونچا دیوے - اسی معنی مین یہ شعر بھی کہا گیا ہے - ترجمہ

الا رب تشویش یقع فی العالم
والمقصود منہ سکون واحدۃ

سنو جی بعض متعدد تشویشین عالم مین ایسی واقع ہوتی ہین -
جن سے سکون واحد مقصود ہوتا ہے

بیت

بجلہا پزی عدلس آتش کنند	زحلوا دیان سیکے خوش کنند

یہ سب کچھ تو ہوا - مگر وہ دیرینہ پریشانی جس نے دل کو مکھی کی طرح عنکبوتی تانے بانے مین لپیٹ لیا تھا اُس پریشانی کا ہر ایک تار - آزادی کی گردن کے واسطے پھانسی کی رسی ہو گیا - اور وہ پرانی آگ جو شوق جدائی کی بجلی سے ہستی کے خرمن مین آپڑی تھی - اُس آگ کو پیر بزرگوار کے مرشدانہ تصرف نے خاکستری کیا - (راکھہ مین دبایا) انجام یہ ہوا - کہ مفارقت کی ہوا جو دوردیہ چلی - تو اُس نے اُس آگ کے جو گیا نہ رخسارہ پر مشتعل ہونے کا ادنیٰ ملا - اور بدن کے ہر ایک مسام سے پسینہ کی جگہہ شعلے نکلنے لگے - طاقت کیمیا ہوئی - اور صبر و سکون عنقا ہوا - ہرچند اس مجازی عشق سے اپنے تیئن باز رکہنے کے لئے

جواہر خمسہ کے اوراد - اذکار - اشغال - اور نیز تمام اعمال عمل مین لایا - لیکن جمعیت حاصل نہین ہوئی
یہ خیال کیا - کاگر پریشانی کے چہرہ پر نقاب ڈالکر اس دیوانگی کے ساتھ ننگے سر - اور اس آشفتگی کے
ساتھ آبلہ پا - اپنے سفر کو گئے ہوئے دلدار کے راستہ مین چل کھڑا ہوتا ہون - تو ناتوان والدہ کی زندگانی
کا سرمایہ جو کچھ ہے - لڑکے کا ہی دیدار ہے - بیشک لڑکے کی آوارگی کا وقت والدہ کے واسطے
واپسین نفس ہوگا - ناچار اس ملک سے نکل بھاگنے کی تدبیرین رفتار زمانہ سے تلاش کرنے لگا - سوائے
اس کے کوئی راستہ نہین ملا - کہ اپنے تئین سابقہ طرز معیشت اور اولین راہ وروش سے لوگون کے نزدیک
پشیمان ظاہر کرنا چاہیئے - اور قبیلہ قرابت کی طرف توجہ کر کے بہر تجارت کرنے اور سامان تجارت بہم پہونچانے
کی آرزو پیش کرنی چاہیئے - جب اس فریب دہ بازگشت پر اطلاع ہوئی - تو تمام لوگون کے دل دیرینہ
پژمردگی سے نکل کر - تازہ اور شگفتہ ہونے لگے - اور خواہش کی مقدار سے زیادہ سوداگری کا سامان فراہم
ہو گیا - ہجری سنہ نوسو تراسی مین دیار یار کی طرف کوچ ہوا - اور بجلی کی طرح دوڑ چلنے کو زحل کی وہمی رفتار
کے عوض فروخت کر کے اُس بلبل کی مثل جاتا تھا جس کو قفس کے اندر بند کر کے باغ کی طرف لے جائین
اوہو - بات بڑہ گئی - جب دارالسلطنۃ آگرہ مین پہونچا - تو سراغ لگانے مین سخت انقباض پیدا ہوا - ناگاہ عشق
کے شعلے نے آفتاب کی شعاع جیسی روشنی سامنے کی ایک آشنا ملا - اور یکے بادیگرے پرسش حالات
مین اصل مدعا سے محروم رہا - آشنا نے کہا - بروز فردا جست و جو کی پریشانی یافت مقصود اور دیدار کی
تسلی سے دور کردی جاوے گی - چونکہ عجالت کرنے سے سمندانہ شوق کی پردہ کشائی ہونے کا خیال
تھا - لہذا اپنے تئین قرارداد کے حوالہ کر کے صبر کے ساتھ لوٹ آیا - دوسرے روز علی الصباح خواہش کا
نقد ہاتھ پر لئے ہوئے سراغ رسان کے گھر گیا - وہ بھی کشادہ پیشانی اور شگفتگی کے ساتھ پیش آیا - اور
اس نے رہنمائی کر کے منزل مقصود تک پہونچایا خدا سخن کی عمر دراز کرے - جس کی امداد کے ذریعہ سے
طرفین کی سرگذشت ظاہر ہو کر دلدہی - دلبری - دلسوزی - اور دل آویزی کے ساتھ یکے بادیگرے
واقفیت حاصل ہوئی - اور خوشی و خورمی کے ساتھ ملاقات - اور ملاقات کے ساتھ دلاسا اور دیدار
نصیب ہوا - اسی طریقہ پر ہلالی پانچ دور تک رازداریان روز افزون رہین - اور آمد و رفت کی کمی - جو ہجران
کی اندرونی گدازش سے تھی - یہی بالکل حصول مراد - اور کامیابی کا سرمایہ ہوئی - جدائی کے داغ جو دل اور
جگر مین فراہم تھے - یہی اخیر مین درخت آسودگی کا ہیولیٰ ہوئے جس نے رنگین سے زیادہ رنگین شان مین

یک رنگی کے پھول۔ خفیہ رازداری کے دامن مین بھرے۔ یُولِجُ الَّیلَ فِی النَّہَارِ نے تمام اُفق ہاے بانکہ کو چکی کی طرح چکر دیکر ہجران کے **قوس اللیل** کو بتمامہ وصل کے **قوس النہار** مین داخل کیا۔ اندوہ نزا الفاظ۔ اس نقد معانی حاصل ہونے کی نشاط مین لٹائے گئے۔ اور ہم دوتن کی ہم کلامی کی بلند بانگی کے مقابلہ مین الفاظ غم کا گروہ بالکل سست ہوکر مہجوری کے غار مین گر گیا۔

مدت پانچ سال تک مجازی محبت کی رونق افزائی رہی۔ اس عرصہ مین طبیعت طرح طرح کی عاشقانہ نظمین ترتیب دیتی تہی۔ اس سے پیشتر کہ مین دل ہناد ہوکر سلسلہ کوشش مین اپنے تئین ڈالون۔ سخندانی۔ اور عبارت سنجی کے سامان سے نظرت کا علمی مکان چہت تک بہر گیا۔ یہان تک کہ ناطقہ سخن آفرینی کے درجہ پر پہونچا۔ اور ہمت کو اس درجہ تلاش مین ڈالا۔ کہ کلام۔ قدیمانہ قالبون مین نہ ڈہالا جاوے غور و فکر کی چلنی مین چہان کر اختراعی قالب بہم پہونچایا جاوے۔ اور اس مین رنگ برنگ کی ریختہ گری کام مین لائی جاوے۔ باوجودیکہ مین جانتا ہون۔ عنقا طلب اندیشہ ہمیشہ باد بدست ہوتا ہے۔ یہ بہی جانتا ہون کہ استعارہ دوست اصحاب کے کلام کی ندر و عنا گرم رفتار ہے۔ اور اس قسم کی اشعار گوئی کی قوت **راقم** حروف کی عجائب نگار قلم مین بہت کچھ ہے۔ لیکن اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ کے ذوق مین صدر الذکر نوعی خیال سے باز نہین آیا۔ کیونکہ برگزیدہ کام کے سرانجام کے واسطے آستین کے اندر سے ہاتھہ خواہ نکلے ہی نہین۔ مگر فی نفسہ ایسے کام سے پشیمان ہونا عقلمند کے نزدیک علامت بے استقامتی کی ہے۔ بالآخر۔ اس خیال سے کہ کہین ایسا نہو۔ فکر اور شعر کا راستہ چلنے والے مسافر۔ ہمراہی چہوڑ دینے کو پیچہے رہ جانے کے سبب سے گمان کرین دو تین قدم پیچہے ہٹ کر وسط سخن کی آبادی مین نظم گوئی کا گہر پسند کیا تاکہ مجوزہ گہر سخنوران عہد کے محلہ سے ایک کنارہ پر نہ رہے۔ نیز بالو ہم صفیرون کا آشیانہ۔ اس شخص کی گفتار کے ترنم سے۔ بوجہ اونچی لے اٹہانے کے بے میل اور پستی مین واقع نہو۔ اور جیسی مجنون گروہ کے ہجوم مین عقل والا آدمی صرف اکیلا اور متہم بنادانی ہوتا ہے۔ اس طرح میرا حال نہ ہو۔ اس واسطے زیادہ تر غزل کی نساجی (بناوٹ) مینے دوسرون کے بنے ہوئے ردیف و قافیہ کے تانے بانے سے نہین کی ہے۔

غوثی شاعرانہ تقریر کو لاف و گزاف کے منصب سے معزول کرو۔ اور وقائع نگار قلم کو درست نویس راستی کی انگلیون مین دو۔ اس افسانہ کا تتمہ۔ ایسے الفاظ کے ساتہہ جو تہوڑے ہون مگر معنی بہت رکہتے ہون۔ مہہ ہند دیگر خوشی کے ساتہہ پورا کرو۔ اور دوسرے واقعہ کی شاخ پر عندلیبانہ آئین سے ضروری نوا کے ساتہہ

تازگی پیدا کرو - اس مجازی طفلانہ کھیل مین کہان تک بھاگ دوڑ کرو گے - اپنے کلام کو لڑکون کی اصطلاحی باتون کے ساتھ جو کھیل کے وقت باہم بولتے ہین - کہان تک برابر رکھو گے - دیکھو - بہت دیر ہوگئی ہے - حیا اور خجالت کو بلانے کے واسطے آواز دینے کا وقت ہے -

القصہ جب دار السلطنۃ آگرہ سے اپنے وطن کو لوٹ کر آیا - تو محمود العواقب کی صحبت نے دل ربائی کی بنیاد ڈالی جس کے سبب سے اُس خام سودا سے دماغ نے اور اُس سخت پریشان حالی سے سر نے نجات پائی اب راقم نے ایزدی معرفت کے دروازہ کی زنجیر ہلائی - ناطقہ کو آراستہ کرنے والے انواع واقسام کے جہری ذکرون - نے زبان کو کام مین لگایا - اور شطاری مشرب کے اشغال وافکار کی مشق نے دل کی تمام وسیع آبادی پر قبضہ کیا لیکن مینے قبا کو گوڈری کے عوض فروخت کر کے - اور صورت کو دگرگون بنا کر سیرت کی پردہ دری نہین کی - البتہ یہ ضرور چاہا - کہ مین خدا شناسون کا سا باطن - اور دنیا پرستون کا سا ظاہر اپنا بناؤن اور اس برزخ نادر رنگی سے - صلح کل کے باغچہ کے لئے شگفتہ وشاداب کرنے والی نسیم ہون - تاکہ اگر اہل دل لوگون کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہو - تو باطن کے ذریعہ سے آشتی کی بزم آرائی کرون - اور اگر صورت پرست آدمیون کے ساتھ چلنے کا موقع پیش آوے تو ظاہر کے ذریعہ سے موافقت کی صورت قائم رہے اس عالم کو جس کا ظاہر خلق اور باطن حق ہے - معکوس کر کے جیسا ہو ویسا دیکھون اور اَحۡسِن کَمَآ اَحۡسَنَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ[۵] کے فرمان پر کاربند ہون - یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ احسان کرو - اسی طرح کہ جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے - یعنی تمہاری علمی صورت عینی لباس پہنا کر اپنے تئین تمہارے اندر چھپایا ہے تم بھی اپنے اندر چھپی ہوئی شے کو عیان کرو - اور دیکھنے مین اپنے تئین نہان کرو - تاکہ[۵۲] کُلُّ شَیۡءٍ یَرۡجِعُ اِلٰی اَصۡلِہٖ کا مشاہدہ نور بصیرت عطا فرماوے -

گجرات کی لڑائی کا بیان

جب راقم گلزار کی عمر چوبیس سال کی ہوئی - تو ایک نوزاد مہمان کا راقم کی ظاہری پرورش خانہ

---

۵ تو احسان کر جیسا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے ۱۲ ۵۲ ہر ایک شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے ۱۲ -

اُن کو نیستی کی گھاٹیون مین ٹھکانے سے لگا دیوے۔ اور فتح یاب لشکر باز گشت فرما کر دارالخلافۃ احمد آباد مین قیام کرے۔

مذکورۃ الصدر رسال مین اِس رستمی داستان کا مجمل نویس۔ اور سکندری واقعات کا مختصر نگار استادی شیخی وجیہ الملۃ احمد آبادی کی خانقاہ مین دینی علوم کی تکمیل۔ اور حکمی فنون کی سماعت کے نور سے نادانستگی اور بے علمی کی تیرہ و تاریک رات کو صبح سعادت بنا رہا تھا۔ اور جنگ احمد آباد کے تماشائیون مین سے تھا۔

القصہ جب اکتیسوان سال عمر کا آغاز ہوا۔ تو اپنے وطن کو لوٹ کر آیا۔ اُس ... سال کہ عمر کا بتیسوان سال تھا۔ تاریخ انتیسوین ماہ صفر ختم **بالخیر والظفر** ہجری سنہ نو سو پچانوین کو آبی عالم کے خلوتخانہ سے عین (وجود) کی بزم مین۔ ایک فرزند نے کمال سعادت کے ساتھ ورود کیا۔ اور وہ اپنے ساتھ ساتھ خوشی لایا۔ ہر طرف سے مبارک باد کی آوازین آئین۔ کامگار پیرون کی بشارت کے بموجب۔ حسن محمد نام رکھا۔ علم۔ عمر۔ عزت۔ اور عرفان سے خداوند تعالی برخوردار اور بہرہ یاب فرماوے۔

واقعہ گجرات کا تتمہ اس طور پر ہے۔ کہ جب اس فتح کی خوشخبری اکبر شاہ کے حضور مین پہونچی۔ تو سپہ سالاری اور خانخانانی کے خطاب کا طغرا۔ جو پانچ کرسی سے اُن کا موروثی ہے۔ صوبہ گجرات کی جاگیر نامزد ہونے کی خوشخبری۔ اور فرمان کئی طرح کی دیگر نوازشین۔ یہ تمام لوازم۔ میرزا خان کے نامی نام پر صادر ہوے۔ اور شاہنشاہی التفات سے۔ نیز اِس شجاعت دستگاہ کے استحقاق سے روز افزون ترقیات نصیب ہوئین اور تمام امراے اعظم جو ہمرکاب تھے۔ اپنی کوشش اور کارگزاری کے موافق۔ نیز سپہ سالار کی سفارش کے موافق۔ منصب کی ترقی۔ جاگیر کی بخشش۔ اور خسروانی بخشش سے ممتاز ہوئے۔

میرزا خان خانخانان کی تعریف

سبحان اللہ۔ تقریب طلب خاطر کو مدت دراز سے اِس بات کی آرزو تھی کہ اس **گلزار ابرار** مین قدیمی ہواخواہی کے اعتبار پر میرزا خان سپہ سالار کے کسی قدر حالات ظاہر کرون۔ جن کے ذریعہ سے ملک و ملکوت (عالم شہادت اور عالم غیب) کی آرائش ہے۔ چنانچہ اب اِس خواہش کا دامن

ہاتھ مین آیا ہے۔ منداتے دل آویز جنکا کر قلم کو گوہر فروش بناتا ہون۔

اولاً۔ یہ کہ دنیا مین اوگ یا زمین معنی کے ہر مین ہرچند ملک عدم کو گئے ہوئے لوگون کے حالات جست وجو کرنے والے کان اور آنکہ ہینے مثل یکین محمود ہی کمالات کے ساتہ متصف۔ اور ایزدی اخلاق کے ساتہ موصوف ہونے مین کسی شخص کو آپ کا مثل صاحب سعادت نپایا۔

ثانیاً۔ یہ کہ آپ کے سوا کسی دولت کو ایسا نپایا جس نے دولت کی عالی دستگاہ کو۔ اخروی نشاط ہم پہونچانے کا بازو معنوی فقر کا پردہ دار۔ حقیقی تجرد کا چشم بند۔ (آنکہہ باندہنے کی پٹی) بنایا ہو۔ آپ اُن لوگون کے بالکل برعکس ہین۔ جو بیٹھے ہوئے تو خلوت مین ہین۔ مگر دل بازار بنا ہوا ہے۔ اور جو رہ دوروشنی کی گرمی گود ہی کو ہمیشہ مادی سامان کی تحصیل کا بہانہ بنا کر باطن کے برہنا فنا ہونے پہر دکہاتے ہین بیت

کجا این اختلاف آئین کجا آن پردہ آرائی	تماشا کن تفاوت در دو رنگیہا تماشا کن

ثالثاً۔ یہ کہ نظم و نثر مین اقسام مفرد و مرکب کی۔ اور ان اقسام کی فصاحت کی جوہر شناسی۔ اور حقیقت مجاز مین انواع و اقسام کے لطائف و لطافت۔ اور بلاغت ترکیب کی عیار روانی جس قدر آپ کی فطرت و فکر کی نوعروس کا زیور بنائی گئی ہے۔ اس مین سے ہزاروان حصہ بہی اس شخص کو نہین مل سکتا ہے۔ جو تمام عمر سخن آرائی۔ اور نکتہ طرازی کے دریائے فضیلت مین غواصی کیا کرے۔

رابعاً۔ یہ کہ بیان کے ذریعہ سے مدعا کی تصویر کہینچنے کے وقت جو عبارت کی رنگینی۔ آپ کی معجزہ نما بول چال کی زبان و دہان سے پیدا ہوتی ہے۔ بہتر ہے۔ کہ جمہور اصحاب بلاغت۔ اور ارباب معانی۔ اپنے صنائع و بدائع کی قلم سے اُس کی نقل لیکر سخن سنج حوصلہ کا سرمایہ بنادین تاکہ تسنیانہ فطرت کے لوگ جو آیندہ آنے والے ہین۔ اُن کے ناطقہ اور گویائی کے واسطے وہ نقل قانون بن جاوے۔ بیت

ہزار بار آفرین سعدی بر این شیرین سخن گفتن	مسلم نیست در عہد تو طوطی را شکر خائی

خامساً۔ یہ کہ آپ کی خاص ہمت اور عام عطا کے ہاتہ کو بخشش اور بخشائش مین جو مرتبہ زر وجواہر لٹانے کا حاصل ہے اگرچہ غبار اور بُل بنی کے مقام پر بلالحاظ تفاوت ابر بہی سرمایہ ثمرات عطا کرتا ہے مگر آپ کے سامنے شرم سار ہے۔ قطعہ

من نگویم کہ ابر مانند ی	کہ نگو نباید از خرد مندی

اوہمی بخشد و ہمی گریہ ہا	تو ہمی بخشی وہمی خندہ ہا

سادسًا - یہ - کہ دشمن کشی خصم افگنی - نبرد آزمائی - اور جہان کشائی کے میدان مین دلیری اوردلاوری آپ کی شمشیر اور کمان کے ساتھہ ساتھہ ہین - اور تیزی وتندی - آپ کے حملہ وشوکت کے برابر برابر لگے ہوئے ہین - اِس طرح پر - کہ زمانہ قدیم کے کسی شجاعت شعار کے کارنامہ مین اِس کی نظیر دیکھنے مین نہین آئی -

سابعًا - یہ - کہ آپ حسبتہ للہ عام مخلوق اور رعایا کی - اور اون کے دلون کی پاسبانی اپنے ذمہ واجب سمجھکر ہر ایک کے ساتھہ اس طرح مہربانی سے پیش آتے ہین - کہ زبون ترین مخلوق کی بال برابر آزردگی بھی آپ کے مہر آگین دل پر ایک پہاڑ سے بھی زیادہ وزن دار معلوم ہوتی ہے - اور حال وقال کی زبان سے اس مضمون کے ساتھہ آپ کا ترنم ہے - بیت

نیازارم زخود ہرگز دلے را	کہ می ترسم درو جائے تو باشد

ثامنًا - یہ - کہ تمام موجودہ جواہر سے آپ کی بے نیازی اور بیخودی حد کمال کو پہنچ گئی ہے - اس مدعا کے ثبوت کی ادنیٰ دلیل یہ ہے کہ مین کئی طرح کے زیور اخلاص کے ساتھہ - جو ساخت اور ریا سے معرا ہے - اور ہزارون قسم کے لباس خدمت کے ساتھہ جو تصنع اور خود نمائی سے مبرا ہے اپنے باطن اور اعتقاد باطن کی نوعروس آراستہ رکھتا ہون - بااینہمہ مجھہ جیسے دعاگو کو اس طرح نظر سے گرا رکہا ہے - کہ میرا وجود - عدم کی برابر ہے - پھر دوسری چیزون کے ساتھہ آپ کی دلبستگی کا خیال کب ذی ہوش اصحاب کی تصور مین آسکتا ہے - اور اسباب تجمل - کوکبہ حشمت - دبدبہ شوکت - سامان منازل - اور ساز رفعت - غرض کہ جو کچہہ بھی دنیاوی لوازم - آپ کی عشرت اور خدمت کی بارگاہ مین ازلی سپردگی کے بموجب مہیا رہتے ہین - وہ آپ کے منصب اور مرتبہ کے اقتضا سے ہین - اور انسانی مصارف کی اشیا کا موجود ہونا - کچھہ صاحب تصرف کے تعلق خاطر کی دلیل نہین ہے -

تاسعًا - یہ - کہ آپ کی قوت حافظہ کے آئینہ کی صفائی اِس درجہ پر پہونچی ہوئی ہے - کہ اگر انعکاس کی شرطین مفقود بھی ہوجاوین - جو دوسرے ایسے عکس اور آئینہ مین معتبر ہین - تاہم آپ کی قوت حافظہ کے آئینہ مین صور اور معانی کا عکس پڑنا زائل نہو - اور آئینہ حافظہ - عالم مثال کی طرح - پیش شدہ مثال - معقولات اور محسوسات کی نگہبانی کرے - بیت

ازبہرعرض کردن انواع صنع خویش
ازذات اونساخت قضا بہتر آئینہ

چنانچہ آپ کے بافروغ دل کا صحیفہ قرآن مجید کے الفاظ اور معانی یاد کر لینے سے ثانی لوح محفوظ ہے

غوثی جن جواہراوصاف کا شمار عقل نہین کر سکتی ہے - اُن کے شمار سے اپنے عجز کا اقرار کرنا - صواب اندیش عقل مندون کا شیوہ ہے - لہذا تم بھی بحکم [1] اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا آپ کے اوصاف محصور نہ کر سکنے کا اور اپنے قصور کے وجود کا اقرار صحیح کرو - کیونکہ تمہارا ممدوح [2] وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ کا مظہر ہے اب چند صفحہ ان لکھے ہوئے اوصاف کی برابر مین سفید سادہ چھوڑو - تاکہ ممدوح اپنے اوصاف مین سے جو کچھ مناسب جانے - اس کے لکھنے کا حکم فرمادے - **قطعہ**

چہ فرکشی با دستاع سخن
کہ بلیغ تو از خزینہ اوست

آنچہ تو بردکان لب داری
آن ہمہ از دعاے سینہ اوست

یہ تمہارا معاملہ [3] اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط کے بازار مین راست آنے والا ہے - کیونکہ مبیع اور ثمن کا مالک ان دونون معاملون مین ایک ہی طرح پر معلوم ہوتا ہے -

[قال المفسرون فی هذه الآية لما كان من المؤمنين تسليم انفسهم واموالهم لحكم الله تعالى ومنه سبحانه الثواب والجزاء شبه الشراء الذی فيه العوض والمعوض فيما بينهما من المشابهة هذا اطلق لفظ الاشتراء ولما قال هل ادلكم على تجارة وقال فما ربحت تجارتهم وفی الحقيقة لا يصح فی وصف الله سبحانه الاشتراء لانه لا مالك

اس آیۃ کی تفسیر مین مفسرین نے لکھا ہے - ہرگاہ کہ بحکم اللہ تبارک وتعالیٰ مومنین کی طرف سے اُن کے نفوس اور اموال کی سپردگی - اور اللہ سبحانہ کی طرف سے ثواب اور جزا عطا فرمایا جانا - اُس شرئ کے مشابہ ہے - جس کے اندر عوض اور معوض دونون پائے جاتے ہین اور وجہ شبہ وہی ہے جو ان دونون کے درمیان مین ہے - لہذا لفظ اشترے بولا گیا - اور نیز اس سبب سے لفظ اشترے بولا گیا - کہ اللہ سبحانہ نے ایک جگہہ فرمایا ہے - هل ادلكم الخ اور دوسری جگہہ فرمایا ہے - فما ربحت الخ ورنہ فی الحقیقۃ اللہ سبحانہ کے وصف

[1] اگر تم خدا کی نعمتون کو شمار کرنا چاہو - توان کو پورا پورا شمار نہ کر سکو ۱۲ ۵۲ (اور) وہ (لوگون) دل خیالات (تک) سے (بھی) واقف ہے ۱۲ ۵۳ اللہ تعالیٰ نے مسلمانون سے ان کی جانین اوران کے مال (اِس وعدہ پر) خرید لئے ہین - کہ اِن کی بدلے اُن کو جنت دے گا ۱۲ -

سواہ وھو مالک الاعیان کلہا ومن لم یستحدث ملکا فی شئ لا یقال انہ فی الحقیقۃ اشتری شئ وللمقال فی ھذہ الآیۃ مجال	مین اشترے کا لفظ صحیح نہین ہو سکتا ہے - کیونکہ اس کے سوا کوئی مالک نہین اور تمام اعیان کا مالک وہی ہے اور جو شخص جدید طور پر کسی شے کا مالک نہ بنے - اُس کی نسبت نہین کہا جا سکتا ہے - کہ اُس نے فی الحقیقۃ وہ شے خریدی - اور اس آیۃ مین گفت وگو کے لئے گنجائش ہے -
فیقال البائع لا یستحق الثمن اذا امتنع من تسلیم المبیع فکذلک لا یستحق العبد الجزاء الموعود الا بعد تسلیم المال والنفس علی موجب اوامر الشرع فمن قصر اوفرط فھو غیر مستحق للجزاء	پس بعض کہتے ہین - کہ بائع قیمت کا مستحق نہین ہوتا ہے - اگر باز رہے مبیع کے سپرد کرنے سے - اسی طرح عبد جزاے موعود کا مستحق نہین ہوتا ہے مگر اپنا مال اور نفس بموجب احکام شرع سپرد کر دینے کے بعد - اگر کسی شخص نے احکام شرعی کی شروط مین کمی کی - یا زیادتی کی - تو وہ جزا کا مستحق نہین ہو سکتا ہے -
وفی التوریۃ الجنۃ جنتی والمال مالی فاشتروا جنتی بمالی فان ربحتم فلکم وان خسرتم فعلی	اور توریت مین آیا ہے - جنت میری جنت ہے - اور مال میرا مال ہے پس تم میری جنت میرے مال کے عوض مین خریدو - اگر تم نے تجارت مین فائدہ اُٹھایا - تو وہ تمہارا ہے اور اگر نقصان اوٹھایا تو وہ مجکو رہا -
وقیل لا یصح للمومن ان یتقصب لنفسہ بحال لانہا لیست لہ والذی اشتراھا اولی بھا من صاحبہا الذی ھو اجنبی عنہا لانہ باعہا	اور بعض کہتے ہین - کہ مومن کے واسطے یہ صحیح نہین ہے کہ اپنے نفس کے دینے مین کسی طرح بخل کرے کیونکہ نفس مذکور اُس کا نہین ہے اور جس نے اس کو خریدا ہے - وہ اس کے قابض کی بہ نسبت اولی ہے - کیونکہ وہ نفس سے اجنبی ہے - اور اُس نے نفس کو بیچ دیا ہے -
وقیل اخبر انہ اشتراھا لئلا یدل العبد فیہا ولا یساکنہا ولا یلاحظہا ولا یعجب بہا	اور بعض کہتے ہین - خبر دی گئی ہے کہ اللہ جل شانہ نے نفس کو خرید لیا - تاکہ عبد اُس کی بابت دعوی نہ کر سکے نہ اُس کے ساتھ میل جول کرے - نہ اُس کا ملاحظہ کرے - نہ اُس کی بنیاد پر غرور کرے -

وقال انما قال اشترى من المؤمنين انفسهم ولم يقل قلوبهم لان النفس محل الآفات فجعل الجنة فى مقابلتها والقلب محل استواء الرحمن فجعل ثمنه اجل من الجنة - وهو ما يخص به اولياءه فى الجنة من عزيز رؤيته -

بعض کہتے ہین - اللہ جل شانہ نے اشترى من المؤمنين انفسهم کہا اور قلوبهم نہین کہا - کیونکہ نفس محل آفات ہے - لہذا جنت کو نفس کے مقابلہ مین قرار دیا - اور قلب محل قیام رحمن ہے - لہذا اس کی قیمت جنت کی بہ نسبت زیادہ شاندار قرار دی - اور وہ جناب باری عز اسمہ کا عزیز دیدار ہے جو جنت کے اندر بالخصوص اُس کے اولیا کو نصیب ہوگا -

وقال النفس معيبة والعيب الكريم يرغب فى شراء ما لا يريد فيه غيره -

بعض کہتے ہین - نفس معیب ہے - اور کریم آدمی اُس شے کی خرید کی طرف رغبت کرتا ہے جس کی خریداری کا ارادہ کوئی نہ کرے -

وقال من اشترى شيئا لينتفع به اشترى خير ما يجده ومن اشترى شيئا لينتفع غيره فيشترى ما يدور على صاحبه فيلفعه بثمنه

بعض کہتے ہین - جو شخص کوئی شے اس غرض سے لینا چاہے کہ خود کو اُس سے نفع حاصل ہو - اُس کو اُن سب چیزون مین سے بہترین چیز خریدنی چاہیے جو بہم پہنچاین اور جو شخص کوئی شے اس غرض سے لینا چاہے - کہ غیر شخص اُس سے نفع پاوے - تو اُس کو وہ شے خریدنی چاہیے - جو اُس کے مالک کی طرف پلٹ جاوے - تاکہ یہ شخص غیر کو اُس شے کی قیمت سے نفع ہو جاوے -

وقال الشيخ ابو على الدقاق لم يقل اشترى قلوبهم لان القلب وقف على المحبة والوقف لا يشترى -

شیخ ابو علی دقاق نے کہا ہے - کہ اللہ جل شانہ نے اشترى قلوبهم نہین کہا - اس کی وجہ یہ ہے - کہ قلب اُس کی محبت مین وقف ہے - اور وقف کا بیع و شری نہین ہو سکتا -

يقال الطير فى الهواء والسمك فى الماء لا يصح شراءه لانه غير ممكن التسليم كذلك القلب صاحبه لا يمكنه تسليمه فلم يقل اشترى قلوبهم قال الله تعالى واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه

کہتے ہین - ہوا مین پرندون کا - اور پانی مین مچھلی کا شری صحیح نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ان کی سپردگی ممکن نہین ہے - اسی طرح صاحب قلب کو قلب کی سپردگی ممکن نہین ہے لہذا اشترى قلوبهم نہین کہا - اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے - یہ جان لو - کہ اللہ تعالی انسان اور اُس کے قلب کے درمیان مین حائل ہے -

جو اصحاب تشبیہ و مجاز کی فصاحت محل کی تعمیر کرنے والے ہین - اُن کے ریاضی دان ضمیر کو واضح ہو - کہ حدیث اَنَا مَدِینَةُ العِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا[۱] اس استعار قول کے محل کی بنیاد ہے - یعنی عبارت کا جہان جس کی حسی صورتون کا ہیولیٰ مفردات ہی ہین - مرکبات اور موالید کے جہان کی بہ نسبت فی الواقع بہت زیادہ اور بہت بڑا ہے - اولین جہان کے قطر اور ضلعے جو انواع و اقسام کے فنون اور مختلف علوم ہین - دوسرے جہان کی نواح اور ولایتون کی بہ نسبت کہ عرب اور عجم ہین - زیادہ خوش ہوا - اور شاداب ہین -

اولین جہان کی شہر اور قریے کہ مبسوط کتابین اور مختصر رسالے ہین - دوسرے جہان کے شہرون اور موضعون کی بہ نسبت کہ روم کا استنبول - اور ہند کا احمد آباد ہے - مقبولیت اور تحصیل محصول مین زیادہ ہین اولین جہان کے کوشک - قصر - ریاض - اور رباط - کہ مقاصد اور مسائل کے ابواب اور فصول ہین دوسرے جہان کی منازل - محلات - باغ - اور بازار کی بہ نسبت کہ طلائی چار دیوارین - رنگین چھتین - راحت دینے والے اشجار - اور ضلع دار دکانین ہین - زیادہ خوش وضع - زیادہ رعنا - زیادہ روشن - اور زیادہ او پختہ ہین -

عالم کلام کے مکانات کے مکین - کہ اشیا کے معانی اور حقائق ہین - کرہ خاک کے باشندون کی بہ نسبت کہ آدمیون کی اقسام اور حیوانات کی انواع ہین - زیادہ دیرپا - زیادہ لطیف - زیادہ موزون اور زیادہ نازک ہین -

اور عالم کلام کے سلاطین کہ اصحاب دانش و بینش ہین - کرہ خاک کے بادشاہون کی بہ نسبت کہ ارباب جاہ و حشمت ہین - زوال کے غم - اور انتقال کے اندیشہ سے زیادہ فارغ - اور زیادہ آزاد ہین -

یہ سچ بلکہ بالکل سچ ہے - کہ عالم اول کے تمام توابع اور تمام لواحق - عالم ثانی کی بہ نسبت زیادہ سنجیدہ و پسندیدہ اور منضبط ، و مرتبہ مین اعظم و اعلیٰ ہین - تم دیکھتے نہین ہو - کہ جب ظاہری آفتاب اپنے اُفق سے طلوع کرتا ہے - تو رات کی تیرگی - زائل ہو جاتی ہے - اور دن کی روشنی سے ظاہری آنکھ مین مخلوقات کے دیکھ سکنے کا فروغ پیدا ہو جاتا ہے - اور جب معانی کا آفتاب حکمت بیان کرنے والی زبان کے مشرق سے طلوع فرماتا ہے - تو جہالت کی رات صنوبری قلب کے کرہ سے بستر باندھ جاتی ہے - اور ادراک کی

[۱] مین علم کا شہر ہون - اور علی اُس شہر کا دروازہ ہین ۱۲

صبح کی سفیدی اوہر کر دل کی آنکھون کو حق شناسی کا نور بخشتی ہے - **بیت** -

مہ کجا و آفتاب طلعت جانان کجا | آن شب ست این روز روشن این کجا آن کجا

ایک روز چند خوبان صورت و معنی - بزرگان ظاہر و باطن - اور خاصان مسافر و مقیم کی جماعت درویش کے مہمانخانہ مین گفت وگو کر رہی تھی - اور ہر ایک قسم کی باتین گرما گرمی سے ہو رہی تہین منجملہ اون کے حضرت غوث الاولیا کے بزرگ خلیفہ شیخ شمس الدین زندہ دل نے اُس مجمع مین معرفت کے متعلق کچھہ بیان کرنا شروع فرمایا - جس قدر باتین کرنے والے کیمیا بیان لوگ انجمن مین بیٹھے ہوئے تھے - وہ سب زبان کو خاموش کر کے - سراپا گوش ہوئے - زندہ دل کے با اعجاز کلام پر عاشق ہو کر سننے سے سیر نہین ہوتے تھے - اور اسی طریقہ پر ان کا کلام کرتے رہنا دعا کے ساتھہ خدا سے مانگتے تھے - اور اس بیت کا ترانہ گانے تھے بیت

وحدثتنی یا سعد عنہا فزدتنی | جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد

صدر الذکر انجمن کی تقریر درمیان مین لانے سے غرض یہ ہے - کہ زندہ دل نے فرمایا - کہ علوم - معارف حقائق اور معنی کا ملک فتح کرنے کی نشاط بیان مین نہین آسکتی ہے - کیونکہ جب مشکلات فنون کا عقدہ - مطالعہ اور تامل کی امداد کے بدون حل ہو جاتا ہے - تو چارون طرف سے بے حد خوشی اس طرح سے میرے متجسس دل پر نثار ہونے کو آتی ہے - کہ مجکو یقین ہو جاتا ہے کہ اتنی خوش دلی اور خوشحالی - کسی بادشاہ کی خاطر عاطر کو کسی جدید ملک فتح کرنے سے بہی نہین ہوتی ہوگی - بہت اچہا ہے وہ گروہ - جو سخنوری اور سخن شناسی کے ملک مین صاحب خطبہ اور صاحب سکہ ہے - اور بہت ہی اچہی ہے وہ جماعت جو عرفان اور علم کی اقلیم فتح کرنے کے واسطے کمر ہمت باندہ کر جہاد اکبر مین مشغول ہے - نہین نہین - دولت مندی مین عالی مرتبہ وہ صاحب خانہ ہے جو سلیمانی طالع اور سکندری زائچہ کے ساتھہ علم (عدم) کے آسمان سے عین (وجود) کی زمین پر آیا ہے - اور یہ دونون زیبا دلنشین (اہل سخن اور طالب عرفان) جس کے عشرت خانہ تصرف کی دل ربا بیبیان ہین - الحمد للہ والمنۃ کہ ہمارے زمانہ کا شہنشاہ **ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ ابداً** ان دو آباد سلطنتون کی سعادت سے اور جن صدر الذکر دو عروسون کو ارشد و اسنحقاق کی آرزو نے ناز کے ساتھہ پرورش کیا ہے ان کے ہم خوابگی کی نشاط سے کامیاب اور کامران ہے - اور نیز تمام مقاصد کے حصول مین تمام

ـــــ

؎ اے سعد تو نے اُس کی بات مجہہ سے کر کے میری حیات زیادہ کر دی ہے - بس تو ہی بیان ہے میری حیات زیادہ کرتا رہ ۱۲ -

طالبان مقاصد کا کام بخش اور کامروا ہے - **للہ الحمد فی الاولی والاخرۃ** کہ اس گلزار کا آغاز اور انجام شاہنشاہی ستایش اور مدح کی ہوا کھانے سے نوبہار تازگی کی آغوش میں اور ابر سعادت کے سایہ مین ہے -

تاریخ اتمام

بے حجابانہ شاہد تے دلدار	چون بزرگان درین چہار چمن
خلوت بے حجاب گشت از آن ۱۲۹۶	سال اتمام این حدیقہ من

تمت بالخیر

تواریخ اذکار ابرار من نتایج افکار گہربار ابو الاعجاز منشی سید محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری

فقرات نثر تاریخی

روضۂ شہود ١٣٢٦ھ — صحیفۂ نیک بختان ١٣٢٦ھ — مخزن المنشرح ١٣٢٦ھ

قطعۂ تاریخ

(١) ذریۃ العصر حافظا فضل احمد — مکرم زبدۃ امثال و افراد
(٢) تصوف مین تھا نسخہ فارسی کا — بکھرے تھے اس مین اچھے اچھے اوراد
(٣) لباس اُردو کا پہنایا جو اوسکو — کیا یہ کام اونھون نے قابلِ داد
(٤) بڑی محنت بڑی کوشش کا ہی کام — ثنا گر اون کے ہین عباد و زہاد
(٥) حقیقت مین ہے وہ اذکار ابرار — بیانِ منزلِ اقطاب و اوتاد
(٦) مکمل ہر طرح دیکھا جو اوس کو — خوشی سے روحِ شبلی نے کیا صاد

(٧) ہوئی مجھ کو جو فکرِ سال احسان
کیا مین نے رقم الصباح ارشاد ١٣٢٦ھ

دیگر

(١) فضل احمد کہ بر و فضلِ خداست — آن ز گلزار بر آورد اذکار
(٢) ترجمہ کرد ز سعیِ وافر — باد این نسخہ قبولِ اخیار

(٣) بہر تاریخ جہان تاب احسان
آسمان گفت خجستہ انوار ١٣٢٦ھ

دیگر سال طبع

(١) آن حافظِ مصحف الٰہی — فضل احمد خجستہ تقریر
(٢) اذکار نوشت چون بہ اُردو — نظارگیان شدند تسخیر

(۳) احسان پے سال طبع ہاتف
خوش گفت مآثر المشاہیر
۱۳۳۰ھ

مصرع سال طبع

چھپ گیا مصحف ابرار تقفقد آگین
۱۳۳۰ھ

فقرۂ نثر تاریخ

رونق بوزانی
۱۳۳۰ھ

تواریخ اذکار ابرار اُردو ترجمہ گلزار ابرار از محمد عزیز الدین رخشان انصاری جیوری

قطعہ تاریخ

سلف میں ہوا ہے مشائخ کا فرقا
سوانح میں اون کے کوئی تذکرہ ہتا

جو گلزار ابرار تھا نام اوس کا
ہزار اوس کے مانند بلبل تھے شیدا

زبانِ عجم اُس کی آسان نہین تھی
زبانِ عبر تھی بلاغت مین ڈوبی

مضامین تھے مشکل عبارت ادق تھی
عدیم الوجود اوس کا تھا اصل نسخا

رئیسانِ اجبین مین دو برادر
خدا یار خان اور الہ یار خان ہین

ملی اتفاقاً انہین نقل اُس کی
جسے دیکھ کر اون کے دل مین یہ گزرا

کرین ترجمہ اِس کا اُردو زبان مین
لطیف و سلیس و نفیس اور آسان

مسلمان بھائی پڑھین اور سمجھین
شریعت۔ طریقت۔ حقیقت کا رستا

اِسی دُھن مین اک روز یہ دونون بھائی
ملے میرے خالِ معظم سے آکر

سپرد اون کے گلزار ابرار کر کے
کہا ترجمہ کیجئے آپ اس کا

مرے قبلۂ ظاہر و پیر باطن
حمیدہ خصائل گرامی محاسن

گران منزلت مولوی فضل احمد
وہ حافظ کلام الٰہی کے یکتا

اگرچہ مشاغل کی تھی اتنی کثرت
نہ ملتی تھی اون کو کسی وقت فرصت

مگر عرض کی مین نے حضرت سلامت
مناسب نہین اس سے انکار ہلا

یہ بحرِ حقیقت کے خوش آب موتی
یہ کانِ طریقت کے انمول جوہر

زمانہ چھپائے گا کب تک اب انکو
اٹھا دیجیے اِن کے چہرے سے پردا

خدا کا نہین کام حکمت سے خالی
سعادت یہ ہے حصۂ ذاتِ سامی

نہین قابل اِس کام کے اور کوئی
کرینگے اسے آپ ہی ختم اچھا

ادھر تھین رجز خوانیان میری پیہم
ادھر خانِ ذی شان کا اصرار ہر دم

بڑھا ایک بیک جوش سالِ معظّم
اٹھایا قلم ترجمہ اوس کا لکھا

جو دشواریان ہوتی ہین ترجمہ مین
انھین جاننے والے ہی جانتے ہین

مگر حضرت فضل نے سچ تو یہ ہے
کیا ترجمہ نادر و صاف و زیبا

وہ علم و لیاقت کے جوہر دکھائے
فصاحت سلاست کے سکّے بٹھائے

مزے اہل علم و تصوف کو آئے
غُل احسنت احسنت کا خوب اٹھا

مرا منہ نہین داد دون ترجمہ کی
کرے گا تعجب پڑھے گا جو کوئی

غرض ترجمہ کی تو ہے صرف اتنی
کہ کھنچ جائے اصلی مقاصد کا نقشا

بصیرت سے جب ذاتِ وحدت کو دیکھین
خدائی کا جلوہ نمودار پائین

نہ کیون اپنی ہستی کو ہم ہیچ سمجھین
قدیم و ابد ہے وہی ذات یکتا

یہ اب خاتمہ پر خدا سے دعا ہے
کہ جب تک زمین و فلک کو بقا ہے

زمانہ مین یہ ترجمہ پائے شہرت
کرے اس کی ہر ایک دل سے تمنا

یہ توفیق دے اپنے بندون کو یارب
نہ تیرے سوا کچھ کسی سے ہو مطلب

ترا ذکر لب پر تری فکر دل مین
نظر مین ہو تو سر مین ہو تیرا سودا

قبولیت عام دے ترجمہ کو
سبق ہم تصوف کا پاتے ہین اس سے

مظاہر مین جلوہ نما تیرے ہر سو
مگر پھر بھی ثانی نہین کوئی تیرا

بالآخر یہ کی فکر بھی مین نے رخشان
کہ تاریخ ہو ترجمہ کی نمایان

ملی مجھ کو امداد فیض بزرگان
نیا نام اذکار ابرار نکلا

دیگر

مقابیں کیوں نہ ہو گلزار ابرار
عبارت فارسی کی ہے سراسر
لباس اردو کا پہنایا ہے اوس کو
بہت خوش ہوں گے اس کے پڑھنے والے

وہ ہے اک تذکرہ خاصانِ حق کا
بڑی دلکش بڑی دلچسپ وزیبا
جناب **فضل** خوش گو نے سراپا
کر ایسا ترجمہ دیکھا نہ ہوگا

ہوئی نخبہ کو جو فکر سال رخشان
تو شوقِ دل سے ذکر شوق لکھا
١٣٢٦ھ

رباعی

یہ ترجمہ ہے نشانِ خاصانِ خدا
برجستہ سنین عیسوی میں رخشان

دل سے پڑھیں طالبانِ خاصانِ خدا
تاریخ ہے گلستان خاصان خدا
١٩٠٨ء

رباعی

سب کے لئے وا ہے بابِ خاصانِ خدا
نکلا ہے یہ سال طبع موزون رخشان

نایاب ہے یہ کتابِ خاصانِ خدا
گلدستۂ لاجوابِ خاصانِ خدا
١٩٠٩ء

آیۂ قرآنی متضمن تاریخ اذکار ابرار کہ مولوی اکبر حسن صاحب مجسٹریٹ
درجہ اوّل شہر اجین را در عالم خواب القا شدہ

ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنْزَلْنٰهُ

١٣٢٦ھ

قبل از ملاحظہ کتاب تصحیح کر لینی چاہیئے۔ ۱

صحت نامہ اذکار ابرار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	کی تسبیح خانہ	کے تسبیح خانہ	۱۳	۱۹	تقدس	مقدس
۲	۱۱	لقیاس	القیاس	″	۲۰	اولیٰ	اُوے رُ
۳	۳	صفات سے	صفات کی	″	″	اولیٰ	اُوے رُ
″	۸	کی نفیس خزانے	کے نفیس خزانے	۱۴	۲۱	گدائی	گدائے
۶	۴	کی دست	کے دست	۱۵	۱۹	کی قلم	کے قلم
۹	۹	کے اس	کہ اِس	۱۶	۲۰	آلھیات	الٰہیات
″	۲۳	بلائی	بلالی	۱۷	۱۳	اُستاہ	اُستاد
″	۲۴	(بہر دنیا ہین)	(بہر دنیا مین)	۱۹	۱۷	یہی	یہ بھی
۱۰	۶	یزید	پرند	″	۱۹	اپنے پیش ہین	اپنی پیش بین
″	۱۹	اُلحَزَنَ	عَنَّا الحَزَنَ	۲۰	۱	سمجھتے	سمجھنے
″	۲۱	جذبۂ	جذبہ	″	۱۵	کی قلم	کے قلم
″	۲۳	اُس کے	اُس کی	۲۴	۳	روشن	روش
۱۱	۷	عبارت کی	عبارت کے	″	۱۷	روزیہ	روزبہ
″	۹	کے مراد	کی مراد	۲۵	۲	جلاّلی	جلاّبی
″	۱۰	ہے کر	سے کہ	″	۱۰	قدس	قدسنا
″	۱۲	انا	انام	″	۱۸	عموی	حموی
۱۲	۱۲	زبان	زبان	۲۶	۱۰	مفضل	مفصل
″	۲۲	(رہٹ ہین)	(رہٹ) مین	″	۲۰	ہوسنے	ہوسے
″	″	بادشاہ	بادشاہ مین	۲۷	۱	اُدمُ	اَدَمَ
۱۳	۴	غرض کے	غرض کہ	″	″	مِنْبِرِ	فِیْہِ
″	۱۵	جلت	جَلَّت	″	۸	آلاَصَابَۃُ	اَلاِصَابَۃُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۶	یرافنُوانَ	یرضُوانُ
۲۸	۳	علائق	علائق
۲۹	۴	پرداری	برداری
"	۲۰	اندین	الدین
۳۰	۵	گروہ کی	گروہ کے
"	۶	ایسی	ایسے
"	۱۰	ویسی	ویسے
"	۱۶	غیب کی	غیب کے
۳۱	۱۳	تیمت کا	وقیمت کا
"	۱۴	کَشَفْتَ عَطَاءَ مَا ازْدَدْتَ	کَشَفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ
۳۲	۱۳	آپ کی	آپ کے
۳۴	۲۳	دہان	دہار
۳۵	۴	لخ	بلخ
"	۹	تعینات	متعین
"	۱۰	وکام	کو کام
۳۰	۱۱	اکار	انکار
۳۹	۶	سکونسی	کونسے
۴۰	۱۹	مع سلطان تمام	مع تمام
۴۴	۱۵	تدیم	قدم
۴۵	۷	یارگی	بارگی
۴۶	۱۴	داد ستد	داد و ستد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۱۵	صورۃً اور معنیً	صورۃ اور معنی
۴۸	۵	طوائع	طوالع
"	۱۸	پرہی	پرہی
"	۲۱	بیزرد	پیرزد
۵۲	۲۱	سیتالیس	سینتالیس
۵۵	۱۲	اپنی	اپنے
"	۱۹	قلعی	قلعے
۵۸	۲۳	رہی	رہے
۵۹	۱۴	اور زیادہ	اور حد سے زیادہ
"	"	ایسی	ایسے
۶۲	۸	نشین	نشینی
"	۹	رہے	رہی
"	۱۲	تبحر	تبحر
"	۱۹	برایر	برابر
۶۴	۵	سے ابرو	کی ابرو
"	۱۶	استغراق ہے	استغراق سے
۶۸	۴	بھی تے	بھی
۷۰	۱۳	درویشون و	درویشون کو
"	۲۰	سرکار کی	سرکار کے
"	"	رزمانہ	بہ زمانہ
"	۲۳	سدسور سے	مندسور سے
۷۱	۲	اپنے	اپنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۶	تب	تب	۸۴	۲۳	پڑے ہین	پڑے) ہین
〃	۸	فرسے گئے	فرانسے گئے	۸۶	۵	جانی	جاتی
۷۳	۱۳	آپنے	اپنے	〃	۹	اَلَایعلمُ تُوحِیلِہٗ	لَایَعلَمُ تَوحِیدَہٗ
۷۵	۱	زیادہ سے	زیادہ ہی	〃	〃	الرّاسِخُونُ	الرَّاسِخُونَ
〃	۳	خلائق کے	خلائق کی	〃	۱۰	ا امَنّا	اٰمَنّا
〃	۱۶	کے مقلد	کی مقلد	〃	〃	سُبحَانَہٗ	سُبحَانَہٗ
〃	۲۰	بدیع	بدیع	〃	۱۸	مُرا	مُرا
〃	۲۳	زنادہ	زیادہ	۸۷	۶	میشخہ	شیخہ
۷۶	۱۴	صل	اصل	〃	۱۳	تمسی	شمسی
〃	〃	اہناک	انہماک	۸۹	۶	دُر،	دُرر
〃	۱۵	اس کے	اُس کی	۹۳	۶	گذاشت	گذشت
〃	۲۰	میزند	نبزند	〃	۱۳	رمضاں	رمضان
〃	۲۲	کے	کی	۹۹	۲۱	مین ہے	مین سے
۷۷	۱۸	راجی	راجے	۱۰۰	۱۹	پوپخی	پونچی
۷۹	۱۶	جیسی	جیسے	۱۰۲	۱۴	موند	سُوید
۸۰	۱۶	تکیہ کے	تکیہ کی	〃	۱۸	خطرہ	حظیرہ
۸۲	۲	بحاری	بخاری	۱۰۳	۳	کی درس	کے درس
〃	۱۲	اُسکے	اُسکی	۱۰۶	۱	جائز	جائز
〃	۱۸	زارقنت	ذائقت	〃	۱۵	ہذالقیاس	ہذاالقیاس
〃	۲۰	تجوبیہ	تجوید	〃	۲۳	راہل ظاہر	اہل ظاہر
۸۳	۱۰	نکھکر	لکھکر	۱۰۷	۱	آپ سے	آپ کی
〃	۱۸	فرماسے	فرمائے	۱۰۹	۲۰	بہت سی	بہت سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۲۱	نکالا	نکالا	۱۲۳	۱۰	تیرہا	تیرہ
۱۱۱	۱۹	شنات	سنہ سات	〃	۱۲	بہ تصنیف	تصنیف
۱۱۲	۶	اثرات کی	اثرات کے	۱۲۴	۶	ونمعنوی	ومعنوی
〃	۱۷	اپنی	اپنے	۱۲۵	۲	اُمّنْ	مِّنْ
۱۱۳	۱۲	تھی تے	تھی	〃	〃	فِیبۃٍ	فِئَۃٍ
۱۱۴	۶	کے	کی	〃	۷	مقدس	مقدمہ
〃	۹	ادریس	اُوَیس	۱۲۷	۱۷	کرتا ہے	کرنا ہے
۱۱۵	۵	بائون	بانون	۱۲۸	۶	تھی	تھے
۱۱۶	۹	کے	کی	۱۲۹	۱۳	آئین	آہن
〃	۱۱	کے	کی	〃	۱۵	گھورد	گہوارہ
〃	۱۷	گئے	ہوگئے	〃	۱۹	پدر بزرگوار	بزرگوار
۱۱۹	۱۵	گھٹلیان	گٹھلیان	۱۳۰	۵	تجربہ	تبحر
〃	۱۶	کنٹلیوں	گٹھلیون	۱۳۱	۱۳	سلوک سے	سلوک
〃	۱۷	گھٹلیون	گٹھلیون	۱۳۲	۱۵	الہٰی	آلٰہی
〃	۱۹	گھٹلیان	گٹھلیان	۱۳۶	۱۱	دوود کا	دود
〃	۲۲	ہوی	ہوئی	〃	۲۰	قرآن	قرآن
〃	حاشیہ	(موجب بن)	(موجب) بن	۱۳۷	۲	قرآن	قرآن
۱۲۱	۱۶	کی قسلم	کے قلم	〃	۴	قرآن	قرآن
〃	۲۳	الآخری	الاُخری	〃	۱۲	قرآن	قران
۱۲۲	۸	صوفی کے	صوفی کی	〃	〃	لشکرے	لشکریں سے
〃	۱۱	ترقی کی	ترقی کے	〃	۲۳	السعادات	السادات
〃	۱۴	کی قلم	کے قلم	۱۴۲	۲۰	گردینی	گردینے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۳	۱	بس	ویس	۱۶۶	۶	عباوت	عبارت
۱۴۴	۲۱	جن کی	جن کے	〃	۷	رت	رق
۱۴۵	۱۹	صطلاح	اصطلاح	〃	۱۴	الموہبۃ	الموھبۃ
۱۴۷	۸	کی	کے	〃	۲۳	اُپر	اوپر
۱۵۰	۱۷	کٹھو	کٹھو	۱۶۸	۱۲	تمین	نہین
۱۵۲	۴	کے کمر مین	کی کمر مین	۱۶۹	۳	لیس	لبس
〃	〃	کے کمر کو	کی کمر کو	〃	۵	(رشمات	(رشحات)
۱۵۳	۱۰	عقلی	عقلی	۱۷۰	۲۱	تیر	تبر
۱۵۴	۳	کے درویش	کی درویش	۱۷۱	۲۱	بہت سی	بہت سے
۱۵۹	۱۸	دو دو	دو دہ	〃	۲۲	نقل	نفل
۱۶۰	۱	بادشاہ	یادشاہ	〃	۲۳	حات	حالات
〃	۱۷	آٹھہ	سنہ آٹھہ	۱۷۳	۷	وجود کے	وجود کی
۱۶۱	۴	خلیج	خلیج	〃	〃	وحدت کی	وحدت کے
۱۶۲	۶	اوپرہی	اوپربہی	〃	۲۰	ختلافی	ختلانی
۱۶۳	۳	ایسی	ایسے	۱۷۴	۶	ہیت	ہیئت
〃	۵	عیات	غیاث	۱۷۵	۳	مشغول	مشغول ہونے
〃	۶	ٹیرے	ٹھیرے	۱۷۶	۲	حجار	حجاز
〃	۲۱	جیسی	سب جیسے	〃	۲۲	بُشرای	بُشرای
〃	〃	کے آئین	کی آئین	۱۷۷	۲۱	الھوالے	الھوائے
۱۶۴	۲۱	سبب	بسبب	〃	۲۳	مین محبت	کہ مین محبت
۱۶۵	۹	اولاد	واولاد	۱۷۹	۱۹	ہشتصد	ہشتصد
〃	۲۳	الحکمت	الحکمۃ	〃	۲۰	ہشتصد	ہشتصد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۰	۶	کی درس	کے درس	۲۰۸	۲۲	استعداہ	استعداد
″	۷	کی درس	کے درس	۲۱۴	۵	ثنائی	ثنائے
۱۸۱	۴	حالات	حالت	۲۱۸	۱۱	سبوز	سوز
″	۱۱	بیہوشی	بہیوشی	۲۱۹	۹	ہوگے	ہوئے
۱۸۲	۱۲	نفخات	نفحات	۲۲۰	۱۴	دود	دودہ
۱۸۳	۳	کی قلم	کے قلم	۲۲۱	۸	ٹپوٹنے	ٹوٹتے
″	۵	اکاس	کاس	″	۲۰	واسطے	واسطہ
۱۸۴	۱	مقصودہ کی	مقصودہ کے	۲۲۳	۱۹	رہنمانی	رہنمائی
″	۶	کرتے	آتے	۲۲۵	۹	پاکیرہ	پاکیزہ
۱۸۷	۱۱	وقفنا	وفقنا	″	۷	گزاری	گزارے
۱۹۰	۱۵	رکھتے ہین	رکھنے مین	۲۲۷	۱	ہدامت	ہدایت
۱۹۱	۲	کے برکات	کی برکات	″	۱۷	پہونچتا	پہونچنا
۱۹۲	۷	توآن	توان	۲۳۰	۷	قلب	قالب
″	۱۰	کارروان	کاروان	″	۱۰	لورہی	لودہی
۱۹۴	۲۱	سے	والے سے	۲۳۱	۱	ین کہ	بن کر
۱۹۵	۲	کا ہوا	ہوا	″	۱۰	انگسار	انکسار
″	۳	اسلام	سلام	۲۳۲	۲۰	نونستر	نوسوستر
۱۹۷	۱	بیٹھ کر	بیٹھکر	″	۲۱	شنروانی	شروانی
۲۰۰	۱۱	حلات	آلات	۲۳۳	۲۳	اسمعیل	اسمٰعیل
۲۰۵	۵	ڈکھیں	دکھیں	۲۳۴	۶	خاتون	خاتون
۲۰۶	۱۳	ہین	مین	۲۳۶	۹	ارشاد	اشارہ
″	۲۲	ہوکے	ہوئی	۲۳۷	۱	بسین	بیس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۸	۱۲	ہے	ہین	۲۶۴	۵	گر	گھر
"	۲۰	سعادت	سعادت	۲۶۵	۹	تھی	ہے
۲۳۹	۲	کٹھو	کٹھو	۲۶۶	۱	اسمعیل	اسمٰعیل
۲۴۰	۵	نگوبُید	نگوئیدہ	"	۸	حدمت	خدمت
۲۴۱	۱۶	کی نقاب	کے نقاب	۲۶۷	۹	خیات	حیات،
۲۴۲	۱۰	عالمان	عاملان	"	۱۳	پندیری	چندیری
۲۴۳	۵	لبیس	لبس	"	۱۴	مصرجاہ	مصرجاہ
"	۸	وجہ	وجہہ	"	۱۷	خان کے	خان کی
۲۴۴	۱۸	منڈر	منڈرہ	۲۶۸	۵	اصلاح	صلاح
۲۴۶	۳	دو	وہ	۲۷۲	۱	خطائیش	خطابش
۲۴۸	۱۱	کے	کی	۲۷۳	۱۰	ستے	ہتین
۲۵۲	۳	ہین یہ سید	ہین۔ سید	۲۷۴	۱۴	کی معنوی	معنوی کی
۲۵۵	۳	کی درس	کے درس	"	۱۹	ایسے	جیسے
۲۵۶	۱۲	جند	چند	"	۲۰	کی درس	کے درس
۲۵۷	۱۱	علاء	علائو	۲۷۶	۴	لقریب	تقریب
"	۲۱	اسمعیل	اسمٰعیل	"	۱۶	آرزومن	آرزومین
"	"	اسمعیل	اسمٰعیل	۲۷۷	۱۲	انہس	اُنہین
"	۲۲	اسمعیل	اسمٰعیل	۲۷۹	۱۰	رسینے	اپنے
۲۵۹	۲۱	نز د	نز	۲۸۱	۴	کی درس	کے درس
۲۶۱	۱۸	یار	باز	[illegible]	۲۲	ازبیان	طرزبیان سے
۲۶۳	۱۹	علم کے	علم کی	۲۸۴	۲۰	سانل	منازل
"	۲۳	میرے	میری	۲۸۵	۳	مواحدانہ	موحدانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۵	۹	نصیب	نصب
〃	۱۱	اَللّٰہُ	اَللّٰہُ
۲۸۶	۱۲	ہابتہ	ثابتہ
۲۸۷	۱۱	ترتب	ترتیب
〃	۱۴	غلا	عُلا
۲۸۸	۷	سکیا	سکبا
۲۸۹	۷	گنجوری	گنجوہی
〃	۱۲	اسمعیل	اسمٰعیل
۲۹۲	۱۵	شواری	دشواری
۲۹۳	۷	سودائے	سویدائے
〃	۸	راہ وفتورے	وفتورے راہ
۲۹۵	۷	ادعبہ	ادعیہ
۲۹۶	۷	فرمائی تھی	فرماتے تھے
〃	۱۵	لاہوتے	لاہوتی
۲۹۷	۱۰	وَکَبِّش	وَبَشِّر
۲۹۸	۸	رَبُّكَ	رَبَّكَ
۲۹۹	۵	وخلافت	خلافت
〃	۱۶	علیہ	علیہ وسلم
۳۰۰	۱۹	الذین	الدین
۳۰۱	۱۷	حقیقتہ	حقیقیہ
۳۰۴	۲۱	کی	کے
۳۰۷	۱۰	دہیان	دہبان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۱	۳	جہتر	چھیتر
۳۱۲	۱	جہتر	چھیتر
〃	۱۷	آپ کے	آپ کی
۳۱۳	۱۱	توی	قوی
۳۱۴	۵	مسند	سند
〃	۷	کے میزان	کی میزان
〃	۱۴	دنیا کی	دنیا کے
〃	۱۷	بادشاد	بادشاہ
۳۱۵	۸	احتیاط	احتیاط
۳۱۹	۱۳	مشہود	دمشہود
〃	۱۹	یوسفی	یوسفے
۳۲۰	۴	باآسانی	بآسانی
〃	۱۱	شاطیہ	شاطبیہ
۳۲۲	۲۱	ولایت صدیق	ولایت صدیق
۳۲۳	۲	آپ نے	آپ کے
۳۲۴	۵	یہ لفظ	بہ لفظ
۳۲۵	۱	آپ کے	آپ کی
〃	۲۰	باہم	باہم
۳۲۷	۱۰	ہسنی	ہستی
۳۲۹	۱۷	کے تنگ	کی تنگ
〃	۲۲	اسمعیل	اسمٰعیل
۳۳۰	۱۷	پہونچتی تھی	پہونچتے تھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣٣١	٤	نظرون کے	نظرون کی	٣٧٦	٥	آپ کے	آپ کی
〃	٦	رخصت کی	رخصت لی	〃	٢٣	برترین	ترین
٣٣٢	٧	بند	بند	٣٧٧	١٧	آھذَا	آھذَا ا
〃	١٢	نقل	نفل	٣٧٩	٤	انفاس کی	انفاس سے
٣٣٩	٢١	غز یمتون	غز یمتون	٣٨٣	١٦	خاکی نقش	نقش خاکی
٣٤٠	٢٠	لوچپا	پوچھا	٣٨٤	١٨	آشنا سے تھے	آشنا تھی
٣٤١	١٣	الم	عالم	٣٨٦	١١	اسمعیل	اسمٰعیل
٣٤٣	١٣	علمۂ وعملۂ	علمہٖ وعملہٖ	〃	١٥	اسمعیل	اسمٰعیل
٣٥٢	٤	طاری	طارمی	٣٨٧	٢٣	خلیج	خلج
〃	١٥	دوستانہ	دوستان	٣٨٩	١٢	اسمعیل	اسمٰعیل
٣٥٣	١	الخلیل	الجلیل	〃	١٣	مشائخ	مشائخ
〃	٢٠	راستہ	آراستہ	٣٩٠	٣	پڑھی	بڑھی
〃	〃	سہی	نہی	〃	٢٠	بہت ی	بہت سی
٣٥٦	٢١	اسنے	اُٹھنے	٣٩٥	١	کلی	گلی
〃	٢٢	نزدیگر	نیز دیگر	〃	١٤	اصورة	صورة
٣٦٢	٢١	متجلّی	تجلّی	٣٩٩	٧	(دنیا محل)	دنیا محل
٣٦٣	٢١	بنیانی	بنبانی	٤٠٠	١٢	زبان	زمان
٣٦٥	١٤	العارنین	العارفین	٤٠١	٨	وَاعْبُدْ	وَاعْبُدْ
٣٦٧	٨	امہ	امتہ	٤٠٢	٧	کیا خاص	کہ کیا خاص
〃	١٧	قی	فی	〃	١٨	احادیث کے	احادیث کی
٣٦٨	١٨	پرجال	جمال	٤٠٣	١١	آپ)	آپ کے
٣٧٤	١	اسمعیل	اسمٰعیل	〃	١٩	پہونچانے	پہونچا سکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰۵	۱۷	نہا	تہا	۴۲۷	۲۱	الایدبۃ	الابدیۃ
〃	۲۰	بلبد	بلند	۴۲۸	۲۱	حبذی	جنذی
۴۰۶	۵	سوقوت	موقوف	۴۲۹	۱۹	اُن کے	اُن کی
۴۰۷	۱۱	کی درس	کے درس	۴۳۰	۹	فاو	فلو
۴۱۰	۲۳	تقریر	تقریر کو	〃	〃	اُن کے	اُن کی
۴۱۱	۱	اسمعیل	اسمٰعیل	〃	۱۱	پہپانا	پہچانا
۴۱۲	۸	اُوقات	اوقات	〃	۱۲	هواء	هو
〃	۱۸	جاد	باد	〃	۱۴	النعفۃ	الفقہ
۴۱۳	۱۳	بلا	ملّا	〃	〃	احرجوا	اخرجوا
〃	۱۴	آپنے	اپنے	〃	۲۳	لصلوٰۃ	الصلوٰۃ
۴۱۴	۹	تدم	قدم	〃	〃	فرماما	فرمایا
〃	۱۷	وطن	باطن	۴۳۱	۹	الفلب	القلب
۴۱۵	۲۲	ہفتہ کی	ہفتہ کے	۴۳۲	۴	کا دہوان	دہوان
〃	〃	زر چشم	نور چشم	〃	۱۷	کے	کی
۴۱۶	۱۶	شورہ	مشورہ	〃	۱۷	جمیع	جمع
۴۲۰	۲۰	اجام	جام	〃	۲۳	امیدون	امیدون کی
۴۲۱	۱۷	بیاری	بہاری	۴۳۳	۳	خوانی	خوانی
۴۲۶	۱۰	کے چہرہ کشائی	کی چہرہ کشائی	〃	〃	اکرام	اکرم
〃	۱۸	شیخ	شیخ	〃	۲۳	روز	روزمین
۴۲۷	۷	مجبوراً	مجبوراً	۴۳۴	۶	بنا	بنائے
〃	۱۴	کے	•	۴۳۵	۱۵	چیوٹا	چھوٹا
〃	۱۱	الحقیقۃ	الحقیقیۃ	۴۳۶	۶	یاد	باد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳۶	۶	دل اش	دلش	۴۸۰	۱۷	وسعت	پُروسعت
۴۴	۳	سورةً	صورةً	۴۸۲	۷	والسلام	اور سلام
۴۴۲	۱۹	رحمعت	رحمت	〃	۱۲	یا	با
۴۴۳	۱۴	باعتبار-صورت	باعتبار صورت	〃	۲۳	ماز	باز
۴۴۶	۶	خانقاد	خانقاہ	۴۸۶	۶	ہیبتہ	ہبتہ
۴۴۹	۴	اپنی	اپنے	۴۸۸	۱۵	پرورتس	پرورش
۴۵۳	۱۷	ادرار	ادوار	〃	۱۸	ہوتے	ہونے
۴۵۵	۸	کم	تم	۴۹۰	۱۹	گئی	گئے
〃	۱۹	غربیہ	غریبہ	۴۹۱	۳	تھی	رہتی
۴۵۶	۲۱	بیگانیکے	بیگانہ کے	۴۹۲	۸	ہے	یہ ہے
۴۵۹	۸	بنیانی	بنبانی	〃	۲۳	فروز	فیروز
〃	۱۹	آب	اب	۴۹۳	۴	فتوی	فتاویٰ
۴۶۰	۳	گزاری	گزارے	〃	۲۳	گذازی	گدازی
۴۶۱	۱۱	جاگیرین	جاگیریں	〃	〃	مانسد	مانند
۴۶۲	۲۳	وجبید	وجیہ	۴۹۴	۱۶	کی	کے
۴۶۳	۷	علیم	علم	〃	۱۷	آب افضل	آپ افضل
۴۶۷	۱۵	آشا	آشنا	۴۹۶	۱۶	کرے	کرکے
۴۶۹	۱۰	اُدقات	اوقات	۴۹۷	۲	اسرار	اسرا
۴۷۳	۲۰	شیخ	مشیخ	〃	۸	یعندیۃ	بغندیۃ
۴۷۴	۱۹	شب	سب	〃	۱۴	شیرا	مشبرا
۴۷۸	۱۹	دانعع	وانیع	〃	۲۲	کذ	کذّ
۴۸۰	۷	تھی	تھے	۴۹۸	۱۸	قبلی	قطبی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۰	۲	فروغ	فروع	۵۲۸	۱۸	اپنے	اسے
″	۱۲	رذول	رذیل	″	۲۰	آخیرہ	اخیرہ
۵۰۱	۶	الصلواۃ	الصلوٰۃ	۵۲۹	۱۹	یتنفرقۃ	بتنفرقۃ
″	۱۸	قتیبہ	قتبہ	″	۲۰	تیفرقۃ	بتنفرقۃ
۵۰۵	۱۷	اُوقات	اوقات	۵۳۰	۱	آلمیہ	الٰہیہ
۵۰۶	۱۹	تجبی	تحیی	۵۳۳	۱۴	یعیین	تعیین
″	۲۰	القاے	البقاے	″	۲۲	بہبسم اللہ	ببسم اللہ
۵۰۸	۱۷	قبلولہ	قیلولہ	۵۳۴	۴	کرتے	کرتی
۵۱۱	۱	لوگوں کی	لوگوں کے	″	″	کردیتے	کردیتی
″	۶	یایان	بایان	″	۱۱	کی قرارداد	کے قرارداد
۵۱۲	۳	دریعہ	ذریعہ	۵۳۵	۱۳	اپتے	اپنے
۵۱۴	۱۴	بمقتضی	بمقتضاے	۵۳۶	۳	یااللہ	باللہ
″	۲۲	بالفصل	بالفصل	۵۳۸	۱۱	بسرکی	بسر کرے
۵۱۷	۱۰	اولادو	اولاد	۵۴۱	۲۰	کی	کا
۵۱۸	۵	نقدی	نقدی	۵۴۳	۱۸	براہین یلمیہ	براہین علمیہ
″	۸	تُصیرُ	تَصِیرُ	۵۴۴	۱۰	اُس	اِس
۵۱۹	۶	بیسہما	بینہما	″	۱۱	ہی	یہی
۵۲۰	۱۷	لمتبس	ملتبس	۵۴۸	۱۳	ایسی کے	ایسی ائے
۵۲۱	۱۱	والامر	ولامر	۵۵۲	۱۳	جوتے	تھے
۵۲۴	۱۸	یسمع بی بنطق	یسمع وبی یبصر وبی ینطق	″	۱۴	صحبت	صحت
″	۲۲	ینصرفیہ	ینصرف فیہ	″	۲۲	قلونا	قلوبنا
″	حاشیہ	حاشیہ	×	″	″	بن	من

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵۳	۹	نکتنہ	نکتۃ
"	"	تابعین سے	یا تابعین سے
"	۱۶	اس کے	اس کی
"	۲۱	فہمہما؟	فہمہما؟
۵۵۵	۴	طاہر	ظاہر
"	۱۲	دریافت	دریانت
"	۱۴	تقضا	تفضا
۵۵۶	۲۱	یل	بل
۵۵۷	۹	اپنی	اپنے
۵۵۹	۱	کہی	کبھی
"	۲	کے	کی
"	۳	دور	اور
"	۱۰	تغسیہ	تفسیر
۵۶۰	۹	طی بقتہ	طی بقفہ
۵۶۸	۵	آپ ہیں	اب ہیں
"	۱۹	دیکھتے	دیکھنے
"	۲۰	دیکھتے	دیکھنے
۵۷۲	۱۶	نقسش	نفسش
۵۷۶	۱۰	والی	والے
"	۱۸	لات	حالات
۵۷۷	۳	کے نیم	کی نیم رکابی
"	۹	کے	کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۷۷	۲۱	نیص	فیض
"	۲۲	نبسند	پسند
۵۷۹	۲۲	آپ کی	آپ کے
۵۸۰	۶	شحنہ	شیخہ
۵۸۲	۲۲	جس کے	جس کی
۵۸۳	۲۱	تنزہھا؟	تنزیہا؟
۵۸۴	۶	عون	نعرعون
۵۸۵	۵	لایاعر	لاباعر
"	۷	شارۃ	اشارۃ
۵۸۷	۴	مباکب	مبارک
"	۵	دنہ	دانہ
"	۷	نطیحا	بطحا
۵۸۸	۴	صلیاۃ	صلوٰۃ
"	۱۹	صلحا ب	صلحا سے
۵۹۰	۲۳	باعتبا	باعتبار
"	"	الشبہات	البشبہات
۵۹۱	۸	عن	علی
"	"	الحلق	الخلق
"	۱۷	شرار	اسرار
۵۹۲	۴	حمیت	ممیت
۵۹۳	۱۳	محفل کی	محفل کے
۵۹۴	۴	پس	بس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹۴	۸	جاتہا	جاتاتھا
۵۹۵	۷	نفس	نفس
"	۱۸	مسائل	سائل
۵۹۹	۲	گلزار کے	گلزار کی
"	۱۱	نجام	انجام
"	۱۷	کی ورس	کے درس
"	۱۹	باطن کے	باطن کی
۶۰۰	۱۲	موشیخ	موشیح
۶۰۵	۱۴	آپ کی	آپ کے
۶۰۸	۷	رادۃ	ارادۃ
"	۱۲	قبل	قبل
۶۰۹	۲۲	دستوری	دستور
"	۲۳	کرتے	کرنے
۶۱۰	۴	گو	کو
۶۱۲	۷	سے	سئے
"	۱۵	مطالب کے	مطالب کی
۶۱۳	۲۳	(تو)	(تو)
"	"	مندوی	مندوان
۶۱۴	۱۹	ہے وہ)	(ہے وہ)
۶۱۴	۲۰	ان کو	(ان کو
۶۱۷	۴	درویش کی	درویش کے
"	۹	س	اس
"	۱۰	خاطر	خاطری
"	۱۱	مین سے	مین ہے
۶۱۸	۳	بیٹھنے	بیٹھتے
۶۲۰	۱۲	کی	کے
"	۱۸	جیسی	جیسے
۶۲۱	۲۰	راقم کی	راقم کے
۶۲۲	۱۱	جواہر کی	جواہر کے
"	۱۸	ل	کی
۶۲۳	۲	اکہ	آنکہ
۶۲۶	۱۴	نوعروس	نوعروس کو
۶۲۷	۱۶	الفوض	العوض
"	۲۱	(اور) وہ	اور اللہ
"	"	(لوگون)	(لوگون) کے
۶۲۸	۱۷	ھا	بھا
۶۲۹	۱۲	یقمنہ	بثمنہ

تمت بالخیر